مترجم وشارح

مولانا ابو حمزہ محمد شریف

اشرف الانشاء

اردو شرح

معلم الانشاء

جلد اول

مترجم وشارح

مولانا ابو حمزہ محمد شریف

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 37355743-37224228-042

MAKTABA-E-REHMANIA

ختم نبوت ﷺ زندہ باد　　　　　　　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی و غیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈمن سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈمن سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد　　　　　　　　　　پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

نام کتاب: .... اشرف الانشاء اردو شرح معلم الانشاء (جلد اول)

مترجم وشارح: .... مولانا ابو حمزہ محمد شریف

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ

اَلدَّرۡسُ الۡاَوَّلُ

(پہلا سبق)

مفرد[1]

کلمہ اور اس کی قسمیں

جس لفظ سے کوئی معنی سمجھ میں آتا ہو''نحو'' کی اصطلاح میں اسے''کلمہ'' کہا جاتا ہے۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں:۔اسم،فعل،حرف

اسم: اس کلمہ کو کہتے ہیں کہ جس سے کسی آدمی یا جانور یا جگہ یا چیز یا کسی کا نام سمجھ میں آئے اور اس کے اندر ماضی حال مستقبل میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے خالدٌ (خالد)، القرآن (قرآن)، الفرس (گھوڑا)، لکنؤ (لکھنو)، الشجر (درخت)، الابریق (لوٹا) القرأة (پڑھنا) الجَرۡیُ (دوڑنا)۔

فعل: اس کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کا''ہونا'' یا''کرنا'' سمجھا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو کہ وہ کام ماضی حال، مستقبل تینوں زمانوں میں کسی زمانے میں ہوا یا ہوگا۔ جیسے قَرَأَ(اس نے پڑھا) یَقۡرَءُ(وہ پڑھتا ہے)(یا وہ پڑھے گا) قَرَأَ میں زمانہ ماضی اور

---

[1] انسان کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ چند مفرد الفاظ کا مجموعہ ہوتی ہے اگر ان الفاظ کو ہم ایک دوسرے سے الگ کردیں تو ہر لفظ مفرد کہلائے گا۔ جیسے رَکِبَ خَالِدٌ عَلٰی الۡحِصَانِ۔ یہ ایک جملہ ہے جو چار لفظوں سے مرکب ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو یا ہر ایک کو الگ الگ کردیں تو الگ کیا ہوا لفظ مفرد کہلائے گا اور مجموعہ کو مرکب کہیں گے۔

یَقْرَءُ میں زمانہ حال اور استقبال دونوں پائے جاتے ہیں۔
حرف: ایک ایسا کلمہ ہے جو اپنے پورے معنی کے بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہو۔ یعنی جب تک اس کے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ نہ ملے اس کے معنی پورے طور پر سمجھ میں نہ آئیں جیسے مِنْ (سے) اِلٰی (تک) فِیْ (میں)
فائدہ: "ال" تنوین (ـًـٍـٌ) اضافت اور جر (زیر) ۔ اسم کی علامت ہیں۔ فعل پر "ال" جر اور تنوین نہیں آتی اور نہ ہی فعل مضاف ہوتا ہے فعل میں زمانے کا پایا جانا ضروری ہے۔
حرف کی علامت اس کی تعریف سے ظاہر ہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱) مشق نمبر (۱)

مندرجہ ذیل جملوں میں اسم فعل حرف کی تمیز کرو

(۱)	اَلطَّیْرُ یَطِیْرُ فِی الْھَوَاءِ۔	پرندہ ہوا میں پرواز کرتا ہے۔
(۲)	اَلسَّمَکُ یَعِیْشُ فِی الْمَاءِ	مچھلی پانی میں زندگی گزارتی ہے۔
(۳)	اَلْعُصْفُوْرُ یَتَغَرَّدُ عَلَی الشَّجَرَۃِ	چڑیا درخت پر چہچہاتی ہے۔
(۴)	اِنَّ السَّفِیْنَۃَ تَجْرِیْ عَلَی الْمَاءِ	بے شک کشتی پانی پر چلتی ہے۔
(۵)	یَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنَ السَّمَآءِ	بارش آسمان سے اترتی ہے۔
(۶)	سَافَرَ عَلِیٌّ اِلٰی دِھْلِی	علی نے دہلی کی طرف سفر کیا۔
(۷)	تَوَضَّأْتُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ	میں نے ٹھنڈے پانی سے وضو کیا۔
(۸)	صِدْتُ الطُّیُوْرَ بِالْبَنْدُقِیَۃِ	میں نے بندوق سے پرندوں کو شکار کیا۔
(۹)	حَفَظَ التِّلْمِیْذُ الدَّرْسَ	شاگرد نے سبق یاد کیا۔
(۱۰)	اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ	بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حل: اسم، فعل اور حرف کی تمیز درج ذیل ہے۔

(۱) الطیر، یطیر فی الھواء

اسم، فعل، حرف، اسم

(۲) السمك يعيش فى الماء

اسم، فعل، حرف، اسم

(۳) العصفور يتغرد على الشجرة

اسم، فعل. حرف، اسم

(۴) ان السفينة تجرى على الماء

حرف، اسم، فعل، حرف، اسم

(۵) ينزل المطر من السماء

فعل، اسم، حرف، اسم

(۶) سافر على الى دهلى

فعل، اسم، حرف، اسم

(۷) توضات بالماء البارد

فعل، حرف،اسم، اسم

(۸) صدت الطيور با لبندقية

فعل، اسم، حرف، اسم

(۹) حفظ التلميذ الدرس

فعل، اسم، اسم

(۱۰) انَّ اللّٰه على كل شىءٍ قدير

حرف، اسم، حرف، اسم، اسم، اسم

الدَّرْسُ الثَّانِی

(دوسرا سبق)

(نکرہ ومعرفہ)

اسم کی دوقسمیں ہیں نکرہ اور معرفہ۔

نکرہ: ایک ہی قسم کی کئی چیزوں کے مشترک نام کو''اسم نکرہ'' کہا جاتا ہے یہ کسی معین اور مخصوص چیز پر دلالت نہیں کرتا۔ جیسے کِتَابٌ (کوئی کتاب)، رَجُلٌ (کوئی آدمی۔کوئی مرد) فَرَسٌ (کوئی گھوڑا)، مَاءٌ (کچھ پانی یا کسی قسم کا پانی) بَلَدٌ (کوئی شہر وغیرہ)

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین ومخصوص چیز کو بتائے جیسے اَلْکِتَابُ (کوئی خاص کتاب)، اَلْفَرَسُ (کوئی مخصوص گھوڑا) دِھْلِیْ مخصوص شہر کا نام ہے۔ خَالِدٌ (ایک مخصوص شخص کا نام ہے)

فائدہ: نکرہ کا ترجمہ عام طور پر''کوئی''''کوئی ایک''''چند'' اور کچھ سے کیا جاتا ہے اور معرفہ کا ترجمہ مطلقاً یعنی اس کے ترجمہ میں لفظ''خاص'' یا''مخصوص'' لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ یہ بات ذہن میں آتی ہے اور سننے والا اس کو سمجھتا ہے۔

اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں۔ جو ذیل میں دی جاتی ہیں۔

(۱) علم (۲) معرف باللام (۳) اسم ضمیر

(۴) اسم اشارہ (۵) اسم موصول (۶) منادیٰ

(۷) مضاف الی المعرفۃ

عَلَم: افراد واشخاص اور شہر وغیرہ کے خصوصی نام مخصوص طریقہ پر رکھ لئے جائیں: جیسے

خَالِدٌ، مَحْمُوْدٌ، دِهْلِيٌّ، مَكَّةُ الْمَدِيْنَةُ۔ مِصْرُ، الْعِرَاقُ وغیرہ۔

(۲) معرف باللام: یعنی ہر وہ اسم جو "ال" کے ذریعے معرفہ بنایا لیا ہو جیسے اَلْبَيْتُ، اَلْكِتَابُ، اَلْوَلَدُ، اَلرَّسُوْلُ وغیرہ۔

"ال" کو حرف تعریف کہا جاتا ہے (یعنی معرفہ بنانے والا حرف) جب کسی نکرہ کو معرفہ بنانا مقصود ہو تو اس پر "ال" داخل کر کے معرفہ بنا لیتے ہیں۔ رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ اور وَلَدٌ سے اَلْوَلَدُ وغیرہ۔

جس لفظ پر "ال" داخل ہو تو اس پر تنوین نہیں آتی "علم" یعنی ناموں پر "ال" داخل نہیں ہوتا ہاں البتہ جن ناموں پر شروع ہی سے الف لام ہو وہ باقی رہے گا جیسے اَلْمَدِيْنَة اور العراق، اور البصرة پر شروع سے داخل ہے۔

(۳) اسم ضمیر: جیسے هُوَ، هُمَا، هُمْ، اَنْتَ، اَنَا، نَحْنُ وغیرہ۔

(۴) اسم اشارہ: هٰذا، هٰذِهٖ یہ ذٰلِكَ، تِلْكَ (وہ) هٰؤُلَاءِ یہ سب اُولٰٓئِكَ (وہ سب)۔

(۵) اسم موصول: جیسے اَلَّذِی اَلَّتِی جو اَلَّذِيْنَ اَلَّاتِی (جو، جمع) ہے۔

(۶) منادیٰ: جیسے یَارَجُلُ، یَا وَلَدُ وغیرہ

(۷) مضاف الی المعرفة: یعنی ہر وہ اسم جو معرفہ کی پہلی پانچ قسموں میں کسی ایک قسم کی طرف مضاف ہو جیسے کِتَابُ مَحْمُوْدٍ (محمود کی کتاب) فَرَسُ الرَّجُلِ (معلوم و مخصوص آدمی کا گھوڑا) قَلَمُهٗ (اس کا قلم)، کِتَابُ الَّذِی جَاءَ (اس کی کتاب جو آیا)

اَلتَّمْرِيْنُ (۲) (مشق نمبر۲)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَلْقَلَمُ	(۲) اَلْكِتَابُ	(۳) كُرَّاسَةٌ	(۴) حِبْرٌ	(۵) مِرْسَمٌ
قلم	کتاب	ایک کاپی	کچھ روشنائی	ایک پنسل

(۱۰) غُصْنٌ	(۹) اَلشَّجَرَةُ	(۸) اَلْبُسْتَانُ	(۷) اَلسَّبُّوْرَةُ	(۶) اَلْمِحْبَرُ
ایک ٹہنی	درخت	باغ	تختہ سیاہ	دوات
(۱۵) بَیْتٌ	(۱۴) فَاکِہَةٌ	(۱۳) اَلثَّمَرُ	(۱۲) اَلزَّھْرُ	(۱۱) اَلْوَرَقُ
ایک گھر	ایک میوہ	پھل	پھول	پتا / کاغذ
(۲۰) قُفْلٌ	(۱۹) اَلْمِفْتَاحُ	(۱۸) جِدَارٌ	(۱۷) اَلْبَابُ	(۱۶) اَلسَّقْفُ
ایک تالہ	چابی	ایک دیوار	دروازہ	چھت
(۲۵) تِلْمِیْذٌ	(۲۴) اَلْاُسْتَاذُ	(۲۳) اَلْاَخُ	(۲۲) اَلْاَبُ	(۲۱) اَلشُّبَّاكُ
ایک شاگرد	استاذ	بھائی	باپ	کھڑکی
		(۲۸) اَلْبِنْتُ	(۲۷) اَلْخَادِمُ	(۲۶) اَلْوَلَدُ
		بیٹی	نوکر	لڑکا

اَلتَّمْرِیْنُ (۳) (مشق نمبر ۳)

عربی میں ترجمہ کریں:

(۴) آسمان	(۳) سورج	(۲) ستارہ	(۱) چاند
اَلسَّمَآءُ	اَلشَّمْسُ	اَلنَّجْمُ	اَلْقَمَرُ
(۸) دریا	(۷) ہوا	(۶) بادل	(۵) زمین
اَلْبَحْرُ، اَلنَّھْرُ	اَلرِّیْحُ	اَلْغَیْمُ	اَلْاَرْضُ
(۱۲) پانی	(۱۱) آگ	(۱۰) جنگل	(۹) پہاڑ
اَلْمَاءُ	اَلنَّارُ	اَلْغَابَةُ	اَلْجَبَلُ
(۱۶) میز	(۱۵) بارش اور شبنم	(۱۴) روشنی اور تاریکی	(۱۳) دھواں
اَلطَّاوِلَةُ	اَلْمَطَرُ وَالطَّلُّ	اَلنُّوْرُ وَالظُّلْمَةُ	اَلدُّخَانُ

(۱۷) ایک تپائی طَاوِلَةٌ	(۱۸) کوئی کرسی كُرْسِيٌّ	(۱۹) ایک ڈیسک مِنْضَدَةٌ	(۲۰) جاذب اَلنَّشَافَةُ
(۲۱) قمیص اَلْقَمِيْصُ	(۲۲) ایک رومال مِنْدِيْلٌ	(۲۳) کوئی تولیہ مِنْشَفَةٌ	(۲۴) جوتا اَلنَّعْلُ
(۲۵) ایک ٹوپی قَلَنْسُوَةٌ	(۲۶) پائجامہ اَلسِّرْوَالُ	(۲۷) تکیہ اَلْوِسَادَةُ	(۲۸) چادر اَلرِّدَاءُ

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

(تیسرا سبق)

مرکب

دو یا دو سے زیادہ الفاظ کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مرکب تام اور (۲) مرکب ناقص۔

مرکب تام: ایسے مرکب کو کہتے ہیں جس سے کوئی بات پوری سمجھی جائے۔ یعنی اس سے کوئی خبر، کوئی حکم یا کوئی خواہش معلوم ہو جیسے اَلْبُسْتَانُ جَمِیْلٌ (باغ خوبصورت ہے)، قُمْ یَاسَعِیْدُ (کھڑے ہو اے سعید) اِجْلِسْ (بیٹھ) مرکب تام کو ''جملہ مفیدہ'' اور ''کلام'' بھی کہتے ہیں۔

مرکب ناقص: اس مرکب کو کہتے ہیں کہ جس سے کوئی پوری بات سمجھ میں نہ آتی ہو جیسے اَلثَّوْبُ النَّظِیْفُ (ستھرا کپڑا)، مَاءُ الْبَحْرِ (سمندر کا پانی) حِذَاءُ خَالِدٍ (خالد کا جوتا)، خَمْسَةَ عَشَرَ (پندرہ)

مرکب ناقص کی قسمیں ہیں۔ اس کی مشہور قسمیں ''مرکب توصیفی'' اور ''مرکب اضافی'' ہیں جو بیان کی جاتی ہیں۔

فائدہ: مرکب تام میں لفظ قُمْ، اِجْلِسْ وغیرہ بظاہر ایک ہی لفظ معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے شاید تمہیں ''مفرد'' کا شبہ ہو مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ اس میں ایک اور لفظ پوشیدہ ہے جو اگرچہ بولا نہیں جاتا مگر سمجھا جاتا ہے ایک لفظ یہاں پوشیدہ ہے یہ لفظ اَنْتَ کا ہے جب اِجْلِسْ کہا جائے گا اس سے مفہوم اِجْلِسْ اَنْتَ ہی ہوگا اور بات پوری سمجھی جائے گی۔ اس لئے یہ مرکب تام ہے بخلاف مرکب ناقص کے کہ اس میں مَاءُ الْبَحْرِ،

اَلثَّوْبُ النَّظِيْفُ، خَمْسَةَ عَشَرَ وغیرہ اگرچہ دولفظوں سے مرکب ہیں۔مگر ان سے کوئی پوری بات نہیں سمجھی جاتی اس لئے یہ مرکب ناقص کہلاتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴) (مشق نمبر۴)

مرکب تام اور مرکب ناقص میں تمیز کرو۔

(۱) اَلْمَاءُ بَارِدٌ (۲) اَلثَّوْبُ نَظِيْفٌ (۳) اَلْبَيْتُ النَّظِيْفُ
(۴) لَيْسَ الْوَلَدُ (۵) لَيْتَ الْفَاكِهَةَ (۶) اَكَلَ فَرِيْدُ نِ الْفَاكِهَةَ
(۷) اَلْقَلَمُ الَّذِیْ (۸) لَعَلَّ الْخَادِمَ (۹) لَعَلَّ التِّلْمِيْذُ يَنْجَحُ
(۱۰) اِنْ جِئْتَ (۱۱) كَاَنَّ الْكِتَابَ (۱۲) اَلنَّجْمُ لَامِعٌ
(۱۳) اَلْفَاكِهَةُ نَاضِجَةٌ (۱۴) نَامَتِ الصَّبِيَّةُ

حل:

مرکب تام: اَلْمَاءُ بَارِدٌ، اَلثَّوْبُ نَظِيْفٌ، اَكَلَ فَرِيْدُ نِ الْفَاكِهَةَ، اَلْفَاكِهَةُ نَاضِجَةٌ، لَعَلَّ التِّلْمِيْذُ يَنْجَحُ، اَلنَّجْمُ لَامِعٌ، نَامَتِ الصَّبِيَّةُ

مرکب ناقص: اَلْبَيْتُ النَّظِيْفُ، لَيْسَ الْوَلَدُ، لَيْتَ الْفَاكِهَةَ، اَلْقَلَمُ الَّذِیْ لَعَلَّ الْخَادِمَ، اِنْ جِئْتَ، كَاَنَّ الْكِتَابَ۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

(چوتھا سبق)

مرکب توصیفی:

مرکب توصیفی ایسے مرکب کو کہتے ہیں۔ جس میں کسی اسم (اسم ذات[۱]) کی کوئی صفت یا حالت یا کیفیت وغیرہ بیان کی گئی ہو۔ جیسے اَلْمَاءُ الْعَذْبُ (میٹھا پانی) اَلْهَوَاءُ الْبَارِدُ (ٹھنڈی ہوا)، اَلْوَلَدُ الْمُجْتَهِدُ (محنتی لڑکا)، مَحْمُوْدُ الْخَطِيْبُ مقرر محمود وغیرہ۔

(۱) مرکب توصیفی کا پہلا جز ''موصوف'' اور دوسرا ''صفت'' کہلاتا ہے۔

(۲) موصوف ہمیشہ ''اسم ذات'' اور صفت عموماً ''اسم صفت[۲]) ہوا کرتا ہے۔

(۳) مرکب توصیفی یعنی موصوف وصفت کے درمیان حسب ذیل باتوں میں پوری مطابقت ہوتی ہے اور وہ یہ ہیں (۱) اعراب[۱]، (۲) تعریف وتنکیر (۳) تذکیرو

---

[۱] اسم ذات سے مراد وہ لفظ ہے جو کسی شے کے محض وجود کو بتائے جیسے اوپر کی مثالوں میں اَلْمَاءُ، اَلْهَوَاءُ، مَحْمُوْدٌ کہ یہ پانی، ہوا، لڑکا محمود کے محض وجود اور ان کی ذات پر دلالت کرتے ہیں۔

[۲] اسم صفت کسی چیز کی اچھائی، برائی، حالت وکیفیت اور صفت پر دلالت کرتا ہے جیسے اَلْعَذْبُ اَلْبَارِدُ، اَلْمُجْتَهِدُ اور اَلْخَطِيْبُ یہ چاروں الفاظ حالت وکیفیت کو بتارہے ہیں۔ اسم صفت کی پانچ قسمیں ہیں اسم فاعل جیسے عَالِمٌ اسم مفعول جیسے مَعْلُوْمٌ صفت مشبہ عَلِيْمٌ (جاننے والا) اسم تفضیل جیسے اَعْلَمُ (زیادہ جاننے والا) اسم مبالغہ جیسے عَلَّامٌ اور عَلَّامَةٌ (بہت جاننے والا)
صفت عموماً انہی اسماء صفات سے لائی جاتی ہے مگر کبھی صفت کے لئے جملہ یا شبہ جملہ بھی آتا ہے۔ اس کی مزید تفصیل حصہ دوم میں آئے گی انشاء اللہ۔

[۱] اعراب لفظ کی آخری حالت کو کہتے ہیں اور یہ چار ہیں۔ رفع، نصب، جر اور جزم، جر اسم کے ساتھ مختص ہے اور جزم فعل کے ساتھ رفع کی علامت ضمہ (ـُـٌ) اور نصب کی علامت (ـَـً) اور جر کی علامت کسرہ (ـِـٍ) جزم حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ رفع والے اسم کو مرفوع اور نصب والے اسم کو منصوب اور جر والے اسم کو مجرور کہتے ہیں۔

تانیث (۴) واحد تثنیہ اور جمع ۔ البتہ موصوف اگر کسی غیر عاقل کی جمع ہو تو صفت عموماً واحد مؤنث ہی آتی ہے جیسے اَلشَّجَرَاتُ الطَّوِيْلَةُ اور کبھی مطابقت کے لئے الطَّوِيْلَاتُ بھی کہتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵) مشق نمبر (۵)

(تعریف و تنکیر میں موصوف صفت کی مطابقت)

اردو میں ترجمہ کریں:

(۱) اَلْبُسْتَانُ الْجَمِيْلُ	(۲) اَلْغُصْنُ الْأَخْضَرُ	(۳) اَلْوَرَقُ النَّاعِمُ
خوبصورت باغ	سبز شاخ	ملائم کاغذ
(۴) ثَوْبٌ رَخِيْصٌ	(۵) قَلَمٌ ثَمِيْنٌ	(۶) اَلرِّدَاءُ الْخَشِنُ
ایک سستا کپڑا	ایک قیمتی قلم	کھردری چادر
(۷) اَلْمَطَرُ الْغَزِيْرُ	(۸) اَلسَّحَابُ الْكَثِيْفُ	(۹) تِلْمِيْذٌ مُجْتَهِدٌ
موسلادھار بارش	گھنا بادل	ایک محنتی طالب علم
(۱۰) اَلْفَلَّاحُ الْكَسْلَانُ	(۱۱) اَلْقِطَارُ السَّرِيْعُ	(۱۲) فَرَسٌ بَطِيْءٌ
سست کسان	تیز گاڑی	ایک سست گھوڑا
(۱۳) اَلتُّفَّاحُ الْحُلْوُ	(۱۴) اَللَّيْمُوْنُ الْحَامِضُ	(۱۵) إِقْبَالُ الشَّاعِرُ
میٹھا سیب	کھٹا لیموں	شاعر اقبال

ضمہ فتحہ کسرہ اعراب بالحرکت کہلاتے ہیں۔ اعراب کی ایک دوسری قسم اعراب بالحروف ہے اور یہ الف واؤ اور ی ہیں۔

اسمائے ستہ (اب، اخ وغیرہ) میں رفع کے لئے واؤ اور نصب کے لئے الف اور جر کے لئے ی کا استعمال ہوتا ہے۔ مگر تثنیہ میں الف رفع کی علامت سمجھا جاتا ہے اور نصب، جر دونوں کے لئے ی کا ماقبل مفتوح اور مابعد مکسور ہے۔ جیسے خَالِدَيْنِ جمع مذکر سالم میں رفع کے لئے واؤ اور نصب و جر کیلئے "ی" ماقبل مکسور اور مابعد مفتوح یعنی یائے تثنیہ کے برعکس آتا ہے جیسے خَالِدِيْنَ۔

(۱۲) اَلدِّيْنُ الْقَيِّمُ سیدھا دین		

اَلتَّمْرِيْنُ (٦) مشق نمبر (٦)

مندرجہ ذیل الفاظ سے مرکب توصیفی کے جملے لکھو۔

طَائِرٌ، اَلْبَابُ اَلْجَدِيْدُ وَلَدٌ

اَلسَّرِيْعُ اَلنَّاعِمُ اَلْكَبِيْرُ شُبَّاكٌ

اَلْكِتَابُ اَلْمَسْجِدُ جَمِيْلٌ صَغِيْرٌ

اَلْفِرَاشُ اَلثَّوْبُ مَفْتُوْحٌ اَلْمُغْلَقُ

صَالِحٌ اَلْحِصَانُ بَيْتٌ اَلْخَلَقُ (پرانا)

مرکب توصیفی کے جملے

(۱) طَائِرٌ جَمِيْلٌ (ایک خوبصورت پرندہ)	(٦) اَلْفِرَاشُ النَّاعِمُ (نرم بستر)
(۲) اَلْبَابُ الْمُغْلَقُ (بند دروازہ)	(۷) اَلْمَسْجِدُ الْكَبِيْرُ (بڑی مسجد)
(۳) اَلثَّوْبُ الْجَدِيْدُ (نیا کپڑا)	(۸) شُبَّاكٌ مَفْتُوْحٌ (ایک کھلی ہوئی کھڑکی)
(۴) وَلَدٌ صَالِحٌ (ایک نیک لڑکا)	(۹) اَلْكِتَابُ الْخَلَقُ (پرانی کتاب)
(۵) اَلْحِصَانُ السَّرِيْعُ (تیز گھوڑا)	(۱۰) بَيْتٌ صَغِيْرٌ (ایک چھوٹا گھر)

اَلتَّمْرِيْنُ (۷) مشق نمبر (۷)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) ٹھنڈا پانی	(۲) صاف ہوا	(۳) میٹھا پھل	(۴) سرخ روشنائی
اَلْمَاءُ الْبَارِدُ	اَلْهَوَاءُ النَّقِيُّ	اَلثَّمَرُ الْحُلْوُ	اَلْحِبْرُ الْأَحْمَرُ

(۵) سیاہ پنسل	(۶) ایک خوبصورت پرندہ	(۷) ایک قیمتی ہار	(۸) موٹا بیل
اَلْمِرْسَمُ الْاَسْوَدُ	طَائِرٌ جَمِيْلٌ	عِقْدٌ ثَمِيْنٌ	اَلثَّوْرُ السَّمِيْنُ
(۹) ایک تیز رفتار گھوڑا	(۱۰) چوڑی سڑک	(۱۱) ایک نیک لڑکا	(۱۲) ایک اچھی کتاب
فَرَسٌ سَرِيْعٌ	اَلشَّارِعُ الْعَرِيْضُ	وَلَدٌ صَالِحٌ	كِتَابٌ جَيِّدٌ
(۱۳) محنتی طالب علم	(۱۴) مہربان استاد	(۱۵) شاہد ادیب	(۱۶) آخری نبی
اَلتِّلْمِيْذُ الْمُجْتَهِدُ	اَلْاُسْتَاذُ الشَّفِيْقُ	شَاهِدُ نِ الْاَدِيْبُ	اَلنَّبِيُّ الْخَاتَمُ
(۱۷) محمد رسول	(۱۸) سچا رسول		
مُحَمَّدُ نِ الرَّسُوْلُ	اَلرَّسُوْلُ الصَّادِقُ		

اَلتَّمْرِيْنُ (۸)

تذکیر[۱] وتانیث میں موصوف صفت کی مطابقت

اردو میں ترجمہ کریں۔

[۱] تذکیر وتانیث: جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ مذکر اور مؤنث۔
اسم مؤنث دو طرح کے ہیں۔ قیاسی اور سماعی پھر قیاسی کی دو قسمیں ہیں لفظی اور معنوی۔
مؤنث لفظی کی تین علامتیں ہیں جو اسم کے آخر میں ہوتی ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔
(۱) تائے تانیث (ۃ) جیسے اِمْرَأَةٌ، بَقَرَةٌ، عَالِمَةٌ، مَفْتُوْحَةٌ، اَلْفِضَّةُ وغیرہ
(۲) الف مقصورہ جیسے حُبْلٰی، سَلْمٰی، اَلصُّغْرٰی، اَلْحُسْنٰی وغیرہ
(۳) الف ممدودہ جیسے اَسْمَاءُ (عورت کا نام) حَسْنَاءُ (خوبصورت عورت) وغیرہ
صفت مشبہ جو اَفْعَلُ کے وزن پر آئے اس کا اسم مؤنث اسی فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے جیسے اَحْمَرُ سے حَمْرَآءُ، اَسْوَدُ سے سَوْدَاءُ، اَصْفَرُ سے صَفْرَآءُ، اَزْرَقُ سے زَرْقَآءُ، اَحْسَنُ سے حَسْنَآءُ وغیرہ۔
(۲) مؤنث معنوی: یعنی جس میں علامت تانیث ظاہر نہ ہو مگر وہ مؤنث پر دلالت کرتے ہوں اور یہ چار طرح کے ہیں
(۱) عورتوں کے نام مَرْيَمُ، زَيْنَبُ، هِنْدُ وغیرہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱) اَلْحَدِیْقَةُ الْجَمِیْلَةُ	(۲) اَلشَّجَرَةُ الثَّمِرَةُ	(۳) وَرْدَةٌ حَمْرَآءُ
خوبصورت باغیچہ	پھلدار درخت	گلاب کا ایک سرخ پھول
(۴) اَلطَّعَامُ الشَّهِیُّ	(۵) لَحْمٌ طَرِیٌّ	(۶) خُبْزٌ بَائِتٌ
لذیذ کھانا	کچھ تازہ گوشت	ایک باسی روٹی
(۷) اَلْفِضَّةُ الْبَیْضَآءُ	(۸) اَلْفَاکِهَةُ الْفِجَّةُ	(۹) زَهْرٌ مُفَتَّحَةٌ
سفید چاندی	کچا پھل	کھلا ہوا ایک پھول
(۱۰) ثَمَرٌ نَاضِجٌ	(۱۱) اَلطَّعَامُ اَلشَّهِیُّ	(۱۲) بِنْتٌ جَمِیْلَةٌ
ایک پکا ہوا پھل	لذیذ کھانا	ایک خوبصورت لڑکی
(۱۴) حَمِیْدَةُ نِ الْخَرْقَاءُ		
بے سلیقہ حمیدہ		

بقیہ حاشیہ

(۲) ہواؤں کے نام: صَبَا، قَبُوْل، دَبُوْر، جَنُوْب، شمال، هَیْف، حَرُوْر، سَمُوْم وغیرہ

(۳) ملکوں، شہروں، قبیلوں اور جماعتوں کے نام جیسے مصر، پاکستان، الهند، دہلی، لکھنؤ، قریش وغیرہ۔

(۴) جسم کے وہ اعضاء جو جفت (جوڑے جوڑے) ہوں جیسے یَدٌ۔ رِجْلٌ، عَیْنٌ وغیرہ مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے کیونکہ مِرْفَقٌ خَدٌّ، اَلْحَاجِبُ، صُدْغ اور اللحی جیسے الفاظ مذکر ہی مستعمل ہیں۔

یہ سب مؤنث قیاسی کی مثالیں ہیں۔ اب ان کے علاوہ کچھ اسماء ایسے ہیں کہ جن میں نہ تو علامت تانیث ہوتی ہے اور نہ ہی مؤنث معنوی کے قاعدے میں آتے ہیں۔ مگر اہل زبان (عرب) ان کو مؤنث استعمال کرتے آئے ہیں چونکہ ان کا مؤنث ہونا محض سماع (سننے) پر موقوف ہے۔ اس لئے ان کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔ ذیل میں مؤنث سماعی کے کچھ الفاظ درج کئے جاتے ہیں۔ اُذُنٌ، اَرْضٌ، اَرْنَبٌ، اِصْبَعٌ، اَفْعِی، بِئْرٌ، جَحِیْمٌ، جَهَنَّمٌ، حَرْبٌ، دَارٌ، ذِرَاعٌ، رِجْلٌ، رَحِمٌ، رُحًی، رِیْحٌ، سَقَرٌ، (جہنم) سِنٌّ، سَاقٌ، شَمْسٌ، شِمَالٌ، ضَبُعٌ، عَرُوْضٌ، عَصَا، عَقِبٌ، عَیْنٌ، فَأْسٌ، فَخِذٌ، فُلْكٌ، قَدَمٌ، کَاسٌ، کَتِفٌ، کَرِشٌ، کَفٌّ، نَارٌ، نَعْلٌ، نَابٌ، وَرِكٌ، یَدٌ، یَمِیْنٌ

اَلتَّمْرِيْنُ (۹) مشق نمبر (۹)

خالی جگہ پر کریں۔

(۱) اَللَّيْلُ .... (۲) اَلْبُسْتَانُ .... (۳) اَلسَّاعَةُ ....

(۴) طَاوِلَةٌ .... (۵) كُرْسِيٌّ .... (۶) اَلسَّبُوْرَةُ ....

(۷) سَعِيْدٌ .... (۸) اَلْعِقْدُ .... (۹) اَلْمِصْبَاحُ ....

(۱۰) سَيَّارَةٌ .... (۱۱) اَلْمَنَارَةُ .... (۱۲) اَلْبَقَرَةُ ....

(۱۳) شَاةٌ .... (۱۴) فَاطِمَةُ ....

حل مکمل جملے:

(۱) اَللَّيْلُ الْمُقْمِرُ (۲) اَلْبُسْتَانُ الْكَبِيْرُ (۳) اَلسَّاعَةُ الرَّخِيْصَةُ

(۴) طَاوِلَةٌ جَدِيْدَةٌ (۵) كُرْسِيٌّ قَدِيْمٌ (۶) اَلسَّبُوْرَةُ الْجَدِيْدَةُ

(۷) سَعِيْدُ نِ الْفَاضِلُ (۸) اَلْعِقْدُ الثَّمِيْنُ (۹) اَلْمِصْبَاحُ الْمُنِيْرُ

(۱۰) سَيَّارَةٌ سَرِيْعَةٌ (۱۱) اَلْمَنَارَةُ الْمُرْتَفِعَةُ (۱۲) اَلْبَقَرَةُ الْحَامِلَةُ

(۱۳) شَاةٌ حُلُوْبٌ (۱۴) فَاطِمَةُ نِ الْفَاضِلَةُ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۰) مشق نمبر (۱۰)

خالی جگہ پر کریں:

(۱) .... اَللَّامِعُ (۲) .... اَلْعَذْبُ (۳) .... اَلنَّقِيُّ

(۴) .... اَلسَّمِيْنَةُ (۵) .... اَلْمُرُّ (۶) .... اَلْهِنْدِيُّ

(۷) .... مُقْمِرَةٌ (۸) .... بَيْضَاءُ (۹) .... اَلْمُظْلِمُ

(۱۰) .... نَشِيْطٌ (۱۱) .... اَلْمُثْمِرُ (۱۲) .... اَلْمُظِلَّةُ

حل مکمل جملے:

(۱) اَلْكَوْكَبُ اللَّامِعُ (۲) اَللَّبَنُ الْعَذْبُ (۳) اَلرِّيْحُ النَّقِيُّ
(۴) اَلنَّاقَةُ السَّمِيْنَةُ (۵) اَلدَّوَاءُ الْمُرُّ (۶) اَلْعَالِمُ الْهِنْدِيُّ
(۷) لَيْلَةٌ مُقْمِرَةٌ (۸) بَقَرَةٌ بَيْضَاءُ (۹) اللَّيْلُ الْمُظْلِمُ
(۱۰) شُرْطِيٌّ نَشِيْطٌ (۱۱) اَلشَّجَرُ الْمُثْمِرُ (۱۲) اَلشَّجَرَةُ الْمُظِلَّةُ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۱) مشق نمبر (۱۱)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) نیلا آسمان اَلسَّمَآءُ الزَّرْقَاءُ	(۲) روشن سورج اَلشَّمْسُ الْمُشْرِقَةُ	(۳) بلند پہاڑ اَلْجَبَلُ الْعَالِيْ
(۴) گہرا کنواں اَلْبِئْرُ الْعَمِيْقَةُ	(۵) پھلدار درخت اَلشَّجَرُ الْمُثْمِرُ	(۶) میٹھا انار اَلرُّمَّانُ الْحُلْوُ
(۷) ٹھنڈی رات اَللَّيْلُ الْبَارِدُ	(۸) ایک تاریک کمرہ غُرْفَةٌ مُّظْلِمَةٌ	(۹) کوئی اونچی میز طَاوِلَةٌ عَالِيَةٌ
(۱۰) ایک قیمتی گھڑی سَاعَةٌ ثَمِيْنَةٌ	(۱۱) سفید کرتا اَلْقَمِيْصُ الْاَبْيَضُ	(۱۲) سیاہ ٹوپی اَلْقَلَنْسُوَةُ السَّوْدَآ
(۱۳) تعلیم یافتہ عائشہ عَائِشَةُ نِ الْمُتَعَلِّمَةُ	(۱۴) مجاہد خالد خَالِدٌ نِ الْمُجَاهِدُ	(۱۵) ایک خون ریز لڑائی حَرْبٌ دَامِيَةٌ

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۲)

تثنیہ[۱] وجمع میں موصوف وصفت کی مطابقت:

۱ تثنیہ وجمع: اسم کی باعتبار عدد کے تین قسمیں ہیں واحد، تثنیہ، جمع، واحد ایک کو، تثنیہ دو کو اور جمع دو سے زیادہ کو کہتے ہیں۔

تثنیہ بنانے کا قاعدہ: اسم مفرد (واحد) کے آخر میں الف ونون بڑھانے سے تثنیہ بن جاتا ہے، مگر یہ صرف اس وقت جب کہ تثنیہ مرفوع ہو جیسے کِتَابٌ سے کِتَابَانِ اور کُرَّاسَةٌ سے کُرَّاسَتَانِ وغیرہ، اگر تثنیہ مرفوع (حالت رفعی میں) ہونے کی بجائے منصوب یا مجرور (حالت نصبی یا جری میں) ہو تو الف ونون کی بجائے ''ی'' ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ (یْنِ) بڑھاتے ہیں۔ جیسے کِتَابَیْنِ اور کُرَّاسَتَیْنِ وغیرہ۔

جمع اور اس کی قسمیں: جمع جو دو سے زیادہ چیزوں پر دلالت کرتی ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم اور جمع مکسر۔

جمع مذکر سالم: اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن باقی اور سالم رہے۔ یہ اسم مفرد (واحد) کے آخر میں واؤ اور نون مفتوح (وْنَ) بڑھانے سے بنتی ہے۔ یہ قاعدہ صرف اس کی حالت رفعی کے لئے ہے۔ حالت نصبی میں ''ی'' ماقبل مکسور اور نون مفتوح (یْنَ) بڑھا کر جمع بناتے ہیں جیسے مُحَمَّدٌ سے مُحَمَّدِیْنَ اور صَالِحٌ سے صَالِحِیْنَ (حالت نصبی اور جری میں) مُحَمَّدُوْنَ اور صَالِحُوْنَ (حالت رفعی میں)

فائدہ: جمع مذکر سالم صرف رجال (مرد) کے نام اور ان کی صفات کے لئے آتی ہے۔

(۲) تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب (حالت نصبی و جری میں) ''ی'' سے آتا ہے اور لکھنے میں دونوں کی صورت ایک سی ہوتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ تثنیہ میں جو ''ی'' ہوتی ہے۔ اس سے پہلے فتحہ اور بعد کے نون کو کسرہ دیا ہوا ہوتا ہے اور جمع مذکر سالم کی ''ی'' سے پہلے کسرہ اور بعد کے نون کو فتحہ دیا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی تثنیہ میں ''ی'' ماقبل مفتوح مابعد مکسور اور جمع میں ''ی'' ماقبل مکسور اور مابعد مفتوح ہوتا ہے۔

(۲) جمع مؤنث سالم: ہر وہ جمع جو کسی واحد مؤنث کے آخر میں الف اور تائے مبسوط (ا، ت) بڑھا کر بنائی جائے اور واحد کا وزن باقی رہے جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ، صَالِحَةٌ سے صَالِحَاتٌ، فَاطِمَةٌ سے فَاطِمَاتٌ، بَقَرَةٌ سے بَقَرَاتٌ، شَجَرَةٌ سے شَجَرَاتٌ، کَلِمَةٌ سے کَلِمَاتٌ وغیرہ۔

فائدہ: یہ عاقل اور غیر عاقل سب کے لئے آتی ہے۔ بخلاف جمع مذکر سالم کے صرف رجال کا نام اور ان کی صفات ہی کیلئے آتی ہے۔

(۲) جمع مؤنث سالم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی وجری دونوں میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

اردو میں ترجمہ کریں

(۳) الْاَنْہَارُ الْجَارِیَةُ (الْجَارِیَاتُ) بہتی نہریں	(۲) الْھَوَاءُ النَّقِیُّ صاف ہوا	(۱) الْمَاءُ الرَّائِقُ خوشگوار پانی
(۶) الْمُسْلِمُوْنَ الصَّادِقُوْنَ سچے مسلمان	(۵) الْجِبَالُ الشَّامِخَةُ اونچے پہاڑ	(۴) نَجْمَانِ لَامِعَانِ دو چمکدار ستارے
(۹) تِلْمِیْذَانِ مُجْتَھِدَانِ دو محنتی شاگرد	(۸) وَرْدَةٌ مُفَتَّحَةٌ کھلا ہوا گلاب کا پھول	(۷) رِجَالٌ صَالِحُوْنَ کچھ نیک لوگ
(۱۲) الْمَنَارَتَانِ الطَّوِیْلَتَانِ دو لمبے مینار	(۱۱) اَقْلَامٌ ثَمِیْنَةٌ اَوْ (ثَمِیْنَاتٌ) کچھ قیمتی قلم	(۱۰) اَلْبَنَاتُ الصَّالِحَاتُ (نیک بیٹیاں)
	(۱۴) اَلْاُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنَاتُ مومن مائیں	(۱۳) اَلدَّوَاةُ الْمَمْلُوْءَةُ بھری ہوئی دولت

(بقیہ حاشیہ)

(۳) جمع مکسّر: اس جمع کو کہتے ہیں جس میں مفرد (واحد) کا وزن باقی نہ رہے بلکہ جمع میں آ کر ٹوٹ جائے۔ اسی وجہ سے اس کو مُکَسَّر (ٹوٹا ہوا) کہتے ہیں جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ شَاةٌ سے شِیَاہٌ اور حَدِیْقَةٌ سے حَدَائِقُ وغیرہ۔

جمع مکسّر بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے کبھی محض حرکات (ضمہ، فتحہ، کسرہ) کے تغیر وتبدل سے جیسے اَسَدٌ سے اُسُدٌ اور کبھی کسی سے حرف کو حذف کر کے جیسے رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ اور کبھی بعض حروف کے اضافہ سے جمع بنالیتے ہیں جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ وغیرہ

ذیل میں جمع مکسر کے کچھ اوزان لکھے جاتے ہیں ان کو یاد کرلو۔ اَفْعَالٌ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِیْلُ، فُعُلٌ، فُعُوْلٌ، فِعَالٌ، اَفْعُلٌ، فُعَلَاءُ، اَفْعِلَاءُ، فَوَاعِلُ، فَعَالِلُ، فَعَالِیْلُ، فَعَالِلَةٌ (الفاظ غیر منصرف ہیں ان پر تنوین نہیں آئے گی)

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۳) مشق نمبر (۱۳)

خالی جگہیں مناسب صفات سے پر کریں۔

(۱) اَلْاَزْهَارُ .... (۲) اَلْمَلَابِسُ .... (۳) عَمُوْدَانِ ....

(۴) اَلْمَنْظَرُ .... (۵) اَللَّيَالِيْ .... (۶) اَلْبَقَرَاتُ ....

(۷) اَلْحَدَائِقُ .... (۸) كُرْسِيَّانِ .... (۹) اَلْفَلَّاحُوْنَ ....

(۱۰) اَلتِّلْمِيْذَاتُ .... (۱۱) تُفَّاحَتَانِ .... (۱۲) سَلْمَانُ ....

حل بمکمل مرکبات:

(۱) اَلْاَزْهَارُ الْجَمِيْلَةُ (۲) اَلْمَلَابِسُ الْجَدِيْدَةُ (۳) عَمُوْدَانِ ثَقِيْلَان

(۴) اَلْمَنْظَرُ الْعَجِيْبُ (۵) اَللَّيَالِيُ الْقَصِيْرَةُ (۶) اَلْبَقَراتُ الْحَامِلَةُ

(۷) اَلْحَدَائِقُ الْكَبِيْرَةَ (۸) كُرْسِيَّانِ جَدِيْدَانِ (۹) اَلْفَلَّاحُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ

(۱۰) اَلتِّلْمِيْذَاتُ الْقَانِتَاتُ (۱۱) تُفَّاحَتَانِ حَامِضَتَانِ (۱۲) سَلْمَانُ الْمُهَنْدِسُ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۴) مشق نمبر ۱۴

خالی جگہیں پر کریں۔

(۱) .... اَلْمُمْطِرَةُ (۲) .... اَلضَّئِيْلُ

(۳) .... اَللُّعْبَان (۴) .... اَلْبَارُّوْنَ

(۵) .... مُتَلَالِئٌ (۶) .... اَلْفَائِزَتَانِ

(۷) .... اَلْمُوْرِقَةُ (۸) .... اَلْقَوِيَّانِ

(۹) .... اَلنَّاجِحُوْنَ (۱۰) .... عَفِيْفَتَانِ

(۱۱) .... اَلْعَابِدَاتُ (۱۲) .... مُجْتَهِدَاتُ

مکمل جملے

(۱)اَلسَّحَابَةُ الْمُمْطِرَةُ (برسنے والے بادل)	(۷) اَلْاَشْجَارُ الْمُوْرِقَةُ (پتے دار درخت)
(۲)اَلنُّوْرُ الضَّئِیْلُ (مدھم روشنی)	(۸)اَلْجُنْدِیَانِ الْقَوِیَّانِ (دو طاقتور فوجی)
(۳)اَلْوَلَدَانِ اللَّعُوْبَانِ (دو کھلنڈرے لڑکے)	(۹)اَلطَّلَبَةُ النَّاجِحُوْنَ (کامیاب طلبہ)
(۴)اَلْاَوْلَادُ الْبَارُّوْنَ (نیک لڑکے)	(۱۰)اِمْرَأَتَانِ عَفِیْفَتَانِ (دو پاکدامن عورتیں)
(۵)عِقْدٌ مُتَلَالِئٌ (ایک قیمتی ہار)	(۱۱) اَلنِّسَآءُ الْعَابِدَاتُ (عبادت کرنے والی عورتیں)
(۶) اَلتِّلْمِیْذَتَانِ الْفَائِزَتَانِ (دو کامیاب طالبات)	(۱۲) تِلْمِیْذَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (چند محنتی طالبات)

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۵) مشق نمبر ۱۵

عربی میں ترجمہ کریں:

(۱) عربی مدرسے اَلْمَدَارِسُ الْعَرَبِیَّةُ	(۲) تعلیم یافتہ لڑکیاں اَلْبَنَاتُ الْمُتَعَلِّمَاتُ	(۳) مومن عورتیں اَلنِّسَاءُ الْمُوْمِنَاتُ
(۴) نیک مائیں اَلْاُمَّهَاتُ الصَّالِحَاتُ	(۵) ایک خوبصورت آئینہ مِرْاٰةٌ جَمِیْلَةٌ	(۶) گلاب کا سرخ پھول اَلْوَرْدَةُ الْحَمْرَآءُ
(۷) خوشگوار موسم اَلْفَصْلُ الرَّائِقُ	(۸) دو خوبصورت پارک اَلْحَدِیْقَتَانِ الْجَمِیْلَتَانِ	(۹) بہتی نہریں اَلْاَنْهَارُ الْجَارِیَاتُ

(۱۰) دو چمکدار ستارے اَلنَجْمَان الْـلَّامِعَان	(۱۱) چاندنی راتیں اَللَّيَالِى الْمُقْمِرَةُ	(۱۲) دلفریب منظر اَلْمَنْظَرُ الْخَلَّابُ
(۱۳) کچھ پھلدار درخت اَشْجَارٌ مُثْمِرَةٌ	(۱۴) ہری ٹہنیاں اَلْغُصُوْنُ الْخَضْرَآءُ	(۱۵) خائن وزراء اَلْوُزَرَاءُ الْخَائِنُوْنَ
(۱۶) مغربی تہذیب وتمدن اَلثَّقَافَةُ الْغَرَبِيَّةُ	(۱۷) عدل وانصاف کرنیوالی قاضی اَلْقُضَاةُ الْمُنْصِفُوْنَ	(۱۸) بے پردہ عورتیں اَلنِّسَآءُ الْكَاشِفَاتُ
(۱۹) قومی ترانہ اَلنَّشِيْدُ الْوَطَنِيُّ	(۲۰) میٹھے گیت اَلْاَغَانِى الْعَذَبَةُ	

اَلتَّمْرِيْنُ فِى الْاِنشاء (۱۶) (مشق نمبر ۱۶ انشاء کے متعلق)

۱۔ اپنی درسگاہ سے متعلق چیزوں پر موصوف صفت کے چھ ایسے جملے لکھو کہ واحد تثنیہ وجمع اور تذکیر وتانیث آ جائے۔

(۱) غُرْفَةُ فَصْلِى وَسِيْعَةٌ تَسَعُ عَدَدًا مَلْحُوْظًا مِنَ الطُّلَّابِ

(۲) وَ فِى غُرْفَةِ فَصْلِىَ فُرِشَتْ بِسَاطٌ اِيْرَانِيَةٌ

(۳) وَ فِيهَا شُبَّاكَانِ مِنَ الْخَشَبَةِ وَبَابٌ مِنَ الْحَدِيْدِ و خِزَانَتَانِ مِنَ الزُّجَاجِ

(۴) وَفِيْهَا مِرْوَحَتَان سَقَفِيَةٍ

(۵) وَدَاخِلُهَا مُنَوَّرٌ بِمَصَابِيْحَ كَهْرُبَائِيَةٍ

(۶) وَ بِالْجُمْلَةِ غُرْفَتِىْ مُزَيَّنَةٌ بِاَشْيَاءٍ اللَّوَازِمِ التَّعْلِيْمِيَّةِ

۲۔ اپنی تعلیم سے متعلق چیزوں پر موصوف صفت کے چھ جملے لکھو واحد تثنیہ جمع اور تذکیر وتانیث آ جائے۔

(۱) نَحْنُ زُمَلَاءُ الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةِ لَا نَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ فِى شَئٍ مِنَ الْاَدْوَاتِ

الدَرْسِيَّةِ

(۲) يَحْتَفِظُ كُلُّ طَالِبٍ عِنْدَهُ بِحَقِيْبَة مَتِينَةٍ ذَاتَ كِبْسَيْنِ وَسِيْعَيْنِ

(۳) يَجْمَعُ فِيْهَا كُتُبًا دَرْسِيَّةً وَ كَرَارِيْسَ عَدِيْدَةً

(۴) وَيَحْتَفِظُ ايْضًا بِمِحْبَرَةٍ كَبِيْرَةٍ لِاَشْيَا صَغِيْرَةٍ

(۵) فِيْهَا دَوَاتَان مَمْلُوْتَان

(۶) وَمُوَفَّرَةٌ عِنْدَنَا سَبُّوْرَةٌ سَوْدَآءُ وَطَاوِلَـةٌ طَوِيْلَةٌ ايْضًا

۳۔ اپنے دارالاقامہ سے متعلق چیزوں پر موصوف صفت کے چھ ایسے جملے لکھو واحد تثنیہ جمع اور تذکیر وتانیث آ جائے۔

(۱) دَارُ اِقَامَتِنَا مُحْتَوِيَةٌ عَلٰى مَبْنًى رَائِعٍ مَشِيْدٍ۔

(۲) هٰذَا الْمَبْنَى الْجَمِيْلُ مُشْتَمِلٌ عَلٰى مَنْزِلَيْنِ شَامِخَيْنِ۔

(۳) كُلُّ مَنْزِلٍ يَتَضَمَّنُ صَفًّا سَوِيًّا مِنْ حُجُرَاتٍ رَصِيْفَةٍ۔

(۴) فِي كُلِّ حُجْرَةٍ بُسُطٌ مَصْفُوْفَةٌ لِطُلَّابِ الْمُقِيْمِيْنَ

(۵) اَلْمَنْزِلُ اَعْلٰى مُخْتَصٌّ بِاالطُّلَّابِ الْكِبَارِ وَ الْمَنْزِلُ الْاَسْفَلُ مُخْتَصٌّ بِالطُّلَّابِ الصِّغَارِ

(۶) وَالْحُجْرَتَانِ الْوَسِيْعَتَانِ مُختصَّتانِ لِلْاَسَاتِذَةِ الْمُشَرَّفِيْنَ عَلَى الطُّلَّابِ

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

(پانچواں سبق)

مرکب اضافی

مرکب اضافی دو اسموں کے ایسے مرکب کو کہتے ہیں جس میں پہلے اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی گئی ہو جیسے کِتَابُ سَعِیْدٍ، بَیْتُ خَالِدٍ۔ مرکب اضافی کے پہلے اسم کو جس کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جارہی ہو۔ مضاف اور دوسرے اسم کو (جس کی طرف نسبت کی گئی ہو) مضاف الیہ کہتے ہیں۔

(۱) مضاف اور مضاف الیہ دونوں اسم ہوا کرتے ہیں۔[1]

[1] کبھی مضاف الیہ جملہ میں بھی ہوا کرتا ہے۔ (جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں)

فائدہ: اضافت سے اسم میں تخصیص اور تعیین کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بَیْتُ خَالِدٍ میں اگر تم صرف لفظ بَیْت کہو تو اس سے کوئی ایک غیر متعین ہی گھر مراد ہوگا۔ لیکن جب بیت کو مضاف بنا کر اس کی اضافت خالد کی طرف کر دو تو پھر بیت کی تعیین ہو جائے گی اور اس سے ایک مخصوص گھر (خالد کا گھر) سمجھا جائے گا نہ کہ کوئی سا گھر۔

فائدہ: (۱) اردو میں مضاف الیہ پہلے ہوتا ہے اور مضاف بعد میں ہوتا ہے لیکن عربی میں اس کے برعکس ہوتا ہے یعنی مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں جیسے کِتَابُ خَالِدٍ (خالد کی کتاب) اِبْنُ مَحْمُوْدٍ (محمود کا بیٹا) وغیرہ۔

فائدہ: (۲) اردو میں اضافت کا ترجمہ "کا، کے، کی" سے کیا جاتا ہے اور جب ضمائر کی طرف اضافت ہو تو ضمیر غائب کے لئے اس کا ضمیر مخاطب کے لئے "تیرا" اور ضمیر متکلم کے لئے "میرا" اور "اپنا" سے ترجمہ کیا جاتا ہے۔ مبتدی طلبہ ضمائر کے ترجمہ میں خصوصاً اپنا وغیرہ میں غلطیاں کرتے ہیں۔ مثلاً جب کہنا ہو کہ خالد اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تو رَکِبَ خَالِدٌ فَرَسَهٗ کہا جائے گا لیکن اس کے بجائے میں اس کے گھوڑے پر سوار ہوا تو رَکِبْتُ فَرَسَهٗ کہا جائیگا اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا کے لئے رَکِبْتُ فَرَسِیْ کہا جائے گا۔

(۲) مضاف اسم نکرہ اور مضاف الیہ اکثر معرفہ اور کبھی نکرہ بھی ہوا کرتا ہے۔

(۳) مضاف پر ''ال'' اور تنوین (ـً ـٍ ـٌ) نہیں آتی لیکن مضاف الیہ پر ''ال'' اور تنوین دونوں ہی آتے ہیں۔

(۴) مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوا کرتا ہے۔

(۵) اضافت میں مضاف سے تنوین ہی کی طرح اس کے نون جمع اور نون تثنیہ بھی گر جاتے ہیں۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ الْهِنْد سے مُسْلِمُوْ الْهِنْدِ اور کِتَابَانِ خَالِدٍ سے کِتَابَا خَالِدٍ وغیرہ۔

(۶) کبھی ایک ہی ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں جیسے بَابُ بَيْتِ صَدِيْقِكَ، لَوْنُ قَلَنْسُوَةِ مَحْمُوْدٍ ایسی صورت میں درمیانی مضاف الیہ چونکہ مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو جر (کسرہ) تو ہوگا مگر اس پر تنوین اور ''ال'' نہیں آئے گا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۷) مشق نمبر (۱۷)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) ضَوْءُ الْقَمَرِ چاند کی روشنی	(۲) ظَلَامُ اللَّيْلِ رات کا اندھیرا	(۳) فَصْلُ الْمَطَرِ بارش کا موسم
(۴) شَاطِئُ النَّهْرِ نہر کا کنارہ	(۵) جَمَالُ الطَّبِيْعَةِ فطری حسین	(۶) اٰيَةُ اللّٰهِ اللہ کی نشانی
(۷) نَبَاتُ الْاَرْضِ زمین کی پیداوار	(۸) سَنَامُ الْجَبَلِ پہاڑ کی چوٹی	(۹) غُصْنُ الشَّجَرِ درخت کی ٹہنی
(۱۰) تَغْرِيْدُ الطُّيُوْرِ پرندوں کا چہچہانا	(۱۱) حَدِيْقَةُ مَحْمُوْدٍ محمود کا باغ	(۱۲) دَارُ غَنِيٍّ غنی کا گھر

(۱۳) اِکْرَامُ الضُّیُوفِ مہمانوں کی تعظیم	(۱۴) خِدْمَۃُ الدِّیْنِ دین کی خدمت	

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۸) مشق نمبر (۱۸)

مندرجہ ذیل الفاظ سے مرکب اضافی کے جملے بناؤ۔

اَلْبَرْقُ، اَلْبَیْتُ، اَلْفِیْلُ، رَمَضَانُ، اَلْفَرَسُ، اَلْحُجْرَۃُ، اَلْکَأْسُ، اَلْعَذْبُ، اَلسَّقْفُ، اَللَّمْعَانُ، اَلسَّیْرُ، اَلْجَنَاحُ، اَلْخُرْطُوْمُ، الزُّجَاجُ، اَلْعِنَانُ، اَلْمَاءُ، اَلْقِطَارُ، اَلصَّوْمُ، اَلْبَابُ، اَلطَّیْرُ۔

حل مرکب اضافی کے جملے:

لَمْعَانُ الْبَرْقِ، بَابُ الْبَیْتِ، خُرْطُوْمَ الْفِیْلِ، صَوْمُ رَمَضَانَ، عِنَانُ الْفَرَسِ، سَقَفُ الْحُجْرَۃِ، کَأْسِ الزُجَاجِ، اَلْمَاءُ الْعَذْبُ، سَیْرُ الْقِطَارِ، جَنَاحُ الطَیْرِ۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۹) مشق نمبر (۱۹)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) بجلی کی چمک لَمْعَانُ الْبَرْقِ	(۲) سورج کی گرمی حَرَارَۃُ الشَّمْسِ	(۳) آسمان کا رنگ لَوْنُ السَّمَآءِ
(۴) باغ کا منظر مَنْظَرُ الْبُسْتَانِ	(۵) پھولوں کی مہک اَرِیْجُ الْاَزْھَارِ	(۶) ہرن کا شکار صَیْدُ الْغَزَالِ
(۷) پرندہ کا گوشت لَحْمُ الطَّیْرِ	(۸) محمود کی بندوق بُنْدُقِیَۃُ مَحْمُوْدٍ	(۹) چاند کی گھڑی سَاعَۃُ الْفِضَّۃِ

(۱۰) لوہے کا صندوق صَنْدُوْقُ الْحَدِيْدِ	(۱۱) رسولؐ کی تعلیم تَعْلِيْمُ الرَّسُوْلِ	(۱۲) اخلاق کی پاکیزگی طَهَارَةُ الْخُلُقِ
(۱۳) مومن کے ارادے عَزَائِمُ الْمُؤْمِنِ	(۱۴) دین کا غلبہ غَلَبَةُ الدِّيْنِ	(۱۵) رب کی خوشنودی رِضَى الرَّبِّ

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۰) (مشق نمبر ۲۰)

تثنیہ وجمع کی اضافت

اردو میں ترجمہ کریں

(۱) يَدُ الطِّفْلِ بچے کا ہاتھ	(۲) عَيْنَا الظَّبْيِ ہرن کی دو آنکھیں	(۳) جَنَاحَا الطَّيْرِ پرندے کے دونوں بازو
(۴) شَاطِئَا النَّهْرِ نہر کے دونوں کنارے	(۵) رَاكِبُوْ السَّفِيْنَةِ کشتی کے سوار	(۶) قَاطِنُوْ الْجِبَالِ پہاڑوں کے باشندے
(۷) صَادِقُوْ الْوَعْدِ وعدے کے سچے	(۸) مُعَلِّمُوْ الْمَدْرَسَةِ مدرسہ کے اساتذہ	(۹) مِصْرَاعَا الْبَابِ دروازہ کے دونوں کواڑ
(۱۰) عَجَلَتَا الدَّرَّاجَةِ سائیکل کے دونوں پہیے	(۱۱) مُحْسِنُوْ الْاُمَّةِ امت کے محسن	(۱۲) خَادِمُوْ الدِّيْنِ دین کے خدام

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۱) مشق نمبر (۲۱)

مندرجہ ذیل الفاظ کی اضافت مناسب اسماء کی طرف کریں۔

(۱) عَيْنَانِ (۲) اَلْعَقْرَبَانِ (۳) مَنَارَتَانِ (۴) لَابِسُوْنَ

(۵) بَائِعُوْنَ (۶) اَلْمِدَارِسُ (۷) اَلْمُهَاجِرُوْنَ (۸) سَائِقُوْنَ

(۹) اَلْاُذُنَانِ (۱۰) لَمَعَانِ (۱۱) اَلسِّنَانِ (۱۲) اَلْمُسَافِرُوْنَ

حل:

(۱) عَيْنَا زَيْدٍ (۲) عَقْرَبَا السَّاعَةِ (۳) مَنَارَتَا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
(۴) لَابِسُوْ الْقَمِيْصِ (۵) بَائِعُوْ الْاَثْمَارِ (۶) مَدَارِسُ الْعَرَبِيَةِ
(۷) مُهَاجِرُو الْهِنْدِ (۸) سَائِقُو السَّيَّارَاتِ (۹) اُذُنَا الطِّفْلِ
(۱۰) لَمَعَانُ النُّجُوْمِ (۱۱) سِنَانُ الرُّمْحِ (۱۲) مُسَافِرُو مَدِيْنَةَ

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۲) (مشق نمبر (۲۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) مومن کی فراست فِرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ	(۲) ایمان کی روشنی نُوْرُ الْاِيْمَان	(۳) کفر کی تاریکی ظُلْمَةُ الْكُفْرِ
(۴) چیونٹی کی سمجھ فَهْمُ النَّمْلَةِ	(۵) اونٹ کی گردن رَقَبَةُ الْبَعِيْرِ	(۶) ہاتھی کے دو دانت سِنَّا الْفِيْلِ
(۷) شترمرغ کی دو ٹانگیں رِجْلَا النَّعَامَةِ	(۸) ابراہیم کے دو بیٹے اِبْنَا اِبْرَاهِيْمِ	(۹) باپ کے اطاعت گزار مُطِيْعُوْ الْاَبِ
(۱۰) خانہ کعبہ کے معمار بَنَّاؤُ الْكَعْبَةِ	(۱۱) مکہ کے دو مسافر مُسَافِرَا مَكَّةَ	(۱۲) مسجد نبوی کے زائرین زَائِرُوْا الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ
(۱۳) رسولؐ کے اصحاب اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ	(۱۴) عہد کے لئے (پورا کرنے والے) مُوْفُوْ الْعَهْدِ	(۱۵) بات کے سچے صَادِقُوْا الْقَوْلِ
(۱۶) مہمانوں کی تعظیم کرنیوالے مُكْرِمُوْا الضُّيُوْفِ	(۱۷) اللہ کے رسولؐ رُسُلُ اللّٰهِ	(۱۸) اخلاق کے معلم مُعَلِّمُوْا الْاَخْلَاقِ

(۱۹) وطن کے پرستار مُحِبُّوْا الْوَطَنِ	(۲۰) دین کے دشمن مُبْغِضُوْا الدِّیْنِ	

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۳) (مشق نمبر (۲۳)

مضاف الیہ جب متعدد ہوں

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) خِصْبُ اَرْضِ الْهِنْدِ ہندوستان کی زمین کی شادابی	(۲) ثَرْوَةُ بِلَادِ اَمْرِيْكَا امریکی ممالک کی دولت
(۳) لَوْنُ قَلَنْسُوَةِ مَحْمُوْدٍ محمود کی ٹوپی کا رنگ	(۴) ثَمَنُ عِقْدِ فَاطِمَةَ فاطمہ کے ہار کی قیمت
(۵) طُوْلُ مِنْشَفَةِ اَحْمَدَ احمد کے تولیے کی لمبائی	(۶) نَسْجُ جَوْرَبِ حَامِدٍ حامد کے جراب کی بناوٹ
(۷) صُوْفُ قُفَّازَیْ هِشَامٍ ہشام کے دونوں دستانوں کی اون	(۸) خَشْخَشَةُ قُبْقَابِ مَسْعُوْدٍ مسعود کے دونوں کھڑاؤں کی کھڑکھڑاہٹ
(۹) حَفْحَفَةُ جَنَاحِ الطَّيْرِ پرندے کے پر کی پھڑپھڑاہٹ	(۱۰) فَخْفَخَةُ اَغْنِيَاءِ اَوَدْهِ اودھ کے امراء کی ٹیپ ٹاپ
(۱۱) خَشْبَةُ مِصْرَاعَيِ الْبَابِ دروازے کے دوکواڑوں کی لکڑی	(۱۲) سَعْيُ مُحِبِّي الدِّيْنِ دین کے ساتھ محبت کرنیوالوں کی کوشش
(۱۳) طَاعَةُ اَحْكَامِ الرَّسُوْلِ رسول کے احکام کی پیروی	(۱۴) سِرُّ غَلَبَةِ الْاِسْلَامِ اسلام کے غلبہ کا راز

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۴) (مشق نمبر ۲۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) اللہ کے گھر کی عظمت عَظْمَةُ بَيْتِ اللّٰهِ	(۲) نوح کی کشتی کے سوار رَاكِبُوْ السَّفِيْنَةِ نُوْحٍ
(۳) دیہات کے باشندوں کی زندگی عَيْشُ سُكَّانُ الْقَرْوِيِّيْنَ	(۴) ہندوستان کے کارخانوں کے مزدور عُمَّال مَصَانِعِ الْهِنْدِ
(۵) انڈونیشیا کے مسلمانوں کی زبان لُغَتُ مُسْلِمِى اِنْدُوْنِيْشِيَا	(۶) عمر بن عبدالعزیز کا عدل اِنْصَافُ عُمَرُ بِنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ
(۷) گلاب کے پھول کی سرخی حُمْرَةُ الْوَرْدَةِ	(۸) شعیب کے قلم کا رنگ لَوْنُ قَلَمِ شُعَيْبٍ
(۹) کاریگر کے ہاتھ کی صفائی (تیزی) سُرْعَةُ يَدِ الصَّانِعِ	(۱۰) حسن کی گھڑی کا ڈائل مِيْنَاءُ سَاعَةِ حَسَنٍ
(۱۱) دیوار کی گھڑی کی دو سوئیاں عَقْرَبَا سَاعَةِ الْجِدَارِ	(۱۲) گھنٹے کے بجنے کی آواز صَوْتُ دَقِّ الْجَرَسِ

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۵) مشق نمبر (۲۵)

ضمیر[1] کی اضافت

[1] ضمیر: ایک اسم معرفہ ہے۔ جو غائب یا مخاطب یا متکلم کی طرح استعمال ہوتا ہے جیسے ھُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں) نَحْنُ (ہم)

ضمیر کی دو قسمیں ہیں متصل اور منفصل

ضمیر متصل: اس ضمیر کو کہتے ہیں جو دوسرے کلمہ کے ملے بغیر استعمال نہ ہوتی ہو (بخلاف ضمیر منفصل کے) یہ ضمیر کبھی فعل کے ساتھ آتی ہے جیسے ضَرَبَهٗ اور ضَرَبْتُهٗ (اس نے اس کو مارا) (میں نے اس کو مارا)۔ ضَرَبْتُهُمَا (میں نے ان دونوں کو مارا) اور کبھی اسم کے ساتھ ہوتی ہے جیسے کِتَابُهٗ (اس کی کتاب) اور کبھی حرف کے ساتھ ہوتی ہے جیسے بِهٖ، لَهٗ، عَلَيْهِ وغیرہ۔

یہ ضمیر فعل کے ساتھ جب آتی ہے تو منصوب ہوتی ہے اور اسم یا حرف کے ساتھ ملتی ہے تو ہمیشہ مجرور رہا کرتی ہے پہلی صورت میں ضمیر منصوب کہلاتی ہے اور دوسری و تیسری صورت میں ضمیر مجرور متصل کہلاتی ہے۔

اسم کے ساتھ ملنے کی صورت میں اسم مضاف اور ضمیر مضاف الیہ ہوگی اسی لئے اس کو ضمیر اضافی بھی کہتے ہیں۔ ذیل میں ضمیر اضافی کا نقشہ دیا جاتا ہے۔

ضمیر اضافی یا ضمیر مجرور متصل

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ و جمع
مذکر	کِتَابُهٗ	کِتَابُهُمَا	کِتَابُهُمْ	ِتَابُكَ	ِتَابُكُمَا	کِتَابُكُمْ	کِتَابِي	کِتَابُنَا
مؤنث	کِتَابُهَا	کِتَابُهُمَا	کِتَابُهُنَّ	کِتَابُكِ	کِتَابُكُمَا	کِتَابُكُنَّ		

اور حرف کے ساتھ جیسے لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ، لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ. لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ، لِيْ، لَنَا

اور ضمیر منصوب متصل کی صورت میں حسب ذیل ہوگی۔

ضَرَبْتُهٗ، ضَرَبْتُهُمَا، ضَرَبْتُهُمْ، ضَرَبْتُهَا، ضَرَبْتُهُمَا، ضَرَبْتُهُنَّ، ضَرَبْتُكَ، ضَرَبْتُكُمَا، ضَرَبْتُكُمْ، ضَرَبْتُكِ، ضَرَبْتُكُمَا، ضَرَبْتُكُنَّ، ضَرَبْتَنِيْ، ضَرَبْتَنَا

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱) رِيْشَةُ قَلَمِيْ میرے قلم کا نب	(۲) قَوَائِمُ مِنْضَدَتِهٖ اس کے ڈیسک کے پائے	(۳) صُفْرَةُ وَجْهِكَ تیرے چہرے کی زردی
(۴) صِدْقُ مَقَالَتِهِمْ ان کے قول کی سچائی	(۵) مُعَلِّمُوْ اَبْنَاءِ نَا ہمارے بیٹوں کے اساتذہ	(۶) شُعَرَاءُ بِلَادِكُمْ تمہارے ملک کے شعراء
(۷) مُصَارَعَةُ اِبْنَيْكُمَا تم دونوں کے بیٹوں کی کشتی	(۸) دُمْيَةُ بِنْتِهَا اس عورت کی بیٹی کی گڑیا	(۹) لَوْنُ خِمَارِكِ تیرے دوپٹے کا رنگ
(۱۰) ثَمَنُ اَسْوِرَتِهِمَا ان دونوں کے کنگنوں کی قیمت	(۱۱) حِذْقُ بَنَاتِكُنَّ تمہاری بیٹیوں کی مہارت	(۱۲) سِيَاحَةُ زَوْجَيْكُمَا تم دونوں کے شوہروں کی سیر
(۱۳) رِقَّةُ قُلُوْبِهِنَّ ان سب عورتوں کے دلوں کی نرمی	(۱۴) زُعَمَاءُ بِلَادِنَا ہمارے ملک کے لیڈر	

(بقیہ حاشیہ)

ضمیر منفصل: اس ضمیر کو کہتے ہیں کہ جس کا استعمال دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر ہوتا ہے جیسے هُوَ، هِيَ (وہ) هُمَا (وہ دونوں) هُمْ (وہ سب یا اِيَّاكَ (تجھ کو) اِيَّاكُمَا (تم دونوں کو) اِيَّاكُمْ (تم سب کو)

ضمیر منفصل کی صرف دو قسمیں ہیں۔

(۱) ایک وہ جو رفع کے ساتھ مختص ہیں اور ہمیشہ وہ مرفوع ہوتی ہیں انہیں ضمیر فاعلی بھی کہا جاتا ہے۔

(۲) دوسرے وہ جو نصب کے ساتھ مختص ہیں اور ہمیشہ منصوب ہی ہوا کرتے ہیں ان کو ضمیر مفعولی بھی کہتے ہیں۔

ضمیر مرفوع منفصل یا ضمیر فاعلی حسب ذیل ہیں۔

مذکر	هُوَ، هُمَا، هُمْ	اَنْتَ،	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ	اَنَا، نَحْنُ
مؤنث	هِيَ، هُمَا، هُنَّ	اَنْتِ	اَنْتُمَا	اَنْتُنَّ	اَنَا، نَحْنُ

ضمیر منصوب منفصل یا ضمیر مفعولی یہ ہیں۔

مذکر	اِيَّاهُ، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ، اِيَاكَ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ	اِيَّايَ، اِيَّانَا
مؤنث	اِيَّاهَا، اِيَاهُمَا، اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكِ، اِيَّاكُمَا، اِيَاكُنَّ	

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۶) مشق نمبر (۲۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) میرے باغ کا منظر مَنْظَرُ حَدِيْقَتِيْ	(۲) تیرے گھر کی دیوار جِدَارُ بَيْتِكَ
(۳) اس لڑکے کا گیند كُرَّةُ ذَالِكَ الْوَلَدِ	(۴) تم مردوں کی تیر اندازی رَمْيُكُمْ
(۵) ان دو مردوں کی بہادری کا چرچا شُهْرَةُ شُجَاعَتِهِمَا	(۶) ہمارے ملک کی آب و ہوا جَوُّ بِلَادِنَا
(۷) تمہارے ملک کے سیاح سَيَّاحُوْا وَطَنِكُمْ	(۸) اس کے پازیب کی قیمت ثَمَنُ خَلْخَالِهَا
(۹) تیرے کان کی بالی قُرْطُ اُذُنِكِ	(۱۰) تمہارے شوہر کی شہادت شَهَادَةُ اَزْوَاجِكُنَّ
(۱۱) ان عورتوں کے رونے کا اثر اَثْرُ بُكَائِهِنَّ	(۱۲) ان عورتوں کے بچوں کی تعلیم تَعْلِيْمُ اَوْلَادِهِمَا
(۱۳) ان لوگوں کے علم کی شہرت شُهْرَةِ عِلْمِهِمْ	(۱۴) ہمارے اسلاف کے کارنامے مَآثِرُ اَسْلَافِنَا

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۷) مشق نمبر ۲۷

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَلصُّبْحُ الْمُسْفِرُ وَبَهْجَتُهُ روشن صبح اور اس کا مسرور کن ہونا	(۲) اَلشَّعْرُ الفَاحِمُ وَحُسْنُهُ سیاہ بال اور اُن کا حسن

(۴) سَوَادُ الشَّعْرِ وَ طِوَالَتُهٗ بالوں کی سیاہی اور ان کی لمبائی	(۳) بَيَاضُ الصُّبْحِ وَرَائِقُهٗ صبح کی سفیدی اور اس کی خوشگواری
(۶) سَاكِنُو الْبَادِيَةِ وَسَذَاجَتُهُمْ گاؤں کے رہائشی اور ان کی سادگی	(۵) قَفْزُ الْوَلَدَيْنِ وَهَرْوَلَتُهُمَا دو بچوں کا کودنا اور ان کا دوڑنا
(۸) زَئِيرُ الْاَسَدِ وَهَيْبَتُهٗ شیر کا دھاڑنا اور اس کا خوف	(۷) اَلْفَتَيَاتُ الْاِفْرَنْجِيَاتُ وَسُفُوْرُهُنَّ فرنگی لڑکیاں اور انکی بے حجابی
(۱۰) اَلْكَلْبُ الْعَضُوْضُ وَنُبَاحُهٗ کاٹنے والا کتا اور اس کا بھونکنا	(۹) اَلْحِمَارُ النَّاهِقُ وَحَمَاقَتُهٗ ھینگنے والا گدھا اور اس کی بیوقوفی
(۱۲) اَلْقَلَمُ الْمُحَبَّرُ وَرِيْشَتُهٗ سیاہی والا قلم اور اس کا نب	(۱۱) اَلْقِطُّ الْجَائِعُ وَمُوَاءُهٗ بھوکا بلا اور اس کا میاؤں میاؤں کرنا
(۱۴) اَلْفَرَسُ الْجَامِحُ وَصَهِيْلُهٗ سرکش گھوڑا اور اس کا ہنہنانا	(۱۳) عَقْرَبَا السَّاعَةِ وَمِيْنَاءُ هَا گھڑی کی دو سوئیاں اور اس کا ڈائل

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۷) مشق نمبر ۲۷

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۲) چاندی کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ خَاتَمُ الْفِضَّةِ وَفَصُّهٗ	(۱) زمزم کا کنواں اور اس کا پانی بِئْرُ زَمْزَمَ وَمَاءُهَا
(۴) عرب کے باشندے اور ان کی زبان سُكَّانُ الْعَرَبِ وَلُغَتُهُمْ	(۳) مسجد کے دو مینارے اور ان کی بلندی مَنَارَتَا الْمَسْجِدِ وَعُلُوُّهُمَا

(۵) رسول اللہ کے اصحاب اور ان کی سیرت اَصْحَابُ الرَّسُوْلِ وَسِيَرُتُهُمْ	(۶) انبیاء کی بعثت اور ان کے پیغامات بِعْثَةُ الرُّسُلِ وَرِسَالَاتُهُمْ
(۷) اسلامی نظام اور اس کے محاسن اَلنِّظَامُ الْإِسْلَامِيُّ وَمَحَاسِنُهُ	(۸) مغربی تہذیب اور اس کے نقصانات اَلْحَضَارَةُ الْغَرْبِيَّةُ وَمَضَارُّهَا
(۹) انگریزوں کی سیاست اور ان کی چالبازی (ہوشیاری) سِيَاسَةُ الْاَفْرَنْجِ وَدَهَائُهُمْ	(۱۰) عربوں کی مہمان نوازی اور ان کی سخاوت ضِيَافَةُ الْعَرَبِ وَجُوْدُهُمْ
(۱۱) میری تلوار کی چمک اور اس کی دھار لَمَعَانُ سَيْفِي وَحَدُّهُ	(۱۲) تیری تلوار کا دستہ اور اس کا نیام قَائِمَةُ سَيْفِكَ وَغِمْدُهُ
(۱۳) فاطمہ کی گڑیا اور اس کے کھلونے دُمْيَةُ فَاطِمَةَ وَلُعَبُهَا	(۱۴) احمد کا گیند اور اس کا لٹو كُرَةُ اَحْمَدَ وَدُوَّامَتُهُ
(۱۵) محمود کی سائیکل اور اس کے دونوں پہیے دَرَّاجَةُ مَحْمُوْدٍ وَعَجَلَتَاهَا	(۱۶) دو موٹے بیل اور ان کا ڈکارنا اَلثَّوْرَانِ السَّمِيْنَانِ وَخُوَارُهُمَا
(۱۷) ایک خوبصورت گائے اور اس کی دونوں سینگیں بَقَرَةٌ جَمِيْلَةٌ وَقَرْنَاهَا	(۱۸) اونٹ کی گردن اور اس کے پائے رَقَبَةُ الْبَعِيْرِ وَقَوَائِمُهُ
(۱۹) تیرے گھوڑے کی زین اور اس کی لگام سَرْجُ فَرَسِكَ وَلِجَامُهُ	(۲۰) ہمارا دار الاقامہ اور اس کے کمرے دَارُ اِقَامَتِنَا وَغُرَفُهَا
(۲۱) تیر گھر کی چھت اور اس کی دیواریں سَقْفُ دَارِكَ وَجُدْرَانُهَا	

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

(چھٹا سبق)

مرکب تام (مرکب مفید)

مرکب تام کی تعریف تیسرے سبق میں گزر چکی ہے۔ اسی کو جملہ مفیدہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جملہ مفیدہ کا اگر پہلا جز اسم ہوتو جملہ اسمیہ کہلاتا ہے اور اگر پہلا جز فعل ہوتو جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ مثالیں حسب ذیل ہیں۔

جملہ اسمیہ: جیسے اَلْوَلَدُ قَائِمٌ (لڑکا کھڑا ہے) یا اَلْوَلَدُ یَقُوْمُ (لڑکا کھڑا ہوتا ہے) فَاطِمَةٌ جَالِسَةٌ (فاطمہ بیٹھی ہے) یا فَاطِمَةُ تَجْلِسُ (فاطمہ بیٹھتی ہے) یہ سب جملہ اسمیہ ہیں کیونکہ ان کا پہلا جز اسم ہے۔

جملہ فعلیہ: جیسے قَامَ الْوَلَدُ (لڑکا کھڑا ہے) یا یَقُوْمُ الْوَلَدُ (لڑکا کھڑا ہوتا ہے) یہ سب جملہ فعلیہ ہیں کیونکہ ان کا پہلا جز فعل ہے۔ جملہ فعلیہ کا بیان درس نمبرے میں آئے گا۔

جملہ اسمیہ: مبتداء وخبر کہلاتا ہے اس کے پہلے جز کو مبتداء اور دوسرے جز کو خبر کہتے ہیں اَلْوَلَدُ قَائِمٌ میں اَلْوَلَدُ مبتدا اور قَائِمٌ خبر ہے اور اسی طرح اَلْوَلَدُ یَقُوْمُ میں اَلْوَلَدُ مبتداء اور یَقُوْمُ[1] اس کی خبر ہے۔

---

[1] (۱) اَلْوَلَدُ یَقُوْمُ میں اَلْوَلَدُ۔ یَقُوْمُ کا فاعل نہیں ہے کیونکہ عربی میں فاعل فعل سے پہلے نہیں آتا بلکہ ہمیشہ فعل کے بعد ہی آتا ہے۔ اس لئے یہاں یَقُوْمُ کا فاعل خود اس کی ضمیر ہوگی جو اَلْوَلَدُ کی طرف لوٹتی ہے اور اَلْوَلَدُ کو مبتداء کہا جائے گا اس کی ترکیب اس طرح ہوگی کہ اَلْوَلَدُ مبتداء اور یَقُوْمُ فعل اپنے ضمیر (فاعل) سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور جملہ فعلیہ ہوکر پھر اَلْوَلَدُ مبتداء کی خبر ہوا۔ اسے اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہئے مبتدی طلبہ کو اکثر اس میں غلط فہمی ہوتی ہے۔

(۲) اس عموم کے برعکس مبتداء کبھی نکرہ بھی ہوتا ہے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ

(۱) اس سے پہلے کوئی حرف نفی ہو جیسے مَا اَحَدٌ حاضِرٌ

(۱) مبتداء عموماً معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوا کرتی ہے، بخلاف موصوف وصفت کے اس میں دونوں جز معرفہ یا دونوں جز نکرہ ہوا کرتے ہیں۔

(۲) مبتداء اور خبر دونوں ہمیشہ مرفوع ہوا کرتے ہیں۔

(۳) واحد، تثنیہ، جمع، اور تذکیر و تانیث میں صفت ہی کی طرح خبر بھی اپنے پہلے جز (مبتداء) کے مطابق ہوا کرتی ہے۔

(۴) ایسے ہی مبتداء جب کسی غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر (صفت ہی کی طرح) عموماً واحد مؤنث لائی جاتی ہے اور کبھی جمع مؤنث بھی جیسے اَلْاَقْلَامُ ثَمِیْنَةٌ اور اَلْاَقْلَامُ ثَمِیْنَاتٌ (قلمیں قیمتی ہیں)۔

فائدہ: موصوف وصفت اور مبتداء وخبر میں ظاہری فرق اسی قدر ہے کہ مبتداء معرفہ ہوا کرتی ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے اور موصوف وصفت (مرکب توصیفی) دونوں ہی معرفہ یا دونوں ہی نکرہ ہوتے ہیں۔ اَلْاَقْلَامُ ثَمِیْنَةٌ (قلم قیمتی ہیں) مبتداء خبر ہیں اور اَلْاَقْلَامُ الثَّمِیْنَةُ یا اَقْلَامٌ ثَمِیْنَةٌ (قیمتی قلم) موصوف صفت ہیں۔ ظاہری فرق کے علاوہ معنوی فرق یہ ہے کہ پہلا مرکب تام (جملہ خبریہ) اور دوسرا مرکب ناقص (غیر جملہ خبریہ) ہے جس سے کوئی بات سمجھ نہیں آتی۔

---

(۲) اس سے پہلے کوئی حرف استفہام ہو جیسے هَلْ کَرِیْمٌ مُشْتَغِلٌ بِمَالِهٖ

(۳) یا وہ کسی کی طرف مضاف ہو جیسے تَاجِرُ ثَوْبٍ مُفْلِسٌ

(۴) یا موصوف ہو جیسے وَرْدَةٌ حَمْرَاءُ تَتَفَتَّحُ

(۵) یا مجرور ہو جیسے فِیْكَ شَجَاعَةٌ

(۶) یا ظرف کی صورت میں خبر مقدم ہو جیسے عِنْدِیْ حِصَانٌ اسی طرح خبر بھی کبھی معرفہ آتی ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ

(۱) خبر کسی موصوف کی صفت نہ بن سکتی ہو جیسے اَنَا یُوْسُفُ

(۲) یا جب کہ مبتداء اور خبر کے درمیان ضمیر فصل کو لایا جائے جیسے اَلْوَلَدُ هُوَ الْقَائِمُ

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۹) مشق نمبر (۲۹)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَلْوَلَدُ بَاسِمٌ لڑکا مسکرا رہا ہے	(۲) اَلشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ سورج روشن ہے	(۳) اَلْمَاءُ رَائِقٌ پانی خوشگوار ہے
(۴) اَلْهَوَاءُ نَقِيٌّ ہوا صاف ہے	(۵) اَلْمِنضَدَتَانِ جَمِيلَتَانِ دو ڈیسک خوبصورت ہیں	(۶) فَاطِمَةُ نَظِيْفَةٌ فاطمہ صاف ستھری ہے
(۷) اَلْجُنْدِيَانِ قَوِيَّانِ دونوں سپاہی طاقتور ہیں	(۸) اَلْقُضَاةُ عَادِلُوْنَ جج انصاف کرنے والے ہیں	(۹) اَلْوَرْدَةُ مُفَتَّحَةٌ گلاب کا پھول کھلا ہوا ہے
(۱۰) اَلْاَزْهَارُ نَاضِرَةٌ پھول تر و تازہ ہیں	(۱۱) اَلْوَرَقُ نَاعِمٌ پتا ملائم ہے۔	(۱۲) اَلْحَدِيْقَتَانِ مُثْمِرَتَانِ دونوں باغیچے پھلدار ہیں
(۱۳) اَلْغُرُفَاتُ مُضِيْئَةٌ کمرے روشن ہیں	(۱۴) اَلْاُمَّهَاتُ مُشْفِقَاتٌ مائیں شفقت کرنے والی ہیں	(۱۵) اَلْمُعَلِّمُوْنَ جَالِسُوْنَ اساتذہ کرام بیٹھے ہوئے ہیں
(۱۶) اَلرُّسُلُ صَادِقُوْنَ رسول سچے ہیں		

اَلتَّمْرِیْنُ (۳۰) مشق نمبر (۳۰)

خالی جگہوں کو پر کریں۔

(۱) اَلْقَمَرُ .... (۲) اَلنُّجُوْمُ .... (۳) حَدِيْقَةٌ ....

(۴) اَلشَّجَرَتَانِ .... (۵) اَلْاَبْوَابُ .... (۶) اَلنَّوَافِذُ ....

(۷) اَلسَّمَآءُ .... (۸) اَلضَّيْفَانِ .... (۹) اَلْبِنْتَانِ ....

(۱۰) اَلتِّلْمِيْذَاتُ .... (۱۱) اَلصَّبِيَّةُ .... (۱۲) اَلْمُسَافِرُوْنَ ....

حل مکمل جملے:

(۱) اَلْقَمَرُ مُقْمِرٌ (۲) اَلنُّجُوْمُ لَامِعَةٌ (۳) اَلْحَدِيْقَةُ وَسِيْعَةٌ

(۴) اَلشَّجَرَتَانِ مُوْرِقَتَانِ (۵) اَلْاَبْوَابُ مَغْلُوْقَةٌ (۶) اَلنَّوَافِذُ مَفْتُوْحَةٌ

(۷) اَلسَّمَآءُ مُتَغَيِّمَةٌ (۸) اَلضَّيْفَانِ مُحْتَرَمَانِ (۹) اَلْبِنْتَانِ بَاكِرَتَانِ

(۱۰) اَلتِّلْمِيْذَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ (۱۱) اَلصَّبِيَّةُ بَاكِيَةٌ (۱۲) اَلْمُسَافِرُوْنَ ذَاهِبُوْنَ

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۱) مشق نمبر (۳۱)

خالی جگہوں کو پر کریں۔

(۱) .... نَاعِمٌ (۲) .... بَاسِمَةٌ (۳) .... طَوِيْلَانِ

(۴) .... مَمْلُوْءَتَانِ (۵) .... مَسْرُوْرُوْنَ (۶) .... شَامِخَاتٌ

(۷) .... مُتَلَالِئَةٌ (۸) .... خَضْرَآءُ (۹) .... نَائِمَةٌ

(۱۰) .... مُضِيْئَتَانِ (۱۱) .... مُسَافِرَاتٌ (۱۲) .... مُكْرَمُوْنَ

حل مکمل جملے:

(۱) اَلْوَرَقُ نَاعِمٌ (۲) اَلزَّهْرَةُ بَاسِمَةٌ (۳) اَلشَّارِعَانِ طَوِيْلَانِ

(۴) اَلْقَارُوْرَتَانِ مَمْلُوْءَتَانِ (۵) اَلْاَوْلَادُ مَسْرُوْرُوْنَ (۶) اَلْجِبَالُ شَامِخَاتٌ

(۷) اَلْكَوَاكِبُ مُتَلَالِئَةٌ (۸) اَلثَّوْبُ خَضْرَآءُ (۹) اَلْهِرَّةُ نَائِمَةٌ

(۱۰) اَلْحُجْرَتَانِ مُضِيْئَتَانِ (۱۱) اَلطَّالِبَاتُ مُسَافِرَاتٌ (۱۲) اَلضُّيُوْفُ مُكْرَمُوْنَ

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۲) مشق نمبر (۳۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) موسم خوشگوار ہے۔	(۲) پھول کھلے ہیں۔
اَلْفَصْلُ رَائِقٌ	اَلْاَزْهَارُ بَاسِمَةٌ

(۳) کھیتیاں سرسبز وشاداب ہیں اَلْمَزَارِعُ خَضِرَةٌ	(۴) پتیاں ہری ہیں اَلْوُرَيْقَاتُ خَضِرَةٌ
(۵) رات ٹھنڈی ہے اللَّيْلُ بَارِدٌ	(۶) سردی سخت ہے اَلْبَرْدُ شَدِيْدٌ
(۷) ہوا تیز ہے اَلْهَوَاءُ شَدِيْدَةٌ	(۸) دروازے بند ہیں اَلْاَبْوَابُ مُغْلَقَةٌ
(۹) دونوں کھڑکیاں کھلی ہیں اَلنَّافِذَتَانِ مَفْتُوْحَتَانِ	(۱۰) بچے سو رہے ہیں اَلصَّبِيَّانُ نَائِمُوْنَ
(۱۱) دونوں پہرے دار جاگ رہے ہیں اَلْحَارِسَانِ سَاهِرَانِ	(۱۲) زینب بھوکی ہے زَيْنَبُ جَائِعَةٌ
(۱۳) بلی پیاسی ہے اَلْهِرَّةُ ظَمْآنَةٌ	(۱۴) دونوں گھڑیاں بند ہیں اَلسَّاعَتَانِ رَاكِدَتَانِ
(۱۵) لڑکیاں تعلیم یافتہ ہیں اَلْبَنَاتُ مُتَعَلِّمَاتٌ	(۱۶) مزدور مسلمان ہیں اَلْعُمَّالُ مُسْلِمُوْنَ
(۱۷) سڑکیں کشادہ ہیں اَلشَّوَارِعُ وَاسِعَةٌ	(۱۸) باغات گھنے ہیں اَلْبَسَاتِيْنُ غَنَّاءٌ
(۱۹) آسمان ابر آلود ہے اَلسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةٌ	(۲۰) اسٹیشن قریب ہے اَلْمَحَطَّةُ قَرِيْبَةٌ
(۲۱) طلبہ محنتی ہیں اَلطَّلَبَةُ مُجْتَهِدُوْنَ	(۲۲) اساتذہ رحم دل ہیں اَلْاَسَاتِذَةُ عَطُوْفُوْنَ

اَلتَّمرِینُ (۳۳) مشق نمبر (۳۳)

(۳) ھُوَشَاعِرٌ وہ شاعر ہے	(۲) اَنْتَ خَطِیْبٌ تو خطیب (مقرر) ہے	(۱) اَنَا تِلْمِیْذٌ میں شاگرد ہوں
(۶) اَنْتُمَا مُسْلِمَتَانِ تم دونوں عورتیں مسلمان ہو	(۵) ھُمَاعَالِمَتَانِ وہ دونوں عورتیں عالمہ ہیں	(۴) اَنْتُمَا صَدِیْقَانِ تم دونوں دوست ہو
(۹) ھُمَا اَخَوَانِ وہ دونوں بھائی ہیں	(۸) ھِیَ بَاکِیَۃٌ وہ عورت رو رہی ہے	(۷) ھُنَّ صَادِقَاتٌ وہ سب عورتیں سچی ہیں
(۱۲) اَنْتُنَّ صَائِمَاتٌ تم سب عورتیں روزہ دار ہو	(۱۱) ھُمْ مُسَافِرُوْنَ وہ سب مرد مسافر ہیں	(۱۰) اَنْتِ حَزِیْنَۃٌ تو عورت غمزدہ ہے
	(۱۴) نَحْنُ مَسْرُوْرُوْنَ ہم سب خوش ہیں	(۱۳) اَنْتُمْ ضُیُوْفٌ تم سب مرد مہمان ہو

اَلتَّمرِینُ (۳۴) مشق نمبر (۳۴)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۳) آپ لوگ نیکوکار ہیں اَنْتُمْ صَالِحُوْنَ	(۲) میں میزبان ہوں اَنَا مُضِیْفٌ	(۱) آپ دونوں مہمان ہیں اَنْتُمَا ضَیْفَانِ
(۶) تو سچا ہے اَنْتَ صَادِقٌ	(۵) ہم لوگ مسلمان ہیں نَحْنُ مُسْلِمُوْنَ	(۴) ہم دونوں دوست ہیں نَحْنُ صَدِیْقَانِ
(۹) میں کھڑی ہوں اَنَا قَائِمَۃٌ	(۸) آپ دونوں بیٹھی ہیں اَنْتُمَا جَالِسَتَانِ	(۷) وہ جھوٹی ہے ھِیَ کَاذِبَۃٌ

(۱۰) وہ دونوں سوئی ہوئی ہیں هُمَانَائِمَتَانِ	(۱۱) آپ استانیاں ہیں اَنْتُنَّ مُعَلِّمَاتٌ	(۱۲) وہ سب طالبات ہیں هُنَّ طَالِبَاتٌ
(۱۳) تم دونوں کھلاڑی ہو اَنْتُمَا لَاعِبَانِ	(۱۴) وہ دونوں بڑھئی ہیں هُمَا نَجَّارَانِ	

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۵) مشق نمبر (۳۵)

(مبتداء جب کہ اسم اشارہ ہو)

عربی میں اسم اشارہ کے دس صیغے آتے ہیں پانچ اشارہ قریب کے لئے اور پانچ اشارہ بعید کے لئے ذیل کے نقشے میں دیکھو۔

	اشارہ قریب واحد	تثنیہ	جمع	اشارہ بعید واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰؤُلَاءِ	ذَالِكَ	ذَانِكَ	اولٰئِكَ
مؤنث	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هٰؤُلَاءِ	تِلْكَ	تَانِكَ	اولٰئِكَ

اسمائے اشارہ جیسا کہ تم نے درس نمبر ۹ میں پڑھا ہے سب ہی معرفہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا استعمال بطور مبتداء کے بھی ہوتا ہے جس طرح یہ فاعل اور مفعول کے طور پر لائے جاتے ہیں۔ کبھی اسم اشارہ تنہا مبتداء ہوتا ہے اور کبھی اپنے مشارٌ الیہ کے ساتھ مل کر مبتداء بنتا ہے اس صورت میں اسم اشارہ موصوف اور مشارٌ الیہ صفت واقع ہوگا پھر یہ دونوں مل کر مرکب توصیفی کی صورت میں مبتداء ہونگے۔ درج ذیل جملوں کے فرق پر غور کریں۔ (۱) هٰذا قَلَمٌ (یہ ایک قلم ہے) (۲) هٰذَا قَلَمٌ جَمِيْلٌ (یہ ایک خوبصورت قلم ہے) (۳) هٰذَا الْقَلَمُ جَمِيْلٌ (یہ قلم خوبصورت ہے) (۴) هٰذَا الْقَلَمُ، قَلَمٌ جَمِيْلٌ (یہ قلم) ایک خوبصورت قلم ہے پہلے اور دوسرے جملہ میں ہذا اسم اشارہ تنہا مبتداء ہے اور دوسرے اور تیسرے جملے میں هٰذَا الْقَلَمُ اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر مبتداء ہیں۔

اسی طرح خبر بھی پہلے اور تیسرے جملے میں خبر مفرد ہے اور دوسرے اور چوتھے میں مرکب توصیفی ہے۔ قَلَمٌ جَمِيْلٌ خبر ہے اس قسم کے جملے عربی میں بہت آئیں گے اگر قلم کو مثلاً تم مبتداء بنانا چاہتے ہو تو اس کو معرفہ بنالو اور اگر خبر بنانا چاہتے ہو تو نکرہ کی صورت میں لکھو۔ غیر ذوی العقول کی جمع کیلئے اسم اشارہ واحد مؤنث استعمال کیا جاتا ہے اس لئے کہ غیر ذوی العقول کی جمع واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے۔

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) هٰذا مَطْبَخٌ وَهٰذِهٖ اَدَوَاتُهٗ یہ باورچی خانہ ہے اور یہ اس کا سامان ہے	(۲) ذَالِكَ مُوْقِدٌ وَهٰذَا تَنُّوْرٌ یہ انگیٹھی ہے اور یہ تنور ہے
(۳) هٰذِهٖ قِدْرٌ وَهٰذَا غِطَاؤُهَا یہ ہانڈی ہے اور یہ اس کا ڈھکن ہے	(۴) هٰذِهٖ مِخْبَزَةٌ وَهٰذِهٖ مِقْلَاةٌ یہ توا ہے اور یہ کڑاہی ہے
(۵) هٰذانِ اِبْرِيْقَانِ وَتِلْكَ جَرَّةٌ یہ دو لوٹے ہیں اور وہ ایک گھڑا ہے	(۶) هَاتَانِ مِلْعَقَتَانِ وَتِلْكَ مِغْرَفَةٌ یہ دو چمچ ہیں اور وہ ایک کفگیر ہے
(۷) ذَانِكَ قَدْحَانِ وَهٰذِهٖ قَصْعَةٌ وہ دو چھوٹے پیالے ہیں اور یہ ایک بڑا پیالہ ہے	(۸) تَانِكَ قَصْعَتَانِ وهٰذِهٖ صُحُوْنٌ یہ دو بڑے پیالے ہیں اور یہ پلیٹیں ہیں
(۹) هٰذِهٖ فَنَاجِيْنُ وَتِلْكَ كُئُوْسٌ یہ چائے کی پیالیاں ہیں اور وہ گلاس ہیں	(۱۰) هٰؤُلَاءِ طُهَاةُ الْمَطْعَمِ وَ اُولٰئِكَ خَبَّازُوْنَ یہ ہوٹل کے باورچی ہیں اور وہ نانبائی ہیں
(۱۱) اُولٰئِكَ خَادِمُوْ الْمَقْهٰى وهٰذا طَبَّاخٌ وہ قہوہ خانہ کے نوکر اور یہ باورچی ہے	(۱۲) هٰذِهٖ اٰنِيَةُ الْمَطْبَخِ وَاَدَوَاتُهٗ یہ باورچی خانہ کے برتن ہیں اور اس کا سامان ہے

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۶) مشق نمبر (۳۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) یہ قلم ہے اور یہ اس کا نب ہے هٰذَا قَلَمٌ وَهٰذِهٖ رِيْشَتُهٗ	(۲) یہ دوات ہے اور یہ اس کا ڈھکنا ہے هٰذِهٖ مِحْبَرَةٌ وَذَالِكَ غِطَاؤُهَا

(۳) وہ کتاب ہے اور یہ کاپی ہے ذَاكَ كِتَابٌ وهٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ	(۴) وہ تختہ سیاہ ہے اور یہ سلیٹ ہے تِلْكَ سَبُّورَةٌ وهٰذَا لَوْحُ الْحَجَرِ
(۵) یہ دونوں استاد ہیں هٰذا مُعَلِّمَان	(۶) یہ دونوں طالبات ہیں هَاتَان طَالِبَتَان
(۷) وہ دونوں طالب علم ہیں اور یہ ان کے والد ہیں ذالِكَ طَالِبَان وهٰذَا وَالِدُهُمَا	(۸) وہ لڑکیوں کا مدرسہ ہے تِلْكَ مَدْرَسَةُ الْبَنَاتِ
(۹) یہ سب درجہ سوم کے طلبہ ہیں هٰؤُلَاءِ طَلَبَةُ الصَّفِّ الثَّالِثِ	(۱۰) وہ لوگ دارالعلوم کے اساتذہ ہیں اُولٰئِكَ اَسَاتِذَةُ دَارِ الْعُلُومِ
(۱۱) وہ سب مسلمان لڑکیاں ہیں اُولٰئِك بَنَاتٌ مُسْلِمَاتٌ	(۱۲) یہ سب لڑکیوں کے مدرسے کی استانیاں ہیں هٰؤُلَاءِ مُعَلِّمَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۷) مشق نمبر (۳۷)

(مبتدا ترکیب توصیفی وترکیب اضافی کی صورت میں)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَلتِّلْمِيْذُ الْمُجتَهِدُ نَاجِحٌ محنتی طالب علم کامیاب ہے	(۲) اَلْوَلَدُ اللَّعُوْبُ غَائِبٌ کھلنڈرا لڑکا غائب ہے
(۳) مَسْجِدُ دَارِ الْعُلُوْمِ جَمِيْلٌ دارالعلوم کی مسجد خوبصورت ہے	(۴) مَنَارَتَا الْمَسْجِدِ عَالِيَتَانِ مسجد کے دونوں مینار اونچے ہیں
(۵) هٰذِهِ السَّاعَةُ وَاقِفَةٌ یہ گھڑی رکی ہوئی ہے	(۶) عَقْرَبَا السَّاعَةُ لَامِعَان گھڑی کی دونوں سوئیاں چمک رہی ہیں

(۷) سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ	(۸) اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ
مومن کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے	راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹانا صدقہ ہے
(۹) تِلْكَ الْبَقَرَةُ السَّوْدَاءُ حَلُوْبٌ	(۱۰) هَاتَانِ الشَّجَرَتَانِ مُثْمِرَتَانِ
وہ کالی گائے دودھیال ہے	یہ دونوں درخت پھل دینے والے ہیں
(۱۱) ذَانِكَ التِّلْمِيْذَانِ مُجْتَهِدَانِ	(۱۲) اُولٰئِكَ الْاَسَاتِذَةُ عَطُوْفُوْنَ
وہ دونوں شاگرد محنت کرنے والے ہیں	وہ اساتذہ شفقت کرنے والے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۸) مشق نمبر (۳۸)

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) سچا لڑکا پیارا ہے	(۲) محنتی لڑکے کامیاب ہیں
اَلْوَلَدُ الصَّادِقُ مُحْبُوْبٌ	اَلْاَوْلَادُ الْمُجْتَهِدُوْنَ نَاجِحُوْنَ
(۳) انسان کی زندگی ڈھلتی چھاؤں ہے	(۴) مغربی تہذیب لعنت ہے
حَيَاةُ الْاِنْسَانِ ظِلٌّ زَائِلٌ	اَلثَّقَافَةُ الْغَرْبِيَّةِ لَعْنَةٌ
(۵) اسلامی نظام رحمت ہے	(۶) مصر کے مسلمان مالدار ہیں
اَلنِّظَامُ الْاِسْلَامِيُّ رَحْمَةٌ	مُسْلِمُوْ مِصْرَ اَغْنِيَاءُ
(۷) چاندنی راتیں دل کش ہیں	(۸) فرید کے ماموں ڈاکٹر ہیں
اَللَّيَالِي الْمُقْمِرَةُ بَهِيْجَةٌ	خَالُ فَرِيْدٍ طَبِيْبٌ
(۹) تمہارے دونوں بھائی تاجر ہیں	(۱۰) خالد کا دوست وکیل ہے
اَخَوَاكَ تَاجِرَانِ	صَدِيْقُ خَالِدٍ وَكِيْلٌ
(۱۱) یہ کمرہ تاریک ہے	(۱۲) دونوں روشندان بند ہیں
هٰذِهِ الْحُجْرَةُ مُظْلِمَةٌ	اَلنَّافِذَتَانِ مُغْلَقَتَانِ

(۱۳) تیری ٹوپی سیاہ اور قمیص سفید ہے	(۱۴) یہ لڑکیاں مسلمان ہیں
قَلَنْسُوَتُكَ سَوْدَاءُ وَ قَمِيصُكَ أَبْيَضُ	هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ مُسْلِمَاتٌ

اَلتَّمْرِينُ (۳۹) مشق نمبر (۳۹)

(خبر ترکیب توصیفی و ترکیب اضافی میں)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَلْإِسْلَامُ دِينٌ قَيِّمٌ اسلام مستقیم دین ہے	(۲) اَلْقُرْآنُ كِتَابُ اللّٰهِ قرآن اللہ کی کتاب ہے
(۳) أَحْسَنُ الْهُدٰى هُدَى الْأَنْبِيَاءِ سب سے اچھا راستہ نبیوں کا راستہ ہے	(۴) خَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سب سے بھلا طریقہ محمد کا طریقہ ہے
(۵) رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ دانائی کا سرچشمہ اللہ کا خوف ہے	(۶) اَلْهِنْدُ بِلَادٌ خَصْبَةٌ ہندوستان ایک سرسبز وشاداب ملک ہے
(۷) اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے	(۸) رَشَادٌ تِلْمِيذٌ مُجْتَهِدٌ رشاد ایک محنتی شاگرد ہے
(۹) إِقْبَالٌ شَاعِرٌ إِسْلَامِيٌّ اقبال ایک اسلامی شاعر ہے	(۱۰) هٰذِهٖ سَاعَةٌ ثَمِينَةٌ یہ قیمتی گھڑی ہے
(۱۱) ذَالِكَ قَصْرٌ مُشَيَّدٌ وہ ایک مضبوط محل ہے	(۱۲) أُولٰئِكَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ وہ مومن عورتیں ہیں
(۱۳) هٰذِهٖ تَرْنِيمَةُ الْأَطْفَالِ یہ بچوں کی لوری ہے	

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۰) مشق نمبر (۴۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) جھوٹ بری عادت ہے اَلْكِذْبُ عَادَةٌ شَنِيْعَةٌ	(۲) فاطمہ اچھی لڑکی ہے فَاطِمَةُ بِنْتٌ صَالِحَةٌ
(۳) اکبر دلچسپ آدمی ہے اَكْبَرُ رَجُلٌ فَكِهٌ	(۴) حامد اور ہشام محنتی لڑکے ہیں حَامِدٌ وَ هِشَامٌ وَلَدَانِ مُجْتَهِدَانِ
(۵) یہ لوگ شرارت پسند ہیں هٰؤُلَاءِ اَشْرَارٌ	(۶) تم لوگ اخبار بیچنے والے ہو اَنْتُمْ بَائِعُوْا الْجَرَائِدِ
(۷) کتا وفادار جانور ہے اَلْكَلْبُ حَيْوَانٌ وَفِيٌّ	(۸) موٹر تیز رفتار سواری ہے اَلسَّيَارَةُ مَرْكَبَةٌ سَرِيْعَةٌ
(۹) بلی چوہوں کی شکاری ہے اَلْقِطَّةُ صَائِدَةُ الْجُرْذَانِ	(۱۰) یہ دونوں میرے ماموں زاد بھائی ہیں هٰذَانِ اِبْنَا خَالِيْ
(۱۱) وہ میری خالہ زاد بہن ہے تِلْكَ بِنْتُ خَالَتِيْ	(۱۲) یہ چچا زاد بھائی ہے هٰذَا اِبْنُ عَمِّكُ
(۱۳) وہ پاکستانی سفیر ہے ذَاكَ سَفِيْرٌ بَاكِسْتَانِيٌّ	(۱۴) یہ لوگ مصری نمائندے ہیں هٰؤُلَاءِ مَنْدُوْبُوْ مِصْرَ
(۱۵) یہ ایک عربی رسالہ ہے هٰذِهٖ رِسَالَةٌ عَرَبِيَّةٌ	(۱۶) وہ آدمی ایک اخبار کا ایڈیٹر ہے ذَاكَ الرَّجُلُ مُدِيْرُ جَرِيْدَةٍ
(۱۷) یہ تحریک ایک دینی تحریک ہے هٰذِهٖ الْاِنْتِفَاضَةُ اِنْتِفَاضَةٌ دِيْنِيَّةٌ	(۱۸) یہ لوگ ہمارے مدرسے کے معلم ہیں هٰؤُلَاءِ مُعَلِّمُوْ مَدْرَسَتِنَا

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

(ساتواں سبق)

جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ جیسا کہ درس نمبر ۶ میں بتایا جا چکا ہے اس مرکب تام (جملہ مفیدہ) کو کہتے ہیں جس کی ابتداء فعل سے ہو جیسے جَاءَ الْاَمِیْرُ، یَأْکُلُ الْوَلَدُ الْخُبْزَ

(۱) جملہ فعلیہ، فعل[1]، فاعل اور مفعول سے مل کر بنتا ہے۔

(۲) فاعل اور مفعول دونوں ہی اسم ہوا کرتے ہیں۔

(۳) فاعل ہمیشہ مرفوع اور مفعول ہمیشہ منصوب ہوا کرتا ہے۔

(۴) جملہ فعلیہ میں پہلے فعل پھر فاعل اور سب سے آخر میں مفعول لایا جاتا ہے۔ لیکن مفعول کبھی فاعل سے پہلے اور ضرورۃً فعل سے پہلے بھی آتا ہے البتہ فاعل اپنے فاعل سے پہلے نہیں آتا۔

فاعل کے اعتبار سے فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع کا قاعدہ:

(۵) فعل کا فاعل جب کوئی اسم ظاہر ہو (یعنی ضمیر نہ ہو) تو ہر حال میں فعل

---

[1] فعل کام کو کہتے ہیں اور فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں اور مفعول اس اسم کو کہتے ہیں کہ جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہوا ہو۔ جیسے ضَرَبَ مَحْمُوْدٌ نِالْحِمَارَ (مارا محمود نے گدھے کو) اس میں ضَرَبَ فعل محمود فاعل اور الحمار مفعول ہے اسی طرح یَاکُلُ الْوَالَدُ الْخُبْزَ یَاکُلُ فعل اور اَلْوَلَدُ فاعل اور اَلْخُبْزَ مفعول ہے۔ فعل لازم و متعدی: جملہ فعلیہ میں فعل کبھی صرف اپنے فاعل سے مل کر پورا مطلب ظاہر کر دیتا ہے اور کبھی فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہتا ہے۔ یعنی مفعول کے بغیر اس کا پورا مطلب ظاہر نہیں ہوتا (۱) پس ایسے تمام افعال جو فاعل سے مل کر اپنا مطلب ظاہر کر دیں فعل لازم کہلاتے ہیں جیسے جَاءَ الْوَلَدُ، جَرَی الْحِصَانُ، تَضْحَكُ الْبِنْتُ (۲) اور جو افعال فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہیں وہ متعدی کہلاتے ہیں جیسے اَکَلَ الْوَلَدُ الْخُبْزَ، فَتَحَ الْخَادِمُ الْبَابَ قَتَلَ مَحْمُوْدُنِ الْاَسَدَ۔

واحد ہی آئے گا، خواہ فاعل واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ، جَاءَ رَجُلَانِ، جَاءُ رِجَالٌ، جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ، جَاءَتْ اِمْرَاَتَانِ، جَاءَتْ نِسَآءٌ

(٦) جب فعل کا فاعل کوئی اسم ظاہر نہ ہو بلکہ فاعل ضمیر ہی ہوتو پھر فعل اپنے ضمیر کے مطابق ہی آئے گا یعنی واحد کے لئے واحد اور تثنیہ اور جمع کے لئے تثنیہ و جمع جیسے اَلْوَلَدُقَامَ، اَلْوَلَدَانِ قَامَا، اَلْاَوْلَادُ قَامُوْا۔

فائدہ: قَامَ، قَامَا، قَامُوْا تینوں میں علی الترتیب واحد تثنیہ اور جمع کی ضمیر ہیں اور یہی ان افعال کے فاعل ہیں، رہے، اَلْوَلَدُ، اَلْوَلَدَانِ اور اَلْاَوْلَادُ تو یہ سب مبتداء ہیں نہ کہ فاعل۔

فعل کی تذکیر وتانیث:

(٧) افعال کی تذکیر وتانیث میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر فاعل مذکر ہوتو فعل بھی مذکر لایا جاتا ہے اور اگر فاعل مؤنث ہوتو فعل بھی مؤنث لانا چاہئے جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں رَجُلٌ کے لئے جَاءَ فعل مذکر اور اِمْرَاَةٌ کے لئے جَاءَتْ فعل مؤنث لایا گیا ہے مگر اسے آخری قاعدہ نہ سمجھنا چاہئے کہ کتاب کے دوسرے حصہ میں مزید تفصیل دی جائے گی۔

(٨) فاعل اگر کسی غیر عاقل کی جمع ہوتو فعل واحد مؤنث استعمال ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر عاقل کی جمع واحد مؤنث ہی کے حکم میں ہوتی ہے۔ اسی لئے مبتداء یا موصوف جب کسی غیر عاقل کی جمع ہوں تو خبر اور صفت عموماً واحد مؤنث ہی لائی جاتی ہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (٤١) مشق نمبر (٤١)

(جملہ فعلیہ کی مشق)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) أَسْفَرَ الصُّبْحُ صبح روشنی ہوگئی	(۲) صَاحَ الدِّيْكُ الصَّائِحُ چلانے والے مرغ نے اذان دی (چلانے والا مرغا چلایا)
(۳) اِسْتَيْقَظَتْ فَاطِمَةُ الصَّغِيْرَةُ چھوٹی فاطمہ بیدار ہوگئی	(۴) هَبَّتِ الرِّيْحُ الشَّدِيْدَةُ سخت ہوا چلی
(۵) نَزَلَ الْمَطَرُ الْغَزِيْرُ زوردار بارش ہوئی	(۶) حَفِظَ التِّلْمِيْذُ الدَّرْسَ شاگرد نے سبق یاد لیا
(۷) قَطَفَ مَحْمُوْدٌ زَهْرَةً جَمِيْلَةً محمود نے ایک خوبصورت پھول توڑا	(۸) شَرِبَتْ فَاطِمَةُ الْمَاءَ الْبَارِدَ فاطمہ نے ٹھنڈا پانی پیا
(۹) اَكَلَ الْوَلَدُ الْخُبْزَ الْبَائِتَ بچے نے باسی روٹی کھائی	(۱۰) اِشْتَرٰى مَحْمُوْدُ نِ الصَّغِيْرُ قَلَمًا ثَمِيْنًا چھوٹے محمود نے ایک قیمتی قلم خریدا
(۱۱) صَادَ خَالِدُ نِ التِّلْمِيْذُ ظَبْيًا سَمِيْنًا شاگرد نے ایک موٹا ہرن شکار کیا	(۱۲) خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اللہ تعالیٰ نے زمین اور بلند آسمان پیدا کئے

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۲) مشق نمبر (۴۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسول بھیجے اَرْسَلَ اللّٰهُ الْاَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ	(۲) ناشکر گزار بندہ نے خدا کی نافرمانی کی عَصَى اللّٰهَ الْعَبْدُ الْكَفُوْرُ
(۳) فرمانبردار لڑکے نے باپ کا کہنا مانا اِمْتَثَلَ الْوَلَدُ الْمُطِيْعُ الْاَبَ	(۴) رشاد طالب علم نے سبق پڑھا قَرَءَ رَشَادُ نِ الطَّالِبُ الدَّرْسَ
(۵) سلیم خادم نے دروازہ کھولا فَتَحَ سَلِيْمُ نِ الْخَادِمُ الْبَابَ	(۶) بہادر سپاہی نے شیر کو مار ڈالا قَتَلَ الشُّرْطِيُّ الشُّجَاعُ الْاَسَدَ

(۷) محنت طالب علم امتحان میں کامیاب ہوا فَازَ الطَّالِبُ الْمُجْتَهِدُ فِي الْاِخْتِبَارِ	(۸) تمہاری خادمہ نے مزیدار کھانا پکایا طَبَخَتْ خَادِمَتُكُمْ طَعَامًا لَذِيْذًا
(۹) معزز مہمانوں نے کھانا کھایا اَكَلَ الضُّيُوْفُ الْمُكْرَمُوْنَ الطَّعَامَ	(۱۰) شریف میزبان نے شکریہ ادا کیا شَكَرَ الْمُضِيْفُ الْكَرِيْمُ
(۱۱) توانا مزدور نے ایک کنواں کھودا حَضَرَ الْعَامِلُ الْقَوِيُّ بِئْرًا	(۱۲) ماہر بڑھئی نے ایک عمدہ کرسی بنائی صَنَعَ النَّجَّارُ الْمَاهِرُ كُرْسِيًّا جَيِّدًا

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۳) مشق نمبر (۴۳)

فاعل جب کہ اسم ظاہر ہو

ابھی درس نمبر ۷ میں قاعدہ نمبر ۵ کے تحت آپ پڑھ چکے ہیں کہ فاعل جب اسم ظاہر ہو تو فعل ہر حال میں واحد ہی آئے گا۔ البتہ تذکیر و تانیث میں فعل اپنے فاعل کے مطابق رہے گا۔ جیسا کہ تمرین ۴۱، ۴۲ میں گزرا دیکھو قاعدہ نمبر ۶ درس نمبر ۷۔

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اِنْسَلَخَ شَهْرُ شَعْبَانَ

شعبان کا مہینہ بیت گیا۔

(۲) اَبْصَرَ رَجُلَانِ الْهِلَالَ

دو آدمیوں نے چاند دیکھا۔

(۳) صَامَ الْوِلْدَانُ الصِّغَارُ الْيَوْمَ

چھوٹے لڑکوں نے آج روزہ رکھا۔

(۴) ذَهَبَ الظَّمَاُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ (اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)

پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا (انشاء اللہ)

(۵) صَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ

مسلمانوں نے عید کی نماز ادا کی۔

(۶) سَمِعَتِ الْاَخَوَاتُ خُطْبَةَ الْاِمَامِ

بہنوں نے امام کا خطبہ سنا۔

(۷) اَطْعَمَ الْاَغْنِيَاءُ الْمَسَاكِيْنَ الْبَائِسِيْنَ

مالداروں نے تنگ دست لوگوں کو کھانا کھلایا

(۸) تَفَتَّحَتِ الْوَرْدَةُ الْحَمْرَاءُ فِي الْحَدِيْقَةِ

باغ میں گلاب کا سرخ پھول کھلا۔

(۹) جَمَعَتِ الْبِنْتَانِ الْاَزْهَارَ الْجَمِيْلَةَ

دولڑکیوں نے خوبصورت پھول جمع کئے۔

(۱۰) كَنَسَتِ الْخَادِمَةُ صَحْنَ الدَّارِ

نوکرانی نے گھر کے صحن میں جھاڑو دیا۔

(۱۱) فَازَ الصَّدِيْقَانِ فِي سَعْيِهِمَا

دونوں دوست اپنی کوشش میں کامیاب ہوئے۔

(۱۲) نَالَ الْمُجِدُّوْنَ الْجَوَائِزَ الثَّمِيْنَةَ

محنتی لوگوں نے قیمتی انعام حاصل کئے۔

(۱۳) اَفْسَدَتِ الْكُتُبُ الْمَاجِنَةُ اَخْلَاقَ النَّاشِئِيْنَ

گندے لٹریچر، فحش کتب نے نوخیز لڑکوں کے اخلاق خراب کردیئے۔

(۱۴) سَمِعَتِ الْآذَانُ وَرَأَتِ الْعُيُوْنُ وَ عَقَلَتِ الْقُلُوْبُ

کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور دلوں نے سمجھا۔

اَلتَّمرِيْنُ (۴۴) مشق نمبر (۴۴)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) سورج غروب ہوا اور چاند نکلا

غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَطَلَعَ الْقَمَرُ

(۲) جامع مسجد کے مؤذن نے اذان دی

اَذَّنَ مُؤَذِّنُ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

(۳) روزہ دار مسلمانوں نے افطار کیا۔

اَفْطَرَ الْمُسْلِمُوْنَ الصَّائِمُوْنَ

(۴) بیمار عائشہ نے ٹھنڈے پانی سے وضو کیا

تَوَضَّأَتْ عَائِشَةُ الْمَرِيْضَةُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ

(۵) دونوں بہنوں نے مغرب کی نماز پڑھی

صَلَّتِ الْاُخْتَانِ الْمَغْرِبُ

(۶) ان لڑکیوں نے رمضان کے روزے رکھے

صَامَتْ هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ صِيَامَ رَمَضَانَ

(۷) شمع روشن ہوئی اور تاریکی دور ہوگئی۔

ضَاءَتِ الشَّمْعَةُ وابْتَعَدَتِ الظُّلْمَةُ

(۸) کلکتہ کے مسافر ہوائی جہاز پر سوار ہوئے

رَكِبَ مُسَافِرُوْ كَلْكَتَّةَ عَلَى الطَّيَّارَةِ

(۹) خونخوار بھیڑیوں نے کسانوں کی بکریاں کھالیں۔

اَكَلَتِ الذِّيَابُ الْمُفْتَرِسَةُ شِيَاهُ الْفَلَّاحِيْنَ

(۱۰) دونوں بھائیوں نے ایک فٹ بال خریدا۔

اِشْتَرَى الْاَخَوَانِ كُرَةَ قَدَمٍ

(۱۱) محمود کے دونوں بیٹے بیمار ہو گئے۔

مَرِضَ ابْنَا مَحْمُوْدٍ

(۱۲) بیماریاں بڑھ گئیں اور مخلص اطباء کم ہو گئے۔

اِزْدَادَتِ الْاَمْرَاضُ وَقَلَّ الْاَطِبَّاءُ الْمُخْلِصُوْنَ

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

(آٹھواں سبق)

(فعل کی قسمیں، ماضی، مضارع، امر و نہی)

فعل کی مشہور تین قسمیں ہیں۔ ماضی، مضارع، امر و نہی۔

(۱) فعل ماضی: اس فعل کو کہتے ہیں کہ جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے جیسے کَتَبَ حَامِدٌ کِتَابًا (حامد نے ایک خط لکھا)

(۲) فعل مضارع: اس فعل کو کہتے ہیں جو زمانہ حال یا زمانہ مستقبل میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے یَکْتُبُ حَامِدٌ (حامد لکھتا ہے) (یا لکھے گا)۔

(۳) فعل امر: اس فعل کا نام ہے کہ جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے جیسے اِقْرَاءْ (پڑھ)

فعل نہی: اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس میں کسی کام سے باز رہنے کا حکم دیا جائے جیسے لَاتَقْرَءْ (مت پڑھ)

فائدہ: فعل نہی بھی فعل امر ہی کی ایک قسم ہے کیونکہ اس میں بھی درحقیقت حکم ہی پایا جاتا ہے فرق یہ ہے کہ امر میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور نہی میں کسی کام سے باز رہنے کا حکم ہوتا ہے۔

اثبات و نفی: جس فعل سے کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے اس کو اثبات یا فعل مثبت کہتے ہیں اور جس فعل میں کسی کام کا ''نہ ہونا'' یا ''نہ کرنا'' سمجھا جائے اس کو ''نفی'' یا فعل منفی کہا جاتا ہے۔ یہ فعل ماضی کے شروع میں ما نافیہ اور فعل مضارع کے شروع میں لا نافیہ بڑھانے سے بن جاتا ہے جیسے مَا کَتَبَ (نہیں لکھا) اور لَایَکْتُبُ (نہیں لکھتا ہے یا نہیں لکھے گا) اسی طرح لَمْ اور لَنْ کے ساتھ فعل کی نفی کی جاتی ہے جس کا بیان آگے

آئے گا۔

فعل ماضی کے چودہ صیغے آتے ہیں اور اسی طرح فعل مضارع کے بھی ذیل میں اس کا نقشہ دیا جاتا ہے۔

	غائب			حاضر			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ
مذکر	کَتَبَ	کَتَبا	کَتَبُوْا	کَتَبْتَ	کَتَبْتُمَا	کَتَبْتُمْ	کَتَبْتُ	کَتَبْنَا
مؤنث	کَتَبَتْ	کَتَبَتَا	کَتَبْنَ	کَتَبْتِ	کَتَبْتُمَا	کَتَبْتُنَّ		

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۵) مشق نمبر (۴۵)

(فاعل جب کہ ضمیر ہو)

درس نمبر ۷ میں تمہیں یہ بتایا گیا تھا کہ فعل کا فاعل جب کوئی اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہی لایا جائے گا البتہ تذکیر و تانیث میں فعل اپنے فاعل کے مطابق ہوگا۔ اس کی مشق تمرین نمبر ۴۳، نمبر ۴۴ کر چکے ہیں۔ اب دوسری صورت لو یعنی جب فاعل اسم ضمیر ہو یعنی ایسی صورت میں فعل اپنی ضمیر کے مطابق ہی آئے گا یعنی واحد کے لئے واحد اور تثنیہ اور جمع کے لئے تثنیہ، جمع ہی آئے گا۔ ذیل کی تمرینات میں اس کی مشقیں دی جا رہی ہیں اس کا لحاظ رکھو۔

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) جَاءَ الْقِطَارُ وَ وَقَفَ عَلَى الرَّصِيْفِ

ریل آئی اور پلیٹ فارم پر رک گئی۔

(۲) طَارَتِ الْحَمَامَةُ وَجَلَسَتْ عَلَى الشَّجَرَةِ

کبوتری نے پرواز کی اور درخت پر بیٹھ گئی۔

(۳) خَرَجَ مَحْمُوْدٌ بِبَنْدُوْقِيَّةٍ وَصَادَ ظَبْيًا

محمود اپنی بندوق کے ساتھ نکلا اور اس نے ایک ہرن شکار کیا۔

(۴) رَأَتْ فَاطِمَةُ الصَّيْدَ وَفَرِحَتْ

فاطمہ نے شکار دیکھا اور خوش ہوئی۔

(۵) اِجْتَمَعَتِ الْاَخَوَاتُ وَطَبَخْنَ اللَّحْمَ

بہنیں اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے گوشت پکایا۔

(۶) عَجَنَتِ الْبِنْتَانِ وَخَبَزَتَا الْخُبْزَ

دو لڑکیوں نے آٹا گوندھا اور انہوں نے روٹیاں پکائیں۔

(۷) دَعَوْتُ الْاِخْوَانَ وَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِمْ

میں نے دوستوں کو مدعو کیا اور ان کو خط بھیجا۔

(۸) اَسْرَعَ الْخَادِمَانِ وَاَحْضَرَا الطَّعَامَ

دونوں نوکروں نے جلدی کی اور کھانا حاضر کیا۔

(۹) جَاءَ الضُّيُوْفُ وَجَلَسُوْا حَوْلَ الْمَائِدَةِ

مہمان تشریف لائے اور دستر خوان کے ارد گرد بیٹھے۔

(۱۰) جَلَسْنَا مَعَ الضُّيُوْفِ وَاَكَلْنَا مَعَهُمْ

ہم مہمانوں کے ساتھ بیٹھ گئے اور ان کے ساتھ ہم نے کھانا کھایا۔

(۱۱) شَرِبْتُمُ الْمَاءَ الْبَارِدَ وَارْتَوَيْتُمْ

تم نے ٹھنڈا پانی پیا اور سیر ہو گئے۔

(۱۲) صَنَعَتِ الشَّايَ فَاَحْسَنَتِ الصُّنْعَ

اس ایک عورت نے چائے بنائی اور اچھی بنائی۔

(۱۳) كَفَرْتُمَا زَوْجَيْكُمَا وَعَصَيْتُمَا اللّٰهَ

تم دونوں نے اپنے خاوندوں کی ناشکری کی اور اللہ کی نافرمانی کی۔

(۱۴) سَمِعْتُنَّ كَلَامَ اللّٰهِ وَبَكَيْتُنَّ

تم عورتوں نے اللہ کا کلام سنا اور روئیں۔

(۱۵) اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا

اللہ نے بیع وشراء کو حلال کیا اور سود کو حرام قرار دیا۔

(۱۶) حَفِظْتَ شَيْئًا وَّ غَابَتْ عَنْكَ اَشْيَاءُ

تو نے ایک چیز یاد کی اور کئی چیزیں تجھ سے غائب (بھول گئیں) ہو گئیں۔

فائدہ: تمرین نمبر ۴۳ سے تمرین نمبر ۴۵ تک ابتداء ًا جملہ فعلیہ ہی لکھوائے جائیں۔ تمرین ۴۵ سے نمبر ۵۰ تک اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ فاعل ظاہر اور فاعل ضمیر دونوں کی مشق ہو جائے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۶) مشق نمبر (۴۶)

خالی جگہوں کو پر کریں۔ خالی جگہوں میں آنے والے کلمات

(۱) تَغَيَّمَتِ السَّمَآءُ وَ ...... مَطَرًا كَثِيْرًا (اَمْطَرَتْ)

(۲) ...... رِيْحٌ عَاصِفٌ وَقَلَعَتِ الْاَشْجَارَ (هَبَّتْ)

(۳) اَطْلَقَ خَالِدٌ الْبُنْدُوقِيَّةَ وَ ...... حَمَامَةً (صَادَ)

(۴) ...... حَامِدٌ وَ مَحْمُوْدٌ مَرْكَبَةً وَرَكِبَا عَلَيْهَا (اِكْتَرٰى)

(۵) غَيَّرَ اُوْلٰئِكَ ...... مَلَابِسَهُمْ وَ ...... اِلَى الْمُصَلّٰى (اَلْاَوْلَادُ) (ذَهَبُوْا)

(۶) ...... الْبَنَاتُ الدَّقِيْقَ وَطَبَخْنَ الرَّغِيْفَ (عَجَنَتْ)

(۷) تَوَضَّاَتِ الْبِنْتَانِ وَ ...... صَلٰوةَ الْفَجْرِ (صَلَّتَا)

(۸) ...... الصَّدِيْقَانِ بَعْدَ مُدَّةٍ وَتَعَانَقَا (حَضَرَ) (جَاءَ) (لَقِيَ)

(۹) دَخَلَ عَلَى الْاَمِيْرِ رِجَالٌ وَ .... طَوِيْلاً (قَعَدُوْا)

(۱۰) .... اَيَّامُ السُّرُوْرِ بِسُرْعَةٍ عَجِيْبَةٍ (خَتَمَتْ) (ذَهَبَتْ)

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۷) مشق نمبر (۴۷)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) حامد نے اذان سنی اور بچوں کو جگایا۔

سَمِعَ حَامِدٌ نِ الْاَذَانَ وَاَنْهَضَ الْاَطْفَالَ

(۲) دو چھوٹے بچوں نے سحری کھائی اور روزہ رکھا۔

اَكَلَ الْوَلَدَانِ الصَّغِيْرَانِ السَّحُوْرَ وَصَامَا

(۳) ان دو عورتوں نے کھانا پکایا اور مسکینوں کو کھلایا۔

طَبَخَتْ هَاتَانِ امْرَأَتَانِ الطَّعَامَ وَاَطْعَمَتَا الْمَسَاكِيْنَ

(۴) تم دونوں آگرہ گئے اور تاج محل دیکھا۔

ذَهَبْتُمَا اِلٰى آكِرَةَ وَشَاهَدْتُمَا قَصْرَ التَّاجِ

(۵) ان لوگوں نے حج کیا اور مسجد نبوی کی زیارت کی۔

حَجَّ اُولٰئِكَ النَّاسُ وَزَارُوْا الْمَسْجِدَ النَّبَوِيَّ

(۶) مدرسۃ البنات کی لڑکیاں بس پر سوار ہوئیں اور مدرسہ گئیں۔

رَكِبَتْ تِلْمِيْذَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ الْاُتُوْبِيْسَ وَذَهَبْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

(۷) ہم لوگوں نے ٹکٹ خریدا پھر ریل گاڑی پر سوار ہوئے۔

اِشْتَرَيْنَا التَّذَاكِرَ فَرَكِبْنَا الْقِطَارَ

(۸) تم عورتوں نے عربی پڑھنا سیکھا

تَعَلَّمْتُمَا قِرَآءَةَ الْعَرَبِيَّةِ

(۹) تم دو عورتوں نے اپنے بچوں کو ادب سکھایا۔

اَدَّبْتُنَّ اَطْفَالَكُنَّ۔

(١٠) تو نے اپنے دوستوں کو چائے پر مدعو کیا۔

دَعَوْتُ اَصْدِقَاءَكَ عَلَى الشَّايِ

(١١) میں نے ان کے سامنے ایک تقریر کی اور اسلام کی طرف بلایا۔

خَطَبْتُ اَمَامَ هٰؤُلَاءِ خُطْبَةً وَدَعَوْتُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

(١٢) ننھی فاطمہ بازار گئی اور ایک گڑیا خریدی۔

ذَهَبَتْ فَاطِمَةُ الصَّغِيْرَةُ اِلَى السُّوْقِ وَاشْتَرَتْ دُمْيَةً

(١٣) تو (ایک عورت) نے قرآن پڑھا اور سنت پر عمل کیا۔

قَرَاَتِ امْرَاَةٌ الْقُرْآنَ وَعَمِلَتْ بِالسُّنَّةِ

(١٤) خالد و ہشام نے غسل کیا اور کپڑے دھوئے۔

اِغْتَسَلَ خَالِدٌ وَهِشَامٌ وَغَسَلَا ثِيَابَهُمَا

(١٥) درجہ چہارم کے لڑکوں نے تقریریں کیں اور انعامات پائے۔

خَطَبَ تَلَامِيْذُ الصَّفِّ الرَّابِعِ وَنَالُوْا جَوَائِزَ

(١٦) خوشحال مسلمانوں نے غریبوں کو کھانا کھلایا اور ان کو کپڑے پہنائے۔

اَطْعَمَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُتْرِفُوْنَ الْفُقَرَاءَ وَكَسَوْهُمْ مَلَابِسَ۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ (۱)

(نواں سبق)

فعل مضارع (۱)

ماضی کی طرح مضارع کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں اس کے اندر زمانہ حال و استقبال دونوں پائے جاتے ہیں۔ یہ فعل ماضی سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے شروع میں (ا، ت، ی، ن) میں سے کسی حرف کا ہونا ضروری ہے یہ چاروں حروف علامت مضارع کہلاتے ہیں۔ اس کے بنانے کا قاعدہ صرف کی کسی کتاب میں دیکھو ذیل میں صرف گردانیں دی جاتی ہیں۔

	واحد			حاضر			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ وجمع
مذکر	یَکْتُبُ	یَکْتُبَانِ	یَکْتُبُوْنَ	تَکْتُبُ	تَکْتُبَانِ	تَکْتُبُوْنَ	اَکْتُبُ	نَکْتُبُ
مؤنث	تَکْتُبُ	تَکْتُبَانِ	یَکْتُبْنَ	تَکْتُبِیْنَ	تَکْتُبَانِ	تَکْتُبْنَ		

اَلتَّمْرِیْنُ (۴۸) مشق نمبر (۴۸)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) يَقْطِفُ الْوَلَدُ الزَّهْرَةَ وَيَشُمُّهَا

لڑکا پھول توڑتا ہے اور اس کو سونگھتا ہے۔

(۲) تُحِبُّ فَاطِمَةُ الْقِطَّ وَتَلْعَبُ مَعَهَا

فاطمہ بلی سے محبت کرتی ہے اور اس کے ساتھ کھیلتی ہے۔

(۳) یَلْعَبُ الْوَلَدَانِ کُرَةَ الْقَدَمِ وَیَمْرَحَانِ

دونوں لڑکے فٹبال کھیلتے ہیں اور خوشی سے اتراتے ہیں۔

(۴) یُطْلِقُ الصَّیَّادُوْنَ الْبَنَادِقَ وَیَصِیْدُوْنَ الطُّیُوْرَ

شکاری بندوقیں چلاتے ہیں اور پرندوں کو شکار کرتے ہیں۔

(۵) تَخْدِمُ الْبِنْتَانِ اَبَوَیْهِمَا وَتَمْتَثِلَانِ اَمْرَهُمَا

دونوں بچیاں اپنے ماں باپ کا ہاتھ بٹاتی ہیں اور ان کا حکم مانتی ہیں۔

(۶) تَخْرُجُ اِلَی السُّوْقِ وَتَشْتَرِی الْحَوَائِجَ

تو بازار کی طرف نکلتا ہے اور ضروری چیزیں خریدتا ہے۔

(۷) تَتَجَمَّلُ الْاَفْرَنْجِیَاتُ بِالْمَلَابِسِ وَیَخْرُجْنَ سَافِرَاتٍ

انگریزی لڑکیاں کپڑوں سے زیب و زینت حاصل کرتی ہیں اور بے پردہ ہو کر نکلتی ہیں۔

(۸) یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقَاتِ

اللہ تعالیٰ سود کو ختم کرتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

(۹) اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ

کیا تم لوگ لوگوں بھلائی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھلاتے ہو۔

(۱۰) تَسْتَیْقِظَانِ صَبَاحًا وَتَخْرُجَانِ اِلَی الْبَسَاتِیْنِ

تم دونوں صبح جاگتے ہو اور باغوں کی طرف نکلتے ہو۔

(۱۱) تَذْکُرِیْنَ اللّٰهَ وَتَشْکُرِیْنَ نِعَمَهٗ

تو اللہ کا ذکر کرتی ہے اور اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

(۱۲) تَعْرِفْنَ اللّٰهَ وَتَسْتَعِیْنَ بِهٖ فِیْ فِعْلِ الْخَیْرَاتِ

تم عورتیں اللہ کو پہچانتی ہو اور بھلائی کے کاموں میں اس سے مدد مانگتی ہو۔

(۱۳) اُحِبُّ كَرِيْمَ الطِّبَاعِ وَأَكْرَهُ سَيِّئَ الْاَخْلَاقِ
میں شریف طبیعت والے آدمی سے محبت کرتا ہوں اور برے اخلاق والے کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۱۴) نَتَّبِعُ السُّنَّةَ وَنَكْرَهُ الْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ
ہم سنت کی اتباع کرتے ہیں اور دین میں غلو کو پسند نہیں کرتے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۹) مشق نمبر (۴۹)

خالی جگہ کو پر کریں۔

(۱) ...... الْبَرْقُ وَ يَخْطَفُ الْاَبْصَارَ (يَلْمَعُ)

(۲) تَخَافُ الْبِنْتُ الْقِطَّ وَ .... مِنْهُ (تَفِرُّ)

(۳) ...... الصَّيَّادَانِ الشَّبَكَةَ وَيَصِيْدُوْنَ السَّمَكَ (يُلْقِيْ)

(۴) يُحِبُّ الْاَغْنِيَاءُ السُّمْعَةَ وَ ...... اَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيْلِهَا (يُصْرِفُوْنَ)

(۵) ...... الْبِنْتَانِ الدَّقِيْقَ وَتَخْبِزَانِ الرَّغِيْفَ (تَعْجِنُ)

(۶) تُوْقِدُ الْبَنَاتُ الْمُوْقِدَ وَ ...... اللَّحْمَ (يَطْبَخْنَ)

(۷) ...... فِي الْحَدِيْقَةِ وَتَقْطِفُ الْاَزْهَارَ (تَدْخُلُ)

(۸) ...... تَرْكَبَانِ الدَّرَّاجَةَ وَ ...... اِلَى الْمَدْرَسَةِ (تَذْهَبَانِ)

(۹) ...... اِلَى النَّهْرِ وَتَتَعَلَّمُوْنَ السِّبَاحَةَ (تَمْشُوْنَ)

(۱۰) تَطْبُخْنَ الطَّعَامَ وَ ...... ثِيَابَ اَوْلَادِكُنَّ (تَغْسِلْنَ)

(۱۱) ...... الدَّرَّاجَةَ وَاَرْكَبُ عَلَيْهَا (اَكْتَرِيْ)

(۱۲) نَخْرُجُ اِلَى الْبَسَاتِيْنِ ...... (وَنَتَنَزَّهُ)

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۰) مشق نمبر (۵۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) سورج ڈوبتا ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے۔
تَغْرُبُ الشَمْسُ وَيَغْشَى الظَّلَامُ

(۲) فاطمہ شمع جلاتی ہے اور اپنا سبق یاد کرتی ہے۔
تُوقِدُ فَاطِمَةُ الشَّمْعَةَ و تَحْفَظَ دَرْسَهَا

(۳) حامد اور محمود بازار سے واپس آتے ہیں اور گھر میں داخل ہوتے ہیں۔
يَرْجِعُ حَامِدٌ وَمَحْمُوْدٌ مِنَ السُّوْقِ ويَدْخُلَانِ الْبَيْتَ

(۴) فاطمہ اور صفیہ کھڑی ہوتی ہیں اور سلام کرتی ہیں۔
تَقُوْمُ فَاطِمَةُ وَصَفِيَّةُ وَتُسَلِّمَانِ

(۵) درجہ پنجم کے طلبہ مقالے لکھتے ہیں اور تقریریں کرتے ہیں۔
يَكْتُبُ طَلَبَةُ الصَّفِ الْخَامِسِ مَقَالاتٍ ويَخْطِبُوْنَ

(۶) تم دونوں کھیل میں اپنا وقت ضائع کرتے ہو۔
تُضَيِّعَانِ وَقْتَكُمَا فِي اللَّعْبِ

(۷) مسلمان عورتیں قرآن پڑھتی ہیں اور سنت پر عمل کرتی ہیں۔
تَقْرَأُ النِّسَآءُ الْمُسْلِمَاتُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلْنَ بِالسُّنَّةِ

(۸) تو غریبوں کی مدد کرتا ہے اور اجر کا مستحق ہوتا ہے۔
تَنْصُرُ الْفُقَرَآءَ و تَسْتَحِقُّ الْجَزَآءَ

(۹) تم لوگ دن بھر کارخانہ میں کام کرتے ہو۔
تَعْمَلُوْنَ فِي الْمَصْنَعِ الْيَوْمَ الْكَامِلَ

(۱۰) تم عورتیں اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہوں۔
تُرَبِّيْنَ اَوْلَادَكُنَّ

(۱۱) تو مشکل کام کرتی ہے اور تھک جاتی ہے۔

تَعْمَلُ بِاَعْمَالٍ شَاقَّةٍ و تَتْعَبِيْنَ

(١٢) میں ہر روز صبح سویرے اٹھتا ہوں۔

اَسْتَيْقِظُ فِي الصَّبَاحِ الْبَاكِرِ كُلَّ يَوْمٍ

(١٣) فرید کے دونوں بیٹے فصیح عربی بولتے ہیں۔

يَتَكَلَّمُ اِبْنَا فَرِيْدٍ بِالْعَرَبِيَّةِ الْفَصِيْحَةِ

(١٤) ہم لوگ اللہ کی بندگی کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں۔

نَعْبُدُ اللّٰهَ وَ نَسْتَعِيْنُهُ

اَلتَّمْرِيْنُ (٥١) مشق نمبر (٥١)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(١) لَايَبْخَلُ الْكَرِيْمُ بِمَالِهٖ

مہربان آدمی اپنے مال میں بخل نہیں کرتا۔

(٢) لَا تَدُوْمُ صَدَاقَةُ اللَّئِيْمِ

کمینے کی دوستی ہمیشہ نہیں رہتی۔

(٣) لَا يَأْمَنُ الْعَجُوْلُ مِنَ الْعِثَارِ

جلدی کرنے والا پھلنے سے نہیں بچ سکتا۔

(٤) تَتَغَيَّمُ السَّمَآءُ وَلَاتُمْطِرُ

مطلع (آسمان) ابر آلود (بالوں والا) ہے اور برستا نہیں۔

(٥) مَارَبِحَتْ تِجَارَتُنَا فِي الْعَامِ الْمَاضِي

پچھلے سال ہمارا کاروبار نفع بخش نہیں رہا۔

(٦) مَاحَرَثَ الْفَلَّاحُوْنَ اَرْضَهُمْ وَمَا بَذَرُوْا

کاشتکاروں نے اپنے زمینوں میں نہ ہل چلائے نہ بیج بوئے۔

(۷) مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ طَعَامًا قَطُّ

رسول پاکؐ نے کھانے میں کبھی نقص نہیں نکالا۔

(۸) مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهٖ

اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

(۹) مَاقَدَرُو اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا۔

(۱۰) تَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَلَاتَخَافُوْنَ اللّٰهَ

تم لوگوں پر ظلم کرتے ہو اور اللہ سے نہیں ڈرتے ہو۔

(۱۱) لَايُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ اَبَدًا

ظالم لوگ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔

(۱۲) تَجْرِى الرِّيَاحُ بِمَا لَا تَشْتَهِى السُّفُنُ

ہوائیں کشتیوں کے مخالف سمت چلتی ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۲) مشق نمبر (۵۲)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اللہ تعالیٰ زمین میں بگاڑ کو پسند نہیں کرتا۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ

(۲) تم دونوں وقت پر نہیں پہنچے۔

مَاوَصَلْتُمَا عَلَى الْوَقْتِ الْمُعَيَّنِ

(۳) تمہارے والد دہلی سے واپس نہیں آئے۔

مَاعَادَ اَبُوْكُمْ مِنَ الدِّهْلِيْ

(۴) تم لوگوں نے اپنے اسباق یاد نہیں کئے۔

مَاحَفِظْتُمْ دُرُوْسَكُمْ

(۵) میں کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوا۔

مَارَكِبْتُ الْجَمَلَ قَطُّ

(۶) تو صبح سویرے نہیں اٹھتی

لَا تَسْتَيْقِظِيْنَ مُبَكِّرًا

(۷) فاطمہ اپنی کتاب کی حفاظت نہیں کرتی۔

لَا تُحَافِظُ فَاطِمَةُ عَلٰى كِتَابِهَا

(۸) نیکی کبھی برباد نہیں جاتی۔

لَاتَضِيْعُ الْحَسَنَةُ اَبَدًا

(۹) میں کسی امتحان میں فیل نہیں ہوا۔

مَارَسَبْتُ فِي اِخْتِبَارٍ قَطُّ

(۱۰) تم سب اپنے اسباق یاد نہیں کرتیں۔

لَا تَحْفَظْنَ دُرُوْسَكُنَّ

(۱۱) محنتی لڑکے مدرسے سے غیر حاضر نہیں ہوتے۔

لَا يَتَغَيَّبُ الْاَوْلَادُ الْمُجِدُّوْنَ عَنِ الْمَدْرَسَةِ

(۱۲) اچھے بچے شریروں کے ساتھ نہیں کھیلتے۔

لَايَلْعَبُ الْاَطْفَالُ الصَّالِحُوْنَ مَعَ الْاَشْرَارِ

(۱۳) مسلمان عورتیں بے پردہ نہیں نکلتیں۔

اَلنِّسَاءُ الْمُسْلِمَاتُ لَاتَتَبَرَّجْنَ

(۱۴) ہم لوگ فحش لٹریچر (کتابوں) کا مطالعہ نہیں کرتے۔

لَا نُطَالِعُ الْكُتُبَ الْمَاجِنَةَ

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ (۲)

نواں سبق (۲)

(فعل مستقبل)

تم نے درس نمبر ۹ میں بھی پڑھا ہے کہ فعل مضارع میں زمانہ حال اور استقبال دونوں پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں فعل مستقبل کے جملے لکھے جاتے ہیں۔ ان کا ترجمہ فعل مضارع ہی سے کیا جائے گا۔

کبھی فعل مضارع جو استقبال کے لئے آتا ہے۔ اس پر ''س'' اور ''سَوْفَ'' داخل کر دیتے ہیں ''س'' کے داخل ہونے کے بعد فعل مضارع مستقبل کے معنی میں خاص ہو جاتا ہے ''س'' مستقبل قریب اور ''سَوْفَ'' مستقبل بعید کے لئے لاتے ہیں۔

(۱) سَاهْدِیْ اِلَیْكَ كِتَابًا مُمْتِعًا

(عنقریب میں تم کو ایک مفید کتاب ہدیہ کروں گا)

(۲) سَتَلْعَبُ فِرْقَتُنَا غَدًا ہماری ٹیم کل کھیلے گی۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۵۳) مشق نمبر (۵۳)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) میں عربی زبان میں تقریر کروں گا۔

سَأَخْطُبُ خُطْبَةً فِی الْعَرَبِیَةِ

(۲) میرے والد مجھے عنقریب ایک انعام دینگے۔

سَوْفَ یُعْطِیْنِی وَالِدِیْ جَائِزَةً

(۳) ہم دونوں اس سال چھٹیوں میں گھر نہیں جائیں گے۔

لَانَذْهَبُ اِلَى الْبَيْتِ فِي تَعْطِيْلَاتِ هٰذِهِ السَّنَةِ

(۴) محمود اور سالم کل ہوائی جہاز سے سفر کریں گے۔

سَيُسَافِرُ مَحْمُوْدٌ وَّسَالِمٌ بِالطَّائِرَةِ غَدًا

(۵) آج شام کی ٹرین سے میں دہلی جاؤں گا۔

سَأَذْهَبُ الْيَوْمَ اِلَى الدِّهْلِي بِالْقِطَارِ الْمَسَائِيّ

(۶) فاطمہ اپنی ماں کے ساتھ ایک شادی میں جائے گی۔

سَتَذْهَبُ فَاطِمَةُ مَعَ اُمِّهَا فِي عُرْسٍ

(۷) تمہارا باغ اس سال خوب پھلے گا۔

سَتُثْمِرُ حَدِيْقَتُكُمْ جَيِّدًا في هٰذِهِ السَّنَةِ

(۸) ہم اگلے سال اپنے باغ میں آم کے درخت لگائیں گے۔

سَوْفَ نَغْرِسُ فِي بُسْتَانِنَا اَشْجَارَ الْمَانْجُوْ فِي الْعَامِ الْآتِي

(۹) تمہاری محنت ضائع جائے گی۔

سَيَذْهَبُ سَعْيُكُمْ عَبَثًا

(۱۰) تم لوگ اپنی محبت کا صلہ پاؤ گے۔

سَتَنَالُوْنَ جَزَاءَ جُهْدِكُمْ

(۱۱) آج ٹرین ایک گھنٹہ لیٹ آئے گی۔

اَلْيَوْمَ يَتَأَخَّرُ الْقِطَارُ سَاعَةً

(۱۲) آپ لوگ ریل کے وقت سے پہلے پہنچیں گے۔

سَتَبْلُغُوْنَ قَبْلَ وَقْتِ الْقِطَارِ

(۱۳) اس سال گرمی سخت پڑے گی۔

سَيَشْتَدُّ الْحَرُّ فِي هٰذَا الْعَامِ

(۱۴) تو اپنے والد کے ساتھ خانہ کعبہ کی زیارت کریگی۔

سَوْفَ تَزُوْرِيْنَ الْكَعْبَةَ مَعَ اَبِيْكِ

(۱۵) یہ لوگ زیادتیوں سے باز نہیں آئیں گے۔

لَا يَنْتَهِيْ هٰؤُلَاءِ النَّاسُ عَنْ عَادَاتِهِمْ

(۱۶) اللہ مشرکین کو معاف نہیں فرمائے گا۔

لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلْمُشْرِكِيْنَ

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ (۳)

نواں سبق (۳)

اردو میں کچھ افعال ایسے آتے ہیں جن میں استمرار کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جیسے میں آرہا ہوں۔ محمود بازار جارہا ہے، حامد سورہا ہے وغیرہ۔ مگر عربی زبان میں اس کے لئے کوئی مستقل فعل نہیں آتا۔ اس لئے کبھی اس کا ترجمہ فعل مضارع سے کرتے ہیں اور کبھی اسم فاعل سے، ذیل کے جملوں کی عربی دیکھو۔

(۱) محمود بازار جارہا ہے۔

يَذْهَبُ مَحْمُوْدٌ اِلَى السُّوْقِ یا مَحْمُوْدٌ ذَاهِبٌ اِلَى السُّوْقِ

(۲) بادل برس رہا ہے۔ تُمطِرُ السَّمَآءُ یا اَلسَّمَآءُ مُمْطِرَةٌ

(۳) بچہ سورہا ہے۔ اَلطِّفْلُ نَائِمٌ

(۴) فاطمہ سبق یاد کررہی ہے۔ تَحْفَظُ فَاطِمَةُ الدَّرْسَ

ذیل میں اردو کے ایسے ہی جملے لکھے جاتے ہیں۔ ان کا ترجمہ تم فعل مضارع ہی سے کرو۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۴) مشق نمبر (۵۴)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں اپنے والد کو خط لکھ رہا ہوں۔
اَكْتُبُ رِسَالَةً اِلٰى اَبِيْ

(۲) فاطمہ اپنی گڑیا سے کھیل رہی ہے۔
تَلْعَبُ فَاطِمَةُ بِدُمْيَتِها

(۳) یہ لڑکیاں پھول جمع کر رہی ہیں۔
هٰؤُلَآءِ البَنَات يَجْمَعْنَ الْاَزْهَارَ

(۴) میری ماں میرے لئے کھانا پکا رہی ہے۔
تَطْبَخُ اُمِّي طَعَامًا لِّيْ

(۵) محمود اپنا سبق یاد کر رہا ہے۔
يَحْفَظُ مَحْمُوْدٌ دَرْسَهُ

(۶) یہ لڑکے اپنے اسکول جا رہے ہیں۔
هٰؤُلَآءِ الْاَوْلَادُ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَدْرَسَتِهِمْ

(۷) دونوں مزدور کنواں کھود رہے ہیں۔
اَلْعَامِلَان يَحْفَرَانِ الْبِئْرَ

(۸) یہ بڑھئی کرسیاں بنا رہا ہے۔
هٰذَا النَّجَارُ يَصْنَعُ الْكَرَاسِيَّ

(۹) حامد عربی زبان میں تقریر کر رہا ہے۔
يَخْطُبُ حَامِدٌ فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ

(۱۰) عائشہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہے۔

عَائِشَةُ تَتْلُوْ الْقُرآنَ الْمَجِيْدَ

(۱۱) بوڑھی خادمہ صحن میں جھاڑو دے رہی ہے۔

تَكْنِسُ الْخَادِمَةُ الْعَجُوْزُ فِي السَّاحَةِ

(۱۲) محمود کا خادم گائے دوہ رہا ہے۔

يَحْلُبُ خَادِمُ مَحْمُوْدٍ الْبَقَرَةَ

(۱۳) تم دونوں روٹیاں پکا رہی ہو۔

تَطْبَخَانِ الرَّغِيْفَ

(۱۴) تم مجھ سے ایک معمولی بات پر جھگڑ رہی ہو۔

تُخَاصِمِيْنَنِيْ فِي مَسْئَالَةٍ طَبِيْعِيَّةٍ

(۱۵) یہ لاری اسٹیشن جا رہی ہے۔

تَذْهَبُ هٰذِهِ الْحَافِلَةُ اِلَى الْمُحَطَّةِ

(۱۶) چرواہے گا رہے ہیں اور خوش ہو رہے ہیں۔

الرُّعَاةُ يُغَنُّوْنَ وَيَفْرَحُوْنَ

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

(دسواں سبق)

(فعل مجہول نائب فاعل)

صرف ونحو کی کتابوں میں تم نے فعل معروف اور فعل مجہول کی تعریف تم نے پڑھی ہوگی ''جس فعل کا فاعل معلوم ہو اس کو فعل معروف کہتے ہیں، اور جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اس کو فعل مجہول کہتے ہیں۔ اب تک جملہ فعلیہ کی جتنی مشقیں گزری ہیں وہ

سب فعل معروف کی مشقیں تھیں۔اب چند مشقیں فعل مجہول کی لکھی جاتی ہیں اس سلسلہ میں حسب ذیل باتیں یادرکھو۔

(۱) فعل مجہول میں فاعل نہیں ہوتا۔مگر اس کی جگہ مفعول بہ اس کا قائم مقام ہوتا ہے جو نائب فاعل کہلاتا ہے۔

(۲) نائب فاعل بھی ہمیشہ اسم ہی ہوتا ہے اور مرفوع ہوتا ہے۔

(۳) فعل مجہول کی تذکیر و تانیث اور جمع و تثنیہ کے لئے نائب فاعل کا لحاظ کیا جائیگا جس طرح فعل معروف فاعل حقیقی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

ذیل میں ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی گردانیں لکھی جاتی ہیں ان کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ:۔

(۱) ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور آخری حرف سے پہلے حرف کو کسرہ دیکر ماضی مجہول بنا لیتے ہیں۔جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ حَامِدًا سے ضُرِبَ حَامِدٌ وغیرہ یہ ثلاثی مجرد کا قاعدہ ہے۔ثلاثی مزید اور رباعی مزید فیہ کے ماضی میں آخر سے پہلے حرف کو کسرہ اور باقی متحرک حروف کو ضمہ دیا جاتا ہے البتہ ماضی کا آخری حرف ہر حال میں مفتوح ہوتا ہے۔

(۲) اور مضارع معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور آخر سے پہلے حرف کو فتحہ دینے سے مضارع مجہول بن جاتا ہے جیسے يَضْرِبُ زَيْدٌ حَامِدًا سے يُضْرَبُ حَامِدٌ وغیرہ۔

ماضی	مذکر	ضُرِبَ	ضُرِبَا	ضُرِبُوْا	ضُرِبْتَ	ضُرِبْتُمَا	ضُرِبْتُمْ	ضُرِبْتُ
مجہول	مؤنث	ضُرِبَتْ	ضُرِبَتَا	ضُرِبْنَ	ضُرِبْتِ	ضُرِبْتُمَا	ضُرِبْتُنَّ	ضُرِبْنَا
مضارع مذکر	يُضْرَبُ، يُضْرَبَانِ، يُضْرَبُوْنَ			تُضْرَبُ، تُضْرَبَانِ، تُضْرَبُوْنَ				اُضْرَبُ
مجہول مؤنث	تُضْرَبُ، تُضْرَبَانِ، يُضْرَبْنَ			تُضْرَبِيْنَ، تُضْرَبَانِ تُضْرَبْنَ				تُضْرَبُ

فائدہ: فعل لازم سے فعل مجہول نہیں بنتا کیونکہ فعل لازم کا مفعول بہ نہیں آتا۔ جو فاعل کا قائم مقام بن سکے۔ ہاں البتہ ایسے افعال جو ب داخل کر کے متعدی بنا لئے جاتے ہیں تو ان کا فعل مجہول بھی اسی طرح آئے گا جیسے ذَهَبَ بِهٖ زَيْدٌ (زید اس کو لے گیا) سے ذُهِبَ بِهٖ وہ لے جایا گیا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۵) مشق نمبر (۵۵)

(ماضی مجہول)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) سُرِرْتُ بِنَجَاحِكَ فِي الْاِمْتِحَانِ

میں امتحان میں تیری کامیابی پر خوش ہوا۔

(۲) حُصِدَ الزَّرْعُ فِي اَوَائِلِ الرَّبِيْعِ

موسم بہار کے شروع کے دنوں میں فصل کاٹی گئی۔

(۳) جُرِحَ اِبْنَا مَحْمُوْدٍ وَحُمِلَا اِلَى الْمُسْتَشْفٰى

محمود کے دونوں بیٹے زخمی ہو گئے اور ہسپتال لے جائے گئے۔

(۴) حُرِّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَكْلُ الرِّبَوا وَمُنِعُوْا عَنِ الْاِرْتِشَاءِ

مسلمانوں پر سود کھانا حرام کر دیا گیا اور ان کو رشوت لینے سے روک دیا گیا۔

(۵) اُمِرَتْ نِسَآءُ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْحِجَابِ وَحُظِرْنَ مِنَ السُّفُوْرِ

مسلمان کی عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم کیا گیا اور بے پردہ رہنے سے منع کر دیا گیا۔

(۶) قُطِعَتْ يَدُ السَّارِقِ جَزَاءً بِمَا سَرَقَ

چور کا ہاتھ اس چیز کے بدلے میں کاٹا گیا جو اس نے چوری کی۔

(۷) بُعِثَ مُوْسٰى اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَأِهٖ

موسیٰ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجے گئے۔

(۸) زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ

فرعون کے واسطے اس کے برے اعمال مزین کئے گئے اور سیدھے راستے سے روک دیا گیا۔

(۹) وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ

اور نہیں حکم دیئے گئے وہ مگر یہ کہ وہ اللہ کی عبادت کریں۔

(۱۰) وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلاً

اور نہیں دیئے گئے ہو تم علم سے مگر تھوڑا سا حصہ۔

(۱۱) قُبِضَ عَلٰى لِصَّيْنِ وَسِيْقَ بِهِمَا اِلٰى مَحَلِّ الشُّرْطَةِ۔

دو چور پکڑے گئے اور دونوں تھانے میں لے جائے گئے۔

(۱۲) بُهِتَ الْكَاذِبُوْنَ حِيْنَ سُئِلُوْا

جھوٹے لوگ خاموش رہ گئے جب ان سے سوال کئے گئے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۶) مشق نمبر (۵۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) حضرت عمر فاروقؓ ایک مجوسی غلام کے ہاتھوں شہید کئے گئے۔

اُسْتُشْهِدَ عُمَرُ الْفَارُوْقُ بِيَدِ غُلَامٍ مَجُوْسِيٍّ

(۲) حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ خلیفہ مقرر کئے گئے۔

اُسْتُخْلِفَ عُثْمَانُؓ بَعْدَ عُمَرؓ

(۳) غزوۂ بدر میں قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔

قُتِلَ الرُّؤَسَاءُ الْكِبَارُ مِنْ قُرَيْشٍ فِى غَزْوَةِ الْبَدْرِ

(۴) ہجرت سے پہلے مسلمانوں پر بہت ظلم کیا گیا اور وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے۔

ظُلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ ظُلْمًا شَدِيْدًا و اُخْرِجُوْ عَنْ دِيَارِهِمْ

(۵) فتح مکہ کے دن تمام قریش معاف کر دیے گئے۔

عُفِيَ عَنْ كَافَّةِ قُرَيْشٍ يَوْمَ الْفَتْحِ

(۶) خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا گیا۔

طُهِّرَ بَيْتُ اللّٰه عَنِ الْاَصْنَامِ۔

(۷) ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں قرآن ایک صحیفہ میں جمع کیا گیا۔

جُمِعَ الْقُرْاٰنُ فِي صَحِيْفَةٍ وَاحِدَةٍ فِي عَهْدِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِؓ

(۸) ۳ھ میں شراب حرام کی گئی۔

حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي الْعَامِ الثَّالِثِ مِنَ الْهِجْرَةِ

(۹) غزوۂ احد میں حضرت حمزہؓ شہید کئے گئے۔

اُسْتُشْهِدَ حَمْزَةُ فِي غَزْوَةِ اُحُدٍ

(۱۰) مسلمان عورتیں نوحہ کرنے سے روک دی گئیں۔

مُنِعَتِ النِّسَآءُ الْمُسْلِمَاتُ عَنِ النِّيَاحَةِ

(۱۱) کل رات میری سائیکل چوری ہوگئی اور چور نہ پکڑا گیا۔

سُرِقَتْ دَرَّاجَتِي فِي اللَّيْلَةِ الْمَاضِيَةِ وَمَا قُبِضَ عَلَى السَّارِقِ

(۱۲) ان لڑکیوں کو پردہ کا حکم دیا گیا اور بازار جانے سے روک دی گئیں۔

اُمِرَتْ هٰؤُلَآءِ الْبَنَاتُ بِالْحِجَابِ وَ مُنِعْنَ عَنْ ذِهَابِ اِلَى السُّوْقِ

(۱۳) دونوں قاتلوں کو پھانسی کا حکم دیا گیا اور ان کو پھانسی دی گئی۔

اُمِرَ الْقَاتِلَانِ بِالشَّنْقِ وَشُنِقَا۔

(۱۴) درجۂ دوم کے طلبہ بلائے گئے اور سوال پوچھے گئے۔

دُعِيَ طُلَّابُ الصَّفِ الثَّانِيْ وَسُئِلُوْا

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۷) مشق نمبر (۵۷)

مضارع مجہول

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَرَّتَيْنِ

مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

(۲) لَايُدْرَكُ الْمَجْدُ اِلَّا بِتَضْحِيَةٍ

بزرگی قربانی دیئے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

(۳) يُخْتَبَرُ الصَّدِيْقُ عِنْدَ بَلِيَّةٍ

دوست مشکل وقت میں آزمایا جاتا ہے۔

(۴) تُعْرَفُ مَوَاهِبُ الرَّجُلِ بِحُسْنِ اِخْتِيَارِهٖ

آدمی کی قابلیتوں کا علم اس کے حسن اختیار سے ہوتا ہے۔

(۵) تُفْتَحُ الدَّكَاكِيْنُ فِى السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ

دکانیں دس بجے کھولی جاتی ہیں۔

(۶) تُغْلَقُ الْمَدَارِسُ لِعُطْلَةِ الصَّيْفِ فِى مَايُوْ

گرمیوں کی تعطیلات کے واسطے سکول مئی میں بند کئے جاتے ہیں۔

(۷) يُزْرَعُ الْقَمْحُ فِى الْخَرِيْفِ وَيُحْصَدُ فِى الرَّبِيْعِ

گندم خزاں کے موسم میں کاشت کی جاتی ہے اور موسم بہار میں کاٹی جاتی ہے۔

(۸) تُصْنَعُ الْاَحْذِيَةُ مِنَ الْجِلْدِ

جوتے چمڑے سے بنائے جاتے ہیں۔

(۹) يُطْحَنُ الْقَمْحُ فِى الرَّحٰى اَوِ الطَّاحُوْنِ

گندم چکی میں پیسی جاتی ہے۔

(۱۰) سَتُرْسَلُ الْكُتُبُ بِالطَّيَّارَةِ

عنقریب کتابیں ہوائی جہاز کے ذریعے بھیجی جائیں گی۔

(۱۱) يُكْرَمُ اَبُوْكَ اَيْنَ حَلَّ وَسَارَ

آپ کے والد کی عزت کی جاتی ہے جہاں اتریں جہاں جائیں۔

(۱۲) يُقَاتِلُوْنَ الْمُجَاهِدُوْنَ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ

مجاہد قتال کرتے ہیں پس قتل کرتے ہیں اور شہید کئے جاتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۸) مشق نمبر (۵۸)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

تُعْرَفُ الشَّجَرَةُ بِثَمَرِهَا

(۲) انسان اپنی سیرت (کردار) سے جانا جاتا ہے۔

يُعْرَفُ الْإِنْسَانُ بِأَفْعَالِهِ

(۳) مصر میں روئی کاشت کی جاتی ہے۔

يُزْرَعُ الْقُطْنُ فِي مِصْرَ

(۴) اس کھیت میں سرسوں بوئی جاتی ہے۔

يُزْرَعُ الْخَرْدَلُ فِي هٰذِهِ الْمَزْرَعَةِ

(۵) میرا باغ نہر کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔

يُسْقٰى الْبُسْتَانُ بِمَاءِ النَّهْرِ

(۶) ہندوستان کے اکثر صوبوں میں روٹی کھائی جاتی ہے۔

يُؤْكَلُ الرَّغِيْفُ فِي اَكْثَرِ مُقَاطَعَاتِ الْهِنْدِ

(۷) عربی زبان بہت سے ملکوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

تُتَكَلَّمُ اللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ فِي كَثِيْرٍ مِّنَ الْبِلَادِ وَتُفْهَمُ

(۸) بنارس میں ریشمی کپڑے بنے جاتے ہیں۔

يُنْسَجُ ثِيَابُ الْحَرِيْرِ فِي بَنَارِسَ

(۹) الماریاں شیشم اور ساکھو کی بنائی جاتی ہیں۔

تُصْنَعُ الْخِزَانَاتُ مِنَ السَّاسَمِ وَالسَّاجِ

(۱۰) قیامت کے دن ہر شخص کا محاسبہ کیا جائے گا۔

يُحَاسَبُ كُلُّ امْرِئٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۱۱) نیکوں کو نیکی کا اور بروں کو ان کی برائی کا بدلہ دیا جائے گا۔

يُجْزَى الصَّالِحُوْنَ بِحَسَنَاتِهِمْ وَالْمُسِيْؤُنَ بِسَيِّاٰتِهِمْ

(۱۲) مجرمین کو ان کے جرم کی وجہ سے سزا دی جائیگی۔

يُعَاقَبُ الْمُجْرِمُوْنَ بِجُرْمِهِمْ

(۱۳) ہمارے مدرسے میں عنقریب ایک جلسہ منعقد کیا جائے گا۔

سَوْفَ تُنْعَقَدُ حَفْلَةٌ فِي مَدْرَسَتِنَا

(۱۴) پاس ہونے والے طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

تُوَزَّعُ الْجَوَائِزُ بَيْنَ الطُّلَّابِ الْفَائِزِيْنَ

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ عَشَرَ (۱)

(گیارہواں سبق) (۱)

(ماضی بعید و ماضی استمراری)

فعل ماضی کی دو قسمیں ہیں ماضی بعید اور ماضی استمراری۔

(۱) فعل ماضی کے شروع میں کَانَ بڑھا دینے سے فعل ماضی بعید بن جاتا ہے۔ جیسے ذَھَبَ سے کَانَ ذَھَبَ (وہ گیا تھا) اور ذَھَبُوْا سے کَانُوْا ذَھَبُوْا وہ گئے تھے۔

(۲) اسی طرح فعل مضارع کے شروع میں اگر کان بڑھا دیا جائے تو ماضی استمراری بن جاتی ہے۔ جیسے یَذْھَبُ سے کَانَ یَذْھَبُ (وہ جاتا تھا) اور یَذْھَبُوْنَ سے کَانُوْا یَذْھَبُوْنَ (وہ جاتا تھا) اور یَذْھَبُوْنَ سے کَانُوْا یَذْھَبُوْنَ (وہ لوگ جاتے تھے) اوران کی پوری گردان حسب ذیل طریقے پر آئے گی۔

(۱) فعل ماضی بعید کی گردان

مذکر غائب	کَانَ ذَھَبَ	کَانَا ذَھَبَا	کَانُوْا ذَھَبُوْا
مؤنث غائب	کَانَتْ ذَھَبَتْ	کَانَتَا ذَھَبَتَا	کُنَّ ذَھَبْنَ
مذکر حاضر	کُنْتَ ذَھَبْتَ	کُنْتُمَا ذَھَبْتُمَا	کُنْتُمْ ذَھَبْتُمْ
مؤنث حاضر	کُنْتِ ذَھَبْتِ	کُنْتُمَا ذَھَبْتُمَا	کُنْتُنَّ ذَھَبْتُنَّ
واحد متکلم	کُنْتُ ذَھَبْتُ	جمع متکلم	کُنَّا ذَھَبْنَا

(۴) فعل ماضی استمراری کی گردان

مذکر غائب	كَانَ يَذْهَبُ	كَانَا يَذْهَبَانِ	كَانُوا يَذْهَبُوْنَ
مؤنث غائب	كَانَتْ تَذْهَبُ	كَانَتَا تَذْهَبَانِ	كُنَّ يَذْهَبْنَ
مذکر حاضر	كُنْتَ تَذْهَبُ	كُنْتُمَا تَذْهَبَانِ	كُنْتُمْ تَذْهَبُوْنَ
مؤنث حاضر	كُنْتِ تَذْهَبِيْنَ	كُنْتُمَا تَذْهَبَانِ	كُنْتُنَّ تَذْهَبْنَ
واحد متکلم	كُنْتُ اَذْهَبُ	جمع متکلم	كُنَّا نَذْهَبُ

فائدہ: ماضی بعید اور ماضی استمراری دونوں میں كَانَ کا فعل ماضی ہی رہے گا۔ جیسا کہ اوپر کے نقشہ سے ظاہر ہے۔

اسی طرح ماضی بعید اور ماضی استمراری اگر مجہول ہوں جب بھی كَانَ اوپر کے نقشہ کے مطابق ہی رہے گا اور تبدیلی صرف بعد والے فعل میں ہوگی جیسے كَانَ كُتِبَ (لکھا گیا تھا) اور كَانَ يُكْتَبُ (لکھا جاتا تھا)

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۹) مشق نمبر (۵۹)

(ماضی بعید)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) كُنْتُ تَلَقَّيْتُ كِتَابَكَ مُنْذُ اُسْبُوْعٍ

میں نے آپ کا مکتوب ایک ہفتہ پہلے حاصل کیا۔

(۲) كُنْتُ رَاَيْتُكَ فِي مَدِيْنَةِ بَمْبَائِي

میں نے آپ کو بمبئی کے شہر میں دیکھا تھا۔

(۳) كُنَّا زُرْنَا بَيْتَ اللّٰهِ فِي الْعَامِ الْمَاضِي

ہم نے پچھلے سال اللہ کے گھر کی زیارت کی تھی۔

(۴) كُنْتُمَا جُرِحْتُمَا فِي سَاحَةِ الْحَرْبِ

تم دونوں لڑائی کے میدان میں زخمی کئے گئے تھے۔

(۵) كَانَ قُتِلَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْاَعْدَاءِ

دشمنوں میں سے بہت سے قتل کئے گئے تھے۔

(۶) كُنْتُنَّ حَزِنْتُنَّ بِفَقْدِ اَبِيْكُنَّ

تم سب عورتیں اپنے باپ کی موت پر غمزدہ ہوئی تھیں۔

(۷) مَا كُنْتَ عَرَفْتَنِيْ وَلٰكِنِّي كُنْتُ عَرَفْتُكَ

آپ نے مجھے نہیں پہچانا تھا مگر میں نے آپ کو پہچان لیا تھا۔

(۸) كُنَّا خَرَجْنَا اِلَى الْغَابَةِ وَصِدْنَا الطُّيُوْرَ

ہم جنگل کی طرف نکلے تھے اور ہم نے پرندے شکار کئے تھے۔

(۹) كُنْتُمْ اُخْرِجْتُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَحُرِمْتُمْ مِنْ اَمْوَالِكُمْ

تم اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے اموال سے محروم کر دیئے گئے تھے۔

(۱۰) مَا كَانَ غَرِقَ اَحَدٌ مِنْ تَلَامِيْذِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

پہلی جماعت کے شاگردوں میں سے کوئی غرق نہیں ہوا تھا۔

(۱۱) مَا كُنْتُمْ حَفِظْتُمْ دُرُوْسَكُمْ فَضُرِبْتُمْ

تم نے اپنے اسباق یاد نہیں کئے تھے اس لئے تمہاری پٹائی کی گئی۔

(۱۲) كُنْتُنَّ ذَهَبْتُنَّ اِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ

تم سب عورتیں عید الفطر کے دن عید گاہ گئی تھیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۰) مشق نمبر (۶۰)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں نے آپ کا مقالہ پڑھا تھا۔

كُنْتُ قَرَأْتُ مَقَالَتَكَ

(۲) پچھلے ہفتے میں نے آپ کو خط لکھا تھا۔

كُنْتُ كَتَبْتُ رِسَالَةً اِلَيْكَ فِي الْأُسْبُوعِ الْمَاضِي

(۳) تم نے اس سے پہلے تاج محل نہیں دیکھا تھا

مَا كُنْتُمْ شَاهَدْتُمْ "التَّاج مَحَلُ" قَبْلَ هٰذَا

(۴) ہم دونوں چھٹیوں میں گھر نہیں گئے تھے۔

ما كُنَّا ذَهَبْنَا اِلَى الْبَيْتِ فِي التَّعْطِيْلَاتِ

(۵) میں پچھلے سال بھی آپ سے ملا تھا۔

كُنْتُ لَقِيْتُكَ فِي السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ اَيْضًا

(۶) آپ دونوں نے مجھ کو نہیں پہچانا تھا۔

مَا كَانَا عَرَفَانِيْ۔

(۷) آپ لوگوں نے میری بڑی عزت فرمائی تھی۔

كُنْتُمْ اَكْرَمْتُمُوْنِيْ اِكْرَامًا

(۸) فاطمہ میرے ساتھ کل بازار گئی تھی۔

كَانَتْ فَاطِمَةُ ذَهَبَتْ مَعِيَ اِلَى السُّوْقِ اَمْسِ

(۹) اس نے اپنے لئے ایک گڑیا خریدی تھی۔

كَانَتْ اِشْتَرَتْ دُمْيَةً لَّهَا

(۱۰) تم عورتوں نے میری تقریر سنی تھی۔

كُنْتُنَّ سَمِعْتُنَّ خِطَابِيْ

(۱۱) میں نے لوگوں کو خیر کی طرف بلایا تھا۔

كُنْتُ دَعَوْتُهُمْ اِلَى الْخَيْرِ

(۱۲) وہ لوگ اذان سے پہلے جاگ گئے تھے۔
کَانُوْا قَدِا نْتَبَهُوْا قَبْلَ الْاَذَانِ

(۱۳) تم لوگ کل کھانے پر مدعو کئے گئے تھے۔
کُنْتُمْ دُعِيْتُمْ الطَّعَامِ اَمْسِ

(۱۴) پارسال عید کی نماز جامع مسجد میں پڑھی گئی تھی۔
کَانَتْ صُلِّيَتْ صَلٰوةُ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ فِي السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۱) مشق نمبر (۶۱)

ماضی استمراری

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) کُنْتُ اَسْتَيْقِظُ صَبَاحًا وَاَتْلُو الْقُرآنَ
میں صبح جاگتا تھا اور قرآن کی تلاوت کرتا تھا۔

(۲) کُنْتُ اَسْمَعُ تَغْرِيْدَ الطُّيُوْرِ عَلَى الْاَغْصَانِ
میں شاخوں پر پرندوں کی چہچہاہٹ سنتا تھا۔

(۳) كَانَ يَسْكُنُ مَعِيْ رَجُلَانِ مِنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ
میرے ساتھ گاؤں کے دو آدمی رہتے تھے۔

(۴) وَكَانَ يَعْمَلَانِ فِي مَعْمَلٍ وَكُنْتُ اَتَعَلَّمُ فِي الْكُلِّيَّةِ
وہ دونوں ایک کارخانے میں کام کرتے تھے اور میں کالج میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔

(۵) كَانَ يَحْرُثُ قَرَوِيٌّ اَرْضَهُ وَيُغَنِّيْ
ایک گاؤں کا رہنے والا اپنے کھیت میں ہل چلاتا تھا اور گانا گاتا تھا۔

(۶) کُنَّا نَخْرُجُ اِلَى الْبُسْتَانِ وَنَنْشِقُ الْهَوَاءَ

ہم باغ کی جانب نکلتے تھے اور ہوا کھاتے تھے۔

(۷) كَانَتْ تَرْقَعُ اُمِّيْ ثِيَابِيْ وَ تَطْبَخُ لِيَ الطَّعَامَ

میری امی میرے کپڑوں کو پیوند لگاتی تھی اور میرے لئے کھانا پکاتی تھی۔

(۸) كَانَتْ تَذْهَبُ اُخْتَایَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَتَتَعَلَّمَان

میری دو ہمشیرائیں مدرسہ میں جاتیں تھیں اور پڑھتیں تھیں۔

(۹) كَانَتْ تَقْطِفُ الْبَنَاتُ الْاَزْهَارَ وَيَفْرَحْنَ

لڑکیاں پھول توڑتی تھیں اور خوش ہوتی تھیں۔

(۱۰) كُنَّ يَسْمَعْنَ الْخُطْبَةَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ

وہ سب خواتین پردے کے پیچھے خطاب سنتی تھیں۔

(۱۱) كُنْتِ تَبْكِيْنَ عَلٰى وَلَدِكِ وَ تَذْكُرِيْنَ حِوَارَهُ

تو اپنے بچے پر روتی تھی اور اس کی گفتگو یاد کرتی تھی۔

(۱۲) كُنَّ تَحْمِلْنَ الْجِرَارَ وَ تَسْقِيْنَ الْحَرْثَ

تم سب عورتیں گھڑے اٹھاتی تھیں اور زمینوں کو پانی پلاتی تھیں

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) میں اس باغ میں ہر روز ٹہلنے آتا تھا۔

كُنْتُ اَجِيُّ فِي هٰذِهِ الْحَدِيْقَةِ كُلَّ يَوْمٍ لِلتَّجَوُّلِ

(۲) اس گھر میں ایک ایرانی تاجر رہتا تھا۔

كَانَ يَسْكُنُ فِي هٰذَا الْمَنْزِلِ تَاجِرٌ اِيْرَانِيٌّ

(۳) وہ مجھ سے کبھی عربی اور کبھی فارسی میں باتیں کرتا تھا۔

كَانَ يَتَكَلَّمُ مَعِيَ اَحْيَانًا فِي الْعَرَبِيَّةِ وَ اَحْيَانًا فِي الْفَارِسِيَّةِ

(۴) میری بہن مجھ سے بڑی محبت کرتی تھی۔
كَانَتْ اُخْتِيْ تُحِبُّنِيْ جِدًّا

(۵) ہم دونوں ایک ساتھ کھیلا کرتے تھے۔
كُنَّا نُلَاعِبُ

(۶) عہد اسلامی میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا تھا۔
كَانَتْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي عَهْدِ الْاِسْلَامِ

(۷) شراب پینے والوں کو کوڑے لگائے جاتے تھے۔
كَانَ شَارِبُوْا الْخَمْرِ يُجْلَدُوْنَ

(۸) کل بڑے زور کی بارش ہو رہی تھی۔
كَانَتِ السَّمَآءُ تُمْطِرُ اَمْسِ مَطَرًا غَزِيْرًا

(۹) فاطمہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی۔
كَانَتْ فَاطِمَةُ تَتْلُو الْقُرْاٰنَ الْمَجِيْدَ

(۱۰) تو مہمانوں کیلئے کھانا پکا رہی تھی۔
كُنْتِ تَطْبُخِيْنَ الطَّعَامَ لِلضُّيُوْفِ

(۱۱) اس کھیت میں کل ایک مور ناچ رہا تھا۔
كَانَ يَرْقُصُ طَاؤُسٌ اَمْسِ فِي هٰذَا الْحَقْلِ

(۱۲) تم دونوں ندی میں تیرنا سیکھ رہے تھے۔
كُنْتُمَا تَتَعَلَّمَانِ السِّبَاحَةَ فِي النَّهْرِ

(۱۳) ہم لوگ آپ کا ایک گھنٹہ سے انتظار کر رہے تھے۔
كُنَّا نَنْتَظِرُكَ مُنْذُ سَاعَةٍ

(۱۴) تم عورتیں قرآن پاک کا درس سن رہی تھیں۔
كُنْتُنَّ تَسْمَعْنَ دَرْسَ الْقُرْاٰنِ

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ عَشَرَ (۲)

بارہواں سبق (۲)

(ماضی استمراری منفی)

ماضی بعید میں چونکہ دونوں فعل ماضی ہی ہوتے ہیں اس لئے شروع میں ما نافیہ بڑھا کر حسب قاعدہ اسے مثبت سے منفی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کُنْتُ ذَهَبْتُ سے مَا کُنْتُ ذَهَبْتُ (میں نہیں گیا تھا)

مگر ماضی استمراری میں چونکہ کان فعل ماضی اور بعد کا فعل فعل مضارع ہوتا ہے اس لئے اس کے منفی صیغے بنانے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) یہ کہ کَانَ کے شروع میں مَا نافیہ بڑھا دیا جائے جیسے مَاکَانَ یَلْعَبُ (وہ) نہیں کھیلتا تھا۔

(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کَانَ کے بعد دوسرے فعل کے شروع میں لائے نفی لگا دیا جائے جیسے کَانَ لَا یَلْعَبُ (وہ نہیں کھیلتا تھا)

اَلتَّمْرِیْنُ (۶۳) مشق نمبر (۶۳)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) مَاکَانَ یَذْهَبُ مُحْمُوْدٌ اِلَی الْمَدْرَسَةِ

محمود مدرسہ نہ جاتا تھا۔

(۲) کَانَ لَایَحْفَظُ اِبْنُكَ دَرْسَهٗ

تیرا بیٹا اپنا سبق یاد نہ کرتا تھا۔

(۳) مَاکُنْتُمْ تَلْعَبُوْنَ فِی الْمُبَارَاةِ

تم لوگ میچ نہیں کھیلتے تھے۔

(۴) كُنْتُمْ لَا تُحْسِنُوْنَ السِّبَاحَةَ مِنْ قَبْلُ

تم اس سے قبل اچھا نہیں تیرا کرتے تھے۔

(۵) مَاكُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ

تو اس سے قبل کوئی کتاب نہیں پڑھتا تھا۔

(۶) كَانُوْا لَايَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوْهُ

وہ لوگ ایک دوسرے کو اس برائی سے نہ روکتے تھے جس کو وہ کرتے تھے۔

(۷) مَا كُنْتِ تَلْعَبِيْنَ مَعَ اَتْرَابِكِ

تو اپنی ہم عمروں کے ساتھ نہیں کھیلتی تھی۔

(۸) كُنْتِ لَا تَقْبَلِيْنَ الْهَدِيَّةَ مِنْ اَحَدٍ

تو کسی سے ہدیہ قبول نہ کرتی تھی۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۴) مشق نمبر (۶۴)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں بنگلہ زبان نہیں سمجھتا تھا۔

مَاكُنْتُ اَفْهَمُ لُغَةَ بَنْجَلَةَ،

(۲) وہ سب اردو زبان نہیں جانتے تھے۔

كَانُوْا لَا يَعْلَمُوْنَ لُغَةَ الْاُرْدِيَّةِ

(۳) میں امتحانات میں فیل نہیں ہوا تھا۔

مَاكُنْتُ رَسَبْتُ فِي الْاِمْتِحَانَاتِ

(۴) ہم لوگ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

مَا كُنَّا نَظْلِمُ عَلٰى اَحَدٍ

(۵) تم لوگ میرے ساتھ ٹہلنے نہیں نکلے تھے۔

مَا كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ مَعِيْ لِلتَّنَزُّهِ

(۶) میرے چچا ریل گاڑی پر سوار نہیں ہوتے تھے۔

كَانَ عَمِّي لَا يَرْكَبُ عَلَى الْقِطَارِ

(۷) میری خادمہ کوئی چیز نہیں چراتی تھی۔

كَانَتْ خَادِمَتِي لَا تَسْرِقُ شَيْئًا

(۸) تو پہلے اچھا کھانا نہیں پکاتی تھی۔

مَاكُنْتِ تُحْسِنِيْنَ الطَّبْخَ قَبْلَ هٰذَا۔

(۹) میرے والد کسی سائل کو واپس نہیں کرتے تھے۔

مَا كَانَ وَالِدِيْ يَرُدُّ سَائِلًا

(۱۰) تم لوگ عربی جلسوں میں شریک نہیں ہوتے تھے۔

مَاكُنْتُمْ تَحْضُرُوْنَ حَفَلَاتٍ عَرَبِيَّةٍ

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نفس کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیتے تھے۔

مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَنْتَقِمُ عَنْ اَحَدٍ لِنَفْسِهِ

(۱۲) آپ کسی کھانے کی مذمت نہیں فرماتے تھے اور نہ اس کی بہت تعریف ہی کرتے تھے۔

مَاكَانَ يَذُمُّ طَعَامًا وَلَايَمْدَحُهُ جِدًّا

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۵) مشق نمبر (۲۵)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) صاف ہوا صحت کے لئے مفید ہے۔

اَلْهَوَاءُ الصَّافِي نَافِعٌ لِلصِّحَّةِ

(۲) تیرنا ایک اچھی ورزش ہے۔
اَلسِّبَاحَةُ تَمْرِيْنٌ جَيِّدٌ / رِيَاضَةٌ جَيِّدَةٌ

(۳) میری دونوں بہنیں بیمار ہیں۔
اُخْتَایَ مَرِيْضَتَانِ

(۴) اس شہر کے مسلمان خوشحال ہیں۔
مُسْلِمُو هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ مُتَنَعِّمُوْنَ

(۵) تمہارے دونوں بھائی بڑے محنتی ہیں۔
اَخَوَاكَ مُجِدَّانِ جِدًّا

(۶) میرے چچا پوسٹ آفس میں کام کرتے ہیں۔
كَانَ عَمِّيْ يَعْمَلُ فِي مَكْتَبِ الْبَرِيْدِ

(۷) میرے والد نے مجھے ایک انعام دیا ہے۔
قَدْ اَعْطَانِي اَبِيْ جَائِزَةً

(۸) یہ لڑکے مدرسے نہیں جاتے اور دن بھر کھیلتے ہیں۔
هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ لَايَذْهَبُوْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَيَلْعَبُوْنَ طُوْلَ النَّهَارِ

(۹) یہ گھڑی دس بجے بند ہوگئی تھی۔
قَدْ كَانَتْ هٰذِهِ السَّاعَةُ وَقَفَتْ فِي السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ

(۱۰) کل ہم لوگ اسٹیشن گئے تھے۔
كُنَّا ذَهَبْنَا اِلَى الْمُحَطَّةِ اَمْسِ

(۱۱) ایک دیہاتی گا رہا تھا اور بکریاں چرا رہا تھا۔
كَانَ قَرَوِيٌّ يُغَنِّي وَيَرْعَى الشِّيَاهَ

(۱۲) دو دوست ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے۔

كَانَ الصَّدِيْقَانِ يُسَافِرَانِ مَعًا فِي السَّفَرِ

(۱۳) میں ایک عربی مقالہ لکھ رہا ہوں۔

اَكْتُبُ مَقَالَةً عَرَبِيَّةً

(۱۴) لڑکیاں کھیل رہی ہیں اور خوش ہو رہی ہیں۔

اَلْبَنَاتُ يَلْعَبْنَ وَ يَفْرَحْنَ

(۱۵) تم دونوں ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے۔

كُنْتُمَا لَا تَتَعَارَفَانِ

(۱۶) ہم کل ایکسپریس سے دہلی جائیں گے۔

سَنَذْهَبُ اِلَى الدِّهْلِي بِالْقِطَارِ السَّرِيْعِ غَدًا

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۶) مشق نمبر (۲۶)

(فی الانشاء) (انشاء کے بارے میں)

اپنے دار الاقامہ پر جملہ اسمیہ کے چھ جملے ایسے لکھو جن میں تذکیر وتانیث واحد تثنیہ جمع میں مبتدا اور خبر کی مطابقت دکھا سکو۔

(۱) دَارُ اِقَامَتِنَا عِمَارَةٌ ذَاتُ ثَلَاثَةِ اَدْوَارٍ

(۲) وَكُلُّ الْاَدْوَارِ مُخْتَصَّةٌ بِالطُّلَّابِ الْمُقِيْمِيْنَ

(۳) وَدَوْرَاهَا الْعُلْوِيَّانِ مُخْتَصَّانِ بِالطَّلَبَةِ الْكِبَارِ

(۴) وَغُرْفَتَاهَا الْوُسْطِيَّتَانِ مُخْتَصَّتَانِ بِالْاَسَاتِذَةِ

(۵) وَحُجُرَاتُهَا مُزَيَّنَةٌ بِالْجُدْرَانِ الْمُجَصَّصَةِ وَالْفُرُشِ الْغَالِيَةِ وَالْمَصَابِيْحِ الْكَهْرُبَائِيَّةِ

(۶) وَسُكَّانُهَا كُلُّهُمْ مُلْزَمُوْنَ بِكَنْسِهَا وَتَنْظِيْفِهَا

(۲) اپنے کمرہ پر جملہ فعلیہ کے کم از کم دس جملے ایسے لکھو جن میں فعل مضارع اور فعل

ماضی کی کل قسمیں آجائیں۔ مضمون کی وضاحت کے لئے جملہ اسمیہ سے بھی مدد لو۔

(۱) مَاكَانَ لَنَا مَحَلُّ السَّكَنِ فِي الْجَامِعَةِ حِيْنَ انْتَسَبْنَا إِلَيْهَا

(۲) فَطَالَبْنَا الْمُدِيْرَ إِنْشَاءَ حُجْرَةٍ لِسُكْنَانَا

(۳) فَانْشَأَ حَضْرَتُهُ غُرْفَةً فَسِيحَةً تَسَعُ جَمِيْعَ الزُّمَلَاءِ اسْتِجَابَةً لِطَلَبِنَا

(۴) وَقَدْ كُنَّا نُسَاهِمُ الْعُمَّالَ فِي بِنَاءِ هَا أَيْضًا

(۵) فَنَشَئَتْ غُرِفَةٌ جَمِيْلَةٌ حَافِلَةٌ وَفْقَ رَغْبَتِنَا۔

(۶) وَكَانَ الْفَرَاغُ مِنْ بِنَاءِ هَا فِي الْأُسْبُوعِ الْمَاضِي

(۷) وَمَا ادَّخَرَ الْبَنَّاؤُوْنَ وُسْعَهُمْ فِي تَشْدِيْدِهَا وَتَزْيِيْنِهَا

(۸) بُنِيَتْ عِمَارَتُهُ بِالْآجُرِّ ثُمَّ سُقِّفَتْ بِالْعَارِضَاتِ الْمَعْدِنِيَّةِ الْمَتِيْنَةِ

(۹) وَبَقِيَ عَمَلُ التَّبْيِيْضِ فَسَتُبَيَّضُ حِيْطَانُهَا عَنْ قَرِيْبٍ

(۱۰) وَنُحِبُّ غُرْفَتَنَا الْحَبِيْبَةَ بِصَمِيْمِ فُؤَادِنَا وَلَانُقَصِّرُ فِي تَنْظِيْفِهَا وَالتَّعَهُّدِ بِهَا۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِی عَشَرَ (۱)

بارہواں سبق (۱)

(فعل امر)

فعل امر کی تعریف درس نمبر ۸ میں تم نے پڑھی ہے۔ ذیل میں اس کے بنانے کا قاعدہ لکھا جاتا ہے۔

(۱) فعل امر حاضر معروف مضارع حاضر معروف سے بنایا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ

(۱) سب سے پہلے علامت مضارع حذف کر دی جائے۔

(۲) علامت مضارع حذف کرنے کے بعد پہلا حرف اگر ساکن رہ جائے تو شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دو جیسے تکْتُبُ سے اُکْتُبْ وغیرہ۔

(۳) مضارع کے عین کلمہ اگر ضمہ ہو تو ہمزہ وصل کو بھی ضمہ دے دو اور اگر مضارع کے عین کلمہ کو کسرہ ہو تو دونوں صورتوں میں ہمزہ وصل مکسور لاؤ جیسے تکْتُبُ سے اُکْتُبْ اور تَفْتَحُ و تَضْرِبُ سے اِفْتَحْ و اِضْرِبْ

(۴) حرف آخر کو ساکن کر دو اگر کوئی علت ہو تو بالکل ہی حذف کر دو جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ اور تَخْشٰی سے اِخْشَ اور تَرْمِیْ سے اِرْمِ وغیرہ۔

(۵) دونوں تثنیہ اور جمع مذکر اور واحد مونث حاضر سے نون اعرابی گرا دو۔

(۲) امر معروف اور امر متکلم کے صیغے بھی آتے ہیں ان کے بنانے کا قاعدہ امر حاضر کے قاعدے سے کچھ مختلف ہے اور وہ یہ ہے کہ

(۱) علامت مضارع کو باقی رکھتے ہوئے لام امر بڑھا دو اور آخری حرف کو

ساکن کر دو۔

(۲) امر حاضر کی طرح امر غائب سے بھی نون اعرابی (تثنیہ وجمع مذکر کا نون) گرادو

(۳) اسی طرح آخر میں اگر کوئی حرف علت ہو تو اس سے حذف کر دو۔

(ذیل میں امر کی پوری گردان لکھی جاتی ہے مگر یہ یاد رکھو کہ امر حقیقی امر حاضر ہی کو کہتے ہیں۔)

لِيَكْتُبْ، لِيَكْتُبَا، لِيَكْتُبُوْا	اُكْتُبْ، اُكْتُبَا، اُكْتُبُوْا
لِتَكْتُبْ، لِتَكْتُبَا، لِتَكْتُبْنَ	اُكْتُبِيْ، اُكْتُبَا، اُكْتُبْنَ

لِاَكْتُبْ، لِنَكْتُبْ

فائدہ: علامت مضارع حذف کرنے کے بعد اگر پہلا حرف ساکن نہ رہے تو ہمزہ وصل بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے جیسے يَدْعُ سے دَعْ، يُعَلِّمُ سے عَلِّمْ، يَتَعَلَّمُ سے تَعَلَّمْ اور يَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلْ

(۲) باب افعال میں ہمزہ قطعی (اصلی) ہوتا ہے اس لئے اس کے امر میں تم ہمزہ مفتوح دیکھو گے، جیسے اَحْسِنْ، اَكْرِمْ وغیرہ۔۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٦٧) مشق نمبر ٦٧

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور خود بھی اس پر قائم رہیں۔

(۲) مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جو تم کو رسول دے تم اس کو لے لو اور جس سے تم کو روکے اس سے رک جاؤ۔

(۳) اَوْفُوْا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

تم پورا ناپو جب تم ناپ کر دو اور سیدھے ترازو کے ساتھ تو لو۔

(۴) قَالَ اللّٰهُ لِمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِذْهَبَا اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى

کہا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون کو تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ بے شک اس نے سرکشی کی۔

(۵) فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلاً لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْيَخْشٰى

پس تم اس کو نرم انداز سے بات کہو شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے۔

(۶) وَقِيْلَ لِمَرْيَمَ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا

اور کہا گیا مریم کو پس کھا تو اور پی تو اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر۔

(۷) اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا

جب تم میں سے بچے بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں پس اجازت طلب کریں۔

(۸) اِجْلِسْ وَاسْتَرِحْ وَلْأَذْهَبْ أَنَا اِلَى السُّوْقِ

تو بیٹھ اور آرام کر اور میں بازار کی طرف جاؤں۔

(۹) اِكْتَرِلِىْ مَرْكَبَةً وَلِيَدْعُ اَحْمَدُ حَمَّالاً

تو میرے واسطے کرایے پر گاڑی لے اور احمد قلی کو بلائے۔

(۱۰) اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

مومن کی فراست سے بچو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(۱۱) اَكْرِمُوْا الضُّيُوْفَ وَاَحْسِنُوْا مَثْوَاهُمْ

مہمانوں کا اکرام کرو اور انہیں اچھا مقام دو۔

(۱۲) عَلِّمْنَ اَوْلَادَكُنَّ الْاَدَبَ وَالدِّيْنَ

تم عورتیں اپنی اولاد کو ادب اور دین کی تعلیم دو۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٦٨)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) صبح سویرے اٹھو اور اللہ کا نام لو۔

اِسْتَيْقِظُوا فِي الصَّبَاحِ الْبَاكِرِ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

(۲) چاق و چوبند رہ اور کاہلی چھوڑ

اُنْشَطْ وَاتْرُكِ الْكَسْلَ

(۳) ماں باپ کا کہا مان اور ان کی عزت کر۔

اِمْتَثِلْ اَمْرَ اَبَوَيْكَ وَاَكْرِمْهُمَا

(۴) فاطمہ خاموش رہ اور میری بات سن

يَافَاطِمَةُ اسْكُتِيْ وَاسْمَعِي كَلَامِيْ

(۵) گھر کی خادمہ جھاڑو دے اور برتن صاف کرے۔

لِتَكْنِسْ خَادِمَةُ الْبَيْتِ وَلِتُنَظِّفِ الْاَوَانِي

(۶) تم عورتیں کھانا پکاؤ اور بچوں کو کھلاؤ۔

اُطْبُخْنَ الطَّعَامَ وَاَطْعِمْنَ الْاَطْفَالَ

(۷) یہ لڑکیاں اب پردہ کریں۔

لِتَحْتَجِبْ هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ الْاٰنَ

(۸) خدا کی نافرمانی (معصیت) سے بچو۔

اِتَّقُوْا مَعْصِيَةَ اللّٰهِ

(۹) اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔

صَاحِبْ مَجَالِسَ الصُّلَحَاءِ

(۱۰) غریبوں پر ترس کھاؤ اور ان کی مدد کرو۔

اِرْحَمِ الْفُقَرآءَ وَانْصُرْهُمْ

(۱۱) تم دونوں سامان کی حفاظت کرو۔

اِحْفِظَا الْمَتَاعَ

(۱۲) تم لوگ مقالے لکھو اور میں تقریر کروں۔

اُكْتُبُوْا الْمَقَالَاتِ وَلِاَخْطُبْ

(۱۳) محمود شعر پڑھے اور لوگوں کو سنائے۔

لِيَنْشُدْ مَحْمُوْدُ نِ الشِّعْرَ وَلْيُسْمِعِ النَّاسَ

(۱۴) وہ لوگ دشمن سے ہوشیار رہیں۔

لِيُحَاذِرُوْا مِنَ الْعَدُوِّ

(۱۵) اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو۔

اِلْقِ اَخَاكَ بِوَجْهِ طَلَقٍ

اَلدَّرْسُ الثَّانِی عَشَرَ (۲)

بارہواں سبق (۲)

فعل نہی

فعل نہی جو امر ہی کی ایک قسم ہے اور جس میں کسی کام سے باز رہنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ یہ بھی فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔

(۱) علامت مضارع کو باقی رکھتے ہوئے شروع میں لائے نہی بڑھا دو اور حرف آخر کو ساکن کردو۔ (۲) امر کی طرح نہی بھی تثنیہ جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی حذف کر دیا جاتا ہے (۳) اور اسی طرح آخر میں اگر کوئی حرف علت ہو تو اسے بھی گرادیا جاتا ہے جیسے لَا تَدْعُ، لَا تَخْشَ۔

ذیل میں فعل نہی کی پوری گردان لکھی جاتی ہے مگر امر ہی کی طرح نہی حقیقی کے بھی حاضر کے چھ صیغے اصلی ہیں۔

لَا يَكْتُبْ	لَا يَكْتُبَا	لَا يَكْتُبُوْا
لَا تَكْتُبْ	لَاتَكْتُبَا	لَايَكْتُبْنَ
لَا تَكْتُبْ	لَا تَكْتُبَا	لَاتَكْتُبُوْا
لَاتَكْتُبِیْ	لَا تَكْتُبَا	لَا تَكْتُبْنَ
لَا اَكْتُبْ	لَا نَكْتُبْ	

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۹) مشق نمبر (۶۹)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) لَاتَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ

اللہ کے ساتھ دوسرا معبود مت بنا۔

(۲) لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اللہ کے ساتھ شریک مت کر بے شک شرک البتہ بڑا ظلم ہے۔

(۳) لَاتُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ جِهَادًا كَبِيْرًا

کافروں کی فرمانبرداری مت کر اور ان کے ساتھ زوردار جہاد کر۔

(۴) لَاتَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ

مت ڈال اپنے ہاتھ کو اپنی گردن کے ساتھ بندھا ہوا۔

(۵) وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

مت پھیلا اس کو پوری طرح پھیلانا۔

(۶) لَاتَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

اپنے مالوں کو آپس میں ناحق مت کھاؤ۔

(۷) لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ

اپنی اولاد کو اموال کے خوف سے مت قتل کرو۔

(۸) لَاتَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا

زمین پر اکڑ کر مت چل۔

(۹) لَاتَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

اس چیز کے پیچھے مت پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔

(۱۰) لَاتَجَسَّسُوْا وَلَايَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

نہ کسی کا راز تلاش کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔

(۱۱) لَايَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ

کوئی قوم کسی قوم سے مذاق نہ کرے شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔

(۱۲) لَاتَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

اپنے آپ کو عیب مت لگاؤ اور مت پکارو ایک دوسرے کو چڑانے والے ناموں سے۔

(۱۳) وَلَا تَبْخَسُوْا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ

لوگوں کو ان کی چیز کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے ہوئے مت پھرو۔

(۱۴) اِلْزَمْنَ بُيُوتَكُنَّ وَلَا تَخْرُجْنَ سَافِرَاتٍ

اپنے گھروں کو لازم پکڑو اور بے پردہ مت نکلو۔

(۱۵) لَاتَتَحَدَّثْ بِكُلِّ ماسَمِعْتَ

تو ہر سنی ہوئی بات کو مت بیان کر۔

(۱۶) لَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط ، بَلْ اَحْيَاءٌ

مت کہو ان کو مردہ جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں بلکہ وہ زندہ ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۰) مشق نمبر (۷۰)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اللہ کی بندگی کرو اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

اُعْبُدُوْا اللّٰهَ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَتِهٖ

(۲) اپنے فرائض کی ادائیگی میں کاہلی نہ کرو۔

لَاتُسَاهِلُوْا فِي اَدَاءِ وَاجِبَاتِكُمْ

(۳) اللہ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہ کرو۔

لَاتُطِيْعُوْا اَحَدًا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

(۴) خدا کے سواء کسی سے نہ ڈرو۔

لَاتَخْشَوْا اِلَّا اللّٰهَ

(۵) ماں باپ کی خدمت کرو اور ان کے لئے اف نہ کہو۔

اِخْدِمُوْا اَبَوَيْكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا لَهُمَا اُفٍّ۔

(۶) یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

اَحْسِنُوْا اِلَى الْيَتَامٰى

(۷) غریبوں کی مدد کرو اور ان پر ظلم نہ کرو۔

اُنْصُرُوْا الْغُرَبَآءَ وَلَا تَظْلِمُوْا عَلَيْهِمْ

(۸) تم دونوں دوپہر میں گھر سے نہ نکلو۔

لَاتَخْرُجَا مِنَ الْبَيْتِ فِي الظَّهِيْرَةِ

(۹) فاطمہ! گڑیا سے کھیل اور چاقو سے نہ کھیل۔

يَافَاطِمَةُ اِلْعَبِي بِالدُّمْيَةِ وَلَا تَلْعَبِي بِالسِّكِّيْنِ

(۱۰) اپنے بھائی کا عذر قبول کر۔

اِقْبَلْ عُذْرَ اَخِيْكَ

(۱۱) تم عورتیں بے پردہ نہ نکلو۔

لَاتَخْرُجْنَ بِغَيْرِ الْحِجَابِ

(۱۲) فواحش کے قریب نہ جاؤ۔

لَاتَقْرَبِ الْفَوَاحِشَ

(۱۳) خالد تو یہیں بیٹھ اور محمود بازار جائے۔

يَاخَالِدُ اِجْلِسْ هٰهُنَا وَلْيَذْهَبْ مَحْمُوْدٌ اِلَى السُّوْقِ

(۱۴) ہم میں سے ہر شخص مظلوموں کی مدد کرے۔

لِيُعِنْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا الْمَظْلُوْمِيْنَ

(۱۵) وہ دونوں میرے معاملہ میں مداخلت نہ کریں۔

لَایَتَدَ خَّلَا فِی اَمْرِیْ

(۱۶) تو لالٹین جلا میں کھڑکیاں کھولوں۔

اَوْقِدِ الْمِصْبَاحَ وَلَاَفْتَحِ الشَّبَابِیْکَ

(۱۷) کوئی طالب علم دوپہر کے وقت مدرسے سے باہر نہ جائے۔

لَایَذْهَبْ طَالِبٌ عِنْدَ الظَّهِیْرَةِ خَارِجَ الْمَدْرَسَةِ

(۱۸) سچ بولنے کی عادت ڈالو کبھی جھوٹ نہ بولو

اِعْتَادُوْا الصِّدْقَ وَ لَا تَکْذِبُوْا اَبَدًا

(۱۹) آج تم دونوں عجائب گھر نہ جاؤ

لَا تَذْهَبَا الْیَوْمَ اِلٰی دَارِ الْاٰثَارِ

(۲۰) تم عورتیں یہاں نہ بیٹھو۔

لَا تَجْلِسْنَ هٰهُنَا

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَرَ

(تیرھواں سبق)

مبتداء کی خبر جب کہ جملہ یا شبہ جملہ ہو

جملہ فعلیہ سے پہلے جملہ اسمیہ کی جتنی مشقیں دی گئی ہیں۔ ان سب میں خبر یا تو مفرد تھی یا مرکب ناقص جیسے اَلتِّلْمِیْذُ مُجْتَهِدٌ اور اَلْقُرآنُ کِتَابُ اللّٰهِ

اب ہم تم کو اس سے مزید یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح مبتداء کی خبر مفرد یا مرکب ناقص آتی ہے اسی طرح اس کی خبر جملہ اسمیہ جملہ فعلیہ اور شبہ جملہ بھی آتی ہے۔ مگر ہم صرف یہاں پر جملہ فعلیہ لکھتے ہیں۔ جملہ اسمیہ[1] اور شبہ جملہ[2] کی مشق آگے آئے گی۔

ذیل کے جملے پڑھو۔

(۱) اَلْوَلَدُ یَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ　　(۲) اَلْوَلَدَانِ یَذْهَبَانِ اِلَی الْمَدْرَسَةِ

(۱) اَلْبِنْتُ تَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ　　(۲) اَلْبِنْتَانِ تَذْهَبَانِ اِلَی الْمَدْرَسَةِ

(۳) اَلْاَوْلَادُ یَذْهَبُوْنَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ

(۳) اَلْبَنَاتُ یَذْهَبْنَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ

مبتداء وخبر کی ترکیب کے سلسلہ میں تم کو یہ بات معلوم ہے کہ تذکیر و تانیث

---

[1] جملہ اسمیہ جیسے اَلْوَلَدُ مَلَابِسُهٗ نَظِیْفَةٌ، اَلْوَلَدَانِ مَلَابِسُهُمَا نَظِیْفَةٌ، اَلْاَوْلَادُ مَلَابِسُهُمْ نَظِیْفَةٌ دیکھو ان میں ہٗ هُمَا اور هُمْ کے ضمائر مبتدا کی مناسبت سے بدلتے گئے ہیں۔ درحقیقت یہی ضمائر مبتداء خبر کے درمیان ربط کا کام دیتے ہیں۔ اوپر جملہ فعلیہ میں بھی ضمیر ہی پہلے بدلی ہے۔ پھر ضمیر کی مناسبت سے فعل بھی بدلتا گیا ہے۔ کیونکہ فعل کا فاعل جب ضمیر ہو تو فعل ضمیر کے مطابق آتا ہے دیکھو درس نمبر ۷

[2] شبہ جملہ سے مراد ظرف زماں ظرف مکاں اور جار مجرور ہوئے جیسے اَلرَّاحُ بَعْدَ التَّعْبِ، اَلْقَلَمُ تَحْتَ الْوِسَادَةِ، اَلنَّجَاةُ فِی الصِّدْقِ وغیرہ۔

واحد وجمع اور تثنیہ میں خبر اپنے مبتداء کے مطابق آتی ہے۔

اچھا اب اوپر کی مثالوں میں غور کرو یہ سب جملہ اسمیہ (مبتداء وخبر) ہیں۔ کیونکہ یہ سب اسم سے شروع ہوتے ہے[۳]۔ پھر اَلْوَلَدُ، اَلْوَلَدَانِ وغیرہ پر غور کرو یہ سب مبتداء ہیں[۴] اور بعد کا جملہ (یَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ، یَذْهَبَانِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ) ان کی خبر کیونکہ بغیر خبر کے جملہ پورا نہیں ہوتا۔

اب اس کے بعد یَذْهَبُ کی مختلف شکلوں پر غور کرو۔ ان کے فاعل خود ان کی ضمائر ہیں۔ جو مبتداء کی طرف لوٹتے ہیں۔ پھر ضمائر کی مناسبت سے انہیں ضمائر کے مطابق ذھب فعل بھی بدلتا گیا ہے تاکہ مبتداء وخبر میں مطابقت ہو سکے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۷) مشق نمبر (۱۷)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَلتِّلْمِيْذُ اللُّعُوْبُ سَقَطَ فِى الْاِمْتِحَانِ

کھیل کی طرف دھیان رکھنے والا لڑکا امتحان میں فیل ہو گیا۔

(۲) ذٰلِكَ الْقَرَوِىُّ نَالَ جَائِزَةً بِحُسْنِ عَمَلِهٖ فِى الزَّرْعِ

اس پینڈو آدمی نے کھیتی میں حسن کارکردگی کی وجہ سے انعام پایا۔

(۳) الشُّرْطِيَانِ قَبَضَا عَلٰى لِصٍّ

دو سپاہیوں نے چور کو پکڑ لیا۔

(۴) اَخَوَا عَلِيٍّ سَافَرَا اِلٰى دِهْلِى

علی کے دو بھائیوں نے دہلی کی طرف سفر کیا۔

(۵) هٰذَانِ الْوَلَدَانِ مُنِعَا عَنِ الْاِمْتِحَانِ

[۳] دیکھو درس نمبر ۶

[۴] یہ سب مبتداء ہونگے ذَهَبَ ذَهَبَا وغیرہ کے فاعل نہیں بن سکتے کیونکہ فاعل اپنے فعل سے پہلے نہیں آتا۔

یہ دولڑکے امتحان سے روک دیئے گئے۔

(۶) اُولٰئِكَ التَّلَامِيْذُ خَطَبُوْا بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ

ان شاگردوں نے عربی زبان میں تقریریں کیں۔

(۷) خَادِمَةُ عَلِيٍّ طَبَخَتْ لَنَا الطَّعَامَ

علی کی نوکرانی نے ہمارا کھانا پکایا۔

(۸) اُخْتَایَ قَدْ حَفِظَتَا الْقُرْآنَ

میری دو بہنوں نے قرآن حفظ کرلیا ہے۔

(۹) اَلْعَرْبِيُّوْنَ سَمَوْ بِالْعِلْمِ وَالْاِخْتِرَاعِ

یورپی لوگ علم اورنئی دریافتوں کی وجہ سے ترقی کر گئے۔

(۱۰) اَنْتُمْ وَجَدْتُّمْ عَلَيَّ فِي اَمْرٍ تَافِهٍ

تم مجھ سے معمولی سے معاملے پر ناراض ہو گئے۔

(۱۱) اَلْبَنَاتُ اَوْقَدْنَ الْمَوْقِدَ بِالْكِبْرِيْتِ

لڑکیوں نے دیا سلائی سے چولھا جلایا۔

(۱۲) اَلْعَوَاصِفُ اِقْتَلَعَتِ الْاَشْجَارَ

آندھیوں نے درخت جڑ سے نکال دیئے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۲) مشق نمبر (۷۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) اس نے اپنی کتاب پھاڑ دی۔

ذَالِكَ الْوَلَدُ مَزَّقَ كِتَابَهُ

(۲) شیشے کا گلاس ٹوٹ گیا۔

كَأْسُ الزُّجَاجِ اِنْكَسَرَ

(۳) میرے والد کے دونوں پیر سوج گئے۔
قَدَمَا وَالِدِیْ تَوَرَّمَتَا

(۴) ان دو پہرے داروں نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا۔
هٰذَانِ الْخَفِيْرَانِ قَاوَمَا الْحَرَامِيِّيْنَ

(۵) تم دونوں نے ایک ہرن کا شکار کیا۔
اَنْتُمَا صِدْتُّمَا غَزَالَةً

(۶) وہ سب لیڈر گرفتار کر لئے گئے۔
اُولٰئِكَ الزُّعَمَاءُ قَدْ قُبِضَ عَلَيْهِمْ

(۷) محنتی لڑکے امتحان میں کامیاب ہوئے۔
اَلْاَوْلَادُ الْمُجْتَهِدُوْنَ فَازُوْا فِی الْاِخْتِبَارِ

(۸) طارق بن زیاد نے اندلس کو فتح کیا۔
طَارِقٌ بْنُ زِيَادٍ فَتَحَ الْاُنْدُلُسَ

(۹) مسلمان فوجیوں نے اپنی کشتیاں جلا دیں۔
اَلْجُنْدِيُّوْنَ الْمُسْلِمُوْنَ حَرَّقُوْا قَوَارِبَهُمْ

(۱۰) خالد بن ولید جنگ یرموک میں معزول کئے گئے۔
خَالِدٌ بْنُ وَلِيْدٍ عُزِلَ فِی حَرْبِ يَرْمُوْكَ

(۱۱) میرے والدین نے اس سال خانہ کعبہ کی زیارت کی۔
اَبَوَایَ زَارَا بَيْتَ اللّٰهِ فِی هٰذِهِ السَّنَةِ

(۱۲) آپ لوگوں نے بڑی تاخیر فرمائی۔
اَنْتُمْ تَاَخَّرْتُمْ جِدًّا

(۱۳) ان بچیوں نے اس سال رمضان کے روزے رکھے۔

هٰؤُلَآءِ الْبَنَاتُ صُمْنَ رَمَضَانَ فِی هٰذِهِ السَّنَةِ

(۱۴) ہم لوگ دو پہر میں بازار جانے سے روک دیئے گئے۔

نَحْنُ نُهِيْنَا عَنِ الذِّهَابِ اِلَی السُّوقِ عِنْدَ الظَّهِيْرَةِ

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۳) مشق نمبر (۷۳)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَلْاِنْسَانُ يَسْتَفِيْدُ مِنَ الْقِرَأَةِ

انسان پڑھائی سے استفادہ کرتا ہے۔

(۲) اَلْكَلْبُ يَحْرِسُ الْمَنَازِلَ وَالْمَزَارِعَ

کتا گھروں اور کھیتوں کی رکھوالی کرتا ہے۔

(۳) اَلْفَلَّاحُ يَحْرِثُ الْاَرْضَ وَيَسْقِيْهَا

کاشتکار زمین میں ہل چلاتا ہے اور اسے پانی دیتا ہے۔

(۴) هٰذَانِ الثَّوْرَانِ يَجُرَّانِ الْمِحْرَاثَ

یہ دونوں بیل ہل چلا رہے ہیں۔

(۵) هٰؤُلَآءِ التَّلَامِيْذُ يَبْتَعِدُوْنَ عَنِ الرَّذِيْلَةِ

یہ شاگرد بری عادتوں سے دور رہتے ہیں۔

(۶) هٰذِهِ الْبَقَرَاتُ لَاتَرْعَی الْكَلَأَ

یہ گائیں چارہ نہیں کھاتیں

(۷) اَلْوَالِدَانِ يَرْضَيانِ عَنِ الْوَلَدِ الْبَارِّ

ماں باپ فرمانبردار لڑکے سے راضی ہوتے ہیں۔

(۸) اَلرِّجَالُ يَكِدُّوْنَ لِكَسْبِ الْقُوْتِ

لوگ روزی کمانے کیلئے مشقت اٹھاتے ہیں۔

(۹) اَلنِّسَآءُ یَقُمْنَ بِشُئُونِ الْمَنَازِلِ
خواتین گھروں کا کام سرانجام دیتی ہیں۔

(۱۰) اَلْاُمَّهَاتُ یُسْدِیْنَ النَّصِیْحَةَ لِاَوْلَادِهِنَّ
مائیں اپنی اولاد سے ہمدردی کرتی ہیں۔

(۱۱) اَلسُّفُنُ تَجْرِیْ عَلَی الْمَاءِ
کشتیاں پانی پر چلتی ہیں۔

(۱۲) اَلْاَخَوَاتُ الثَّلَاثُ یَذْهَبْنَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ
تینوں بہنیں مدرسہ جاتی ہیں۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۷۴) مشق نمبر (۷۴)

(۱) سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔
اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ مِنَ الْمَشْرِقِ

(۲) ستارے آسمان میں جگمگاتے ہیں۔
اَلْکَوَاکِبُ تَلَاْلَا فِی السَّمَآءِ

(۳) ہم لوگ دارالعلوم ندوہ میں پڑھتے ہیں۔
نَحْنُ نَقْرَاُ فِی دَارِ الْعُلُوْمِ النَّدْوَةِ

(۴) تم دونوں علی گڑھ کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔
نَحْنَ نَدْرَسُ فِی کُلِّیَةَ عَلِی کَرْہ

(۵) مسلمان لڑکے پڑھنے میں زیادہ محنت نہیں کرتے۔
اَلطُّلَابُ الْمُسْلِمُوْنَ لَایَجْتَهِدُوْنَ جِدًّا فِی التَّعْلِیْمِ

(۶) یہ دونوں لڑکے دارالاقامہ میں رہتے ہیں۔
هٰذَانِ الْوَلَدَانِ یَسْکُنَانِ فِی دَارِ الْاِقَامَةِ

(۷) یہ لڑکیاں دن بھر اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلتی ہیں۔

هٰؤُلَآءِ الْبَنَاتُ يَلْعَبْنَ مَع زَمِيْلَاتِهِنَّ كُلَّ الْيَوْمِ

(۸) زیادہ کھانا معدہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

كَثْرَةَ الْاَكْلِ تَضُرُّ الْمِعَدَةَ

(۹) ورزش اعصاب اور پٹھوں کو مضبوط بناتی ہے۔

الرِّيَاضَةُ تُقَوِّى الْاَعْصَابَ

(۱۰) بلی اپنے ناخن سے جھنجھوڑتی ہے۔

اَلْهِرَّةُ تَهُزُّ بِاَظْفَارِهَا

(۱۱) شیر کسی کا جھوٹا نہیں کھاتا۔

اَلْاَسَدَ لَايَاكُلُ سُوْرَ اَحَدٍ

(۱۲) پرندے شاخوں پر چہچہاتے ہیں۔

اَلطُّيُوْرُ تَتَغَرَّدُ عَلَى الْغُصُوْنِ

(۱۳) مچھلیاں پانی میں زندگی بسر کرتی ہیں۔

اَلْاَسْمَاكُ تَعِيْشُ فِى الْمَاءِ

(۱۴) مائیں اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہیں۔

اَلْاُمَّهَاتُ يُرَبِّيْنَ اَطْفَالَهُنَّ

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۵) مشق نمبر (۷۵)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَبِى كَانَ يَسْهَرُ اللَّيْلَ وَيَتَهَجَّدُ

میرے ابا جان رات کو بیدار ہوتے اور تہجد ادا کرتے تھے۔

(۲) اُمِّى كَانَتْ تُصَلِّىْ فِى هٰذِهِ الْغُرْفَةِ

میری امی اس کمرے میں نماز ادا کرتی تھی۔

(۳) نَبِیُّ اللّٰہِ اِسۡمٰعِیۡلُ کَانَ یَاۡمُرُ اَھۡلَـہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ

اللہ کے نبی اسمٰعیل اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے۔

(۴) اَصۡحَابُ الۡحِجۡرِ کَانُوۡا یَنۡحَتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا

اصحاب حجر (پتھروں والے) پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے۔

(۵) اُولٰٓئِکَ کَانُوۡا لَایَتَنَاھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ

وہ لوگ ایک دوسرے کو برائی سے نہ روکتے تھے۔

(۶) اُولٰٓئِکَ النِّسۡوَۃُ کُنَّ لَایَخۡرُجۡنَ مِنَ الدُّوۡرِ

وہ خواتین گھر سے نہیں نکلتی تھیں۔

(۷) بَقَرَتِیۡ مَاکَانَتۡ تَنۡطِحُ وَلَا تَرۡکُلُ

میری گائے نہ سینگ مارتی تھی نہ دولتی مارتی تھی۔

(۸) خَادِمَتِیۡ کَانَتۡ تَنۡزِعُ الدَّلۡوَ وَتَمۡلَاُ جَرَّتَھَا

میری نوکرانی ڈول کھینچتی تھی اور اپنا مٹکا بھرتی تھی۔

(۹) ھٰذَانِ الۡکَبۡشَانِ کَانَ یَتَنَاطِحَانِ

یہ دو مینڈھے ایک دوسرے کو سینگ مارتے تھے۔

(۱۰) ذَانِکَ التِّلۡمِیۡذَانِ کَانَا رَسَبَا فِی الۡاِمۡتِحَانِ

وہ دو شاگرد امتحان میں فیل ہو گئے تھے۔

(۱۱) اُولٰٓئِکَ الطَّلَبَۃُ کَانُوۡا لَعِبُوۡا فِی الۡمُبَارَاۃِ

وہ طالب علم میچ کھیلتے تھے۔

(۱۲) ھٰٓؤُلَآءِ الۡبَنَاتُ کُنَّ شَھِدۡنَ الۡحَفۡلَۃَ

یہ لڑکیاں جلسے میں حاضر ہوتی تھیں۔

(۱۳) اُولٰئِكَ كَانُوْا يَئِدُوْنَ بَنَاتِهِمْ اَيَّامَ الْجَاهِلِيَّةِ

وہ لوگ اپنی لڑکیاں جاہلیت کے زمانے میں زندہ دفن کر دیتے تھے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۷٦) مشق نمبر (۷٦)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میرا باغ اس سال خوب پھلا۔

حَدِيْقَتِيْ اَثْمَرَتْ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ جَيِّدًا

(۲) یہ درخت پچھلے سال لگائے گئے تھے۔

هٰذِهِ الْاَشْجَارُ كَانَتْ غُرِسَتْ فِي الْعَامِ السَّافِلِ

(۳) یہ دونوں آدمی بمبئی میں تجارت کرتے تھے۔

هٰذَانِ الرَّجُلَانِ كَانَ يَتَّجِرَانِ فِي بَمْبَائِى

(۴) میرے والد دارالعلوم میں پڑھاتے تھے۔

اَبِىْ كَانَ يُعَلِّمُ فِي دَارِ الْعُلُوْمِ

(۵) ہم لوگ سالانہ امتحان میں فیل ہو گئے تھے۔

كُنَّا سَقَطْنَا فِي الْاِخْتِبَارِ السَّنَوِى

(٦) یہ لڑکیاں چکی میں آٹا پیستی تھیں۔

هٰؤُلَآءِ الْبُنَاتُ كُنَّ يَطْحَنَّ الدَّقِيْقَ فِي الطَّاحُوْنِ

(۷) میرے والد نے مجھے ایک قیمتی انعام دیا۔

اَبِىْ كَانَ اَعْطَانِى جَائِزَةً ثَمِيْنَةً

(۸) کل رات کتے بھونک رہے تھے۔

اَلْكِلَابُ كَانَتْ تَنْبَحُ فِي الْبَارِحَةِ

(۹) تمہاری ملازمہ نے میری گھڑی چرالی تھی۔

خَادِمَتُكُمْ كَانَتْ سَرَقَتْ سَاعَتِي

(۱۰) ان دونوں لڑکیوں نے اس چوری کا پتہ بتایا تھا۔

هَاتَانِ الْبِنْتَانِ كَانَتَا دَالَّتَا عَلٰى هٰذِهِ السَّرْقَةِ

(۱۱) تم دونوں شیر کے ڈکارنے سے ڈر گئے تھے

كُنْتُمَا ذُعِرْتُمَا مِنْ زَئِيْرِ الْاَسَدِ

(۱۲) میرے پڑوسی کا مرغ ہر روز بانگ دیتا تھا۔

دِيْكُ جَارِيْ كَان يؤَذِّنِ / يَصِيْحُ كُلَّ يَوْمٍ

(۱۳) یہ کمرے کل نہیں جھاڑے گئے تھے۔

هٰذِهِ الْغُرَفَاتُ مَاكَانَتْ كُنِسَتْ اَمْسِ

(۱۴) یہ لڑکیاں مدرسۃ البنات میں پڑھتی تھیں۔

هٰؤُلَآءِ الْبَنَاتُ كُنَّ يَتَعَلَّمْنَ فِي مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن میں بکریاں چرایا کرتے تھے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ كَانَ يَرْعَى الْغَنَمَ فِي طُفُوْلَتِهٖ

(۱۶) حضرت ابوبکرؓ اپنی خلافت سے پہلے کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔

اَبُوْبَكْرِ نِالصِّدِّيْقُ كَانَ يَتَّجِرُ فِي الثَّوْبِ قَبْلَ خِلَافَتِهٖ

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ (۱)

چودھواں سبق (۱)

(قد کے ساتھ فعل ماضی کی تاکید)

فعل ماضی کے اندر اگر تاکید کے معنی پیدا کرنا چاہتے ہو اور تم کو یہ بتانا مقصود ہو کہ فلاں کام ہو چکا یا تم نے فلاں کام کرلیا تو اس کے لئے فعل ماضی کے شروع میں لفظ ''قد'' بڑھا دو جیسے

(۱) وَصَلَ اِلَیَّ کِتَابُكَ (آپ کا خط مجھے ملا)

(۲) قَدْ وَصَلَ اِلَیَّ کِتَابُكَ (آپ کا خط مجھے مل گیا) اور اسی طرح

(۳) قَدْ کَانَ وَصَلَ اِلَیَّ کِتَابُكَ (آپ کا خط مل گیا تھا) ایسے ہی ماضی استمراری پر بھی قَدْ بڑھا کر تاکید کے معنی پیدا کر سکتے ہو جیسے قَدْ کُنْتُ اَرْجُوْمِنْكَ الْخَیْرَ (میں تو آپ سے خیر کی توقع کرتا تھا)

اَلتَّمْرِیْنُ (۷۷) مشق نمبر (۷۷)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں نے یہ کتاب پڑھ لی قَدْ قَرَأْتُ هٰذَا الْکِتَابَ	(۲) زینب نے اپنا سبق یاد کرلیا قَدْ حَفِظَتْ زَیْنَبُ دَرْسَهَا
(۳) فرید نے اپنی گائے بیچ دی قَدْ بَاعَ فَرِیْدٌ بَقَرَتَهٗ	(۴) ہم دونوں کھانا کھا چکے قَدْ طَعِمْنَا الطَّعَامَ
(۵) ابراہیم کے مہمان واپس چلے گئے قَدْعَادَ ضُیُوْفُ اِبْرَاهِیْمَ	(۶) وہ بکری کل ذبح کردی گئی قَدْ ذُبِحَتْ تِلْكَ الشَّاةُ اَمْسِ

(۷) میرے والد دہلی سے واپس آ گئے قَدْ رَجَعَ اَبِیْ مِنَ الدِّهْلِیْ	(۸) ہم نے تجھ کو معاف کر دیا۔ قَدْ عَفَوْنَا عَنْكَ
(۹) میں نے اس سے پہلے آپ کو دیکھا ہے قَدْ رَأَيْتُكَ قَبْلَ هٰذَا	(۱۰) ہم سب بخیر و عافیت پہنچ گئے قَدْ وَصَلْنَا بِخَيْرٍ وَّعَافِيَةٍ

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۸) مشق نمبر (۷۸)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں نے پوری تقریر یاد کر لی تھی۔

قَدْ كُنْتُ حَفِظْتُ الْخُطْبَةَ بِتَمَامِهَا

(۲) میں نے تمہارے خط کا جواب دیدیا تھا۔

قَدْ كُنْتُ رَدَدْتُ عَلَيْكُمْ خِطَابَكُمْ

(۳) فاطمہ بجلی کی کڑک سے ڈر گئی تھی۔

كَانَتْ فَاطِمَةُ قَدْرَهِبَتْ مِنْ رَعْدِ الْبَرْقِ

(۴) تم دونوں نے میری موت کا یقین کر لیا تھا۔

قَدْ كُنْتُمَا اِسْتَيْقَنْتُمَا بِمَوْتِي

(۵) ہم لوگ وقت پر مدرسے پہنچ گئے تھے۔

قَدْ كُنَّا بَلَغْنَا فِي مِيْعَادِ الْمَدْرَسَةِ

(۶) میری بہن نے پورا قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔

كَانَتْ اُخْتِي قَدْ حَفِظَتِ الْقُرآنَ كَامِلاً

(۷) ہم لوگ آپ سے مایوس ہو چکے تھے۔

قَدْ كُنَّا قَنَطْنَا مِنْكَ

(۸) تم لوگ اللہ سے اپنی امیدیں منقطع کر چکے تھے۔

قَدْ كُنْتُمْ قَطَعْتُمْ اٰمَالَكُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

(۹) تم لوگ تو ہر امتحان میں فیل ہوتے تھے۔

قَدْ كُنْتُمْ تَسْقُطُوْنَ فِي كُلِّ اِمْتِحَانٍ

(۱۰) واقعی ہم لوگ اپنا وقت ضائع کرتے تھے۔

قَدْ كُنَّا نَضِيْعُ وَقْتَنَا

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ (۲)

(فعل مضارع کی تاکید ''قد''اور لام تاکید کے ساتھ)

قَدْ کے ذریعے فعل مضارع کی تاکید[1] لائی جاتی ہے اور اسی طرح لام تاکید کے ذریعے بھی مگر لام تاکید اس وقت لاتے ہیں جب مبتداء پر اِنَّ داخل ہو اور جملہ فعلیہ جیسے اِنِّی لَاَعْرِفُ اَخَاكَ (بے شک میں آپ کے بھائی کو پہچانتا ہوں)۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۹) مشق نمبر (۷۹)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اِنَّ الْوَلَدَ الْبَارَّ لَيُطِيْعُ اَبَاهُ

بے شک صالح بیٹا اپنے باپ کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

(۲) اِنَّ الْخَفِيْرَيْنِ لَيَسْهَرَانِ طُوْلَ اللَّيْلِ

بے شک دونوں چوکیدار ساری رات جاگتے رہے۔

(۳) اَلْمُجْتَهِدُوْنَ مِنَ الطَّلَبَةِ قَدْ يُعْرَفُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ

محنت کرنے والے طالب علم یقیناً اپنی شکل وصورت سے پہچانے جاتے ہیں۔

(۴) اَلْفَلَاحُ قَدْ يَاكُلُ بِعَرَقِ جَبِيْنِهٖ

کاشتکار حقیقۃً اپنے خون پسینے کی کمائی کر کے کھاتا ہے۔

(۵) اِنَّا لَنَصْفَحُ عَنْ ذَوِی سَفَهٍ

بے شک ہم بے وقوف لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

---

[1] اس کے برعکس قد کبھی تقلیل کیلئے بھی آتا ہے اس وقت اس کا ترجمہ لفظ ''کبھی'' سے کرتے ہیں۔ جیسے قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ (جھوٹا شخص کبھی سچ بھی بولتا ہے) جو قد تاکید کے معنی میں مستعمل ہو اس کا ترجمہ واقعی سچ مچ تحقیق وغیرہ سے کرتے ہیں واقعی، سچ مچ وغیرہ کے لئے بھی عربی میں بہت سے الفاظ آتے ہیں جیسے فی الحقیقۃ، حقًا وغیرہ۔

(۶) قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ

اللہ تعالیٰ تم میں سے رخنہ ڈالنے والوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

(۷) وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوْا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ

اور بے شک وہ اس سے پہلے اللہ سے وعدہ کر چکے تھے۔

(۸) اِنَّكِ لَتُكْثِرِيْنَ مِنَ الضِّحْكِ يَازَيْنَبُ

زینب بے شک ہنسی مذاق بہت کرتی ہے۔

(۹) اِنَّكُمْ لَتُحْسِنُوْنَ السِّبَاحَةَ

واقعی تم لوگ اچھی طرح تیرنا جانتے ہو۔

(۱۰) اَلنِّسَاءُ قَدْ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ

بے شک خواتین اپنے خاوندوں کے گلے شکوے کرتی ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۸۰) مشق نمبر (۸۰)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں اپنے وعدے کو پورا کرتا ہوں۔

اِنِّی لَاَفِی بِوَعْدِی

(۲) واقعی تم دونوں فصیح عربی بولتے ہو۔

اِنَّكُمَا لَتَنْطِقَانِ بِالْعَرَبِيَّةِ الْفَصِيْحَةِ

(۳) ہم لوگ آج سچ مچ دلی جا رہے ہیں۔

اِنَّا لَنَذْهَبُ الْيَوْمَ اِلَى دِهْلِی

(۴) تم لوگ پڑھنے میں واقعی محنت کرتے ہو۔

اِنَّكُمْ لَتَجْتَهِدُوْنَ فِی التَّعَلُّمِ

(۵) محنتی لڑکے ضرور پاس ہوتے ہیں۔

اَلْمُجِدُّوْنَ مِنَ الْاَوْلَادِ لَيَنْجَحُوْنَ

(۶) تم عورتیں اپنے شوہروں کی واقعی ناشکری کرتی ہو۔

اِنَّكُنَّ لَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ

(۷) بروں کی صحبت بچوں کو واقعی خراب کر دیتی ہے۔

صُحْبَةُ الْاَشْرَارِ قَدْ تُفْسِدُ الْاَطْفَالَ

(۸) فحش کتابیں نوخیز طلبہ کے اخلاق کو یقیناً متاثر کرتی ہیں۔

اَلْكُتُبُ الْمَاجِنَةُ قَدْ تُؤَثِّرُ عَلٰى اَخْلَاقِ النَّاشِئِيْنَ

(۹) فاطمہ تو واقعی اچھا کھانا پکاتی ہے۔

يَا فَاطِمَةُ اِنَّكِ لَتُحْسِنِيْنَ طَبْخَ الطَّعَامِ

(۱۰) تم دونوں مدرسہ پہنچنے میں ہمیشہ تاخیر ہی کرتے ہو۔

اِنَّكُمَا لَتَتَاَخَّرَانِ فِي الْوُصُوْلِ اِلَى الْمَدْرسة عَلَى الدَّوَامِ

(۱۱) والدین اپنے بچوں کی واقعی خیر خواہی کرتے ہیں۔

اَلْوَالِدَانِ قَدْ يَنْصَحَانِ لِاَطْفَالِهِمَا

(۱۲) لوگ آپ پر واقعی اعتماد کرتے ہیں۔

قَدْ نَعْتَمِدُ عَلَيْكُمْ

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

پندرھواں سبق

(لَمْ، لمّا و لَنْ کے ساتھ فعل نفی)

درس نمبر ۸ میں ہم نے تم کو بتایا تھا کہ ماولاکی طرح لَمْ لمّا اور لَنْ کے ساتھ بھی فعل کی نفی کی جاتی ہے۔ اب ہم یہاں تم کو اس کی تفصیل بتاتے ہیں۔ لَمْ اور لَمَّا یہ دونوں حروف فعل مضارع پر داخل ہوکر اس کو ماضی منفی کے معنی میں بدل دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ یَذْھَبْ (وہ نہیں گیا) لَمَّا یَذْھَبْ (وہ اب تک نہیں گیا)

لَمْ اور لَمَّا کے درمیان معنی کے اعتبار سے تھوڑا سا فرق ہے اور وہ یہ کہ حرف لَمْ زمانہ ماضی میں مطلق نفی کے لئے آتا ہے اور لمَّا زمانہ ماضی میں اس طرح نفی کرتا ہے کہ اس کی نفی بولنے کے وقت تک سمجھی جاتی ہے اوپر کی دونوں مثالوں میں غور کریں۔

(۱) ان دونوں حرفوں کے داخل ہونے سے فعل مضارع کا آخری حرف ساکن ہو جاتا ہے۔

(۲) چاروں تثنیہ مذکر غائب وجمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔

(۳) آخر میں اگر کوحرف علت ہوتو وہ بھی گرادیا جاتا ہے جیسے پانی سے لَمْ یَاْتِیْ (وہ نہیں آیا) اور لَمَّا یَاْتِ (وہ اب تک نہیں آیا)

فائدہ: لَمْ اور لَمَّا کا معنوی فرق بھی تم سمجھ گئے اب ایک مزید فائدہ کی بات سمجھو جس فعل مضارع پر لَمْ داخل ہواس کے بعد اگر لفظ بَعْدُ یا اِلَی الْاٰنَ بڑھادوتو وہ بھی لمَّا ''اب تک'' کے معنی دے گا جیسے لَمْ یَذْھَبْ بَعْدُ (وہ اب تک نہیں گیا) یا لَمْ یَذْھَبْ اِلَی الْآن (وہ اب تک نہیں گیا) اسی طرح مزید تاکید کے بعد کبھی لمَّا یَذْھَبْ بَعْدُ بھی

کہتے ہیں۔

لَنْ بھی فعل مضارع ہی پر داخل ہوتا ہے اور معنی کے اعتبار سے مستقبل میں نفی کی تاکید کرتا ہے جیسے لَنْ یَذْهَبَ (وہ ہرگز نہیں جائیگا)

(۱) لَنْ کے دخول سے فعل مضارع کا آخری حرف مفتوح ہو جاتا ہے جیسے لَنْ یَذْهَبَ

(۲) چاروں تثنیہ جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔

(۳) آخر کا حرف علت متحرک مفتوح ہو جانے کی وجہ سے باقی رہتا ہے۔ جیسے لَنْ یَأْتِیَ

فائدہ: بقیہ حروف ناصبہ اَنْ، کَیْ، اِذَنْ کا عمل بھی وہی ہے جو لَنْ کے سلسلہ میں اوپر بتایا گیا ہے البتہ معنی کے اعتبار سے یہ مختلف ہیں۔

(۱) اَنْ (کہ) مصدری معنی کے لئے جیسے یَسُرُّنِیْ اَنْ تَنْجَحَ (یَسُرُّنِیْ نَجَاحُكَ) اور اسی طرح اُرِیْدُ اَنْ اَزُوْرَكَ (اُرِیْدُ زِیَارَتَكَ) وغیرہ۔

(۲) کَیْ (تا کہ) جیسے اِجْتَهِدْ اَنْ تَفُوْزَ (کوشش کرتا کہ کامیاب ہو) اِذَنْ (تب، تو اس وقت وغیرہ)

(۳) لام تعلیل اور حتی کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے اس لئے حتی اور لام تعلیل بھی ان ہی کی طرح عمل کرتے ہیں۔ (اسی طرح فاسبیہ لام جحود، اَوْ وغیرہ) کے بعد بھی اَنْ مقدر ہوتا ہے مگر ان کا بیان جلد دوم میں آئے گا۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۸۱) مشق نمبر (۸۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَلْقِطَارُ لَمْ یَتَأَخَّرْ عَنْ مَوْعِدِهٖ

ریل گاڑی اپنے وقت مقررہ سے لیٹ نہیں ہوئی۔

(۲) اَنَا لَمْ اَرْسُبْ فِی الْاِمْتِحَانِ قَطُّ

میں امتحان میں کبھی فیل نہیں ہوا۔

(۳) اَخَوَایَ لَمْ یُسَافِرَا اِلٰی دِھْلِی

میرے دو بھائیوں نے دہلی کی طرف سفر نہیں کیا۔

(۴) اُولٰئِكَ التَّلَامِیْذُ خَرَجُوْا اِلَی الْمَتْحَفِ وَلَمَّا یَرْجِعُوْا

وہ طلباء عجائب خانہ کی طرف گئے اور اب تک واپس نہیں آئے۔

(۵) اُولٰئِكَ الْکَافِرُوْنَ لَمْ یُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

وہ کافر لوگ اللہ پر ایمان نہیں لائے۔

(۶) الرَّجُلُ لَمَّا یَقْضِ دَیْنَهٗ

آدمی نے ابھی تک اپنا قرضہ نہیں چکایا۔

(۷) کَبُرَ الْغُلَامُ وَلَمَّا یَتَهَذَّبْ

لڑکا بڑا ہوگیا اور ابھی تک مہذب نہیں بنا۔

(۸) غَامَتِ السَّمَآءُ وَلَمْ تُمْطِرْ

آسمان پر بادل چھا گئے اور برسے نہیں۔

(۹) ذَانِكَ الضَّیْفَانِ لَمَّا یَأْكُلَا الْعِشَاءَ

ان دو مہمانوں نے ابھی تک شام کا کھانا نہیں کھایا۔

(۱۰) بَقَرَتَایَ لَمْ تَعْلُفَا مُنْذُ یَوْمَیْنِ

میری دو گائیوں نے دو دن سے گھاس (چارہ) نہیں کھایا۔

(۱۱) مَاخَطْبُكِ یَا فَاطِمَةُ؟ لَمْ تَحْفَظِی الدَّرْسَ

اے فاطمہ تیرا کیا حال ہے؟ تو نے سبق یاد نہیں کیا۔

(۱۲) اَلتِّلْمِيْذَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ لَمْ يَسْقُطْنَ فِي الْاِمْتِحَانِ
محنت کرنے والی طالبات امتحان میں فیل نہیں ہوئیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۸۲) مشق نمبر (۸۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) ریل گاڑی ابھی نہیں آئی ہے۔
اَلْقِطَارُ لَمْ يَبْلُغْ اِلَى الْاٰنَ

(۲) ان دو مسافروں نے اپنے ٹکٹ نہیں خریدے
هٰذَانِ الْمُسَافِرَانِ لَمْ يَشْتَرِيَا تَذَاكِرَهُمَا

(۳) یہ لڑکے امتحان میں کامیاب نہیں ہوئے۔
هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ لَمْ يَفُوْزُوْا فِي الْاِمْتِحَانِ

(۴) میں نے کھیل میں اپنا وقت ضائع نہیں کیا۔
لَمْ اُضِعْ وَقْتِيْ فِي اللَّعْبِ

(۵) تم دونوں نے میری بات نہیں مانی۔
لَمْ تُطِيْعَانِيْ

(۶) ملازمین نے کھانا نہیں کھایا۔
اَلْعُمَّالُ لَمْ يَأْكُلُوْا الطَّعَامَ

(۷) ان مجرموں نے اب تک جرم کا اعتراف نہیں کیا۔
هٰؤُلَاءِ الْمُجْرِمُوْنَ لَمَّا يَعْتَرِفُوْا بِجُرْمِهِمْ

(۸) اب تک سردی ختم نہیں ہوئی۔
اَلْبَرْدُ لَمْ يَنْتَهِ اِلَى الْآنَ

(۹) فاطمہ نے اس درخت سے کوئی پھل نہیں توڑا۔

فَاطِمَةُ لَمْ تَقْطِفْ ثَمْرَةً مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

(۱۰) زینب تو نے آج صبح کا کھانا نہیں کھایا۔

زَيْنَبُ لَمْ تَتَغَدّي الْيَوْمَ

(۱۱) یہ دونوں کمرے ابھی نہیں جھاڑے گئے۔

هَاتَانِ الْغُرْفَتَانِ لَمْ تُكْنَسَا بَعْدُ

(۱۲) مدرسہ ابھی نہیں کھلا ہے اور نہ ابھی پڑھائی شروع ہوئی ہے۔

اَلْمَدْرَسَةُ لَمْ تَنْفَتِحْ وَلَمَّا تَبْتَدِيءُ الدِّرَاسَةُ

(۱۳) ہم لوگ مغربی تہذیب سے متاثر نہیں ہوئے۔

لَمْ نَتَأَثَّرْ بِالْحَضَارَةِ الْغَرْبِيَّةِ

(۱۴) ان لڑکیوں نے اب تک روٹیاں نہیں پکائیں۔

هٰؤُلآءِ الْبَنَاتُ لَمْ يَطْبَخْنَ الرَّغِيْفَ اِلَى الْاٰنَ

اَلتَّمْرِيْنُ (۸۳) مشق نمبر (۸۳)

(لَنْ کے ذریعے فعل مستقبل میں نفی کی تاکید)

(۱) لَنْ يَرْضَى اللّٰهُ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اللہ روز قیامت مشرکوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔

(۲) اَلْمُشْرِكُ بِاللّٰهِ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ

اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۳) اَلْحُزْنُ لَنْ يُرَدُّ الْفَائِتَ

غم فوت شدہ چیز کو ہرگز نہیں لوٹا سکتا۔

(۴) اَخَوَايَ لَنْ يُسَافِرَا اِلٰى اَوْرُبَّا

میرے دونوں بھائی یورپ کا سفر ہرگز نہیں کریں گے۔

(۵) اُولٰئِكَ الْفَلاَّحُوْنَ لَنْ يَبِيْعُوْا الْقُمْحَ بِالْاَرُزِّ
وہ کاشتکار گندم کو چاول کے بدلے ہرگز نہیں بیچیں گے۔

(۶) اَلْمُؤْمِنَاتُ الْقَانِتَاتُ لَنْ يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ اَحَدًا
فرمانبردار خواتین اللہ کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔

(۷) لَاتَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا
مت چل زمین میں اکڑ کر

(۸) اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلاً
بے شک تو ہرگز نہیں پھاڑ سکتا زمین کو اور نہ تو پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔

(۹) اَنْتِ لَنْ تَسْتَطِيْعِي الْمَشْيَ فِي تِلْكَ الْاَرْضِ
تو عورت ہرگز نہیں چل سکے گی اس زمین میں۔

(۱۰) ذَانِكَ الرَّجُلَانِ لَنْ يَكْتُمَا الشَّهَادَةَ وَلَنْ يَشْهَدَا بِالزُّوْرِ
وہ دو آدمی گواہی ہرگز نہیں چھپائیں گے اور ہرگز جھوٹی گواہی نہ دیں گے۔

(۱۱) هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ لَنْ يَسْتَطِعْنَ الصَّبْرَ عَلَى الْجُوْعِ
یہ لڑکیاں بھوک پر صبر کی طاقت ہرگز نہیں رکھ سکیں گی۔

(۱۲) مُسْلِمُوْ الْهِنْدِ لَنْ يَرْضَوْا بِالْحَضَارَةِ الْوَثَنِيَّةِ
ہندوستان کے مسلمان بت پرستوں کی تہذیب کو ہرگز پسند نہیں کریں گے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۸۴) مشق نمبر (۸۴)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں بروں کی صحبت میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا۔
لَنْ اُصَاحِبَ الْاَشْرَارَ

(۲) ہم لوگ پڑھنے میں ہرگز سستی نہ کریں گے۔

لَنْ نَتَكَاسَلَ فِي التَعَلُّمِ

(۳) یہ دونوں لڑکے امتحان میں ہرگز پاس نہ ہوں گے۔

هٰذانِ الْوَلَدَانِ لَنْ يَنْجَحَا فِي الْإِخْتِبَارِ

(۴) تم لوگ کل میچ ہرگز نہیں کھیلو گے۔

لَنْ تَلْعَبُوْا فِي الْمُبَارَاةِ غَدًا

(۵) یہ لوگ اپنی زیادتیوں سے ہرگز باز نہ آئیں گے۔

لَنْ يَمْتَنِعُوْا مِنْ اِعْتِدَاءٰتِهِمْ

(۶) ہم لوگ باطل کے آگے ہرگز نہیں جھکیں گے۔

لَنْ نَخْضَعَ لِلْبَاطِلِ

(۷) مسلمان عورتیں بے پردگی کو ہرگز پسند نہ کریں گی۔

اَلْمُسْلِمَاتُ لَنْ يَرْضَيْنَ بِالسُّفُوْرِ

(۸) میرا بھائی اس راز کو ہرگز افشا نہ کرے گا۔

لَنْ يُفْشِيَ اَخِيْ هٰذَ السِّرَّ

(۹) تم دونوں گاڑی کے وقت پر ہرگز اسٹیشن نہیں پہنچو گے۔

لَنْ تَصِلَا الْمُحَطَّةَ فِي الْمِيْعَادِ الْقِطَارِ

(۱۰) تو اس چھت پر ہرگز نہیں چڑھ سکے گی۔

لَنْ تَصْعَدِی عَلٰی هٰذَا السَّقْفِ

(۱۱) آئندہ سے ہم لوگ ہرگز فضول خرچی نہیں کریں گے۔

لَنْ نُبَذِّرَ فِي الْاِسْتِقْبَالِ

(۱۲) میرے والد مصارف میں ہرگز تنگی نہ کریں گے۔

لَنْ يُقَتِّرَ اَبِی فِي النَّفَقَاتِ

(۱۳) وہ لوگ اپنے وعدہ کو ہرگز پورا نہ کریں گے۔

لَنْ يُوْفُوْا بِوَعْدِهِمْ

(۱۴) اللہ مشرکین کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِلْمُشْرِكِيْنَ

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

سولھواں سبق

(فعل مستقبل مثبت کی تاکید)

فعل مضارع پر لام تاکید اور نون تاکید داخل کر کے فعل مثبت مستقبل کی تاکید کی جاتی ہے۔ جیسے لَیَذْھَبَنَّ (وہ ضرور جائے گا)

نون تاکید دو طرح کے ہیں۔ ثقیلہ اور خفیفہ، نون ثقیلہ سے مراد نون مشدد (نَّ) ہے اور خفیفہ سے نون ساکن (نْ) مراد لیا جاتا ہے جیسے لَیَذْھَبَنْ (وہ ضرور جائے گا) نون ثقیلہ کے احکام حسب ذیل ہیں۔

(۱) چاروں تثنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔

(۲) جمع مذکر غائب اور حاضر دونوں سے واؤ اور واحد مؤنث سے حاضر سے ی بھی گرا دیتے ہیں۔

(۳) جمع مؤنث غائب و جمع مؤنث حاضر کے نون اور نون ثقیلہ کے درمیان الف فاصل بڑھا دیتے ہیں۔

(۴) نون ثقیلہ جو الف کے بعد ہوں (یعنی چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث میں) مکسور ہوتے ہیں اور باقی مفتوح۔

(۵) مضارع کا لام کلمہ جمع مذکر غائب و حاضر میں مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں مکسور ہوتا ہے اور باقی پانچ صیغوں میں (جس میں الف نہیں ہے) مفتوح ہوتا ہے۔

گردان ملاحظہ فرمائیں۔

لَیَضْرِبَنَّ لَیَضْرِبَانِّ لَیَضْرِبُنَّ

لَتَصْبِرَنَّ	لَتَصْبِرَانِّ	لَيَصْبِرْنَانِّ
لَتَصْبِرَنَّ	لَتَصْبِرَانِّ	لَتَصْبِرُنَّ
لَتَصْبِرَنَّ	لَتَصْبِرَانِّ	لَتَصْبِرْنَانِّ
لَاَصْبِرَنَّ	لَنَصْبِرَنَّ	

نون خفیفہ کے کل آٹھ ہی صیغے ہوتے ہیں۔نون خفیفہ ان صیغوں میں نہیں آتا جن میں نون ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے یعنی چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث واحد و حاضر میں۔

فائدہ: فعل ماضی کی تاکید نون تاکید سے نہیں کی جاتی۔

(۱) اسی طرح فعل مضارع جو حال کے معنی میں ہو یا منفی ہو نون تاکید کے ساتھ اس کی تاکید لانا صحیح نہیں ہے اور اسے ہی جبکہ لام تاکید اور نون تاکید والے فعل کے درمیان فصل ہو جائے۔مثالیں علی الترتیب حسب ذیل ہیں۔

(۱) وَاللّٰهِ لَاَقُوْمُ بِوَاجِبِیْ الْاٰنَ (۲) وَاللّٰهِ لَااُسَاعِدُكَ

(۳) تَاللّٰهِ لَسَوفَ اَخْدِمُ الْوَطْنَ

(۲) لام تاکید اور نون تاکید کے درمیان جب کسی لفظ سے فصل نہ ہو اور وہ فعل قسم کے جواب میں ہو تو تاکید لانا ضروری ہوتا ہے وَاللّٰهِ لَاَقُوْمَنَّ بِوَاجِبِی۔ وَاللّٰهِ لَا اُسَاعِدَنَّكَ، تَاللّٰهِ لَاَخْدِمَنَّ الْوَطْنَ

(۳) فعل امر و نہی کی بھی تاکید نون تاکید سے کی جاتی ہے۔

امر، نہی، استفہام، عرض، تمنا، تحضیض اور اِمَّا (اِنْ ما) کی تاکید لانا اور نہ لانا دونوں صحیح ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۸۵) مشق نمبر (۸۵)

(مستقبل مثبت کی تاکید نون تاکید کے ساتھ)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) وَاللّٰهِ لَاَنْتَصِرَنَّ لِلْمَظْلُوْمِيْنَ وَلَاَعْطِفَنَّ عَلَى الْبَائِسِيْنَ

اللہ کی قسم میں مظلوموں کی ضرور ضرور مدد کروں گا اور بدحال لوگوں پر ضرور ضرور شفقت کروں گا۔

(۲) اَنَا لَاُ لَاَقِيَنَّكُمْ بَعْدَ غَدٍ (اِنْ شاء اللّٰهُ)

میں آئندہ پرسوں ضرور ضرور آپ سے ملوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۳) ذَانِكَ السَّيَّاحَانِ لَيَزُوْرَانِّ بِلَادَنَا

وہ دونوں سیاح ہمارے شہروں کو ضرور دیکھیں گے۔

(۴) اَلْمُسِيْؤُنَ اِلَى النَّاسِ لَيَذُوْقُنَّ وَبَالَ اَمْرِهِمْ

لوگوں کے ساتھ برائی کرنے والے اپنے کام (عمل) کا وبال ضرور چکھیں گے۔

(۵) اَنْتُمَا لَتَعْرِفَانِّ صِدْقَ مَقَالَتِي

تم دونوں میرے قول کی سچائی ضرور اقرار کرو گے۔

(۶) نَحْنُ لَنُرَحِّبَنَّ بِقُدُوْمِكُمْ وَلَنَفْرَحَنَّ بِلِقَائِكُمْ

ہم آپ کے تشریف لانے پر آپ کو ضرور خوش آمدید کہیں گے اور آپ سے مل کر ضرور خوش ہونگے۔

(۷) وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِيْنَ

اور البتہ اللہ تعالیٰ ضرور بہ ضرور جان لیں گے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور ضرور ضرور جان لیں گے منافقوں کو۔

(۸) لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

تو البتہ ضرور بہ ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگا اگر اللہ نے چاہا۔

(۹) اَنَا لَاَذبَحَنَّ الشَّاةَ لِهٰؤُلَآءِ الضُّيُوْفِ

میں ضرور بہ ضرور بکری ذبح کروں گا ان مہمانوں کے لئے۔

(۱۰) اَنْتِ لَتَطْبَخِنَّ الطَّعَامَ وَلَتُجِيْدِنَّهٗ

تو ضرور کھانا پکائے گی اور اسے اچھا کر کے پکائے گی۔

(۱۱) هٰؤُلَآءِ الْبَنَاتُ لَيَقْتَصِدْنَانِّ فِي النَّفَقَاتِ

یہ لڑکیاں خرچ کرنے میں میانہ روی اپنائیں گی۔

(۱۲) اَنْتُنَّ لَتَكْرَهْنَانِّ السُّفُوْرَ وَلَتَلْزَمْنَانِّ الْبُيُوْتَ

تم سب خواتین بے پردگی کو ضرور ناپسند کرو گی اور گھروں کو لازم پکڑو گی۔ (بیٹھی رہو گی)

اَلتَّمْرِيْنُ (۸۶) مشق نمبر (۸۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) اللہ تعالیٰ اپنے دین کو ضرور غالب کرے گا۔

لَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ دِيْنَهٗ

(۲) ہم اللہ کی راہ میں ضرور جہاد کریں گے۔

لَنُجَاهِدَنَّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

(۳) ہم دونوں بقرعید کی چھٹیوں میں ضرور گھر جائیں گے۔

لَنَذْهَبَنَّ اِلَى الْبَيْتِ فِي تَعْطِيْلَاتِ عِيْدِ الضُّحٰى

(۴) تم لوگ میری ملاقات سے ضرور خوش ہو گے۔

لَتَفْرَحُنَّ بِلِقَائِي

(۵) یہ مقدمہ عدالت میں ضرور پیش کیا جائے گا۔

لَتُرْفَعَنَّ هٰذِهِ الْقَضِيَّةُ اِلَى الْمَحْكَمَةِ

(۶) یہ دونوں لڑکے امتحان میں ضرور ناکام ہونگے۔

لَيَرْسُبَنَّ هٰذَانِ الْوَلَدَانِ فِی

(۷) آپ لوگ اس خبر سے یقیناً رنجیدہ ہوں گے۔

لَتَحْزُنُنَّ بِهٰذَا الْخَبَرِ

(۸) فاطمہ تو اس انعام سے ضرور خوش ہوگی۔

يَا فَاطِمَةُ لَتَفْرَحِنَّ بِهٰذِهِ الْجَائِزَةِ

(۹) بروں کی صحبت تمہارے اخلاق کو ضرور بگاڑ دے گی۔

مَجْلِسُ الْاَشْرَارِ لَيُفْسِدَنَّ اَخْلَاقَكُمْ

(۱۰) تمہارے والدین اس بات سے یقیناً ناراض ہونگے۔

لَيَسْخَطَنَّ اَبَوَاكُمْ بِهٰذَا الْاَمْرِ

(۱۱) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ضرور محاسبہ کرے گا۔

لَيُحَاسِبَنَّ اللّٰهُ عِبَادَهُ

(۱۲) تم لوگ دشمنوں سے ضرور جنگ کرو گے۔

لَتُحَارِبُنَّ اَعْدَائَكُمْ

(۱۳) یہ لڑکیاں امتحان میں ضرور کامیاب ہونگی۔

هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ لَيَنْجَحْنَانِ فِي الْاِخْتِبَارِ

(۱۴) تم عورتیں اپنے بچوں کو ضرور ادب سکھاؤ گی۔

لَتُؤَدِّبْنَانِّ اَوْلَادَكُنَّ

اَلتَّمْرِيْنُ (۸۷) مشق نمبر (۸۷)

(فعل امر کی تاکید نون ثقیلہ کے ساتھ)

لِيَضْبِرَنَّ لِيَصْبِرَانِّ لِيَصْبِرُنَّ	اِصْبِرَنَّ، اِصْبِرَانِّ، اِصْبِرُنَّا	لَاَصْبِرَنَّ
لِتَصْبِرَنَّ لِتَصْبِرَانِّ، لِيَصْبِرْنَانِّ	اِصْبِرِنَّ، اِصْبِرَانِّ، اِصْبِرْنَانِّ	لِنَصْبِرَنَّ

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اُتْرُكِ اللَّعِبَ وَأَقْبِلَنَّ عَلٰى عَمَلِكَ

تو ایک مرد کھیل ترک کر اور اپنے کام کی طرف دھیان دے۔

(۲) تَجَنَّبَنَّ الْمِزَاحَ الْكَثِيْرَ يَاخَالِدُ

اے خالد تو زیادہ ہنسی مذاق کرنے سے ضرور پرہیز کر۔

(۳) اِحْفَظَنَّ عَهْدَ الصِّدِيْقِ وَارْعَيَنَّهُ

تو دوست کے وعدہ کو ضرور یاد رکھ اور اسے ضرور پورا کر۔

(۴) اِبْتَعِدَانِّ اَنْتُمَا عَنْ صُحْبَةِ الْاَشْرَارِ

تم دونوں بروں کی صحبت سے ضرور دور رہو۔

(۵) تَعَوَّدُنَّ مَقَالَ الصِّدْقِ يَا بَنِيَّ

تم سچی بات کی ضرور عادت بناؤ اے میرے بیٹو۔

(۶) اِفْهَمْنَانِّ الدَّرْسَ يَا تِلْمِيْذَاتُ

اے طالبات تم سبق کو ضرور سمجھو۔

(۷) لِيَنْصُرَنَّ الْقَوِيُّ الضَّعِيْفَ مِنْكُمْ

تم میں سے طاقتور کمزور کی ضرور مدد کرے۔

(۸) لِيَنْظُرَنَّ الْاِنْسَانُ اِلٰى عَمَلِهٖ

انسان اپنے کردار کی طرف ضرور دیکھے۔

(۹) عَامِلُنَّ النَّاسَ بِالرِّفْقِ وَالْمَوَدَّةِ

لوگوں کے ساتھ تم ضرور نرمی اور محبت کا معاملہ کرو۔

(۱۰) اِحْفَظِنَّ دَرْسَكِ يَامَرْيَمُ وَاكْتُبِنَّهُ عَلَى الْكُرَاسَةِ

اے مریم تو اپنا سبق ضرور یاد کر اور اسے کاپی پر ضرور لکھ۔

(۱۱) اِمْنَعَنَّ الصِّغَارَ عَنِ الْكُتُبِ الْمَاجِنَةِ

تو چھوٹے بچوں کو فحش کتابوں سے ضرور منع کر۔

(۱۲) اِلْزَمْنَانِّ بُيُوتَكُنَّ يَانِسَآءَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے مومنوں کی عورتوں تم ضرور اپنے گھروں میں قرار پکڑو۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۸۸) مشق نمبر (۸۸)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) ہر روز صبح کو چہل قدمی کے لئے ضرور نکلو۔

اُخْرُجُنَّ كُلَّ صَبَاحٍ لِلتَفَرُّجِ

(۲) تم لوگ ہر ہفتہ مجھے ضرور خط لکھا کرو۔

اُرْسِلَنَّ اِلَيَّ رِسَالَةً فِي كُلِّ اُسْبُوْعٍ

(۳) کھیل کے اوقات میں ضرور کھیلو

اِلْعَبُنَّ فِي اَوْقَاتِ اللَّعِبِ

(۴) خالد! تو اپنے مہمان کے لئے ایک بکری ضرور ذبح کرو۔

يَا خَالِدُ اِذْ بَحَنَّ شَاةً لِضَيْفِكَ

(۵) ہم میں سے ہر شخص محلہ کے مسکینوں کی ضرور مدد کرے۔

لِيَنْصُرَنَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّامَسَاكِيْنَ الْمَحَلَّةِ

(۶) ہم لوگ دو دو آدمیوں کو ضرور پڑھنا سکھائیں۔
لَنُعَلِّمَنَّ الرَّجُلَيْنِ

(۷) محمود تو ہر روز ضرور مسواک کیا کر۔
يَا مَحْمُودُ اِسْتَاكَنَّ كُلَّ يَوْمٍ

(۸) تم دونوں عربی زبان ضرور سیکھو۔
تَعَلَّمَانِّ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ

(۹) ہر روز قرآن مجید کی تلاوت ضرور کرو۔
اُتْلُوُنَّ الْقُرآنَ الْمَجِيدَ كُلَّ يَوْمٍ

(۱۰) فاطمہ تو اپنے والدین کی خدمت ضرور کر۔
يَافَاطِمَةُ اُخْدِمِنَّ وَالِدَيْكِ

(۱۱) یہ لڑکیاں اب ضرور پردہ کریں۔
لَتَحْتَجِبَنَّ هٰؤُلَآءِ الْبَنَاتُ الْاٰنَ

(۱۲) یہ بچے اب ضرور نماز پڑھا کریں۔
لَيُصَلِّيَنَّ هٰؤُلَآءِ الْاَوْلَادُ الْاٰنَ

(۱۳) مجبور و پریشان حال لوگوں کی ضرور خبر گیری کرو۔
تَعَهَّدُنَّ الْمُضْطَرِّيْنَ وَالْمُضْطَرِبِيْنَ

(۱۴) حق بات کہو اگرچہ اس میں کوئی بڑا خسارہ ہی کیوں نہ ہو۔
قُوْلُوْا كَلِمَةَ حَقٍّ وَلَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَسَارَةٌ كَبِيْرَةٌ

اَلتَّمْرِیْنُ (۸۹) مشق نمبر (۸۹)

(فعل نہی کی تاکید نون ثقیلہ کے ساتھ)

لَایَذْهَبَنَّ، لَایَذْهَبَانِّ، لَایَذْهَبُنَّ، لَاتَذْهَبَنَّ، لَاتَذْهَبَانِّ، لَایَذْهَبْنَانِ، لَااَذْهَبَنَّ	لَاتَذْهَبَنَّ، لَاتَذْهَبَانِّ، لَاتَذْهَبُنَّ، لَاتذهَبُنَّ، لَاتَذْهَبَانِّ، لَاتَذْهَبْنَانِّ، لَاتَذْهَبَنَّ

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) عَامِلَنَّ النَّاسَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا تُسِیْئَنَّ اِلٰی اَحَدٍ

تو لوگوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ ضرور کر اور کسی کے ساتھ بدسلوکی نہ کر۔

(۲) لَاتَصْنَعَنَّ الْمَعْرُوْفَ فِی غَیْرِ اَهْلِهٖ

نالائق پر احسان ہرگز نہ کر۔

(۳) اِذَا عَاتَبْتَ صَدِیْقًا فَلَا تُبَالِغَنَّ فِی عِتَابِهٖ

جب تو کسی ساتھی سے ناراضگی کا اظہار کرے تو اس میں مبالغہ ہرگز نہ کر۔

(۴) لَا یَعْتَمِدَنَّ اَحَدٌ عَلٰی غَیْرِ نَفْسِهٖ

کوئی شخص اپنی ذات کے علاوہ کسی پر بھروسہ ہرگز نہ کرے۔

(۵) لَاتَدْخُلَنَّ بُیُوْتَ غَیْرِ کُمْ حَتّٰی تَسْتَاذِنُوْا

دوسرے لوگوں کے گھروں میں ہرگز داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو۔

(۶) اِفْهَمْنَ الدَّرْسَ یَاتِلْمِیْذَاتُ وَلَا تَلْعَبْنَانِّ

اے طالبات سبق کو سمجھو اور ہرگز نہ کھیلو۔

(۷) لَایَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ

وہ لوگ ہرگز نہیں روک سکتے اللہ کی آیات سے باوجود اس کے وہ آپ کی طرف اتاری گئیں۔

(۸) وَادْعُ اِلٰی رَبِّكَ وَلَاتَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اپنے رب کی طرف بلایئے اور مشرکین سے ہرگز نہ ہو جائیں۔

(۹) لَاتَخْرُجِنَّ فِي الشَّمْسِ يَارَيْحَانَةُ

اے ریحانہ تو دھوپ میں ہرگز نہ نکل

(۱۰) لَاتُكْثِرَانِّ مِنَ الضِّحْكِ يَافَاطِمَةُ وَيَازَيْنَبُ

اے فاطمہ اور اے زینب تم دونوں زیادہ مذاق ہرگز نہ کرو۔

(۱۱) لَاتَمْدَحَنَّ امْرَءًا حَتّٰى تُجَرِّبَهٗ

کسی آدمی کی ہرگز تعریف مت کر جب تک تو اسے آزما نہ لے۔

(۱۲) وَلَا تُذَمَّنَّهٗ مِنْ غَيْرِ تَجْرِيْبٍ

اور بغیر آزمائے اس کی برائی بھی ہرگز نہ کر۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۹۰) مشق نمبر (۹۰)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) کھیل میں اپنا وقت ہرگز ضائع نہ کرو۔

لَاتُضِيْعُنَّ وَقْتَكُمْ فِي اللَّعِبِ

(۲) تم دونوں ایک ساتھ ہرگز نہ کھیلو۔

لَاتُلَاعِبَانِّ

(۳) کوئی شخص اپنے بھائی کی ہرگز غیبت نہ کرے۔

لَايَغْتَابَنَّ اَحَدٌ اَخَاهُ

(۴) وہ لوگ تمہارے کمرے میں ہرگز داخل نہ ہوں۔

لَايَدْخُلَنَّ فِي حُجْرَتِكُمْ

(۵) اسراف سے بچو اور ہرگز فضول خرچی نہ کرو۔

تَجَنَّبُوْا الْاِسْرَافَ وَلَا تُبَذِّرُنَّ

(۶) تم عورتیں اپنی بہنوں کا ہرگز مذاق نہ اڑاؤ

لَاتَسْخَرُنَانِّ مِنْ اَخَوَاتِکُنَّ

(۷) ہم میں سے کوئی شخص خدا کے سوا ہرگز کسی سے نہ ڈرے۔

لَايَخَافَنَّ اَحَدٌ مِنَّا اِلَّا اللّٰهَ

(۸) تم میں سے کوئی شخص اندھے سے ہرگز مذاق نہ کرے۔

لَايَهْزَأَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْاَعْمٰى

(۹) جب تم وعدہ کرو تو ہرگز وعدہ خلافی نہ کرو۔

اِذَا وَعَدْتُمْ فَلَا تُخْلِفُنَّ الْوَعْدَ.

(۱۰) عائشہ! تو کسی سائل کو ہرگز نہ ڈانٹ۔

يَاعَائِشَةُ لَاتَنْهَرِنٌّ سَائِلاً

(۱۱) لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو اور ہرگز سختی نہ کرو۔

عَامِلُوْا النَّاسَ بِالرِّفْقِ وَلَا تُعَنِّفُنَّ عَلَيْهِمْ

(۱۲) تم عورتیں ہرگز بے پردہ نہ نکلو

لَاتَخْرُجْنَانِّ بِغَيْرِ حِجَابٍ

اَلتَّمْرِيْنُ (۹۱) مشق نمبر (۹۱)

(بقیہ حروف ناصبہ اَنْ، كَيْ، اِذَنْ کا استعمال)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) تَعَلَّمُوْا قَبْلَ اَنْ تَسَوَّدُوْا

سردار بننے سے پہلے تعلیم حاصل کرو۔

(۲) يَجِبُ اَنْ تُفَكِّرَ فِي الْعَمَلِ قَبْلَ الشُّرُوْعِ فِيْهِ

کام کو شروع کرنے سے پہلے اس میں سوچنا ضروری ہے۔

(۳) اِفْتَحْ نَوَافِذَ الْحُجْرَةِ كَيْ يَتَجَدَّدَ هَوَاءُ هَا

کمرے کی کھڑکیاں کھول تا کہ تازہ ہوا اندر داخل ہو۔

(۴) نَحْنُ نَتَعَلَّمُ كَيْ نَخْدِمَ الدِّيْنَ

ہم علم حاصل کر رہے ہیں تا کہ دین کی خدمت کریں۔

(۵) اَرْجُوْ اَنْ اَزُوْرَ مَدِيْنَتَكُمْ فِي الْاُسْبُوْعِ الْاٰتِيْ

امید ہے کہ میں اگلے ہفتے میں آپ کا شہر دیکھوں گا۔

(۶) اِذَنْ تُقِيْمَ عِنْدَنَا وَنَحْنُ نَسْعَدُ بِاِقَامَتِكُمْ فِيْنَا

تب آپ ہمارے پاس ٹھہریں ہم اپنے پاس آپ کے ٹھہرنے پر خوش قسمت ٹھہریں گے۔

(۷) اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ

بے شک اللہ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم لوگ امانتوں کو ادا کرو۔

(۸) وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ

اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

(۹) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور حکم فرما دیا تیرے پروردگار نے کہ تم نہ عبادت کرو مگر اس کی اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

(۱۰) وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا

اور کوئی تم میں سے وہ ہے جو نکمی عمر کو لوٹا دیا جاتا ہے تا کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔

(۱۱) يُرٰى اَنْ تُمْطِرَ السَّمَآءُ بَعْدَ قَلِيْلٍ

ایسے دکھائی دیتا ہے کہ تھوڑی دیر بعد مینہ برسے گا۔

(۱۲) اِذَنْ يَفْرَحَ الْفَلاَّحُوْنَ وَيَحْرِثُوْا اَرْضَهُمْ

تب کسان لوگ خوش ہوں اور اپنی زمینوں میں ہل چلائیں گے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۹۲) مشق نمبر (۹۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) میں توقع کرتا ہوں کہ تم مجھے ہر ہفتے خط لکھو گے۔

اَتَوَقَّعُ مِنْكَ اَنْ تُرْسِلَ اِلَيَّ رِسَالَةً فِي كُلِّ اُسْبُوْعٍ

(۲) مجھے اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ لڑکا اپنے والدین کی اطاعت کرے۔

يَسُرُّنِي اَنْ يُطِيْعَ الْوَلَدُ اَبَوَيْهِ

(۳) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سال بارش نہ ہوگی۔

يُرٰى اَنْ لَاتُمْطِرَ السَّمَآءُ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ

(۴) تعلیم کی غرض یہ ہے کہ لڑکے خوش اخلاق بنیں۔

اَلْغَرْضُ مِنَ التَعَلُّمِ اَنْ تَكُوْنَ الْاَوْلَادُ ذَا اَخْلَاقٍ نَبِيْلَةٍ

(۵) تم پر واجب ہے کہ اپنے اساتذہ کی عزت کرو۔

يَجِبُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُكَرِّمُوْا اَسَاتِذَتَكُمْ

(۶) ہم چاہتے ہیں کہ کل آپ لوگوں کو کھانے پر مدعو کریں۔

نُرِيْدُ اَنْ نَدْعُوَكُمْ غَدًا اِلَى الْمَادُبَةِ

(۷) تم لوگ صبح سویرے اٹھنے کے عادی بنو۔

اِعْتَادُوْا الْاِسْتِقَاظَ فِي الصَّبَاحِ الْبَاكِرِ

(۸) ہم جلدی کر رہے ہیں تا کہ مدرسہ وقت پر پہنچیں۔

نَسْتَعْجِلُ كَيْ نَبْلُغَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ فِي الْمِيْعَادِ

(۹) دھیمی روشنی میں نہ پڑھو تا کہ نگاہ کمزور نہ ہو۔

لَاتَقْرَءُوْا فِی الضَّوْءِ الضَّئِیْلِ کَیْ لَایَضْعَفُ بَصَرُکُمْ

(۱۰) کل ہم لوگ ہوائی اڈہ پر گئے تا کہ ہوائی جہاز کو قریب سے دیکھ سکیں۔

ذَهَبْنَا اَمْسِ اِلَی الْمَطَارِ لِنَزُوْرَ الطَّائِرَةَ عَنْ قَرِیْبٍ

(۱۱) امید کی جاتی ہے کہ اس سال فصل زیادہ اچھی ہوگی۔

یُرْجیٰ اَنْ تَحْسُنَ مَحَاصِیْلُ زِرَاعِیَّةُ فِی هٰذِهِ السَّنَةِ

(۱۲) تب غلہ سستا ہوگا اور لوگ پریشانیوں سے نجات پائیں گے۔

اِذَن تَرْخُصُ الْغَلَّةُ وَیَنْجُوْا النَّاسُ مِنَ الْبُؤْسآءِ

(۱۳) مہتمم صاحب چاہتے ہیں کہ پاس ہونے والے طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کیے جائیں۔

یَوَدُّ الْمُدِیْرُ اَنْ تُوَزَّعَ الْجَوَائِزُ بَیْنَ الطُّلَّابِ النَّاجِحِیْنَ

(۱۴) تب لڑکے پڑھنے میں اور زیادہ محنت کریں گے۔

اِذَنْ یَزِیْدُ الطَّلَبَةُ الْاِجْتِهَادَ فِی التَعَلُّمِ

اَلتَّمْرِیْنُ (۹۳) مشق نمبر (۹۳)

(اَنْ مقدرہ، لام تعلیل اور حتیٰ کے بعد)

(۱) خَرَجْتُ اِلَی الْبَسَاتِیْنَ لِاُرَوِّحَ نَفْسِیْ

میں اپنے دل (جی) کو تسکین بخشنے کے لئے باغ کی طرف نکلا۔

(۲) عَلَیْکُمْ اَنْ تَدَاوَمُوْا عَلَی الْعَمَلِ لِتَبْلُغُوْا مَرَامَکُمْ

تم پر ضروری ہے کہ کام پر ہمیشگی اپناؤ تا کہ اپنے مقصد کو حاصل کرلو۔

(۳) لَاتَأْکُلَنَّ الطَّعَامَ حَتّٰی تَجُوْعَ

تو ہرگز کھانا کھا جب تک کہ تجھے بھوک نہ لگی ہو۔

(۴) وَلَا تَبْلَعْ لُقْمَةً حَتّٰى تُجِيْدَ مَضْغَهَا

اور تو لقمہ کو مت نگل یہاں تک کہ تو اس کو اچھی طرح چبالے۔

(۵) لَاتَدْخُلِ الصَّفَّ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ

جماعت میں داخل نہ ہو جب تک تجھے اجازت نہ دیدی جائے۔

(۶) اَلْوِلْدَانُ لَايُمْدَحُوْنَ حَتّٰى يَنَالُوْا رِضَالْوَالِدَيْنِ

لڑکے جب تک ماں باپ کو راضی نہ کریں وہ قابل تعریف نہیں ہیں۔

(۷) وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

اور ہرگز تجھ سے راضی نہ ہوں گے یہود و نصاریٰ یہاں تک کہ تو ان کے دین کی پیروی کرے۔

(۸) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکو گے جب تک تم خرچ نہ کر ڈالو اس سے جو تم محبوب رکھتے ہو۔

(۹) مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور انسانوں کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔

(۱۰) وَمَا اَرْسَلْنَا مِن رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی فرمانبرداری کی جائے اللہ کے حکم سے۔

(۱۱) بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ

میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں تا کہ اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کروں۔

(۱۲) اِسْتَيْقِظُوْا صَبَاحًا لِتَنْشَطُوْا فِي اَعْمَالِكُمْ

صبح کے وقت جاگو تا کہ اپنے کاموں میں چاک و چوبند رہو۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۹۴) مشق نمبر (۹۴)

(۱) محمود بازار گیا تا کہ گھر کے لئے ضروری سامان خریدے۔

ذَهَبَ مَحْمُوْدٌ اِلَى السُّوقِ لِيَشْتَرِىَ حَوَائِجَ الْبَيْتِ

(۲) کسان اپنے کھیت کی طرف ہل لے کر نکلا تا کہ اسے جوتے۔

خَرَجَ الْفَلاَّحُ اِلَى حَقْلِهٖ بِالْمِحْرَاثِ لِيَحْرُثَهٗ

(۳) میرے والد نے مجھے ایک انعام دیا تا کہ میری ہمت افزائی کریں۔

اَعْطَانِىْ اَبِىْ جَائِزَةً لِيَحْفِزَنِىْ

(۴) محنتی طلبہ کے درمیان انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں تا کہ وہ محنت کریں۔

تُوَزَّعُ الْجَوَائِزُ بَيْنَ الطَّلَبَةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ لِيَبْذُلُوْا جُهُوْدَهُمْ

(۵) میرے والدین حجاز کا سفر کر رہے ہیں تا کہ خانہ کعبہ کا حج کریں۔

يُسَافِرُ وَالِدَایَ اِلَى الْحِجَازِ لِيَحُجَّا الْكَعْبَةَ

(۶) یہ طلبہ مصر بھیجے جا رہے ہیں تا کہ وہاں اعلیٰ تعلیم پائیں۔

هٰؤُلَاءِ الطَّلَبَةُ يُبْعَثُوْنَ اِلٰى مِصْرَ لِيَتَلَقَّوُا الدِّرَاسَاتِ الْعُلْيَا هُنَاكَ

(۷) اللہ نے انبیاء اور رسول بھیجے تا کہ لوگ ان سے ہدایت پائیں۔

اَرْسَلَ اللّٰهُ الْاَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ لِيَهْتَدِىَ النَّاسُ بِهِمْ

(۸) تم لوگ اپنے کمروں سے نہ نکلو یہاں تک کہ میں تم کو اجازت دوں۔

لَاتَخْرُجُوْا مِنْ غُرُفَاتِكُمْ حَتّٰى اٰذِنَ لَكُمْ

(۹) تم لوگ جلدی نہ کرو یہاں تک کہ کام ختم کر لو۔

لَا تُسْرِعُوْا حَتّٰى تُنْهُوْا الْعَمَلَ

(۱۰) انسان فلاح نہیں پائے گا یہاں تک اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرے۔

لَايُفْلِحُ الْاِنْسَانُ حتّٰى يَنَالَ رِضَارَبِّهٖ

(۱۱) لوگوں کے اخلاق درست نہ ہوں گے جب تک کہ وہ دین حق کی پیروی نہ کریں۔

لَاتَصْلَحُ اَخْلَاقُ النَّاسِ حَتّٰى يَتَّبِعُوْا دِيْنَ الْحَقِّ

(۱۲) تو اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوگا جب تک کہ واقعی محنت نہ کرے۔

لَنْ تَفُوْزَ فِي مَقْصَدِكَ حتّٰى تَجتَهِدَ حَقًا

(۱۳) میں آج ہرگز نہیں سوؤں گا یہاں تک کہ اپنا سبق یاد کرلو۔

لَنْ اَنَامَ الْيَوْمَ حَتّٰى اَحَفَظَ دَرْسِيْ۔

(۱۴) یہ لوگ جرائم سے کبھی ہرگز باز نہ آئیں گے یہاں تک کہ اس کو سزا ہو۔

هٰؤُلَآءِ لَنْ يَمْتَنِعُوْا عَنْ جَرَائِهِمْ حَتّٰى يُعَاقَبُوْا

اَلتَّمْرِيْنُ (۹۵) مشق نمبر (۹۵)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اللہ اپنے بندوں سے ضرور محاسبہ کرے گا۔

لَيُحَاسِبَنَّ اللّٰهُ عِبَادَهٗ

(۲) تاکہ ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے۔

لِيُجَازِيَ كُلَّ وَاحِدٍ بِعَمَلِهٖ

(۳) ہم لوگ پڑھنے میں ضرور محنت کریں گے تاکہ امتحان میں کامیاب ہوں۔

لَنَجْتَهِدَنَّ فِي التَّعَلُّمِ كَيْ نَفُوْزَ فِي الْاِخْتِبَارِ

(۴) ہم لوگ اپنے رب کی ہرگز نافرمانی نہیں کریں گے۔

لَنْ نَعْصِيَ رَبَّنَا

(۵) تب اللہ تم سے راضی ہوگا اور تم کو نیک بدلہ دے گا۔

اِذَنْ يَّرْضَى اللّٰهُ عَنْكُمْ وَيُجْزِيَكُمْ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ

(۶) میں چاہتا ہوں کہ تم کو کوئی قیمتی انعام دوں۔
اُرِیْدُ اَنْ اُعْطِیَکَ جَائِزَۃً

(۷) تب میں بہت خوش ہوں گا اور پڑھنے میں ضرور محنت کروں گا۔
اِذَن اَفْرَحَ جِدًّا وَلَاَجْتَهِدَنَّ فِی التَعَلُّمِ

(۸) کسی آدمی کی ہرگز مدح سرائی نہ کرو جب تک کہ اس کا تجربہ نہ کرلو۔
لَاتَمْدَحُنَّ اَحَدًا حَتّٰی تُجَرِّبُوْهُ

(۹) صفائی پسندیدہ چیز ہے۔
اَلنَّظَافَةُ شیٌٔ مَحْبُوْبٌ

(۱۰) کھانے سے پہلے ہاتھ دھولو۔
اِغْسِلُوْا اَیْدِیَکُمْ قَبْلَ الطَّعَامِ

(۱۱) ہر روز صبح کو ضرور مسواک کیا کرو۔
اِسْتَاکُنَّ کُلَّ صَبَاحٍ

(۱۲) سونے سے پہلے کلی کرلیا کرو تا کہ دانتوں میں کچھ باقی نہ رہے۔
مَضْمَضُوْا قَبْلَ النَّوْمِ کِیْ لَایَبْقٰی شَیٌٔ بَیْنَ الْاَسْنَانِ

(۱۳) بہت سونا کاہلی کی علامت ہے۔
کَثْرَةُ النَّوْمِ عَلَامَةُ الْکَسْلِ

(۱۴) کسی کی کوئی چیز ہرگز نہ لو یہاں تک کہ وہ تم کو اس کی اجازت دے۔
لَاتَأَخُذُنَّ شَیْئَ اَحَدٍ حَتّٰی یَأْذِنَ لَکُمْ

(۱۵) صاف ہوا میں ٹہلا کرو۔
تَجَوَّلُوْا فِی الْهَوَاءِ الصَّافِی

(۱۶) نہار منہ ہرگز چائے نہ پیو۔

لَاتَشْرَبُنَّ الشَّايَ قَبْلَ الْفُطُورِ

اَلتَّمْرِيْنُ (۹۶) مشق نمبر (۹۶)

(۱) فعل امر کے چھ صیغے ایسے لکھو جس میں ایک طالب علم کو مدرسے متعلق کاموں کی ہدایت کرو۔

(۱) عَزِيْزِيْ اَلطَّالِبُ۔ اِيْنَسْ بِالْمَدْرَسَةِ اَنَّسَكَ الْبَيْتَ

(۲) وحَافِظْ عَلٰى مَوَاعِيْدِ الدَّرْسِ

(۳) وَاحْذَرْ تَضِيْعَ اَوْقَاتِكَ فِي اَثْنَاءِ التَّعْلِيْمِ

(۴) واحْتَفِظْ بِكُتُبِكَ وَاَدْوَاتِكَ الدَّرْسِيَّةِ الْاُخْرٰى

(۵) وَتَعَوَّدْ مُطَالَعَةَ الدُّرُوْسِ قَبْلَ قِرَاءَ تِهَا وَالْمُذَاكَرَةِ بَعْدَ قِرَاءَ تِهَا

(۶) وَاصِلْ فِي اِرْضَاءِ اَبَوَيْكَ وَاَسَاتِذَتِكَ دَائِمًا

فعل نہی کے ایسے چھ جملے لکھو کہ جس میں اپنی ملازمہ کو مطبخ سے متعلق چند باتوں سے منع کرو اور اس کی غرض بتاؤ۔

(۱) اَيَّتُهَا الْخَادِمَةُ لَا تُضَيِّعِيْ شَيْئًا مِنَ الطَّعَامِ وَلَوْ بِفُتَاتِ الْمَائِدَةِ

(۲) وَ لَا تُهَاوِنِيْ فِي رَفْعِ الْاٰنِيَةِ وَ طَيِّ الْمَائِدَةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ تَنَاوُلِ الطَّعَامِ

(۳) وَلَا تَكْسِلِيْ فِي غَسْلِهَا وَ تَنْظِيْفِهَا اَيْضًا

(۴) وَلَا تَتْرُكِي اٰنِيَةَ الْمَطْبَخِ مَكْشُوْفَةً بِغَيْرِ غِطَاءٍ

(۵) وَلَا تَبْقِي الْمَوْقِدَ مُوْقَدًا بَعْدَ انْطِبَاخِ الطَّعَامِ بِدُوْنِ ضَرُوْرَةٍ۔

(۶) لَا تُلْقِي الْغُسَالَةَ وَالْقُمَامَةَ قَرِيْبًا مِنَ الْمَطْبَخِ، فَاِنَّ كُلَّ هٰذَا اِقْتِضَاءُ الدِّيَانَةِ وَالطَّبِيْعَةِ وَخِلَافُهُ فِعْلُ مُسْتَنْكَرٌ يَاْتِيْ فِي اِثَارِ نُكْرَانِ الْجَمِيْلِ۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ (۱)

سترھواں سبق (۱)

(ادوات الاستفہام)

عربی میں استفہام کے لئے متعدد حروف آتے ہیں۔ جن میں سے چند مشہور ہیں۔ ہمزہ، هَلْ۔ مَنْ، مَا، مَتٰی، أَيْنَ، كَيْفَ، كَمْ، اَىُّ

(۱) ہمزہ اور ھل سے نفس مضمون جملہ کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ جیسے أَأَكَلْتَ الطَّعَامَ یا هَلْ اَكَلْتَ الطَّعَامَ (کیا تو نے کھانا کھایا) اس کا جواب نَعَمْ یا لا کے ساتھ دیا جائیگا۔

(۲) ہمزہ کبھی دو چیزوں میں ایک کی تعیین کے لئے بھی آتا ہے۔ اَزَيْدٌ جَاءَ اَمْ مَحْمُودٌ؟ اس کا جواب تعیین کے ساتھ ہوگا۔

(۳) بقیہ حروف جو حسب ذیل معانی کے لئے آتے ہیں ان کا جواب بھی تعیین ہی کے ساتھ آئے گا۔

(۴) مَنْ (کون) ذوی العقول کے لئے آتا ہے جیسے مَنْ هٰذَا (یہ کون شخص) ہے۔

(۵) مَا (کیا چیز) غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے جیسے مَا هٰذَا (یہ کیا چیز ہے)

(۶) مَتٰی (کب) یہ زمانے کے لئے آتا ہے جیسے مَتٰی جِئْتَ؟ (تم کب آئے)

(۷) اَيْنَ (کہاں) یہ مکان اور جگہ کے لئے آتا ہے جیسے اَيْنَ تَذْهَبُ؟ (تم کہاں جاتے ہو)

(۸) كَيْفَ (کیا، کس طرح) حالت و کیفیت کے لئے آتا ہے۔ جیسے كَيْفَ اَنْتُمْ؟ (تم کیسے ہو)۔

(۹) کَمْ (کتنا کے) عدد کے لئے آتا ہے جیسے کَمْ اَخَاكَ؟ (تمہارے کتنے (کتنے) بھائی ہیں)

(۱۰) اَیٌّ (کون)، (کیا چیز) (کہاں) وغیرہ تمام معانی مذکورہ کے لئے۔

(۱۱) لِمَ (کیوں، کیونکر) یہ ما پر لام داخل کر کے بنایا گیا ہے۔ لِمَ کی طرح اور دوسرے حروف پر بھی حرف جار داخل کر کے اس سے کچھ مختلف معانی پیدا کر لئے جاتے ہیں۔ جیسے لِمَنْ (کس کا، کسی کے لئے وغیرہ) مِنْ اَیْنَ (کہاں سے) اِلٰی أَیْنَ (کدھر، کس طرف، کس جگہ، کہاں تک) حَتّٰی متٰی (کب تک) بِکَمْ رُوْبِیَةً (کتنے روپے) فِی کَمْ یَوْمٍ (کتنے دن میں) مُنْذُکَمْ یَوْمٍ (کے دن سے) وغیرہ۔

فائدہ: کَمْ استفہامیہ کے بعد لفظ عموماً مفرد (واحد) اور منصوب ہوتا ہے جیسے کَمْ رُوْبِیَّةً مگر کَمْ پر جب حرف جار داخل ہو جائیں تو وہ اسم مجرور بھی ہوسکتا ہے اور منصوب بھی۔ اوپر کی مثالوں پر غور کریں اَیٌّ مضاف ہوتا ہے اس لئے اس کے بعد اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جیسے اَیُّ کِتَابٍ تَقْرَأُ (تو کون سی کتاب پڑھتا ہے)

اَلتَّمْرِیْنُ (۹۷) مشق نمبر (۹۷)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) أَیَذْهَبُ مَحْمُوْدٌ اِلٰی جُنَیْنَةِ الْحَیَوَانَاتِ؟

کیا محمود چڑیا گھر جائے گا؟

(۲) هَلْ رَأَیْتَ مَتْحَفَ لَکْنَوْ؟

کیا تو نے لکھنؤ کا عجائب گھر دیکھا؟

(۳) هَلْ تَسْكُنُ فِي دَارِ الْإِقَامَةِ؟

کیا تو ہوسٹل میں رہتا ہے؟

(۴) أَ أَنْتَ قُلْتَ هٰذَا أَمْ أَخُوْكَ؟

یہ بات تو نے کہی یا تیرے بھائی نے؟

(۵) أَتَأْكُلُ الْفُطُوْرَ قَبْلَ السَّابِعَةِ صَبَاحًا؟

کیا تو صبح سات بجے سے پہلے ناشتہ کر لیتا ہے؟

(۶) مَاتَأْكُلُ فِي الْفُطُوْرِ صَبَاحًا؟

تو صبح ناشتے میں کیا چیز کھاتا ہے۔

(۷) مَنْ كَانَ عِنْدَكَ أَمْسِ؟

کل تیرے پاس کون تھا؟

(۸) مَنْ يَسْكُنُ فِي هٰذِهِ الْغُرْفَةِ؟

اس کمرے میں کون رہتا ہے۔

(۹) مَتٰى تُغْلَقُ مَدْرَسَتُكُمْ لِعُطْلَةِ الصَّيْفِ

تمہارا مدرسہ گرمیوں کی چھٹیوں کے لئے کب بند ہوگا؟

(۱۰) أَيْنَ تَجْتَمِعُوْنَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ؟

تم آج رات کہاں اکٹھے ہوں گے؟

(۱۱) فِي أَيِّ صَفٍّ تَقْرَأُ أَنْتَ؟

تو کس جماعت میں پڑھتا ہے؟

(۱۲) كَمْ تِلْمِيْذًا يَقْرَأُ فِي صَفِّكَ

تیری جماعت میں کتنے شاگرد پڑھتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۹۸) مشق نمبر (۹۸)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) کیا تمہارے والد دہلی جا رہے ہیں۔

اَيَذْهَبُ اَبُوْكَ اِلَى دِهْلِى؟

(۲) کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو؟

هَلْ تَعْرِفُ هٰذَا الرَّجُلَ؟

(۳) کیا تم دونوں درجہ سوم میں پڑھتے ہو؟

اَتَدْرُسَانِ فِى الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ؟

(۴) کیا خالد شہر میں رہتا ہے یا دارالاقامہ میں؟

اَيَسْكُنُ خَالِدٌ فِى الْبَلَدِ اَمْ فِى دَارِ الْاِقَامَةِ؟

(۵) کیا آپ چاول کھاتے ہیں یا روٹی؟

اَتَاْكُلُ الرُّزَّ اَمِ الرَّغِيْفَ؟

(۶) آپ شام کے کھانے میں کیا کھاتے ہیں؟

مَاذَا تَاْكُلُ فِى الْعِشَآءِ؟

(۷) محمود اپنے والد کو کیا لکھ رہا ہے؟

مَاذَا يَكْتُبُ مَحْمُوْدٌ اِلٰى اَبِيْهِ؟

(۸) زمین اور آسمان کو کس نے پیدا کیا؟

مَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ؟

(۹) آسمان سے بارش کون برساتا ہے؟

مَنْ يُمْطِرُ الْمَطَرَ مِنَ السَّمَآءِ؟

(۱۰) تم دونوں اپنے گھر کب جاؤ گے؟

مَتٰی تَذْهَبَانِ اِلٰی بَیْتِكُمْ

(۱۱) یہ لڑکیاں کہاں پڑھتی ہیں؟

اَیْنَ تَدْرُسُ هٰؤُلَآءِ الْبَنَاتُ؟

(۱۲) تم پہلے گھنٹے میں کون سی کتاب پڑھتے ہو؟

اَیَّ كِتَابٍ تَدْرُسُوْنَ فِی السَّاعَةِ الْاُوْلٰی

(۱۳) تمہارے درجے میں کتنی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں؟

كَمْ كِتَابًا یُدَرَّسُ فِیْ دَرَجَتِكُمْ؟

(۱۴) دارالاقامہ میں کتنے طلبہ رہتے ہیں؟

كَمْ طَالِبًا یَسْكُنُ فِیْ دَارِ الْاِقَامَةِ؟

اَلتَّمْرِیْنُ (۹۹) مشق نمبر (۹۹)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) كَمْ رَكْعَةً تُصَلِّیْ فِی الْمَغْرِبِ؟

تو مغرب میں کتنی رکعت پڑھتا ہے؟

(۲) فِیْ كَمْ دَقِیْقَةً تَقْضِیْ صَلٰوتَكَ؟

کتنے منٹوں میں تو اپنے نماز ادا کرتا ہے؟

(۳) فِیْ كَمْ یَوْمٍ وَصَلْتَ اِلَی بَمْبَایَ؟

کتنے دنوں میں تو بمبئی پہنچا؟

(۴) مُنْذُ كَمْ عَامٍ تَتَعَلَّمُ فِیْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ؟

کتنے سال سے تو اس مدرسے میں پڑھتا ہے؟

(۵) بِكَمْ رُوْبِیَّةً اِشْتَرَیْتَ الْحِذَاءَ؟

کتنے روپے میں تو نے جوتا خریدا؟

(۶) لِمَ ضَرَبْتَ هٰذَا الْوَلَدَ؟

کیوں تو نے اس لڑکے کو مارا؟

(۷) اِلٰی اَیْنَ تَقْصِدُ یَا مَحْمُوْدُ؟

اے محمود تو کس طرح (کہاں) کا ارادہ رکھتا ہے؟

(۸) مِنْ أَیْنَ اِشْتَرَیْتَ هٰذَا الْقَلَمَ؟

کہاں سے تو نے یہ قلم خریدا؟

(۹) بِاَیِّ شَیْئٍ یُقْطَعُ الْخَشَبُ؟

کس چیز کے ساتھ لکڑی کاٹی جاتی ہے؟

(۱۰) مِنْ اَیِّ شَیْئٍ تُصْنَعُ الْاَحْذِیَةُ؟

کس چیز سے جوتے بنائے جاتے ہیں؟

(۱۱) اِلٰی اَیِّ سَاعَةٍ تَرْجِعُ مِنَ السُّوْقِ؟

کتنے بجے تک تو بازار سے واپس آئے گا؟

(۱۲) حَتّٰی مَتٰی اُکَابِدُ تِلْكَ الْمَصَائِبَ؟

کب تک میں یہ مصیبتیں برداشت کرتا رہوں گا؟

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۰۰) مشق نمبر (۱۰۰)

(۱) تمہاری کتاب میں کتنے صفحے ہیں؟

کَمْ صَفْحَةً فِی کِتَابِكَ؟

(۲) اس کتاب میں کتنی مشقیں ہیں؟

کَمْ تَمْرِینًا فِی هٰذَا الْکِتَابِ؟

(۳) یہ جہاز کے دن میں جدہ پہنچے گا؟

فِی کَمْ یَوْمٍ تَبْلُغُ هٰذِهِ الطَّیَّارَةُ اِلٰی جَدَّةَ؟

(۴) کے گھنٹے میں تو نے یہ کتاب پڑھی؟
فِی کَمْ سَاعَةٍ قَرَأْتَ هٰذَ الْكِتَابَ؟
(۵) کتنے روپے میں تو نے یہ گھڑی خریدی؟
بِكَمْ رُوْبِيَةٍ اِشْتَرَيْتَ هٰذِهِ السَّاعَةَ
(۶) کتنے دام میں میز بیچو گے؟
بِكَمْ ثَمَنٍ تَبِيْعُ الطَّاوِلَةَ؟
(۷) کاغذ کس چیز سے (کا) بنایا جاتا ہے؟
مِنْ اَیِّ شَیْءٍ يُصْنَعُ الْوَرَقُ
(۸) زمین کس چیز سے جوتی جاتی ہے؟
بِاَیِّ شَیْءٍ تُحْرَثُ الْاَرْضُ
(۹) آپ لوگ اس وقت کہاں جا رہے ہیں۔
اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ الْآنَ
(۱۰) یہ گھر کس کا ہے اور اس میں کون رہتا ہے؟
لِمَنْ هٰذَا الْبَيْتُ؟ وَمَنْ يَسْكُنُ فِيهِ؟
(۱۱) کل مدرسے سے تم دونوں کیوں غیر حاضر رہے؟
لِمَ غِبْتُمَا اَمْسِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ؟
(۱۲) آپ لوگ کب تک مصر سے واپس آئیں گے؟
مَتٰى تَرْجِعُوْنَ مِنْ مِصْرَ؟
(۱۳) کے بجے تک میں تمہارا انتظار کروں؟
اِلٰى اَیِّ سَاعَةٍ اَنْتَظِرُكَ؟
(۱۴) کتنے سال سے تم اس گھر میں رہتے ہو؟

مُذْ كَمْ سَنَةٍ تَسْكُنُ فِي هٰذَا الْبَيْتِ؟

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۰۱) مشق نمبر (۱۰۱)

اردو میں ترجمہ کریں

(۱) هَلْ هٰذِهِ الْقَلَنْسُوَةُ سَوْدَاءُ؟ کیا یہ ٹوپی سیاہ ہے؟	(۲) لَا بَلْ هِيَ حَمْرَاءُ نہیں بلکہ یہ سرخ ہے
(۳) هَلْ هٰذَا الْحِذَاءُ حَمْرَاءُ؟ کیا یہ جوتا سرخ ہے؟	(۴) لا بَلْ هُوَ اَسْوَدُ نہیں بلکہ وہ سیاہ ہے۔
(۵) هَلْ هٰذَانِ الْقَمِيْصَانِ اَصْفَرَانِ کہ دو قمیص زرد ہیں	(۶) لَابَلْ هُمَا اَبْيَضَانِ نہیں بلکہ وہ سفید ہیں
(۷) هَلْ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ؟ کیا یہ دونوں آدمی بھائی ہیں؟	(۸) لَابَلْ هُمَا صَدِيْقَانِ نہیں بلکہ وہ دونوں دوست ہیں
(۹) هَلْ هَاتَانِ الْبَقَرَتَانِ بَيْضَاوَانِ؟ کیا یہ دونوں گائیں سفید ہیں	(۱۰) لَابَلْ هُمَا صَفْرَاوَانِ نہیں بلکہ وہ زرد ہیں
(۱۱) اَهٰذِهِ الْبَقَرَاتُ سُوْدٌ؟ کیا یہ سب گائیں سیاہ ہیں	(۱۲) لَابَلْ هِيَ صُفْرٌ نہیں بلکہ وہ زرد ہیں
(۱۳) اَهٰذَا اِبْنُ عَمِّكَ اَمْ ذَاكَ؟ یہ تیرے چچے کا بیٹا ہے یا وہ؟	(۱۴) نَعَمْ هٰذَا اِبْنُ عَمِّي وَذَاكَ ابْنُ خَالِي! جی ہاں یہ میرا چچازاد ہے اور وہ میرا ماموں زاد ہے
(۱۵) اَهٰؤُلَاءِ مُسَافِرُوْ مَكَّةَ؟ کیا یہ مکہ کے مسافر ہیں؟	(۱۶) لَابَلْ هُمْ مُمَثِّلُوا الْبِلَادِ الْعَرَبِيَّةِ جَمِيْعِهَا نہیں بلکہ وہ تمام عرب ممالک کے نمائندے ہیں

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۰۲) مشق نمبر (۱۰۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) کیا یہ روشنائی سرخ ہے؟ هَلْ هٰذَا الْحِبْرُ اَحْمَرُ؟	(۲) نہیں بلکہ یہ نیلی ہے۔ لَابَلْ هُوَ اَزْرَقُ
(۳) کیا یہ دوپٹہ زرد ہے؟ هَلْ هٰذَا الْخِمَارُ اَصْفَرُ؟	(۴) نہیں بلکہ یہ سبز ہے لَابَلْ هُو اَخْضَرُ
(۵) کیا یہ ٹوپیاں سفید ہیں؟ هَلْ هٰذِهِ الْقَلَانِسُ بَيْضَاءُ؟	(۶) نہیں بلکہ یہ نیلی ہیں لَابَلْ هِيَ زَرْقَاءُ
(۷) کیا یہ عمامہ نیلا ہے؟ هَلْ هٰذِهِ الْعِمَامَةُ زَرْقَاءُ؟	(۸) نہیں بلکہ وہ سفید ہے لابل هي بيْضاءُ
(۹) کیا یہ دونوں درخت ہرے ہیں؟ هَل هٰذَانِ الشَّجَرَانِ اَخْضَرَانِ؟	(۱۰) ہاں وہ دونوں درخت ہرے ہیں نَعَمْ هُمَا اَخْضَرَانِ
(۱۱) کیا محمود کے دونوں بھائی عالم ہیں اَاَخَوَا مَحْمُوْدٍ عَالِمَانِ؟	(۱۲) ہاں وہ دونوں عالم ہیں نَعَمْ هُمَا عَالِمَانِ
(۱۳) کیا یہ لوگ کسی کارخانے کے مزدور ہیں یا کچھ اور؟ اَهٰؤُلَاءِ عُمَّالُ مَصْنِعٍ اَمْ غَيْرُ ذَالِكَ؟	(۱۴) نہیں یہ لوگ کاشتکار ہیں لَابَلْ هُمْ فَلَّاحُوْنَ

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ (۲)

سترھواں سبق (۲)

(استفہام ونفی ایک ساتھ)

پچھلے اسباق میں تمرین کے جملے لکھے گئے ہیں۔ وہ سب ''مثبت استفہام'' پر مشتمل تھے۔ اب ہم کچھ جملے منفی استفہام کے لکھتے ہیں۔ ذیل کی مثال پڑھو۔

(۱) اَلَيْسَ مَحْمُودٌ خَطِيْبًا (کیا محمود مقرر نہیں ہے۔ بلٰی، هُوَ خَطِيْبٌ بَارِعٌ (کیوں نہیں وہ ایک اچھا مقرر ہے) یا نَعَمْ هُوَ لَيْسَ بِخَطِيْبٍ (ہاں وہ مقرر نہیں ہے)

(۲) اَلَا تُسَافِرُ مَعِيَ (کیا تو میرے ساتھ سفر نہیں کرے گا) بلٰی، لَأُسَافِرَنَّ مَعَكَ (کیوں نہیں میں آپ کے ساتھ ضرور سفر کروں گا) یا نَعَمْ لَااُسَافِرُ (ہاں، میں سفر نہیں کرونگا)

(۳) اَلَمْ تَكْتُبْ اِلٰى اَبِيْكَ؟ (کیا تو نے اپنے والد کو خط نہیں لکھا) بلٰی، قَدْ كَتَبْتُ اِلَيْهِ (کیوں نہیں میں نے انہیں خط لکھا ہے) یا (نَعَمْ مَاكَتَبْتُ اِلَيْهِ مُنْذُ شَهْرٍ) (ہاں میں نے ایک ماہ سے انہیں خط نہیں لکھا ہے)

ان مثالوں میں تم نے مثبت منفی استفہام کا فرق سمجھ لیا ہوگا پھر تم نے یہ بھی سمجھا ہوگا کہ منفی استفہام کا جواب اثبات کی صورت میں بلٰی (ہاں کیوں نہیں) کے ساتھ (اور نفی کی صورت میں نَعَمْ کے ساتھ دیا جاتا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۰۳) مشق نمبر (۱۰۳)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَلَا تَاْکُلُ الْفَوَاکِهَ یَامَحْمُوْدُ؟

محمود کیا تو پھل نہیں کھاتا؟

(۲) بَلٰی اٰکُلُ الْفَوَاکِهَ بِرَغْبَةٍ جِدًّا

کیوں نہیں میں بڑی رغبت سے پھل کھاتا ہوں۔

(۳) اَلَا تُحِبُّ الْاِقَامَةَ عِنْدَنَا یَاخَالِدُ؟

خالد کیا آپ ہمارے ہاں ٹھہرنا پسند کریں گے؟

(۴) بَلٰی، یَا سَیِّدِیْ! وَاَنَا اَسْعَدُ بِالْاِقَامَةِ عِنْدَکُمْ

کیوں نہیں جناب میں تو آپ کے ہاں ٹھہرنے میں سعادت سمجھوں گا۔

(۵) اَلَا تُضِیْعَانِ وَقْتَکُمَا فِی اللَّعِبِ کَثِیْرًا

کیا تم دونوں کھیل میں اپنا زیادہ وقت ضائع نہیں کرتے۔

(۶) نَعَمْ، لَانُضِیْعُ اَوْقَاتَنَا کَثِیْرًا فِی اللَّعِبِ

جی ہاں ہم اپنا زیادہ وقت کھیل میں ضائع نہیں کرتے۔

(۷) اَلَا تَرْضَوْنَ بِحُکْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ؟

کیا تم لوگ رسول کے فیصلے پر راضی نہیں ہوئے؟

(۸) بَلٰی، نَحْنُ رَاضُوْنَ بِحُکْمِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

کیوں نہیں! ہم اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر راضی ہیں۔

(۹) وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی؟

اور جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب دکھا مجھے تو کیسے زندہ کریگا مردوں کو؟

(۱۰) قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ؟ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ

فرمایا کیا تو ایمان نہیں رکھتا؟ کہا کیوں نہیں لیکن اس لئے کہ میرے دل کو تسکین ہو جائے۔

(۱۱) كُلَّمَا اُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ ؟

جب ڈالا جائے گا اس میں ایک گروہ کو تو پوچھیں گے اس سے جہنم کے محافظ کیا نہیں آیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا۔

(۱۲) قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاءَ نَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْئٍ

کہیں گے کیوں نہیں بے شک آیا تھا ہمارے پاس ڈرانے والا لیکن ہم نے جھٹلایا اور کہا ہم نے کہ اللہ نے کوئی چیز نہیں اُتاری۔

(۱۳) اَلَمْ تَكُنْ تَحْفَظُ دَرْسَكَ يَا سَعِيْدُ

سعید کیا تو اپنا سبق یاد نہیں کرتا؟

(۱۴) نَعَمْ مَا كُنْتُ اَحْفَظُ الدَّرْسَ، فَرَسَبْتُ فِي الْاِمْتِحَانِ

جی ہاں میں سبق یاد نہ کرتا تھا اس لئے امتحان میں فیل ہو گیا۔

(۱۵) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ

کیا اللہ تعالیٰ تمام حاکموں میں سے سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

(۱۶) بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذَالِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ

کیوں نہیں! اور میں اس پر گواہ ہوں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۰۴) مشق نمبر (۱۰۴)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) کیا تم ہر روز غسل کرتے ہو؟

اَلَا تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ؟

(۲) ہاں کیوں نہیں میں ہر روز غسل کرتا ہوں۔

بَلٰى اَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ

(۳) کیا تم لوگ اپنے کپڑے خود سے نہیں دھوتے؟

اَلاَ تَغْسِلُوْنَ ثِيَابَكُمْ بِاَنْفُسِكُمْ؟

(۴) نہیں ہم لوگ سب کپڑے خود سے نہیں دھوتے ہیں؟

نَعَمْ لَانَغْسِلُ ثِيَابَنَابِاَيْدِيْنَا بَلْ يَغْسِلُهَا الْقَصَّارُ

(۵) کیا تم دونوں اپنے والدین کا کہنا نہیں مانتے؟

اَلاَ تُطِيْعَانِ اَبَوَيْكُمَا؟

(۶) کیوں نہیں، ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں۔

بَلٰى، نُطِيْعُهُمَا

(۷) کیا تم لوگ اپنے اساتذہ کا احترام نہیں کرتے؟

اَلَا تُكْرِمُوْنَ اَسَاتِذَتَكُمْ؟

(۸) ہاں کیوں نہیں ہم ان کا یقینی احترام کرتے ہیں

بَلٰى اِنَّالَنُكْرِمُهُمْ

(۹) فاطمہ! کیا تو آج سبق نہیں پڑھے گی؟

يَا فَاطِمَةُ! اَلَا تَقْرَئِيْنَ الْيَوْمَ دَرْسَكِ؟

(۱۰) جی ہاں آج میں اپنا سبق پڑھوں گی۔

نَعَمْ اَلْيَوْمَ اَدْرُسُ دَرْسِيْ

(۱۱) اے عائشہ کیا تو اپنی خالہ کے گھر نہیں جائے گی۔

اَلَا تَذْهَبِيْنَ اِلٰى بَيْتِ خَالَتِكِ يَا عَائِشَةُ

(۱۲) جی ہاں میں چاہتی ہوں کہ اپنی خالہ کے گھر جاؤں گا۔

نَعَمْ اُرِيْدُ اَنْ اَذْهَبَ اِلَى بَيْتِ خَالَتِي

(۱۳) کیا اللہ نیکوکاروں کو ان کی نیکی کا بدلہ نہیں دے گا۔

اَلَا يَجْزِيْ اللّٰهُ الصَّالِحِيْنَ جَزَاءَ حَسَنَاتِهِمْ

8

(۱۴) کیوں نہیں، اللہ ان کے اجر کو ہرگز ضائع نہیں فرمائے گا۔
بَلَی اِنَّ اللّٰه لَنْ يُضِيعَ اَجْرَهُمْ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۰۵) مشق نمبر (۱۰۵)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) کیا تم آج مدرسہ نہیں گئے
اَلَمْ تَذْهَبِ الْيَوْمَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟

(۲) ہاں آج میں نے چھٹی لی ہے۔
نَعَمْ حَصَلْتُ الْيَوْمَ رُخْصَةً

(۳) کیا وہ بیمار رات بھر نہیں سویا؟
اَلَمْ يَرْقُدْ ذَالِكَ الْمَرِيْضُ كَامِلَ اللَّيْلِ

(۴) ہاں وہ تکلیف کی زیادتی کی وجہ سے رات بھر نہیں سویا۔
نَعَمْ لَمْ يَرْقُدْ لِشِدَّةِ الْاَلَمِ

(۵) کیا میں نے تم لوگوں کو دوپہر میں نکلنے سے منع نہیں کیا۔
اَلَمْ اَنْهَكُمْ عَنِ الْخُرُوْجِ فِي الظَّهِيْرَةِ

(۶) کیوں نہیں آپ نے واقعی منع فرمایا تھا لیکن اس مرتبہ معاف فرمادیں۔
بَلٰى قَدْ كُنْتَ نَهَيْتَ لٰكِنِ سَامِحْ فِي هٰذِهِ الْمَرَّةِ

(۷) کیا تمہارے والد سفر سے واپس نہیں آئے؟
اَلَمْ يَرْجِعْ اَبُوْكَ مِنَ السَّفَرِ

(۸) جی ہاں اب تک نہیں آئے۔
نَعَمْ لَمْ يَرْجِعْ اِلَى الْآنَ

(۹) کیا آپ کو میرا خط نہیں ملا تھا؟

اَمَا وَصَلَتْكَ رِسَالَتِی

(۱۰) ہاں کیوں نہیں آپ کا خط واقعی ملا تھا۔

بلٰی! قَدْ کَانَ وَصَلَتْنِیْ رِسَالَتُكَ

(۱۱) کیا تم نے پچھلے سال شام وعراق کا سفر نہیں کیا تھا؟

اَمَا کُنْتَ سَافَرْتَ اِلَی الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فِی الْعَامِ الْمَاضِی

(۱۲) ہاں کیوں نہیں، میں نے پورے بلادعربیہ کی سیاحت کی تھی۔

بَلٰی، کُنْتُ سَافَرْتُ الْبِلَادَ الْعَرَبِیَةَ بِتَمَامِهَا

(۱۳) کیا تم لوگ علی گڑھ کالج میں نہیں پڑھتے تھے۔

اَمَا کُنْتُمْ تَتَعَلَّمُوْنَ فِی کُلِیَّةِ عَلِی کَرْهِ؟

(۱۴) نہیں، بلکہ ہم لوگ دارالعلوم ندوہ میں پڑھتے تھے۔

لَابَلْ کُنَّا نَدْرُسُ فِی دَارِ الْعُلُومِ نَدْوَةِ الْعُلَمَآءِ

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۰۶) مشق نمبر (۱۰۶)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) یہ گھڑی کس کی ہے؟

لِمَنْ هٰذِهِ السَّاعَةُ

(۲) کرسیاں کس چیز کی بنائی جاتی ہیں۔

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تُصْنَعُ الْکَرَاسِیُّ؟

(۳) تم دونوں کے بجے سے میرا انتظار کر رہے تھے۔

مُنْذُ کَمْ سَاعَةٍ کُنْتُمَا تَنْتَظِرَانِنِی

(۴) حضرت حمزہؓ کس غزوہ میں شہید کئے گئے۔

فِی اَیِّ غَزْوَةٍ اُسْتُشْهِدَ حَمْزَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۵) کیا تم درجہ اول میں پڑھتے ہو۔

هَلْ تَدْرُسُوْنَ فِي الدَّرْجَةِ الْأُوْلٰى

(۶) نہیں بلکہ ہم درجہ دوم میں پڑھتے ہیں۔

لَا، بَلْ نَحن نَدْرُسَ فِي الدَّرْجَةِ الثَانِيَةِ

(۷) یہ لوگ کہاں جارہے ہیں۔

اِلٰى اَيْنَ يَذْهَبُ هٰؤُلَآءِ النَاسُ

(۸) یہ سب ایک دینی جلسہ میں جارہے ہیں تا کہ دین کی باتیں سنیں۔

هٰؤلَآءِ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى جَلْسَةٍ دِيْنِيَةٍ لِيَسْمَعُوْا اَحْكَامَ الدِّيْنِ

(۹) کیا وہ مہمان آج شام تک ضرور چلے جائیں گے۔

هَلْ اُوْلٰئِكَ الضُّيُوْفُ لَيَذْهَبُنَّ اِلٰى مَسَاءِ الْيَوْمِ

(۱۰) ہاں، وہ لوگ ضرور جائیں گے تا کہ کل صبح گھر پہنچ سکیں۔

نَعَمْ لَيَذْهَبُنَّ لِيَبْلُغُوْا بَيْتَهُمْ فِي الصَّبَاحِ غَدًا

(۱۱) کیا تمہارے والد ابھی تک شفایاب نہیں ہوئے۔

اَمَا شُفِيَ وَالِدُكَ اَلْاٰنَ

(۱۲) نہیں، لیکن میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ جلد ہی شفا بخشے گا۔

لَالٰكِنْ اَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يَشْفِيَهٗ عَاجِلاً

(۱۳) کیا تمہارا امتحان ابھی ختم نہیں ہوا۔

اَلَمْ يَنْتَهِ اِمْتِحَانُكُمْ اِلَى الْاٰنَ

(۱۴) ہاں، اب تک ہمارا امتحان ختم نہیں ہوا ہے۔

نَعَمْ لَمْ يَنْتَهِ اِمْتِحَانُنَا اِلَى الْاٰنَ

(۱۵) کیا اللہ نے اس بات کا حکم نہیں دیا ہے۔

اَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ

(١٦) ہم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیں اور ان کو برائیوں سے روکیں۔

اَنْ نَّامُرَ النَّاسَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ؟

(١٧) کیوں نہیں، اللہ نے ہم کو اس کا حکم دیا ہے۔

بَلٰى اَمَرَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا

(١٨) اور ہم اس کے حکم کی ضرور پیروی کریں گے یہاں تک کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔

وَلَنَتَّبِعَنَّ اَمْرَهُ حَتّٰى تَعْلُوَ كَلِمَةُ اللّٰهِ

(١٩) کیا تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ برائیاں پھیلیں۔

اَتُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَوَاحِشُ

(٢٠) نہیں ہم ہرگز اسے پسند نہیں کریں گے کہ لوگ برائیوں میں مبتلا ہوں۔

لَا لَنْ نُحِبَّ بِاَنْ يَقَعَ النَّاسُ فِي الْمُنْكَرَاتِ

8

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَرَ (۱)

اٹھارہواں سبق (۱)

(ادوات الشرط) (حروف شرط)

جملہ شرطیہ دو جملوں سے مل کر پورا ہوتا ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً ا يُجْزَبِهٖ (جو شخص برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا)

ادوات شرط دو طرح کے ہیں۔ ایک جازمہ دوسرے غیر جازمہ، ادوات جازمہ حسب ذیل ہیں۔

اِنْ، اِذْمَا، مَنْ، مَهْمَا، مَتٰى، اَيَّانَ، اَيْنَ، اَنّٰى، حَيْثُمَا، كَيْفَمَا، اَيٌّ، ان میں سے اِن اور اِذْمَا دونوں حرف ہیں اور باقی سب اسم ہیں۔

(۱) یہ ادوات فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور لَمْ اور لام امر کی طرح اسے جزم دیتے ہیں۔ اور اسی طرح نون اعرابی اور آخر سے حرف علت کو گرا دیتے ہیں۔

(۲) دوسرا جملہ (یعنی جزا) بھی اگر فعل مضارع ہو تو اسے بھی جزم دیتے ہیں اوپر مثال میں غور کرو۔

(۳) لیکن دوسرا جملہ اگر فعل مضارع نہ ہو بلکہ اس کے بجائے جملہ اسمیہ ہو یا امر و نہی ہو یا فعل مضارع ہو مگر اس پر لَنْ، قَدْ یا سین، یا سَوفَ یا مَا نافیہ داخل ہو یا عَسٰی و لَيْسَ کی قسم کے افعال جامد ہوں تو جزا پر ف داخل کرنا ضروری ہے۔

اِنْ اور اِذْمَا (اگر) دونوں ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ مَنْ (جو، جو شخص، جو کوئی) ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔

مَا (جو چیز، جو کچھ) غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔

مَهْمَا (جو کچھ، جتنا کچھ، جو کچھ بھی ہو) غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔

متٰی (جب، جس وقت) ظرف زماں کے لئے آتا ہے۔

اَیَّانَ (جب بھی) ظرف زماں کے لئے آتا ہے۔

اَیْنَ (جہاں) ظرف مکاں کے لئے آتا ہے۔

انّٰی (جہاں، جہاں کہیں) ظرف مکان کے لئے آتا ہے۔

حَیْثُمَا اور اسی طرح اَیْنَمَا (جہاں کہیں) ظرف مکاں کے لئے آتا ہے۔

کَیْفَمَا (جس طرح، جیسا کچھ) کیفیت وحالت کے لئے آتا ہے۔

اَیٌّ وَاَیَّةٌ (جو، جہاں، جب، جس طرح) تمام معانی مذکورہ کے لئے آتا ہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۰۷) مشق نمبر (۱۰۷)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) مَنْ یَّتْعَبُ فِی صِغْرِہٖ یَتَمَتَّعُ فِی کِبْرِہٖ

جو چھوٹی عمر میں محنت کرے گا وہ بڑی عمر میں فائدہ حاصل کرے گا۔

(۲) مَنْ یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلُ لَہٗ مَخْرَجًا وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ

جو اللہ سے ڈرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے نکلنے راستہ بنا دیں گے اور ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوگا۔

(۳) مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ

تم جو بھی بھلائی کا کام کرو گے اس کو اللہ کے ہاں پاؤ گے۔

(۴) مَھْمَا تُنْفِقْ فِی الْخَیْرِ یُخْلِفْہُ اللّٰہُ

تو جو کچھ بھلائی کے کام میں خرچ کرے گا اللہ اس کو بڑھا دے گا۔

(۵) اِنْ تُسَافِرْ تَسْتَفِدْ مِنَ التَّجَارِبِ

اگر تو سفر کرے گا تو تجربات سے فائدہ حاصل کرے گا۔

(۶) اِذْ مَا تَفْعَلْ شَرًّا تَنْدَمْ عَلَيْهِ

اگر تو برائی کرے گا تو اس پر شرمندہ ہوگا۔

(۷) اَيُّ نَفْعٍ تَنْفَعِ النَّاسَ يَحْمَدُوْكَ

تو لوگوں کو جس قسم کا نفع دے گا تیری تعریف کریں گے۔

(۸) مَتٰى يُسَافِرْ اَخِيْ اِلٰى لَكْنَوْ اُسَافِرْ مَعَهٗ

جب میرا بھائی لکھنؤ کی طرف سفر کرے گا تو اس کے ساتھ میں بھی سفر کروں گا۔

(۹) اَيَّانَ تَدْعُنِيْ فِيْ مُلِمَّةٍ اُجِبْكَ

تو جب بھی کسی مشکل میں پکارے گا میں تجھے جواب دوں گا۔

(۱۰) اَيْنَ يَذْهَبْ مَحْمُوْدٌ يَصْحَبْهُ اَخُوْهُ

محمود جہاں بھی جائے گا اس کا بھائی محمود اس کے ساتھ ساتھ ہوگا۔

(۱۱) اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ

تم جہاں کہیں بھی ہوگے تمہیں موت پالے گی۔

(۱۲) اَنّٰى يَرْحَلْ ذُو الْعِلْمِ يُكْرَمْ

علم والا جہاں بھی چلا جائے اس کی عزت کی جائے گی۔

(۱۳) حَيْثُمَا يَنْزِلْ اَبُوْكَ يَلْقَ الْحَفَاوَةَ وَالْاِكْرَامَ

تمہارے ابا جان جہاں کہیں اتریں گے اعزاز و اکرام پائیں گے۔

(۱۴) كَيْفَمَا تُعَامِلْ اِخْوَانَكَ يُعَامِلُوْكَ

تم اپنے بھائیوں سے جس طرح کا معاملہ کروگے وہ بھی تم سے ویسا کریں گے۔

(۱۵) اِنْ تَفْتَحْ نَوَافِذَ الْحُجْرَةِ يَتَجَدَّدْ هَوَاءُهَا۔

اگر تم کمرے کی کھڑکیاں کھول دوگے تو ان سے تازہ ہوا آئے گی۔

(۱۶) وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِءٍ مِنْ خَلِيْقَةٍ، وَاِنْ عَالَهَا تَخْفٰى عَلَى النَّاسِ

تُعْلَم

آدمی کی جیسی کچھ طبیعت ہوگی ظاہر ہو کر رہے گی اگر وہ اس گمان میں رہے کہ لوگوں پر مخفی رہے گی۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۰۸) مشق نمبر (۱۰۸)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اگر پڑھنے میں محنت کرو گے تو کامیاب ہوگے۔

اِنْ تَجْتَهِدُوْا فِي التَّعَلُّمِ تَنْجَحُوْا

(۲) اگر بروں کے ساتھ رہو گے تو تمہارے اخلاق بگڑ جائیں۔

اِنْ تَصْحَبِ الْاَشْرَارَ تَفْسُدْ اَخْلَاقُكَ

(۳) جو لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔

مَنْ يُحْسِنْ اِلَى النَّاسِ يُحِبُّوْهُ

(۴) جو بڑوں کی نصیحت پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔

مَنْ يَعْمَلْ بِنَصِيْحَةِ الْاَكَابِرِ يَتَمَتَّعْ

(۵) جو نیکی یا برائی کرو گے اس کا بدلہ پاؤ گے۔

مَاتَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اَوْشَرٍّ تُجْزَبِهِ

(۶) جو کچھ نیکی کرو گے اس کا فائدہ تمہاری طرف لوٹے گا۔

مَاتَعْمَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعُدْ نَفْعُهُ اِلَيْكُمْ

(۷) چاہے وہ کتنا ہی تیز دوڑے مجھے نہیں پا سکتا۔

مَهْمَا يَجْرِ مُسْرِعًا لَا يُدْرِكْنِيْ

(۸) جب گرمی آئے گی امراء شملہ کا سفر کریں گے۔

مَتٰى يَحُلُّ الصَّيْفُ يُسَافِرِ الْاَغْنِيَاءُ اِلٰى شَمْلَةَ

(۹) جب کبھی آپ دلّی جائیں میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔
اَیَّانَ تَذْهَبُوْا اِلَی دِهْلِی اَصْحَبْكُمْ

(۱۰) جہاں کہیں رہو اللہ تمہیں رزق دے گا۔
اَیْنَمَا تُقِیْمُوْا یَرْزُقْكُمُ اللّٰهُ

(۱۲) جہاں کہیں جاؤ قدرت کی کاریگری نظر آئے گی۔
اَنّٰی تَذْهَبُوْا تَنْظُرُوْا صُنْعَةَ اللّٰهِ

(۱۳) جیسے کچھ تمہارے اخلاق ہوں گے لوگ اس کو جان جائیں گے۔
مَهْمَا تَكُنْ اَخْلَاقُكُمْ یَعْلَمُهَا النَّاسُ

(۱۴) جو بیج زمین میں ڈالو گے وہی اُگے گا۔
اَیَّ بَذْرٍ تَبْذُرْ فِی الْاَرْضِ یَنْبُتْ

(۱۵) جب سورج نکلتا ہے تو تاریکی چھٹ جاتی ہے۔
مَتٰی تَطْلَعِ الشَّمْسُ تَزُوْلُ الظُّلْمَةُ

(۱۶) جو اپنی عزت آپ نہیں کرتا اس کی دوسرے لوگ بھی عزت نہیں کرتے۔
مَنْ لَایُكْرِمْ نَفْسَهٗ لَایُكْرِمْهُ النَّاسُ۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۰۹) مشق نمبر (۱۰۹)

(۱) اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا
دانائی کی بات مومن کی گمشدہ چیز ہے جہاں کہیں اس کو پائے پس وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

(۲) مَنْ سَعٰی فِی الْخَیْرِ فَسَعْیُهٗ مَشْكُوْرٌ
جس نے خیر کے کام میں کوشش کی پس اس کی کوشش مقبول ہے۔

(۳) مَهْمَا ارْتَكَبْتَ مِنَ الذُّنُوْبِ فَلَا تَیْئَسْ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

تو کتنے ہی گناہ کرلے مگر اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

(۴) اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ

اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پس میری فرمانبرداری کرو۔

(۵) مَاتَصْنَعْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُضِيْعَ جَزَاءُهٗ

تو جو خیر کا کام کرے گا اس کا بدلہ ہرگز ضائع نہ جائے گا۔

(۶) اِنْ يَسْرِق فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَهٗ

اگر اس نے چوری کی ہے تو پس تحقیق اس کا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے۔

(۷) اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ

اگر تم تنگ دستی سے ڈرتے ہو تو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو غنی کر دیں گے۔

(۸) مَهْمَا تُخْفِ مِنْ طِبَاعِكَ فَسَيَعْلَمُهُ النَّاسُ

تم اپنی فطرت کو جتنا بھی چھپاؤ لوگ اسے جان جائیں گے۔

(۹) اِنْ تَتَقَرَّبْ اِلَى اللّٰهِ فَمَا يُقَصِّرُ فِي مُكَافَأَتِكَ

اگر جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے تو وہ تجھے نیک بدلہ دینے میں کمی نہ کرے گا۔

(۱۰) مَنْ اَفْشٰى سِرَّ الصَّدِيقِ فَلَيْسَ بِاَمِيْنٍ

جس نے اپنے دوست کا راز کھول دیا پس وہ امین نہیں ہے۔

(۱۱) اِنْ تَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَعَسٰى اَنْ يَرْحَمَكُمْ

اگر تم لوگ اللہ کی طرف رجوع کرو تو امید ہے کہ وہ تم پر رحمت کریں۔

(۱۲) مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جو کچھ تم کو رسول دیں پس اس کو لے لو اور جس چیز سے آپ کو وہ روکیں تو پس اس سے رک جاؤ۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۱۰) مشق نمبر (۱۱۰)

(۱) جس کسی نے یہ مضمون لکھا ہے وہ انعام کا مستحق ہے۔
مَنْ كَتَبَ هٰذَا الْمَوْضُوْعَ اسْتَحَقَّ الْجَائِزَةَ

(۲) جو شخص اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے وہ خسارہ پانے والا ہے۔
مَنْ يَتَّبِعْ نَفْسَهٗ يَخْسَرْ

(۳) جو کچھ تمہیں استاد نصیحت کرے اس پر عمل کرو۔
مَهْمَا يَنْصَحْ لَكُمْ اُسْتَاذُكُمْ فَاعْمَلُوْا

(۴) علم جہاں کہیں ملے اسے اپنی گمشدہ دولت سمجھو۔
اَيْنَمَا وُجِدَ الْعِلْمُ فَاعْلَمُوْهُ ضَالَّةً لَكُمْ

(۵) جب کبھی کوئی وعدہ کرو تو اسے پورا کرو۔
اَىَّ وَعْدٍ وَعَدْ تُّمُوْهُ فَاَوْفُوْهُ

(۶) جب آپ سفر کریں تو مجھے اپنے ساتھ لے لیں۔
مَتٰى تُسَافِرْ فَاسْتَصْحِبْنِىْ

(۷) جو اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اتباع نہ کرو۔
مَنْ يَعْصِ اللّٰهَ فَلَا تُطِعْهُ

(۸) اگر تم میری نصیحت پر عمل کرو گے تو عنقریب فائدہ اٹھاؤ گے۔
اِنْ تَعْلَمُوْا بِنَصِيْحَتِىْ فَسَوْفَ تَسْتَفِيْدُوْا

(۹) اگر تو نے وعدہ خلافی کی تو اس سے پہلے بھی کر چکے ہو۔
اِنْ تُخْلِفِ الْوَعْدَ فَقَدْ اَخْلَفْتَهٗ مِنْ قَبْلِ هٰذَا

(۱۰) اگر تو نے اپنے والدین کی نافرمانی کی تو وہ دونوں ہرگز تجھ سے راضی نہ ہونگے۔
اِنْ تَعْصِ اَبَوَيْكَ فَلَنْ يَرْضَيَا عَنْكَ

(۱۱) اگر تو نے میری بات نہ مانی تو عنقریب پچھتاؤ گے۔

اِنْ لَمْ تَمْتَثِلْ اَمْرِیْ فَسَوْفَ تَنْدَمُ

(۱۲) جو اعتدال کے ساتھ خرچ کرے وہ بخیل نہیں ہے۔

مَنِ اقْتَصَدَ فِی النَّفَقَةِ فَلَیْسَ بِبَخِیْلٍ

(۱۳) جس کو اللہ ہدایت نہ بخشے اس کو کوئی دوسرا ہدایت نہیں کرسکتا۔

مَنْ یُضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَهٗ

(۱۴) ہم میں سے جو لوگ خوشحال ہوں وہ تنگ دستوں پر خرچ کریں۔

مَنْ یَکُنْ مِنَّا غَنِیًّا فَلْیُنْفِقْ عَلَی الْفُقَرَآءِ

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَرَ (۲)

اٹھارہواں سبق (۲)

(ادواتِ شرط غیر جازمہ)

<u>ادواتِ شرط غیر جازمہ حسب ذیل ہیں:۔</u>

لَوْ، لَوْلَا، لَوْمَا، لَمَّا، کُلَّمَا، اِذَا، اَمَّا

(۱) لَوْ (اگر) یہ ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے کہ شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے جزاء بھی نہ پائی گئی جیسے لَوِاجْتَھَدْتَ لَفُزْتَ (اگر تم محنت کرتے تو کامیاب ہوتے)

(۲) لَوْلَا اور لَوْمَا (اگر نہ ہو، اگر نہ ہوتا) یہ ظاہر کرتے ہیں کہ شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جزا (جواب) نہ پایا گیا۔ جیسے لَوْلَا الْھَوَاءُ، مَاعَاشَ اِنْسَانٌ (اگر ہوا نہ ہوتی تو کوئی انسان زندہ نہ رہ سکتا تھا۔

(۳) لَمَّا (جب، جبکہ) ظرف ہے حِیْنَ کے معنی میں یہ فعل ماضی پر آتا ہے جیسے لَمَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ رَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ (جب میں نے اسے سلام کیا تو اس نے میرے سلام کا جواب دیا)

(۴) کُلَّمَا (جب جب، جب کبھی) یہ بھی ظرف ہے اور یہ بھی فعل ماضی پر آتا ہے جیسے کُلَّمَا مَرِضْتُ خَافَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ (جب جب میں بیمار پڑا میری ماں میرے لئے اندیشہ میں پڑ گئیں)

(۵) إِذَا (جب) یہ بھی ظرف ہے مگر مستقبل کے لئے آتا ہے جیسے إِذَا تَعَلَّمْتَ فَاعْمَلْ بِعِلْمِكَ (جب تعلیم پاؤ تو اپنے علم پر عمل کرو) إِذَا الْاُسْتَاذُ نَصَحَ لَكَ فَاعْمَلْ بِنُصْحِهٖ (جب استاد تمہیں کوئی نصیحت کرے اس پر عمل کرو) أَمَّا (مگر، مگر رہی یہ بات) تفصیل بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے لِلْبُسْتَانِ بَابَانِ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَفِی جَانِبِ الْمَشْرِقِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَفِی جَانِبِ الشِّمَالِ

فائدہ: اَمَّا کے جواب پر فا داخل کرنا ضروری ہے البتہ لَمَّا کے جواب پر ف لانا صحیح نہیں طلبہ اس میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔

لَمَّا جو ''اب تک'' کے معنی میں نفی کے لئے آتا ہے وہ حرف جازم ہے فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اس کو جزم دیتا ہے مگر یہ فعل ماضی پر آتا ہے اور جازم نہیں ہے دونوں کا فرق سمجھ لو۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۱۱) مشق نمبر (۱۱۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) لَوْ عَمِلْتَ فِی فَرَاغِكَ مَا نَدِمْتَ

اگر تو اپنی فرصت میں محنت کرتا تو شرمندگی نہ اٹھاتا۔

(۲) لَوْ كَانَ عِنْدِيْ مَالٌ لَفَدَيْتُكَ

اگر میرے پاس مال ہوتا تو تجھ پر قربان کرتا۔

(۳) لَوْلَا الْعَقْلُ لَكَانَ الْاِنْسَانُ كَالْبَهَائِمِ

اگر عقل نہ ہوتی تو انسان جانوروں کی طرح ہوتا۔

(۴) لَوْلَا الطَّبِيْبُ لَسَاءَتْ حَالُ الْمَرِيْضِ

اگر ڈاکٹر نہ ہوتا تو مریض کا حال برا ہوتا۔

(۵) لَوْمَا التَّعَبُ مَا كَانَتِ الرَّاحَةُ

اگر تھکاوٹ نہ ہوتی تو راحت بھی نہ ہوتی۔

(۶) لَوْمَا ثَوَابُ الْعَامِلِيْنَ لَفَتَرَتِ الْهِمَمُ

اگر کام کرنے والوں کے لیے اجر نہ ہوتا تو ہمتیں پست پڑ جاتیں۔

(۷) لَمَّا تُوُفِّيَ اَبِيْ كُنْتُ اِبْنَ خَمْسِ سَنَوَاتٍ

جب میرے والد فوت ہوئے تو میری عمر پانچ سال تھی۔

(۸) لَمَّا رَاَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ

جب سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔

(۹) اِذَا أَسَرَّ اِلَيْكَ اَحَدٌ فَلَا تُفْشِ سِرَّهٗ

جب تجھ کو کوئی آدمی راز بتائے تو اس کا راز نہ کھول۔

(۱۰) كُلَّمَا ذَهَبَ جِيْلٌ جَاءَ جِيْلٌ آخَرُ

جب ایک نسل جاتی ہے تو دوسری نسل آ جاتی ہے۔

(۱۱) لِيْ صَدِيْقَانِ عَالِمَانِ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَهُوَ مَحْمُوْدٌ

میرے دو دوست عالم ہیں۔ ان میں سے ایک تو محمود ہے۔

(۱۲) وَاَمَّا الْآخَرُ فَهُوَ خَالِدُ نِ الْخَطِيْبُ

اور باقی رہا دوسرا وہ خطیب خالد ہے۔

اَلتَّمرِيْنُ (۱۱۲) مشق نمبر (۱۱۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) اگر تم محنت کے ساتھ پڑھتے تو کامیاب ہوتے۔

لِوَاجتَهَدْتَّ فِي التَعَلُّمِ لَنَجَحْتَ فِي الْاِمْتِحَانِ

(۲) اگر تو پاس ہوتا تو میں تجھے ایک قیمتی انعام دیتا۔

لَوْ نَجَحْتَ لَاعْطَيْتُكَ جَائِزَةً ثَمِينَةً

(۳) اگر ہم لوگ دیر نہ کرتے تو گاڑی مل جاتی۔

لَوَ مَاتَاَخَّرْنَا لَنِلْنَا الْقِطَارَ

(۴) اگر وہ ذرا پروا کرتا تو نتیجہ اس کے برعکس ہوتا۔

لَوِ اهْتَمَّ قَلِيْلاً لَكَانَتِ النَّتِيْجَةُ عَلٰى عَكْسِ ذَالِكَ

(۵) اگر دیوار گر پڑتی تو سب لوگ مر جاتے۔

لَوْ اِنْهَدَمَ الجِدَارُ لَمَاتَ النَّاسُ كُلُّهُمْ

(۶) اگر تاریکی نہ ہوتی تو روشنی کی قدر نہیں کی جا سکتی تھی۔

لَولَا الظُّلْمَةُ لَمَا قُدِرَ النُّوْرُ

(۷) اگر تجربات نہ ہوتے تو انسان فائدہ نہ اٹھاتا۔

لَوْلَا التَجَارُبُ لَمَا اسْتَفَادَ الْاِنْسَانُ

(۸) اگر اسلام نہ ہوتا تو لوگ عدل و مساوات کے نام سے واقف نہ ہوتے۔

لَوْلَا الْاِسْلَامُ لَجَهِلَ النَّاسُ عَنْ اِسْمِ الْعَدْلِ والْمُسَاوَاتِ

(۹) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کے ہوئے تو آپ کو نبوت ملی۔

لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۱۰) جب کبھی میں آپ سے ملا آپ نے میری عزت فرمائی۔

کُلَّمَا لَقِیْتُكَ احْتَفَیْتَ لِیْ

(۱۱) جب جب تو نے عذر چاہا میں نے تمہارا عذر قبول کیا۔

لَمَّا اعْتَذَرْتَ اِلَیَّ عَذَرْتُكَ

(۱۲) جب بیمار ہوتو کسی ڈاکٹر سے مشورہ لو۔

اِذَا مَرِضْتَ فَشَاوِرْ طَبِیْبًا

(۱۳) تم دونوں بیمار کے پاس بیٹھو رہا میں، تو میں۔

اِجْلِسَا عِنْدَا الْمَرِیْضِ اَمَّا اَنَا

(۱۴) بازار جاتا ہوں تاکہ اس کے لئے دوائیں اور انار خریدوں

فَاَذْهَبُ اِلَی السُّوْقِ لِاَشْتَرِیْ لَهٗ اَدْوِیَّةً وَرُمَّانًا

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

اُنیسواں سبق

(اسم موصول)

اسم اشارہ کی طرح اسم موصول کے بھی چھ صیغے آتے ہیں۔
اَلَّذِیْ، اَلَّذَانِ ، اَلَّذِیْنَ، اَلَّتِیْ، اَللَّتَانِ، اَللَّاتِیْ
ان کے علاوہ مَنْ اور مَا اور اَیٌّ بھی اسم موصول ہیں۔

مَنْ عاقل کے لئے اور مَا غیر عاقل کے لئے مطلقاً یعنی واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر مؤنث سب کے لئے اور اسی طرح اَیٌّ بھی۔

ان کلمات کا ترجمہ جو، جس، جو شخص، جس چیز وغیرہ سے کیا جاتا ہے جس سے مقصود یہ واضح نہیں ہوتا کہ کون یا کیا چیز مراد ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک دوسرا جملہ لایا جاتا ہے جو مقصود بہ کو واضح کرتا ہے اس دوسرے جملے کا نام صلہ ہے۔

صلہ میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے اس ضمیر کو عائد (لوٹنے والی) کہتے ہیں۔ عائد اپنے اسم موصول کی مناسبت سے واحد، تثنیہ جمع اور مذکر و مؤنث کی مختلف شکلوں میں بدلتا رہتا ہے۔ ذیل کی مثالیں پڑھو۔

اُحِبُّ الَّذِی یَصْدُقُ، اُحِبُّ الَّذَیْنِ یَصْدُقَانِ، اُحِبُّ الَّذِیْنَ یَصْدُقُوْنَ اُحِبُّ الَّتِی تَصْدُقُ، اُحِبُّ اللَّتَیْنِ تَصْدُقَانِ، اُحِبُّ اللَّاتِی یَصْدُقْنَ ، تُوُفِّیَتِ الَّتِی کَانَتْ مَرِیْضَةً، نَجَحَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَجْتَهِدُوْنَ۔

فائدہ: (۱) مَنْ، مَا اور اَیٌّ کا استعمال بطور مبتداء یا فاعل یا مفعول تینوں طرح سے ہوتا ہے اور اسی طرح اَلَّذِی وغیرہ کا بھی، البتہ اَلَّذِی اَلَّذَانِ وغیرہ بطور صفت کے زیادہ

مستعمل ہیں۔

(۲) اسمائے موصولہ جیسا کہ تم نے درس نمبر ۲ میں پڑھا ہے معرفہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اسم موصول اسی لفظ کی صفت واقع ہوگا جو کہ معرفہ ہوگا (تا کہ موصوف صفت میں مطابقت ہو سکے) اس کی پوری مشق کتاب کے دوسرے حصے میں آئے گی، مگر یہاں اتنی بات یاد رکھنی چاہئے طلبہ اس میں اکثر غلطی کا شکار ہوتے ہیں کہ نکرہ کی صفت اسم موصول سے لے آتے ہیں۔ مثلاً جاء رَجُلٌ الَّذِیْ کَان مُنْتَظِرًا یہ غلط ہے الرَّجُل ہونا چاہئے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۱۳) مشق نمبر (۱۱۳)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ

اللہ وہی ہے جس نے تم کو ایک نفس (جان) سے پیدا کیا۔

(۲) هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ

وہ جس نے بھیجا اپنا رسول بنا کر ہدایت اور دین حق کے ساتھ۔

(۳) اَلضَّیْفَانِ اللَّذَانِ كَانَا عِنْدَنَا سَافَرَا

دو مہمان جو ہمارے پاس تھے سفر پر روانہ ہو گئے۔

(۴) اَلْاَسَاتِذَةُ الَّذِیْنَ عَلَّمُوْنِی اُجِلُّهُمْ وَاُحِبُّهُمْ

جن استادوں نے مجھے تعلیم دی میں ان کی تعظیم کرتا ہوں اور ان سے پیار کرتا ہوں۔

(۵) هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ

کیا برابر ہو سکتے وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے۔

(۶) اَلْاُمَّهَاتُ اللَّاتِیْ یُرَبِّیْنَ اَوْلَادَهُنَّ عَلَی الْفَضِیْلَةِ هُنَّ خَیْرُ اُمَّهَاتٍ

وہ مائیں جو اپنے بچوں کی اعلیٰ درجے کی تربیت کرتی ہیں وہ بہت اچھی مائیں ہیں۔

(۷) اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

(۸) مَنْ حَفَرَ حَفِيْرًا لِاَخِيْهِ كَانَ حَتْفُهٗ فِيْهِ

جس کسی نے اپنے بھائی کے لیے گڑھا کھودا وہ خود اس میں گر کر مرے گا۔

(۹) لَاتَعِدْ بِمَا لَاتَقْدِرُ عَلٰى اِيْفَاءِهٖ

ایسی بات کا وعدہ مت کر جس کے پورا کرنے پر تو قدرت نہیں رکھتا۔

(۱۰) لَاتُحَاوِلُ تَادِيْبَ مَنْ لَّايَتَادَّبُ

اس شخص کو ادب مت سکھایئے جو ادب نہیں سیکھنا چاہتا۔

(۱۱) لَاتُحَاوِلُ تَقْوِيْمَ مَالَا يَسْتَقِيْمَ

اس چیز کے سیدھا کرنے کی کوشش مت کر جو سیدھی نہیں ہو سکتی۔

(۱۲) سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ

عنقریب جان لیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا کہ کیسی جگہ ہے لوٹنے کی جہاں انہوں نے لوٹ کر جانا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۱۴) مشق نمبر (۱۱۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) جو لڑکا سڑک پر دوڑ رہا ہے میرا بھائی ہے۔

اَلْوَلَدُ الَّذِىْ يَجْرِى عَلَى الشَّارِعِ اَخِى

(۲) وہ مریضہ جو کل یہاں آئی تھی آج مرگئی۔

اَلْمَرِيْضَةُ الَّتِى جَاءَتْ هُنَا اَمْسِ مَاتَتِ الْيَوْمَ

(۳) کیا اس لڑکے کو آپ جانتے ہیں جس نے آپ کو سلام کیا تھا۔
هَلْ تَعْرِفُ الْوَلَدَ الَّذِیْ كَانَ سَلَّمَ عَلَيْكَ

(۴) کیا یہ وہی طالب علم ہے جس نے انعام پایا تھا؟
هَلْ هٰذَا هُوَ التِّلْمِيْذُ الَّذِیْ كَانَ نَالَ جَائِزَةً؟

(۵) یہ وہی عمارت ہے جس میں دو سال پہلے میں رہتا تھا۔
هٰذِهِ هِيَ الْعِمَارَةُ الَّتِیْ كُنْتُ اَسْكُنُ فِيْهَا قَبْلَ عَامَيْنِ

(۶) وہ کتاب جو کل آپ نے مجھے دی تھی کھو گئی۔
ضَاعَ الْكِتَابُ الَّذِیْ اَعْطَيْتَنِیْ اَمْسِ

(۷) جو بڑوں کی نصیحت نہیں سنتا اپنا ہی کچھ بگاڑتا ہے۔
مَنْ لَايَسْتَمِعُ اِلَى نَصِيْحَةِ الْاَكَابِرِ يَخْسَرُ نَفْسَهٗ

(۸) اس لڑکے کو بلاؤ جس کی یہ کاپی ہے۔
اُدْعُ ذَالِكَ الْوَلَدَ الَّذِیْ لَهٗ هٰذِهِ الْكُرَّاسَةُ

(۹) ان دو لڑکوں سے ملو جو آج آئے ہیں۔
اِلْقِ الْوَلَدَيْنِ الَّذَيْنِ اَتَيَا الْيَوْمَ

(۱۰) جو لوگ خدا کا حکم مانتے ہیں اللہ ان سے راضی ہوتا ہے۔
يَرْضَى اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ يُطِيْعُوْنَ اَمْرَهٗ

(۱۱) پولیس والوں نے ان لوگوں کو گرفتار کیا جو نقب زنی کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔
رِجَالُ الشُّرْطَةِ قَدْقَبَضُوْ عَلَى الَّذِيْنَ كَانُوْا يُحَاوِلُوْنَ النَّقْبَ۔

(۱۲) یہ وہی گھڑی ہے جو میرے والد نے انعام میں دی تھی۔
هٰذِهِ هِيَ السَّاعَةُ الَّتِیْ اَعْطَانِيْهَا وَالِدِیْ جَائِزَةً

(۱۳) کیا یہ دونوں وہی لوگ ہیں جو دہلی میں ہم سے ملے تھے۔

اَهٰذَانِ اللَّذَانِ كَانَا لَقِيَانَا فِي الدِّهْلِي

(۱۴) وہ سعد بن ابی وقاصؓ تھے جنہوں نے دریائے دجلہ میں گھوڑے ڈال دیئے۔

سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ هُوَ الَّذِيْ كَانَ خَوَّضَ الْخَيْلَ فِي نَهْرِ دَجْلَةِ

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ

بیسواں سبق

(نواسخ جملہ)

نواسخ جملہ کی بحث تم نے نحو کی کتابوں میں پڑھی ہوگی۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتداء خبر کا اعراب بدل دیتے ہیں۔ اس لئے ان کو نواسخ جملہ (جملہ کو منسوخ کرنے والے) کہتے ہیں۔ یہ حروف جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں تو مبتداء کا نام اسم ہو جاتا ہے نواسخ جملہ چار طرح کے ہیں حروف مشبہ بالفعل، افعال ناقصہ، مَاوَلَا مُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ اور لائے نفی جنس، یہاں حروف مشبہ بالفعل لکھے جاتے ہیں۔ باقی کا بیان اگلے اسباق میں آئے گا۔

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں اور وہ یہ ہیں۔ اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ، لٰکِنَّ یہ حروف جملہ اسمیہ (مبتداء وخبر) پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم (مبتداء) کو نصب دیتے ہیں۔ خبر اپنے حال پر مرفوع ہی باقی رہتی ہے ان کو مشبہ بالفعل اس لئے کہتے ہیں کہ فعل کی طرح یہ بھی ایک اسم (مبتداء) کو نصب اور دوسرے اسم (خبر) کو رفع دیتے ہیں۔

(۱) اِنَّ اور اَنَّ جملہ میں تاکید وتحقیق کے معنی پیدا کرتے ہیں جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

(۲) کَاَنَّ تشبیہ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے کَاَنَّ مَحْمُوْدًا اَسَدٌ (گویا کہ محمود شیر ہے)

(۳) لَیْتَ ولَعَلَّ تمنا وآرزو کے لئے آتے ہیں۔ مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ لَیْتَ سے امر محال کی بھی تمنا کی جاتی ہے اور لَعَلَّ سے امر ممکن کی تمنا کی جاتی ہے۔

(۴) لٰکِنَّ استدراک کے لئے آتا ہے یعنی سابقہ سے جو شبہ اور وہم پیدا ہوتا ہے اس

کو دور کرنے کے لئے آتا ہے۔

اِنَّ اور اَنَّ میں فرق یہ ہے کہ اَنَّ مع اپنے معمول کے مصدر کے معنی میں مؤوّل ہوتا ہے اور اسی طرح دوسرے جملہ کا جزو بن جاتا ہے جیسے عَلِمْتُ اَنَّكَ ذَاهِبٌ یعنی عَلِمْتُ ذِهَابَكَ

اِنَّ مصدر کے معنی میں مؤوّل نہیں ہوتا اور نہ کسی دوسرے جملہ کا جزو بنتا ہے بلکہ یہ مستقل جملہ پر آتا ہے جیسے اِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ذیل کی سورتوں میں اِنَّ کو بالکسر ہی لکھنا اور پڑھنا چاہئے۔

(۱) جبکہ شروع کلام میں ہو جیسے اِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ

(۲) جبکہ قول اور قول کے مشتقات کے بعد ہو جیسے قُلْ اِنَّ الْحَقَّ وَاضِحٌ

(۳) جبکہ صلہ شروع میں ہو جیسے زُرْتُ الَّذِیْ اِنِّیْ اُجِلُّهٗ، جَاءَ الَّذِيْنَ اِنَّ مَجِيْئَهُمْ يَسُرُّنِیْ

اَنَّ جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ وسط کلام میں آتا ہے۔ قول اور صلہ کی باقی صورتوں میں اَنَّ ہی پڑھا جاتا ہے۔ خصوصاً حروف جارہ کے بعد جیسے اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى

فائدہ: جملہ اسمیہ جس طرح خبر کو مفرد یا جملہ یا شبہ جملہ بھی لا سکتے ہیں۔ اسی طرح نواسخ کی خبر بھی مفرد، جملہ اور شبہ جملہ سب آتے ہیں۔ جیسے اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ الْعِبَادَ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۱۵) مشق نمبر (۱۱۵)

(۱) اِنَّ الرِّيْحَ شَدِيْدَةٌ بے شک ہوا سخت ہے	(۲) اِنَّ الْهَوَاءَ الطَّلْقَ مُفِيْدٌ یقیناً کھلی ہوا مفید ہے۔
(۳) كَاَنَّ الشَّمْسَ قُرْصٌ مِنَ الذَّهَبِ سورج گویا کہ سونے کی ٹکی ہے۔	(۴) اِنَّ الْمُجِدِّيْنَ فَائِزُوْنَ واقعی محنتی لوگ کامیاب ہیں۔

(۵) لَعَلَّ الْعُمَّالُ مُتعَبُوْنَ شاید کہ کام کرنے والے تھکے ہوئے ہیں۔	(۶) لَيْتَ الْحَيَاةَ خَالِيَةٌ مِنَ الْكِدْرِ کاش کہ زندگی پریشانیوں سے خالی ہوتی
(۷) اِنَّ الْبَخِيْلَ عَدُوٌّ لِنَفْسِهٖ واقعی بخل کرنے والا اپنی جان کا دشمن ہے	(۸) سَرَّنِی اَنَّ النَّتِيْجَةَ حَسَنَةٌ مجھے خوشی ہوئی کہ نتیجہ اچھا ہے۔
(۹) الرَّجُلُ بَخِيْلٌ وَلٰكِنَّ ابْنَهٗ جَوَّادٌ آدمی بخیل ہے مگر اس کا بیٹا سخی ہے۔	(۱۰) لَيْتَ النَّاسَ مُنْصِفُوْنَ کاش کہ لوگ عدل کرتے
(۱۱) لَعَلَّ الْقِطَارَ مُتَاَخِّرٌ شاید کہ ریل لیٹ ہے۔	(۱۲) اِنَّ الْفَتَيَاتُ مُهَذَّبَاتٌ واقعی لڑکیاں تہذیب یافتہ ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۱۶) مشق نمبر (۱۱۶)

(۱) واقعی محمود ایک محنتی طالب علم ہے۔

اِنَّ مَحْمُوْدًا طَالِبٌ مُجِدٌّ

(۲) واقعی یہ محل بڑا شاندار ہے۔

اِنَّ هٰذَا الْقَصْرَ رَائِعٌ جِدًّا

(۳) یہ شہر واقعی خوبصورت ہے مگر اس کی سڑکیں تنگ ہیں۔

اِنَّ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةَ جَمِيْلَةٌ لٰكِنَّ شَوَارِعَهَا ضَيِّقَةٌ

(۴) مجھے خوشی ہوئی کہ خالد پاس ہے۔

سَرَّنِی اَنَّ خَالِدًا نَاجِحٌ

(۵) کاش تم طلبہ کامیاب ہوتے۔

لَيْتَ جَمِيْعَ الطَّلَبَةِ نَاجِحٌ

(۶) گویا یہ محل ایک بلند پہاڑ ہے۔

كَاَنَّ هٰذَا الْقَصْرَ جَبَلٌ عَالٍ

(۷) اساتذہ گویا مہربان باپ ہیں۔

كَاَنَّ الْاَسَاتِذَةَ اٰبَآءٌ عَطُوْفُوْنَ

(۸) محمود گرفتار ہے مگر وہ بے گناہ ہے۔

مَحْمُوْدٌ اَسِيْرٌ لٰكِنَّهٗ بَرِیٌّ

(۹) دوست بہت ہیں پر وفادار تھوڑے ہیں۔

اَلْاَصْدِقَاءُ كَثِيْرُوْنَ لٰكِنَّ الْاَوْفِيَاءَ قَلِيْلُوْنَ

(۱۰) یہ لوگ اپنی نیتوں میں مخلص ہیں مگر خطا کار نہیں۔

هٰؤُلَآءِ النَّاسُ مُخْلِصُوْنَ فِی نِيَّاتِهِمْ لٰكِنَّهُمْ مُخْطِؤُنَ

(۱۱) کاش تم لوگ محنتی طالب علم ہوتے۔

لَيْتَكُمْ تَلَامِيْذُ مُجْتَهِدُوْنَ

(۱۲) شاید یہ لوگ سیاح ہیں۔

لَعَلَّ هٰؤُلَآءِ سَيَّاحُوْنَ

(۱۳) اس تالاب کا پانی گویا صاف آئینہ ہے۔

كَاَنَّ مَاءَ هٰذَا الْحَوْضِ مِرْاٰةٌ صَافِيَةٌ

(۱۴) ستارے گویا روشن چراغ ہیں۔

كَاَنَّ النُّجُوْمَ مَصَابِيْحُ مُنِيْرَةٌ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۱۷) مشق نمبر (۱۱۷)

اُردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ

بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

(۲) اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

یقیناً نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

(۳) اِنَّ السَّفِیْنَةَ لَاتَجْرِیْ عَلَی الْیُبْسِ

بے شک کشتی خشکی پر نہیں چلتی۔

(۴) لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

شاید اللہ تعالیٰ مجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۵) لَیْتَکُمْ تَجْتَهِدُوْنَ قَبْلَ الْاِمْتِحَانِ

کاش کہ تم امتحان سے پہلے محنت کرتے۔

(۶) کَاَنَّ اُذُنَیِ الْفِیْلِ مِرْوَحَتَان

ہاتھی کے دونوں کان گویا کہ پنکھے ہیں۔

(۷) اِنَّ الْجَاهِلَ یُسِیْئُ اِلٰی نَفْسِهٖ

بے شک جاہل آدمی اپنی ہی ذات کا برا کرنے والا ہوتا ہے۔

(۸) اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ

یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

(۹) اِنَّ الْاُمَّهَاتِ یُهَذِّبْنَ الْبَنَاتِ

بے شک مائیں لڑکیوں کو تہذیب سکھاتی ہیں۔

(۱۰) وَجَدْتُّ اِنَّ اِنْغِمَاسَ الْمَرْءِ فِی التَرَفِ یَضُرُّهٗ

میں نے بارہا دیکھ لیا کہ آدمی کا عیاشی میں غرق ہو جانا اس کے لیے نقصان دہ ہے۔

(۱۱) اَرٰی اَنَّ بَائِعِی الصُّحُفِ قَدْ کَثُرُوْا

میرا خیال ہے کہ اخبار فروش بہت ہو گئے۔

(۱۲) اِنَّ الْاَغْنِیَاءَ کَثِیْرُوْنَ وَلٰکِنَّهُمْ لَایُوَاسُوْنَ الْفُقَرَاءَ

بے شک مالدار لوگ بہت ہیں اور لیکن وہ فقراء کی ہمدردی نہیں کرتے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۱۸) مشق نمبر (۱۱۸)

(۱) ورزش جسم کو واقعی طاقتور بناتی ہے۔
اِنَّ الرِّیَاضَۃَ تُقَوِّی الْجِسْمَ

(۲) واقعی محمود بڑی اچھی تقریر کرتا ہے۔
اِنَّ مَحْمُوْدًا لَیُحْسِنُ الْخِطَابَۃَ

(۳) کاش تم میری نصیحت پر عمل کرتے۔
لَیْتَکُمْ تَعْمَلُوْنَ بِنَصِیْحَتِیْ

(۴) تم دونوں ذہین تو ہو لیکن پڑھنے میں محنت نہیں کرتے۔
اَنْتُمَا ذَکِیَّانِ لٰکِنَّکُمَا لَاتَجْتَهِدَانِ فِی الْقِرَأۃِ

(۵) میں جانتا تھا کہ یہ طلباء امتحان میں ناکام ہونگے۔
کُنْتُ اَدْرِیْ اَنَّ هٰؤُلَآءِ الطَّلَبَۃَ سَیَسْقُطُوْنَ فِی الْاِخْتِبَارِ

(۶) شاید یہ لوگ اب پڑھنے میں محنت کریں گے۔
لَعَلَّ هٰؤُلَآءِ یَجْتَهِدُوْنَ الْآنَ فِی الْقِرَأۃِ

(۷) لوگ دنیا کی زندگی میں منہمک ہیں گویا وہ کبھی نہیں مریں گے۔
اَلنَّاسُ مُنْغَمِسُوْنَ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَاَنَّهُمْ لَایَمُوْتُوْنَ اَبَدًا

(۸) بخیل سمجھتا ہے کہ مال ہمیشہ رہنے والا ہے۔
اَلْبَخِیْلُ یَظُنُّ اَنَّ الْمَالَ خَالِدٌ

(۹) کاش ہم اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔
لَیْتَنَا نَشْکُرُ نِعَمَ اللّٰهِ

(۱۰) اسلام ہی دین برحق ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اَلْاِسْلَامُ هُوَ دِيْنُ الْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

(۱۱) کاش مسلمان اسلام کے احکام پر عمل کرتے۔

لَيْتَ الْمُسْلِمُوْنَ يَعْمَلُوْنَ بِاَحْكَامِ الْاِسْلَامِ

(۱۲) مجھے خوشی ہوئی کہ تم لوگ امتحان میں کامیاب ہوئے۔

سُرِرْتُ اَنْ نَجَحْتُمْ فِي الْاِخْتِبَارِ

(۱۳) اس مسجد کے دو مینارے واقعی بلند ہیں۔

اِنَّ مَنَارَتَيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ عَالِيَتَانِ جِدًّا

(۱۴) گویا یہ دونوں آسمان سے سرگوشی کررہے ہیں۔

كَاَنَّهُمَا تُنَاجِيَانِ السَّمَآءَ

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

(اکیسواں سبق)

(افعال ناقصہ)

نواسخ جملہ کی دوسری قسم افعال ناقصہ ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں کانَ، صارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، باتَ، مَابَرِحَ، مَادَامَ، مَازَالَ، مَاانْفَکَّ، مَافَتِئَ، لَیْسَ

یہ افعال جملہ اسمیہ (مبتداء وخبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتداء جس کا نام اسم ہو جاتا ہے، (اِنَّ کے برعکس مرفوع باقی رہتا ہے اور خبر منصوب ہو جاتی ہے جیسے کَانَ الْوَلَدُ جَالِسًا لڑکا بیٹھا تھا)

لَیْسَ کے سواء باقی تمام افعال کے فعل مضارع اور فعل امر دونوں آتے ہیں۔ اور وہی عمل کرتے ہیں جو ماضی کرتا ہے یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

لَیْسَ کا فعل مضارع اور امر نہیں آتا البتہ ماضی کے صیغے سبھی آتے ہیں۔

(۱) کَانَ سے یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ مبتداء کو جس خبر سے متصف کیا جارہا ہے اس کا تعلق زمانہ ماضی سے ہے۔ جیسے کَانَ الْحَرُّ شَدِیْدًا (گرمی بہت سخت تھی)

(۲) صَارَ تبدیلی حالت کو بتاتا ہے کہ جیسے صَارَ الرَّجَلُ غَنِیًّا (وہ آدمی مالدار ہوگیا)

(۳) لَیْسَ نفی کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَیْسَ الرَّجُلُ غَنِیًّا (وہ آدمی مالدار نہیں ہے) لَیْسَ کی خبر پر کبھی ب حرف جار بھی داخل کر دیتے ہیں۔ جیسے لَیْسَ الرَّجُلُ بِغَنِیٍّ۔ (اس وقت خبر مجرور ہو جاتی ہے)

(۴) اَصْبَحَ، اَمْسٰی، ظَلَّ، بَاتَ اور اَضْحٰی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کا اسم (مبتداء) جن خبروں سے متصف کیا جا رہا ہے اس کا تعلق ان ہی اوقات سے ہے جو اَصْبَحَ وغیرہ سے سمجھا جاتا ہے۔

اَصْبَحَ سے صبح کا وقت اور اَمْسٰی سے شام کا وقت اور ظَلَّ سے دن اور بَاتَ سے رات مراد ہوتی ہے۔ جیسے اَصْبَحَ حَامِدٌ مَسْرُوْرًا (حامد نے مسرت کی حالت میں صبح کی) اور بات الْمَرِیْضُ مُتَاَلِّمًا (بیمار نے تکلیف میں رات گزاری)

اگر چہ یہ افعال انہی معنوں کے لئے وضع کئے گئے ہیں کبھی ان کا استعمال صَارَ کے معنی میں بھی ہوتا ہے جیسے اَصْبَحَ مَحْمُوْدٌ غَنِیًّا (محمود مالدار ہوگیا) وغیرہ

(۵) مَابَرِحَ، مَادَامَ، مَازَالَ، مَاانْفَكَّ، مَافَتِیَٔ پانچوں استمرار اور دوامی ثبوت بتانے کے لئے آتے ہیں۔ جسے مَازَالَ مَحْمُوْدٌ مُجْتَهِدًا (محمود ہمیشہ محنتی رہا) یا مَازَالَ مَحْمُوْدٌ یَجْتَهِدُ (محمود برابر محنت کرتا رہا)

فائدہ: حروف مشبہ بالفعل کی طرح افعال ناقصہ کی خبر بھی مفرد جملہ اور شبہ جملہ سب آتے ہیں۔ جیسے کَانَ مَحْمُوْدٌ یَكْتُبُ اِلٰی اَبِیْهِ (محمود اپنے والد کو خط لکھ رہا تھا)

کَانَ یَكْتُبُ مُحْمُوْدٌ اور کَانَ مَحْمُوْدٌ یَكْتُبُ کے درمیان وہی فرق ہے۔ جو یَكْتُبُ مَحْمُوْدٌ اور مَحْمُوْدٌ یَكْتُبُ کے درمیان ہے یعنی جملہ اسمیہ اور فعلیہ کا فرق۔ رہی یہ بات کہ کہاں اسمیہ لانا چاہیے اور کہاں فعلیہ تو اس کی بحث آگے آئے گی۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۱۹) مشق نمبر (۱۱۹)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) کَانَ مَحْمُوْدٌ تِلْمِیْذًا نَجِیْبًا وَلٰكِنَّهٗ ضَلَّ بِصُحْبَةِ الْاَشْرَارِ

محمود ایک قابل شاگرد تھا لیکن بروں کی مجلس میں شریک ہوکر بھٹک گیا ہو۔

(۲) كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفًا وَلٰكِنْ صَارَ مُتَّسِخًا بِالْاَقْذَارِ

گھر صاف ستھرا تھا لیکن کوڑے کرکٹ کی وجہ سے گندہ ہو گیا۔

(۳) صَارَ الْعَدُوُّ صَدِيْقًا حَيْثُمَا تَبَيَّنَ لَهُ الْاَمْرُ

دوست دشمن ہو گیا جب اس کے سامنے معاملہ واضح ہو گیا۔

(۴) يَبْدُوْ الْهِلَالُ ضَئِيْلاً ثُمَّ يَصِيْرُ بَدْرًا كَامِلاً

چاند شروع شروع میں دھیما سا بن کر ظاہر ہوتا ہے پھر وہ بدر کامل بن جاتا ہے۔

(۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ اَحَدًا اِنَّهُ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ

بے شک اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بے شک وہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

(۶) الْاَسَاتِذَةُ لَيْسُوْا قُسَاةً عَلَى الطَّلَبَةِ

اساتذہ طلباء پر سختی کرنے والے نہیں ہیں۔

(۷) اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فَارِغًا

موسیٰ کی والدہ کا دل بے چین ہو گیا۔

(۸) اَضْحَى الْغَمَامُ كَثِيْفًا وَكَادَتِ السَّمَآءُ اَنْ تُمْطِرَ

دوپہر کے وقت بادل گہرا ہو گیا اور قریب تھا کہ بارش ہو پڑتی۔

(۹) اَمْسَى الطَّلَبَةُ مُشْتَغِلِيْنَ بِدُرُوْسِهِمْ

طلباء نے اپنے اسباق میں مصروف رہتے ہوئے شام گزار دی۔

(۱۰) ظَلْتُمْ طَوَّافِيْنَ بِالْاَسْوَاقِ وَمَا عَمِلْتُمْ

تم لوگ سارا دن مارکیٹوں میں پھرتے رہے اور کام نہ کیا۔

(۱۱) بِتْنَا مُسْتَرِيْحِيْنَ وَلَمْ نَشْعُرْ بِاَذًى

ہم نے سکول میں استراحت کرتے ہوئے رات گزاری اور ہمیں تکلیف کا احساس تک نہ ہو۔

(۱۲) بَاتَ الْمَرِيْضُ مُتَأَلِّمًا وَلَمْ يَنَمْ طُوْلَ اللَّيْلِ
بیمار نے درد میں رات گزاری اور ساری رات نہ سویا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۳۰) مشق نمبر (۱۳۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) سبق زیادہ مشکل نہ تھا مگر میں نے نہیں سمجھا
مَاكَانَ الدَّرْسُ صُعْبًا جِدًّا لٰكِنِّيْ مَافَهِمْتُ

(۲) سوالات بہت آسان تھے مگر میں بھول گیا۔
كَانَتِ الْاَسْئِلَةُ سَهْلَةً جِدًّا لٰكِنَّنِيْ نَسِيْتُ

(۳) محمود بڑا ذہین تھا مگر بیماری کی وجہ سے پاس نہ ہوا۔
كَانَ مَحْمُوْدُ ذَكِيًّا جِدًّا لٰكِنَّهٗ لَمْ يَفُزْ لِاَجَلِ الْمَرْضِ

(۴) تم لوگ آج دن بھر اپنے اسباق میں مشغول رہے۔
ظَلْتُمُ الْيَوْمَ مُشْتَغِلِيْنَ بِدُرُوْسِكُمْ

(۵) ہم لوگوں نے بڑی پریشانی میں رات گزاری۔
بِتْنَا مُضْطَرِبِيْنَ

(۶) لوگوں نے خوف و ہراس کے ساتھ صبح بسر کی۔
اَصْبَحَ النَّاسُ خَائِفِيْنَ

(۷) نیکوکار نوجوان رات بھر اللہ تعالیٰ کی یاد میں جاگتے رہے۔
بَاتَ الشَّبَابُ الصَّالِحُوْنَ سَاهِرِيْنَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى طُوْلَ اللَّيْلِ

(۸) کل دوپہر تک بادل (آسمان) برسا۔
اَضْحَتِ السَّمَآءُ مُمْطِرَةً اَمْسِ

(۹) درجہ دوم کے طلبہ دوسرے گھنٹہ میں غیر حاضر تھے۔

طَلَبَةُ الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ كَانُوْا غَائِبِيْنَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ

(۱۰) محمود کے والد بوڑھے ہو گئے مگر میلوں پیدل چل لیتے ہیں۔
صَارَ اَبُو مَحْمُوْدٍ شَيْخًا لٰكِنَّهٗ يَمْشِيْ رَاجِلًا اَمْيَالًا

(۱۱) روئی بہت مہنگی ہوگئی ہے اس لئے کپڑے کا نرخ چڑھ جائے گا۔
صَارَ الْقُطْنُ غَالِيًا فَيَغْلُوْ سِعْرُ الثَّوْبِ

(۱۲) کل گرمی بہت سخت تھی مگر ہوا بالکل بند تھی۔
كَانَ الْحَرُّ شَدِيْدٌ اَمْسِ لِاَنَّ الْهَوَاءَ كَانَتْ وَاقِفَةً تَمَامًا

(۱۳) اس کنوئیں کا پانی میٹھا نہیں ہے مگر ٹھنڈا بہت ہے۔
لَيْسَ مَاءُ هٰذَا الْبِئْرِ عَذْبًا لٰكِنَّهٗ بَارِدٌ جِدًّا

(۱۴) آج میں روزہ سے نہیں ہوں کیونکہ دو دن سے بیمار تھا۔
لَسْتُ الْيَوْمَ بِصَائِمٍ لِاَنِّيْ كُنْتُ مَرِيْضًا مُذْيَوْمَيْنِ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۲۱) مشق نمبر (۱۲۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) مَازَالَ الْحَرُّ شَدِيْدًا مُنْذُ شَهْرٍ
ایک ماہ سے سخت گرمی پڑ رہی ہے۔

(۲) مَازَالَ الْمُهَذَّبُ مُحَبَّبًا اِلَى النَّاسِ
تہذیب یافتہ آدمی ہمیشہ لوگوں کو محبوب رہا۔

(۳) مَابَرِحَ الْمَرِيْضُ قَائِمًا مُنْذُ عَامٍ
بیمار ایک سال سے کھڑا رہا۔

(۴) مَا انْفَكَّ الْقَاضِيْ عَادِلًا فِيْ حُكْمِهٖ
قاضی اپنے فیصلوں میں برابر انصاف کرتا رہا۔

(۵) مَافَتِئَ التَّاجِرُ رَابِحًا بِصِدْقِهٖ

سوداگر اپنی سچائی کی وجہ سے ہمیشہ نفع میں رہا۔

(۶) تُحْتَرَمُ مَادَامَ خُلُقُكَ كَرِيْمًا ٠

جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ رہیں گے قابل احترام رہو گے۔

(۷) مَازَالَتِ الصَّدَقَةُ نَافِعَةً

صدقہ ہمیشہ نفع پہنچاتا رہا۔

(۸) صَفَّرَ الْقِطَارُ وَمَا بَرِحَ مَحْمُوْدٌ غَائِبًا

ریل نے سیٹی بجائی اور محمود غائب رہا۔

(۹) لَاتَقْرَاءْ مَادَامَ النُّوْرُ ضَئِيْلاً

جب تک روشنی دھیمی ہو پڑھائی نہ کرو۔

(۱۰) لَاتَتَعَرَّضْ لِلْبَرْدِ مَا دُمْتَ مَرِيْضًا

جب تک تم بیمار ہو ٹھنڈک سے دور رہو۔

(۱۱) لَاتَزَالُ الْاُمَّهَاتُ رَفِيْقَاتٍ

مائیں ہمیشہ مہربان رہیں۔

(۱۲) اِنْتَهَى الْاِمْتِحَانُ وَمَا زَالَتِ النَّتِيْجَةُ مَجْهُوْلَةً

امتحان ختم ہوگیا اور نتیجہ مجہول رہا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۲۲) مشق نمبر (۱۲۲)

عربی میں ترجمہ کریں:

(۱) محنتی طالبعلم ہمیشہ پیارا رہا۔

مَا فَتِئَ الطَّالِبُ الْمُجِدُّ مُحَبَّبًا

(۲) عقلمند طلبہ برابر کوشش میں لگے رہے۔

مَابَرِحَ الطَّلَبَةُ الْعُقَلَاءُ مُجِدِّيْنَ

(۳) تم دونوں آج دن بھر کھیلتے رہے۔

مَازِلْتُمَا الْيَوْمَ لَاعِبَيْنِ كَامِلَ النَّهَارِ

(۴) تین دن سے آسمان برابر ابر آلود رہا۔

مَا انْفَكَّتِ السَّمَآءُ مُتَغَيِّمَةً بِالْاَسْحَابِ مُنْذُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

(۵) پورے دو گھنٹے بادل برستا رہا۔

مَا زَالَتِ السَّمَآءُ مُمْطِرَةً مُذْ سَاعَتَيْنِ كَامِلَتَيْنِ

(۶) حق و باطل میں برابر کشمکش رہی۔

مَا انْفَكَّ الصِّرَاعُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ

(۷) انگریز ہمیشہ اسلام کے دشمن رہے۔

مَازَالَ الْاَفْرَنْجُ اَعْدَاءً لِلْاِسْلَامِ

(۸) حق کے پیروکار ہمیشہ تھوڑے رہے۔

مَابَرِحَ مُتَّبِعُوا الْحَقِّ قَلِيْلِيْنَ

(۹) اسلام باقی رہے گا جب تک زمین و آسمان باقی ہیں۔

يَبْقَى الْاِسْلَامُ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ

(۱۰) جب تک زندہ رہو خدا کے عبادت گزار رہو۔

اُعْبُدُوْ اللّٰهَ مَادُمْتُمْ اَحْيَآءً

(۱۱) مسلمان غالب رہے جب تک وہ اسلام پر عمل کرتے رہے۔

مَازَالَ الْمُسْلِمُوْنَ غَالِبِيْنَ مَادَامُوْ عَامِلِيْنَ بِالْاِسْلَامِ

(۱۲) جب تک بارش ہوتی رہے گھر سے نہ نکلو۔

لَاتَخْرُجْ مِنَ الْبَيْتِ مَادَامَ الْمَطَرُ يَنْزِلُ

(۱۳) جب تک گاڑی چلتی رہے کھڑکیوں سے نہ جھانکو۔
لَا تُطِلَّ مِنَ النَّوَافِذِ مَا دَامَ الْقِطَارُ سَارِيًا

(۱۴) طلبہ امتحان ہال میں بیٹھے رہے یہاں تک کہ گھنٹی بجی۔
مَافَتِئَ الطُّلَّابُ قَاعِدِيْنَ فِي قَاعَةِ الْاِخْتِبَارِ حَتّٰى دُقَّ الْجَرَسُ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۲۳)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) كَانَ النَّاسُ يَئِدُوْنَ بَنَاتِهِمْ اَيَّامَ الْجَاهِلِيَّةِ
لوگ جاہلیت کے زمانے میں اپنی لڑکیوں کو جیتے جی دفن کر دیا کرتے تھے۔

(۲) كَانَ رِجَالُ الدِّيْنِ لَا يَهُمُّهُمْ اِلَّا الدِّيْنَ وَنَصْرُوْهُ
دیندار لوگوں کو دین اور دین کے غلبہ کے علاوہ کسی چیز سے غرض نہ تھی۔

(۳) اَمَّا الْيَوْمَ فَاَصْبَحَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ يَنْغَمِسُوْنَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
لیکن آج ان میں سے بہت سارے لوگ دنیا کی زندگی میں غرق ہو گئے۔

(۴) اَصْبَحَ الْفَلَّاحُوْنَ يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى شِبْرِ اَرْضٍ
کاشتکار ایک بالشت کے برابر زمین پر آپس میں جھگڑنے لگے۔

(۵) الَّذِيْنَ رَسَبُوْا فِي الْاِمْتِحَانِ صَارُوْا يَجْتَهِدُوْنَ
جو لوگ امتحان میں ناکام ہو گئے انہوں نے محنت کرنا شروع کر دی۔

(۶) لَا يَزَالُ النَّاسُ يَمُوْتُوْنَ وَيُوْلَدُوْنَ منَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ
لوگ ہمیشہ مرتے رہیں گے اور پیدا ہوتے رہیں گے یہاں تک قیامت آجائے (قائم ہو جائے) گی۔

(۷) لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَبْعَثُ مَنْ يُجَدِّدُلَهُ دِيْنَهُ
اللہ ہمیشہ ایک ایسا شخص بھیجتے رہیں گے جو ان کے دین کی تجدید کرے گا۔

(۸) كُنتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا

تم لوگ آپس میں دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کی تو اس کے فضل سے تم بھائی بھائی بن گئے۔

(۹) مَازِلْتُمْ فِي نَعِيْمٍ مَادُمْتُمْ تَتَّبِعُوْنَ اَمْرَ اللّٰهِ

تم ہمیشہ آرام وسکون میں رہے جب تک اللہ کے حکم کی اتباع کرتے رہے۔

(۱۰) فَلَمَّا اَعْرَضْتُمْ اَذَاقَكُمُ اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ

پس جب تم نے منہ پھیرا تو اللہ نے ایک گھیرا ڈالنے والے قحط کا مزہ تم کو چکھایا۔

(۱۱) مَا بَرِحَ النَّاسُ يَثِقُوْنَ بِالتَّاجِرِ الْاَمِيْنِ

نقصان سے ہمیشہ لوگ بچتے رہے امانتدار تاجر کی وجہ سے۔

(۱۲) مَادَامَتِ الْمَنَاظِرُ الْبَهِيْجَةُ تَشْرِحُ النُّفُوْسُ

دل کو اچھے لگنے والے مناظر ہمیشہ نفوس کی خوشی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۴۴) مشق نمبر (۱۴۴)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) یہ طلبہ محنت سے جی چراتے تھے یہاں تک کہ امتحان میں فیل ہو گئے۔

اُولٰئِكَ الطَّلَبَةُ وَكَانُوْا يُتَكَاسَلُوْنَ فِي الْمُجَاهَدَةِ حَتّٰى رَسَبُوْا فِي الْاِخْتِبَارِ

(۲) ہم لوگ اپنا وقت ضائع کرتے رہے یہاں تک کہ امتحان قریب آ گیا۔

مَازِلْنَا نُضِيْعُ وَقْتَنَا حَتّٰى اَنْ اَوَانُ الْاِمْتِحَانِ

(۳) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلایا تو لوگ آپؐ کے دشمن ہو گئے۔

لَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰه النَّاسَ اِلَى دِيْنِ الْحَقِّ صَارُوْا اَعْدَاءً لَّهٗ

(۴) مگر زیادہ دن سے نہ گزرے کہ سارا عرب مسلمان ہو گیا۔

لٰكِنْ مَامَضَتْ اَيَّامٌ كَثِيْرَةٌ حتّٰى اَسْلَمَ سَائِرُ الْعَرَبِ

(۵) حضرت خالد بن ولید ایک ملک کے بعد دوسرا ملک برابر فتح کرتے رہے۔

مَادَامَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَفْتَحُ مَمْلَكَةٍ بَعْدَ مَمْلَكَةٍ

(۶) یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے ان کو معزول کر دیا تا کہ لوگ فتنے میں نہ پڑیں۔

حَتّٰى عَزَلَهٗ عُمَرُ كَيْ لَايَفْتَتِنَ النَّاسُ

(۷) اور تا کہ لوگ یہ جان لیں کہ جو کچھ کرتا ہے اللہ کرتا ہے۔

وَلِيَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَايُرِيْدُ

(۸) اسلامی فوجیں برابر آگے بڑھتی رہیں یہاں تک کہ دشمن شکست کھا گئے۔

عَسَاكِرُ الْاِسْلَامِ مَازَالَتْ تَتَقَدَّمُ حتّٰى اِنْهَزَمَ الْعَدُوُّ

(۹) لوگ گمراہیوں میں بھٹکتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ دین حق کی پیروی کریں۔

لَايَبْرَحُ النَّاسُ ضَالِّيْنَ حَتّٰى يَتَّبِعُوْا دِيْنَ الْحَقِّ

(۱۰) جب تک انسان انسان پر حکومت کرتا رہے گا لوگ عدل و انصاف سے محروم رہیں گے۔

لَايَزَالَ النَّاسُ مَحْرُوْمِيْنَ عَنِ الْعَدْلِ مَادَامَ الْاِنْسَانُ يَحْكُمُ عَلَى الْاِنْسَانِ

(۱۱) جب تک دین حق کا غلبہ نہ ہو ہم خدا کی راہ میں جہاد کرتے رہیں گے۔

لَا نَفْتَؤُ نُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حتّٰى يَغْلِبَ دِيْنُ الْحَقِّ

(۱۲) جب تک حضرت عمرؓ خلیفہ رہے مسلمان سادہ زندگی گزارتے رہے۔

مَازَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يَعِيْشُوْنَ حَيَاةً سَاذِجَةً مَادَامَ عُمَرُ خَلِيْفَةً

(۱۳) مگر جب آپ شہید کر دیئے گئے تو لوگ تنعم و آسائش کی طرف مائل ہو گئے۔

لٰكِنَّهٗ لَمَّا اسْتُشْهِدَ مَالَ النَّاسُ اِلَى التَّنَعُّمِ

(۱۴) جب تک انگریز ہندوستان میں (پر) حکومت کرتے رہے ملک ترقی نہ کر سکا۔

لَمْ تَتَرَقَّ الدَّوْلَةُ الْهِنْدِ مَادَامَ الْاَفْرَنْجُ يَحْكُمُوْنَ عَلَيْهَا

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

بائیسواں سبق

(مَا وَ لَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ)

نواسخ جملہ کی تیسری قسم ماولا مشبھتان بلیس ہیں۔

یہ دونوں حروف لفظاً اور معناً لیسَ کے مشابہ ہیں۔ اسی کا سا عمل کرتے ہیں۔ اسی لئے ان کو مشبھتان بلیس (لیس کے مشابہ) کہا جاتا ہے۔

یہ دونوں بھی جملہ اسمیہ ہی پر داخل ہوتے ہیں اور افعال ناقصہ کی طرح ان کا اسم (مبتداء) بھی مرفوع باقی رہتا ہے اور خبر منصوب ہو جاتی ہے جیسے ما مَحْمُوْدٌ خَطِيبًا (مَحْمُوْد مقرر نہیں ہے)

لَيْسَ کی طرح مَاولَا کی خبر پر بھی کبھی ب زائدہ داخل کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں خبر لفظاً مجرور ہو جاتی ہے جیسے ما مَحْمُوْدٌ بِخَطِيبٍ (محمود مقرر نہیں ہے)

ان حروف کے مندرجہ بالا عمل کرنے کے لئے چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں کہ

(۱) ان کا اسم متقدم ہی رہے مؤخر نہ ہو۔

(۲) ان کی نفی کو اِلَّا (حرف استثناء) کے ذریعہ ختم نہ کیا جائے۔

(۳) ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر آتا ہے۔ مگر لاَ کے لئے تیسری شرط مزید یہ ہے کہ اس کا اسم وخبر دونوں ہی نکرہ ہوں۔

ان شرطوں کے نہ پائے جانے کی صورت میں مَاولَا کا عمل باطل ہو جائے گا۔

ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

مَا	مَا عِنْدِیْ قَلَمُكَ	مبتداء مؤخر
	مَا الدُّنْیَا اِلَّا فَانِیَةٌ	(حروف استثناء کے ذریعے نفی ختم کر دی گئی)
	ما الطَّلَبَةُ اِلَّا لَاعِبُوْنَ	(حرف استثناء کے ذریعے نفی ختم کر دی گئی)
لَا	لَا عِنْدِیْ دِرْهَمٌ	مبتداء مؤخر
	لَا مَحْمُوْدٌ اِلَّا خَطِیْبٌ	(حرف استثناء اِلَّا کے ذریعے نفی ختم کر دی گئی)
	لَا الْمَدِیْنَةُ وَاسِعَةٌ وَلَا الشَّوَارِعُ نَظِیْفَةٌ	(مبتداء معرفہ ہے)

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۲۵) مشق نمبر (۱۲۵)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) لَاصَدَقَةٌ دَائِمَةٌ بِغَیْرِ اِخْلَاصٍ

اخلاص کے سوا، کوئی دوستی ہمیشہ نہیں رہتی۔

(۲) مَا الْمَعْرُوْفُ ضَائِعًا عِنْدَ الْكِرَامِ

شریف لوگوں پر کی گئی بھلائی ضائع نہیں ہے۔

(۳) مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

اللہ تعالیٰ ان کے کاموں سے بے خبر نہیں ہے۔

(۴) مَا الْجَوَادُ یَبْخَلُ بِمَالِهٖ وَلَا هُوَ مُمْسِكٌ

غنی آدمی اپنے مال کے خرچ کرنے میں بخیل نہیں ہوتا اور نہ اسے روک کر رکھتا ہے۔

(۵) لَاثَمْرَةٌ نَاضِجَةٌ فِی الْبُسْتَانِ

باغ میں کوئی پکا ہوا پھل نہیں ہے۔

(۶) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُحْيِىَ الْمَوْتٰى؟

کیا اللہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مردوں کو زندہ کریں۔

(۷) مَا الْاِغْرَاقُ فِى التَّرَفِ مَحْمُوْدًا

عیش وعشرت میں ڈوب جانا قابل تعریف چیز نہیں۔

(۸) مَاوَالِدَىَّ مُرْتَحِلَيْنِ اِلٰى بَاكِسْتَانَ

میرے والدین پاکستان کوچ کرنے والے نہیں۔

(۹) مَا اَصْدِقَائُكَ مُخْلِصِيْنَ لَكَ

تمہارے دوست تمہارے واسطے مخلص نہیں۔

(۱۰) لَاتِلْمِيْذٌ غَائِبًا بَلْ تِلْمِيْذَانِ

ایک شاگرد غیر حاضر نہیں بلکہ دوشاگرد غیر حاضر ہیں۔

(۱۱) وَمَا الْحُسْنُ فِى جَسَدِ الْفَتٰى شَرَفًا لَهٗ

جوان آدمی کے لئے حسن کوئی شرف نہیں۔

(۱۲) اِذْلَمْ يَكُنْ فِى فِعْلِهٖ وَالْخَلَائِق

جبکہ اس کے کردار اور اخلاق میں شرف نہ ہو۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۲۶) مشق نمبر (۱۲۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) اس باغ کے درخت پھلدار نہیں ہے۔

مَا اَشْجَارُ هٰذَا الْبُسْتَانِ مُثْمِرَةً

(۲) تمہاری بات مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

مَا مَقَالَتُكَ مُخْتَفِيَةً عَلَيَّ

(۳) میری نگاہ میں تم لوگ کچھ زیادہ محنتی نہیں ہو۔

مَا اَنْتُمْ بِمُجِدِّيْنَ جِدًّا فِيْمَا اَرٰى

(۴) محمود کے دونوں بیٹے محنتی تو ہیں مگر ذہین نہیں ہیں۔

اِبْنَا مَحْمُوْدٍ مُجْتَهِدَانِ لٰكِنْ مَاهُمَا ذَكِيَّيْنِ فَطِنَيْنِ

(۵) ہر دولت مند عیش و آرام میں نہیں ہے۔

لَا كُلُّ غَنِيٍّ مُرْتَاحًا

(٦) کوئی دو دوست اس زمانے میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنے والے نہیں ہیں۔

لَاصَدِيْقَانِ مُعْتَمِدَيْنِ فِي هٰذَا الزَّمَانِ عَلَى الْآخَرِ

(۷) حامد کی لڑکیاں جاہل نہیں ہیں۔

مَابَنَاتُ حَامِدٍ بِجَاهِلَاتٍ

(۸) کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا۔

لَاتَدْرِيْ نَفْسٌ مَايَكُوْنُ غَدًا

(۹) وہ موجودہ حالت سے بالکل واقف نہیں ہے۔

مَاهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْحَالِ الْحَاضِرِ

(۱۰) ہمارے نزدیک وہ لوگ تعریف کے مستحق نہیں ہیں۔

مَا هُمْ مَحْمُوْدِيْنَ عِنْدَنَا

(۱۱) اس زمانہ میں دین پر قائم رہنا آسان نہیں ہے۔

مَا الْقِيَامُ عَلَى الدِّيْنِ سَهْلٌ فِي هٰذَا الزَّمَانِ

(۱۲) ہم لوگ موجودہ حالت پر مطمئن نہیں ہیں۔

مَانَحْنُ مُطْمَئِنِّيْنَ عَلَى الْحَالَةِ الْمَوْجُوْدَةِ

(۱۳) دین میں مداہنت کوئی پسندیدہ بات نہیں ہے۔

مَا الْمُدَاهَنَةُ فِي الدِّيْنِ بِمَحْمُوْدَةٍ

(۱۴) ہم اپنے فرائض سے غافل نہیں ہیں۔

مَانَحْنُ بِغَافِلِيْنَ عَنْ وَاجِبَاتِنَا

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

تیئسواں سبق

(لائے نفی جنس)

نواسخ جملہ کی چوتھی قسم لائے نفی جنس ہے۔ یہ مطلق نفی کے لئے آتا ہے یعنی سرے سے اس چیز کا انکار کرتا ہے جس پر داخل ہوتا ہے۔ اِنَّ کی طرح اپنے اسم (مبتداء) کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لَاتِلْمِيْذَ حَاضِرٌ (کوئی طالبعلم حاضر نہیں ہے)۔

(۱) لائے نفی جنس کا اسم نکرہ یا نکرہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

(۲) اگر اسم مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) مبنی بر فتحہ ہوتا ہے جیسے لَارَجُلَ جَالِسٌ فِی الطَّرِيْقِ (راستہ میں کوئی شخص نہیں بیٹھا ہے)

(۳) اور اگر اس کا اسم مفرد کی بجائے مضاف ہو یا شبہ مضاف ہو تو ان دونوں صورتوں میں منصوب رہتا ہے اور معرب سمجھا جاتا ہے اس لئے اس پر تنوین آتی ہے۔ جیسے لَارَاكِبًا فَرَسًا فِی الطَّرِيْقِ (کوئی گھوڑا سوار راستہ میں نہیں ہے) لَاشَاهِدَ زُوْرٍ مَحْبُوْبٌ (کوئی جھوٹی گواہی دینے والا شخص پیارا نہیں ہے) اور لَا مُسْرِفًا فِی مَالِهٖ مَحْمُوْدٌ (اپنے مال میں اسراف کرنے والا شخص پسندیدہ آدمی نہیں ہے)

لائے نفی جنس کے مذکورہ بالا عمل کے لئے بھی چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں کہ:۔

(۱) لائے نفی جنس پر کوئی حرف جار داخل نہ ہو۔

(۲) لائے نفی جنس کے اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں۔

(۳) لائے نفی جنس اور اس کے اسم کے درمیان کوئی فصل نہ ہو۔

پہلی شرط اگر نہیں پائی گئی تو لا کا عمل باطل ہو جائے گا اور اس کی حیثیت صرف نفی کی رہ جائے گی۔

دوسری اور تیسری شرط نہ پائی جانے کی صورت میں لَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور یہاں کا لَا کا مکرر لانا واجب اور ضروری ہو جاتا ہے۔

مثالیں علی الترتیب یہ ہیں۔

(۱) اِشْتَرَيْتُ الْقَلَمَ بِلَارِيْشَةٍ (پہلی شرط مفقود ہے)

(۲) لَازَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو (دوسری شرط مفقود ہے)

(۳) لَاالرَّجُلُ كَرِيْمٌ وَلَا اِبْنُهٗ (دوسری شرط مفقود ہے)

لَا الْقَمَرُ طَالِعٌ وَلَا النُّجُوْمُ لَامِعَاتٌ (دوسری شرط مفقود ہے)

(۳) لَاهُوَ حَيٌّ فَيُرْجٰى وَلَا هُوَ مَيِّتٌ فَيُنْعٰى (تیسری شرط مفقود ہے)

لَا فِي الْحَدِيْقَةِ صِبْيَانٌ وَلَابَنَاتٌ (تیسری شرط مفقود ہے)

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۲۷) مشق نمبر (۱۲۷)

اُردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) لَااِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْتَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

دین میں جبر نہیں، ہدایت یقیناً گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔

(۲) لَاخَيْرَ فِي وُدِّ امْرِءٍ مُتَقَلِّب

بدلنے والے آدمی کی محبت میں کوئی خیر نہیں ہے۔

(۳) لَامُؤْمِنِيْنَ قَانِطُوْنَ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِمْ

مومن لوگ اپنے پروردگار کی رحمت سے بے امید نہیں ہیں

(۴) لَا دُكَّانَ فَاكِهَانِيٍّ قَرِيْبٌ مِنْ هُنَا

یہاں آس پاس/نزدیک کوئی پھل بیچنے والے کی دکان نہیں ہے۔

(۵) لَاشَجَرَةِ رُمَّانٍ فِي الْبُسْتَانِ

باغ میں انار کا کوئی درخت نہیں ہے۔

(۶) لَارَاكِبًا دَرَّاجَةً فِي الطَّرِيْقِ

راستے میں کوئی سائیکل سوار نہیں ہے۔

(۷) لَاإِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَ لَادِيْنَ لِمَنْ لَاعَهْدَ لَهٗ

ایسے شخص کا کوئی ایمان نہیں جس میں دیانت داری نہیں اور ایسے آدمی کا کوئی دین نہیں جس میں وعدہ وفائی نہیں۔

(۸) لَا مُجِدًّا فِي عَمَلِهٖ مَذْمُوْمٌ

اپنے کام میں محنت کرنے والا کوئی شخص قابل مذمت نہیں۔

(۹) وَلَا مُقَصِّرًا فِي عَمَلِهٖ مَمْدُوْحٌ

اپنے کام میں کوتاہی کرنے والا کوئی آدمی قابل تعریف نہیں۔

(۱۰) لَا عاصِيًا اَبَاهُ مَحْمُوْدٌ فِي الْعَشِيْرَةِ

اپنے والدین کی اطاعت نہ کرنے والا اپنے خاندان میں تعریف کے قابل نہیں۔

(۱۱) لَامُتَنَافِسِيْنَ فِي الْخَيْرِ نَادِمُوْنَ

نیکیمیں مقابلہ کرنے والا نادم نہیں ہوتے۔

(۱۲) لَاكَوَاكِبَ لَامِعَاتٌ فِي السَّمَآءِ

آسمان میں کوئی ستارے چمکنے والے نہیں ہیں۔

(۱۳) لَا اُمَّةَ اَكْثَرُ دَهَاءً مِنَ الْاِنْجِلِيْزِ فِيْمَا اَظُنُّ

میرے خیال میں انگریز سے بڑھ کر کوئی قوم چالاک وعیار نہیں ہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۲۸) مشق نمبر (۱۲۸)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) اس شہر میں کوئی بڑا اسپتال نہیں ہے۔

لَا مُسْتَشْفٰی کَبِیْرًا فِی هٰذِهِ الْمَدِیْنَةِ

(۲) لکھنؤ میں کوئی بڑی مسجد نہیں ہے۔

لَا مَسْجِدًا کَبِیْرًا فِی لَکْنَوْ

(۳) ہمارے درجہ میں کوئی طالب علم فیل نہیں ہے۔

لَاتِلْمِیْذًا رَاسِبًا فِی صَفِّنَا

(۴) احمد کے باغ میں فوارے نہیں ہیں۔

لَافَوَّارَاتٍ فِی بُسْتَانِ اَحْمَدَ

(۵) میرے پاس کوئی اون کا لباس نہیں ہے۔

لَا مَلَابِسَ صُوفِیَّةً عِنْدِیْ

(۶) مصارف میں اعتدال پسند قابل مذمت نہیں ہے۔

لَا مُقْتَصِدَ فی النَّفَقَاتِ مَذْمُوْمٌ

(۷) محمود کی طرح کوئی اپنے باپ کا اطاعت گزار نہیں۔

لَامَطِیْعَ لِوَالِدِهٖ مِثْلُ مَحْمُوْدٍ

(۸) اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں ہے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

(۹) جو کچھ ہو آپ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

مَهْمَایَکُنْ لَابَأْسَ عَلَیْكَ

(۱۰) یہاں سے قریب کوئی قہوہ خانہ نہیں ہے۔

لَا مَقْھٰی قَرِیْبٌ مِنْ ھُنَا

(۱۱) یہاں کوئی ماہر ڈاکٹر نہیں ہے۔

لَاطَبِیْبًا مَاھِرًا ھٰھُنَا

(۱۲) تمہارے درجہ میں کوئی سائیکل سوار نہیں ہے۔

لَا رَاکِبًا دَرَّاجَةً فِی دَرْجَتِکُمْ

(۱۳) مسلمان اپنے حال پر مطمئن نہیں ہے۔

لَامُسْلِمِیْنَ مُطْمَئِنُّوْنَ عَلٰی حالِھِمْ

(۱۴) کوئی دو دوست تم دونوں کی طرح مخلص نہیں ہیں۔

لاصَدِیْقَیْنِ مُخْلِصَانِ مِثْلُکُمَا

(۱۵) جہاں تک میں سمجھتا ہوں تمہارے درجے میں کوئی طالب علم محنتی نہیں ہے۔

لَاطَالِبًا مُجْتَھِدًا فِی صَفِّکُمْ فِیْمَا اَرٰی

(۱۶) فتح مکہ کے دن رسول اللہ نے فرمایا کہ آج کے دن تم پر کوئی عتاب نہیں ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

چوبیسواں سبق

(افعال المقاربۃ والرجاء والشروع)

افعال مقاربہ اور افعال کی طرح مستقل فعل نہیں ہیں بلکہ یہ کسی دوسرے مستقل فعل کے ساتھ بطور معاون مددگار کے آتے ہیں۔ جیسے یَکَادُ الْبُرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ۔

افعال مقاربہ درحقیقت افعال ناقصیہ ہی کی ایک قسم ہیں۔ یہ بھی جملہ اسمیہ ہی (مبتداء وخبر) پر داخل ہوتے ہیں اور اسی طرح اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مگر ان میں اور افعال ناقصہ میں فرق یہ ہے کہ ان افعال کی خبر ہمیشہ جملہ فعلیہ کی صورت میں آتی ہے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ فعل مضارع ہو۔ مگر افعال ناقصہ کی خبر جیسا کہ تم نے دیکھا مفرد اور جملہ دونوں آتے ہیں۔

معنی کے لحاظ سے افعال مقاربہ تین طرح کے ہیں اور اس لحاظ سے ان کے ناموں میں بھی فرق کیا جاتا ہے۔

(۱) افعال مقاربہ قربت کے معنیٰ پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں اور وہ کَادَ، کَرُبَ، اَوْشَكَ ہیں (بمعنی قریب ہے کہ)

(۲) افعال رجاء: امید کے معنی ظاہر کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ عَسٰی حَرَی اخْلَوْلَقَ (بمعنی امید ہے کہ)

(۳) افعال شروع: ابتداء اور شروع کے معنی بتاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ شَرَعَ، اَنْشَاءَ، اَخَذَ، جَعَلَ، طَفِقَ، عَلِقَ، اَقْبَلَ، قَامَ، هَبَّ (بمعنی کرنا، شروع

کیا......لگا۔)

ان افعال کی خبر میں جو مضارع کا فعل آتا ہے اس پر کبھی اَنْ مصدریہ کا لانا ضروری ہوتا ہے اور کبھی غیر ضروری اور جائز اور کبھی اس کے برعکس ان کا نہ لانا ہی ضروری ہوتا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) کَادَ اور کَرَبَ میں عموماً اَنْ نہیں لایا جاتا مگر لانا بھی صحیح ہے۔

(۲) اَوْشَكَ اور عَسٰی میں عموماً اَنْ لایا جاتا ہے مگر نہ لانا بھی صحیح ہے۔

(۳) حری اور اَوْشَكَ میں اَنْ کا لایا جانا ضروری ہے۔

(۴) تمام افعال کے شروع میں اَنْ کا لایا جانا ضروری ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۲۹) مشق نمبر (۱۲۹)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) اَخَذَتِ الْاَزْهَارُ تَتَفَتَّحُ فِی الْبَسَاتِيْنِ

باغوں میں پھول کھلنے شروع ہو گئے ہیں۔

(۲) اَنْشَأَتِ الطُّيُوْرُ تَتَغَرَّدُ عَلَى الْاَغْصَانِ

پرندوں نے شاخوں پر چہچہانا شروع کر دیا ہے۔

(۳) كَادَ الدَّاءُ يَقْضِى عَلَى الْمَرِيْضِ وَلٰكِنَّهٗ بَرِئَ

قریب تھا کہ بیماری مریض کو ختم کر دیتی مگر وہ ٹھیک ہو گیا۔

(۴) اَجْدَبَتِ الْاَرْضُ فَاَوْشَكَ النَّاسُ اَنْ يَمُوْتُوْا جُوْعًا

زمین خشک سالی کا شکار ہو گئی اس لئے لوگ بھوکوں مرنے لگے۔

(۵) طَفِقَ التَّلَامِيْذُ يَتَنَافَسُوْنَ فِى الْخِطَابَةِ

شاگردوں کے تقریر کرنے میں مقابلہ بازی شروع کی۔

(۶) اِنْتَهَتِ الْحَفْلَةُ وَجَعَلَ النَّاسَ يَنْتَشِرُوْنَ

جلسہ ختم ہوگیا لوگ تتر بتر ہونے لگے۔

(۷) كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا

تنگ دستی کفر تک پہنچا سکتی ہے۔

(۸) عَسٰى الضِّيْقُ اَنْ يَنْفَرِجَ وَيَأْتِيْ بَعْدَهٗ يُسْرٌ

امید ہے کہ تنگی چلی جائے گی اور اس کے بعد خوشحالی وآسانی آئے گی۔

(۹) هَبَّ رِجَالُ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ يُؤَدُّوْنَ مَاعَلَيْهِمْ

علم والے اور دین جاننے والے اپنی ذمہ داریاں نبھانے لگے۔

(۱۰) اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ فَقَامَ الْفَلَّاحُوْنَ يَحْرِثُوْنَ الْاَرْضَ

بارش ہوئی تو کاشتکاروں نے زمین میں ہل چلانا شروع کئے۔

(۱۱) حَانَ الْاِمْتِحَانُ فَاَقْبَلَ الطَّلَبَةَ يَجْتَهِدُوْنَ

امتحان بہت قریب آ گئے اس لئے طلبہ محنت کرنے لگے۔

(۱۲) اَنْشَأَ الْمُعَلِّمُ يَعِظُ التَّلَامِيْذَ وَيَرْشُدُهُمْ

استاد نے شاگردوں کو نصیحت کرنا شروع کی اور ان کی رہنمائی کرنے لگا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۳۰) مشق نمبر (۱۳۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) شام ہوئی اور پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف جانے لگے۔

حَلَّ الْمَسَاءُ فَشَرَعَتِ الطُّيُوْرُ تَذْهَبُ اِلٰى اَعْشَاشِهَا

(۲) جب ملزم سے باز پرس کی جانے لگی تو وہ رونے لگا۔

لَمَّا فُتِّشَ عَنِ الْمُتَهِمَ اَنْشَأَ يَبْكِي

(۳) کل زور کی آندھی آئی قریب تھا کہ کشتی ڈوب جائے۔
هَبَّتْ رِيْحٌ عَاصِفَةٌ اَمْسِ فَكَادَتِ السَّفِيْنَةُ تَغْرِقُ
(۴) امید ہے کہ احمد ایک باکمال مقرر ہوگا۔
عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ اَحْمَدُ خَطِيبًا بَارِعًا
(۵) توقع ہے کہ محمود درجہ اول میں ہوگا۔
حَرٰى مَحْمُوْدٌ اَنْ يَكُوْنَ فِي الدَّرْجَةِ الْاُوْلٰى
(۶) حامد ایک کھلاڑی تھا مگر اب وہ محنت کرنے لگا۔
كَانَ حَامِدٌ وَلَدًا لَعَّابًا اِلَّا اَنَّهٗ اَخَذَ يَجْتَهِدُ الْآنَ
(۷) امتحان ختم ہوگیا اور طلبا اپنے گھروں کو جانے لگے۔
اِنْتَهَي الْاِمْتِحَانُ وَ طَفِقَ الطُّلَّابُ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى دُوْرِهِمْ
(۸) جلدی نہ کرو اب صبح ہوا ہی چاہتی ہے۔
لَا تَعْجَلُوْا فَكَرُبَ الْفَجْرُ اَنْ يَطْلَعَ
(۹) ابر گھر آیا اور اب پانی برسا چاہتا ہے۔
تَلَبَّدَتِ السَّمَآءُ بِالْغُيُوْمِ فَكَادَ الْمَطَرُ اَنْ يَنْزِلَ
(۱۰) گارڈ نے سیٹی دی اور ٹرین حرکت کرنے لگی۔
صَفَرَ اَمِيْنُ الْقِطَارِ وَجَعَلَ الْقِطَارُ يَتَحَرَّكُ
(۱۱) گاڑی رکی اور مسافروں نے اپنا سامان اتارنا شروع کر دیا۔
وَقَفَ الْقِطَارُ وَ اَقْبَلَ الْمُسَافِرُوْنَ يُنْزِلُوْنَ اَمْتِعَتَهُمْ
(۱۲) قریب دیا کہ دشمن شکست کھائیں۔
اَوْشَكَ الْعَدُوُّ اَنْ يَنْهَزِمَ

(۱۳) جب اس نے اپنی ناکامی کی خبر سنی تو قریب تھا کہ رو پڑے۔
لَمَّا سَمِعَ بنأَ خَيْبَتِهٖ كَادَاَنْ يَبْكِي

(۱۴) فتح مکہ کے بعد لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے۔
لَمَّا فُتِحَ مَكَّةُ قَامَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۳۱) مشق نمبر (۱۳۱)

(۱) لَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ النَّاسَ اِلَى اللّٰهِ جَعَلَ الْمُشْرِكُوْنَ يُؤْذُوْنَهٗ
جب رسول اللہ نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا شروع کیا تو مشرکین آپ ﷺ کو تکلیف دینے لگے۔

(۲) لَمَّاهَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ يَنْصُرُوْنَ دِيْنَ اللّٰه فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بَرَكَاتِ السَّمٰوٰتِ
جب مسلمان اللہ کے دین کی نصرت کرنے لگے تو اللہ نے ان پر آسمانی برکات کے دروازے کھول دیئے۔

(۳) فَلَمَّا تَرَكُوا الدَّعْوَةَ وَالْعَمَلَ بِهَا جَعَلُوْا يَنْحَطُّوْنَ يَوْمًا فَيَوْمًا
لیکن جب انہوں نے دعوت کو اور دعوت پر عمل کرنے کو ترک کر دیا تو روز بروز انحطاط کا شکار ہونے لگے۔

(۴) لَمْ نَكَدْ نَصِلُ اِلَى الْمُحَطَّةِ حَتّٰى صَفَّرَ الْقِطَارُ
ہم اسٹیشن نہیں پہنچے کہ گاڑی نے سیٹی بجادی۔

(۵) كَانَ طَلَبَةُ الصَّفِّ الثَّانِي يَصْرِخُوْنَ وَيَصِيْحُوْنَ
درجہ ثانیہ کے طلباء چیخ و پکار کر رہے تھے۔

(۶) فَمَا كَادُوْا يَرَوْنَ الْمُعَلِّمَ حتّٰى اَصْبَحُوْا سَاكِتِيْنَ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُسِهِمُ والطَّيرَ

مگر استاذ کو دیکھنے نہ پائے تھے کہ ایسے خاموش ہوئے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

(۷) مَاكَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْلُغُ الْخَامِسَةَ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر کے پانچویں برس کو پہنچے تھے کہ آپ کی والدہ انتقال فرما گئیں۔

(۸) مَاكَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرِبُ حَتّٰى اَخَذَ الصَّائِمُوْنَ يُفْطِرُوْنَ

سورج ڈوبتے ہی روزہ داروں نے روزہ افطار کرنا شروع کر دیا۔

(۹) لَا يَكَادُ الْمُحَافِظُ يَصْفِرُ حَتّٰى يَأْخُذَ الْقِطَارُ يَتَحَرَّكُ

گارڈ کے سیٹی بجاتے ہی ٹرین حرکت میں آگئی۔

(۱۰) لَايَكَادُ مَحْمُوْدٌ يَسْمَعُ بِمَوْتِ اَبِيْهِ حَتّٰى تَزْهَقَ نَفْسُهٗ

اپنے والد کی وفات کا سنتے ہی محمود کی جان نکلنے لگی۔

(۱۱) لَايَكَادُ هٰذَا وَالشَّهْرُ يَنْتَهِي حَتّٰى تَجْعَلَ السَّمُوْمُ تَلْفَحُ الْوُجُوْهَ

اس مہینے کے ختم ہوتے ہی لو چہروں کو جھلسنے لگے گی۔

(۱۲) مَالِهٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَايَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا

کیا ہوا ان لوگوں کو کہ بات سمجھنے والے ہی نہیں لگتے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۳۲) مشق نمبر (۱۳۲)

(۱) ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ آپ کے والد کا انتقال

ہوگیا۔

مَاکَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُوْلَدُ حَتّٰی تُوُفِّیَ اَبُوْہُ

(۲) جب حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سنی تو تلوار نیام سے کھینچ لی۔

لَمَّا سَمِعَ عُمَرُؓ نَبَأَ وَفَاةِ رسول اللّٰہ سَلَّ السَّیفَ مِنْ غِمْدِہٖ

(۳) اور کہنے لگے کہ میں نے کسی سے یہ کہتے سنا نہیں کہ آپ وفات فرما گئے یہاں تک کہ میں اس کی گردن ماردوں گا۔

وَجَعَلَ یَقُوْلُ لَا آکَادُ اَسْمَعُ اَحَدًا یَقُوْلُ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلاَّ ضَرَبْتُ عُنُقَہٗ

(۴) ابھی گھنٹی بجنے نہ پائی تھی کہ طلبہ درجوں سے نکلنے لگے۔

لَمْ یَکَدِ الْجَرْسُ یُدَقُّ حَتّٰی اَخَذَ الطَّلَبَۃُ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الفُصُوْلِ

(۵) جیسے ہی اس نے اپنی کامیابی کی خبر سنی اس کا چہرہ گلاب سا کھل گیا۔

مَا کَادَ یَسْمَعُ نَبَأَ نَجَاحِہٖ حتّٰی تَفَتَّحَ وَجْھُہٗ مِثلَ الْوَرْدِ

(۶) امتحان سالانہ ختم ہوا نہیں کہ طلبہ روانگی شروع کردیں گے۔

لَایَکَادُ الْاِمْتِحَانُ السَّنَوِیُّ یَنْتَھِی حَتّٰی یَجْعَلَ الطَّلَبَۃُ یَرْتَحِلُوْنَ

(۷) جونہی میں گھر سے نکلا زور کی بارش ہونے لگی۔

مَاکِدْتُ اَخْرُجُ مِنَ الْبَیْتِ حَتّٰی تَھَطَّلَ الْمَطَرُ

(۸) اس نے اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنی نہیں کہ بے ہوش ہوگیا۔

مَاکَادَ یَسْمَعُ نَبَأَوَفَاةِ اَبِیْہِ حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہِ

(۹) یہ مہینہ ختم ہوا نہیں کہ آم پکنے لگیں گے۔

لَایَکَادُ هٰذَا الشَّهْرُ یَنْتَهِیْ حتّٰی تَا خُذُالاَنْبَةُ تَنْضِجُ

(۱۰) بارش رکی نہیں کہ ہم لوگ چل پڑیں گے۔

لَایَکَادُ الْمَطَرُ یَنْقَطِعُ حَتّٰی نَمْشِیَ

(۱۱) ریفری نے سیٹی بجائی نہیں کہ کھلاڑی دوڑنے لگیں گے۔

لَایَکَادُ الْحَکَمُ یَصْفِرُ حتّٰی یَطْفَقُ اللّٰاعِبُوْنَ یَجْرُوْنَ

(۱۲) ہم جیسے ہی مدرسے پہنچے موسلا دھار پانی برسنے لگا۔

لَمْ نَکَدْ نَصِلُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ حَتّٰی جَعَلَ الْمَطَرُ یَنْهَمِرُ

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

پچیسواں سبق

(حروف جارہ)

حروف جارہ سترہ ہیں جو یہ ہیں۔ ب، ت، ك، ل ، و ، من، عن، عَلٰی، فِی، اِلٰی، حتٰی، رُبَّ، مُذْ، مُنْذُ، حَاشَا، عَدَا، خَلَا

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو جر دیتے ہیں جیسے اَلْمَطَرُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ۔ حروف جارہ رابطہ اور صلہ کا کام دیتے ہیں۔

ان میں سے اکثر بیشتر متعدد اور مختلف معانی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ ذیل میں بعض حروف کے صرف کثیر الوقوع معانی لکھے جاتے ہیں۔

(۱) ب: سے، میں، پر، سبب، ساتھ اور قسم وغیرہ کے معنی میں آتا ہے۔ اور کبھی زائد بھی ہوتا ہے اور کبھی تعدیہ کے لئے بھی آتا ہے۔

(۲) ت: قسم کے لئے اللہ کے لئے مخصوص ہے جیسے (تَاللّٰہِ اللہ کی قسم)

(۳) كَ: تشبیہ کے لئے، (مانند، مشابہ، مثل، طرح وغیرہ)

(۴) ل: (واسطے، طرف، سے، کو، کا، کے، کی، وغیرہ)

(۵) و: قسم کے لئے رُبَّ کے معنی میں۔

(۶) مِنْ: سے، کا، کی، کے، میں، سے، بعض، سبب وغیرہ۔

(۷) عَنْ: (سے، طرف سے، بارے میں)

(۸) عَلٰی: (پر، باوجود) وغیرہ۔

(۹) فِی: (میں، بارے میں، متعلق، بسبب وغیرہ)

(۱۰) اِلٰی: (تک، طرف، وغیرہ)

(۱۱) حتٰی: (تک، یہاں تک کہ، تا کہ وغیرہ)

(۱۲) رُبَّ: (بعض، بہتیرے، اکثر، وغیرہ، تقلیل وتکثیر دونوں کے لئے)

۱۳، ۱۴ مُنذ، مُذُ (عرصہ سے، دن سے وغیرہ) عرصہ بتانے کے لئے

(۱۵، ۱۶، ۱۷) حَاشَا، خَلَا، عَدَا (سوا، علاوہ وغیرہ استثناء کے لئے)

فائدہ: عربی میں صلہ کا پہچاننا سب سے مشکل کام ہے مبتدی تو مبتدی اکثر پڑھے لکے لوگ لکھنے میں فحش غلطی کر جاتے ہیں اس کا انحصار زیادہ تر مشق و مداومت پر ہے۔ بعض عمومی غلطی کی طرف ہم جلد دوم میں نشاندہی کریں گے۔ البتہ اتنی بات یاد رکھو۔

قَالَ کا صلہ لام آتا ہے۔ سَأَلَ سَمِعَ بغیر صلہ کے ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ظَلَمَ بھی جیسے قُلْتُ لِزَيْدٍ، سَمِعْتُ زَيْدًا فُلَانٌ ظَلَمَ زَيْدًا، سَأَلْتُ زَيْدًا عَنْ اِسْمِ اَبِيْهِ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۳۳) مشق نمبر (۱۳۳)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) يَقْطَعُ النَّجَّارُ الْخَشَبَ بِالْمِنْشَارِ وَيَصْنَعُ مِنْهُ الْكُرْسِيَّ

ترکھان آری سے لکڑی کاٹتا ہے اور اس سے کرسی بناتا ہے۔

(۲) تَاللّٰهِ لَأُسَافِرَنَّ اِلَى الْبِلَادِ الْإِسْلَامِيَةِ وَ لَأُ طَوِّفَنَّ فِيْهَا حتّٰى عَامٍ

اللہ کی قسم میں ضرور اسلامی ممالک کا سفر کروں گا اور ایک سال تک ان کی سیاحت کروں گا۔

(۳) وَقَعَ الْحَرِيْقُ الْبَارِحَةَ فَاحْتَرَقَ كُلَّ مَتَاعِيْ عَدَا الْكُتُبِ

پچھلی رات آگ لگ گئی جس میں سوائے کتابوں میرا سارا سامان جل گیا۔

(۴) لِلبُسْتَانِ بَابَانِ وعَلٰی کُلِّ بَابٍ حَارِسٌ

باغ کے دو دروازے ہیں ہر دروازے پر ایک پہرے دار ہے۔

(۵) يَقْطَعُ الْقِطَارُ الْمُسَافَةَ مِن لَكْنَوَ اِلٰی كَانفُوْرَ فِی سَاعَتَيْنِ

ریل لکھنؤ سے کانپور کا سفر (فاصلہ) دو گھنٹے میں طے کرتی ہے۔

(۶) رُبَّ أكِلَةٍ تَمْنَعُ عَنْ أَكِلَاتٍ كَثِيْرَةٍ

کبھی ایک کھانا بہت سے کھانوں سے محرومی کا سبب بن جاتا ہے۔

(۷) اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ

کیا وہ جھوٹ کو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

(۸) مَنْ كَانَ فِی هٰذِهٖ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْآخِرَةِ اَعْمٰی

اور جو شخص دنیا میں اندھا رہے گا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

(۹) مُنْذُ كَمْ عَامٍ تَسْكُنُ فِی لَكْنَوْ

تم کتنے سال سے لکھنؤ میں رہتے ہو۔

(۱۰) تَرْخُمُ الدُّجَاجَةُ عَلَی الْبُيُضِ حتّٰی عِشْرِيْنَ يَوْمًا

مرغی بیس دن تک انڈے سیتی ہے۔

(۱۱) مَنْ مَدَحَكَ بِمَا لَيْسَ فِيْكَ فَقَدْ ذَمَّكَ

جس نے تمہاری جھوٹی تعریف کی اس نے درحقیقت تمہاری مذمت کی۔

(۱۲) لَايُزَهِّدَنَّكَ فِی الْمَعْرُوْفِ مَنْ لَايَشْكُرُكَ

ایسا شخص جو تمہارا شکریہ ادا نہیں کرتا تمہیں احسان کرنے سے بے رغبت ہرگز نہ بنانے پائے۔

(۱۳) لَاتُؤَخِّرُ عَمَلَ الْيَوْمِ اِلٰی غَدٍ

آج کا کام کل پر مت ڈالو۔

(۱۴) ذَهَبَ اَخِیْ اِلَی الْمُحَطَّةِ لِیُقَابِلَ صَدِیْقًا لَهٗ

اپنے ایک دوست سے ملاقات کرنے کو میرا بڑا بھائی اسٹیشن گیا ہے۔

(۱۵) وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا

اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا جو شخص قدرت رکھتا ہے اس کی طرف راہ چلنے کی۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۳۴) مشق نمبر (۱۳۴)

(۱) اس زمانے میں بجلی سے بڑے بڑے کام لئے جاتے ہیں۔

فِی هٰذَا الزَمَانِ یُسْتَخْدَمُ الْکَهْرُبَاءُ فِی اَعْمَالٍ جَبَّارَةٍ

(۲) جدید انکشافات اور ایجادات کی وجہ سے گھنٹوں کے کام منٹوں میں پورے ہونے لگے۔

اَلْاَعْمَالُ الَّتِی کَانَتْ تَسْتَغْرِق سَاعَاتٍ تُؤَدّٰی الْیَوْمَ دَقَائِقَ لِلْاِکْتِشَافَاتِ الْجَدِیْدَةِ وَالْاِخْتِرَاعَاتِ۔

(۳) کہتے ہیں کہ چاند میں بھی آبادی ہے۔

یُقَالُ اِنَّ فِی الْقَمَرِ لَعِمْرَانًا

(۴) کتنے دن میں چاند کا سفر کیا جانا ممکن ہے؟

فِی کَمْ یَوْمٍ یُمْکِنُ السَّفَرُ اِلَی الْقَمَرِ؟

(۵) تمہارے والد کتنے دنوں سے بیمار ہیں اور اس کا علاج کرا رہے ہیں۔

مُنْذُ کَمْ یَوْمٍ وَالِدُكَ مَرِیْضٌ وَمِمَّنْ یَتَدَاوٰی؟

(۶) خیر کے سوا ہر بات سے اپنی زبان کو روکو۔

كُفَّ لِسَانَكَ اِلاَّ عَنْ خَيْرٍ

(۷) کھلاڑی لڑکے علاوہ تمام لڑکے کامیاب ہوئے۔

نَجَحَ جَمِيْعُ الْاَوْلَادُ عَدَا اللَّاعِبِ

(۸) اساتذہ انہیں طلبہ کی تعریف کرتے ہیں جو پڑھنے میں محنت کرتے ہیں۔

اِنَّمَا يُثْنِي الْمُعَلِّمُوْنَ عَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ الَّذِيْنَ يَجْتَهِدُوْنَ فِي التَّعَلُّمِ

(۹) کیا یہ ممکن ہے کہ دنیا سے گمراہیاں ختم ہو جائیں؟

اَيُمْكِنُ اَنْ تَمْتَحِيَ الضَّلَالَةُ مِنَ الدُّنْيَا؟

(۱۰) میں نے محمود سے پوچھا کہ تم کس سنہ میں پیدا ہوئے مگر وہ نہیں بتا سکا۔

سَئَلْتُ مَحْمُوْدًا فِي اَيِّ سَنَةٍ وُلِدْتَّ؟ فَلَمْ يُحْرِ جَوَابًا

(۱۱) ملازم سے کہو کہ میرے لئے ایک تانگہ کرایہ کردے۔

قُلْ لِلْخَادِمِ اَنْ يَكْتَرِيَ لِيْ عَرَبَةَ الْخَيْلِ

(۱۲) ان طلبہ کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کھیل میں اپنے اوقات ضائع کئے۔

لَا تَكُوْنُوْا كَالطُّلَّابِ الَّذِيْنَ ضَيَّعُوْا اَوْقَاتَهُمْ فِي اللَّعِبِ

(۱۳) اللہ کی قسم میں ان لوگوں کی ضرور مدد کرونگا جنہوں نے حق کی خاطر گھربار چھوڑا اور جان و مال کی قربانی کی۔

تَا للّٰهِ لَاَنْصُرَنَّ الَّذِيْنَ حَاجَرُوْا دِيَارَهُمْ لِلْحَقِّ وَضَحُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ

رِسَالَةٌ مِنْ طَالِبٍ اِلٰى اَبِيْهِ

طالب علم کا اپنے باپ کے نام خط

دارالعلوم لندوۃ العلماء (لکھنؤ)

فی ۱۸/۱۰/۱۳۷۲ھ

وَالِدِیْ الْجَلِیْلُ تَحِیَّةً وَّسَلَامًا (میرے والد بزرگوار سلام)

هٰذَا اَوَّلُ كِتَابِیْ اِلَيْكُمْ مُذْ فَارَقْتُكُمْ، وَلَعَلَّكُمْ تَشْتَاقُوْنَ اِلٰى اَنْ اُعَجِّلَ لَكُمْ بِالْكِتَابِ بِاَنِّیْ كَیْفَ وَجَدْتُ الْمَدْرَسَةَ وَكَمْ اَنِسْتُ بِهَا وَهَا۔ اَنَا اُخْبِرُكُمْ بِكُلِّ فَرْحٍ وَسُرُوْرٍ اِنِّیْ وَجَدْتُّ الْمَدْرَسَةَ وَبَيْتَهَا اَحْسَنَ مِمَّا كُنْتُ اَتَصَوَّرُهَا فِی مُخَيَّلَتِی اَمَّا الْاَسَاتِذَةُ فَكُلُّهُمْ مُخْلِصُوْنَ عَطُوْفُوْنَ هُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ اِلَیَّ كما يَتَحَدَّثُ الْاٰبَاءُ اِلٰى اَبْنَائِهِمْ وَقَدْ رَحَّبَ بِیَ التَّلَامِیْذُ تَرْحِیْبَ الْاَخِ بِالْاَخِ

وَلٰكِنْ مَعَ ذَالِكَ كُلِّهٖ اَنَا فِی قَلَقٍ وَاِضْطِرَابٍ لَایَهْنَأُ لِیَ الطَّعَامُ وَلَا اَنَامُ مَلَا الْجُفُوْنِ وَلَوْلَمْ اَكُنْ اَطْلُبِ الْعِلْمَ وَالدِّیْنَ لَمَا رَضِیْتُ بِفِرَاقِكُمْ وَلَوْ لَا اَنَّكُمْ حَبَّبْتُمْ اِلَی الْعِلْمِ وَغَرَسْتُمْ حُبَّهٗ فِی قَلْبِی لَغَادَرْتُ الْمَدْرَسَةَ وَلَحِقْتُ بِكُمْ وَلٰكِنِّی لَنْ اُوْثِرَ الْجَهْلَ عَلَى الْعِلْمِ الَّذِیْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا فَادْعُوا اللّٰهَ بِصَمِیْمِ قَلْبِكُمْ اَنْ يَرْبِطَ عَلٰى قَلْبِیْ يَرْزُقُنِیْ عِلْمًا نَافِعًا

وَاَخْتِمُ كِتَابِی هٰذَا بِلَثْمِ يَدِكَ الطَّاهِرَةِ وَ اَرْجُوْ اللّٰهَ اَنْ يُطِیْلَ بَقَاءَكَ فِيْنَا وَيَمُدُّ حَيَاتَكَ لَنَا وَاَقْرَأْ عَلٰى اُمِّی الْحَنُوْنَ اَزْكَی السَّلَامِ مِنِّی ۔ وَالسَّلَامُ

وَلَدُكَ الْبَارُّ

آپ سے جدا ہونے کے بعد میرا یہ اور شاید آپ اس بات کے مشتاق ہوں گے کہ میں تمہاری طرف خط لکھنے میں جلدی کروں گا کہ میں نے مدرسے کو کیسا پایا اور میں اس سے کتنا مانوس ہوا۔ میں آپ کو بڑی خوشی کے ساتھ یہ خبر دیتا ہوں کہ میں نے مدرسے اور اس کے ماحول کو اپنے وہم گمان سے بڑھ کر اچھا پایا۔ باقی اساتذہ سارے کے سارے مخلص اور مشفق ہیں وہ اس طرح باتیں کرتے ہیں جیسے باپ اپنے بیٹوں سے کرتے ہیں اور طلباء نے بھی یوں خیر مقدم کیا جیسے بھائی بھائی کا خیر مقدم کرتا ہے۔

اور لیکن ان تمام اچھائیوں کے باوجود میں ایک رنج اور بے چینی میں مبتلا ہوں کہ یہاں پر کھانا لطف نہیں دیتا اور نیند سکون سے نہیں آتی۔ اگر میں علم دین کا متلاشی نہ ہوتا تو میں آپ سے جدائی پر کبھی راضی نہ ہوتا۔ اگر آپ نے علم کی محبت میرے دل میں نہ ڈالی ہوتی تو فوراً مدرسہ چھوڑ کر میں آپ کے پاس آ جاتا لیکن میں علم کی ایسی دولت پر جہالت کو ہرگز ترجیح نہیں دوں گا کہ جس میں اللہ نے خیر رکھی ہے پس آپ اللہ سے دل کی گہرائیوں سے دعا کریں کہ اللہ میرے دل کو مضبوط کرے اور مجھے نافع علم عطا کرے۔

اس کے ساتھ ہی میں آپ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دے کر خط کو ختم کرتا ہوں اور اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے لیے کافی دیر تک زندہ رکھے اور آپ کی عمر کو لمبا کرے میری والدہ کو میری طرف سے پاکیزہ سلام پیش کریں۔ والسلام

آپ کا فرمانبردار بیٹا

رَدُّ الْوَالِدِ عَلٰی رِسَالَةِ وَلَدِهٖ

باپ کا اپنے بیٹے کو جواب

عظیم آباد (پتنہ)

فی ۱۳۷۲/۱۰/۲۱ھ

وَلَدِیْ الْعَزِیْزُ سَلَامُ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهٗ عَلَیْكَ

وَبَعد فَقَدْ تَلَقَّیْتُ كِتَابَكَ عَشِیَّةَ اَمْسِ وَصَدَقْتَ اَنْتَ فِی ظَنِّكَ۔ نَحْنُ كُنَّا نَنْتَظِرُ كِتَابَكَ بِاشْتِیَاقٍ عَظِیْمٍ

لَقَدْ سَرَّنِی كَثِیْرًا اَنَّ الْمَدْرَسَةَ وَجَوَّهَا قَدْ اَعْجَبَاكَ وَاَمَا هَلَعُكَ وَمَا ذَكَرْتَ مِنْ قَلَقِكَ وَاضْطِرَابِكَ۔ فَذَالِكَ مِنَ الطَّبِیْعِیِّ فَاِنَّ الْمَرْءَ اِذَا فَارَقَ اَهْلَهٗ وَدِیَارَهٗ وَصَارَاِلٰی مَكَانٍ لَیْسَ لَهٗ فِیْهِ اَنِیْسٌ وَلَا صَدِیْقٌ سَیَتَوَحَّشُ فِی ذَالِكَ الْمَكَانِ۔ كَذٰلِكَ اَنْتَ یَا عَزِیْزِیْ۔ اِنَّكَ قَدْ فَارَقْتَ الْجَوَّ الَّذِی فِیْهِ نَشَأْتَ وَصِرْتَ اِلٰی مَكَانٍ لَمْ تَالِفْهُ مِنْ قَبْلُ، وَلٰكِنْ اَرْجُوْ اَنْ لَاتَمُرَّبِكَ اَیَّامٌ اِلَّا تَسْتَاِنِسُ بِهٖ

وَاِنَّكَ وَلَدٌ رَشِیْدٌ تَعْرِفُ فَضْلَ الْعِلْمِ فَلَاحَاجَةَ اِلَی الْمَزِیْدِ فِی هٰذِهِ السَّنَةِ وَكَفٰی بِكَ شَوْقًا مَاقَرَأْتَ مِنْ حَدِیْثِ الرَّسُوْلِ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رَضًی بِمَا صَنَعَ، فَاللّٰه یُخَیِّرُلكَ یَرْزُقُكَ عِلْمًا نَافِعًا۔

هٰذَا وَاَدْعُوْ اللّٰهَ اَنْ یَكْلَأَكَ بِعِنَایَتِهٖ وَیَحْفِظُكَ بِرِعَایَتِهٖ ۔ وَالسَّلَامُ۔

اَبُوْكَ۔

سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ کل تمہارا شام کو خط ملا اور تمہارا خیال بھی

درست نکلا کہ ہم بڑے اشتیاق سے تمہارے خط کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

بے شک مجھے اس بات سے بڑی مسرت ہوئی کہ مدرسہ اور مدرسے کا ماحول تم کو پسند آ گیا باقی رہی آپ کی قلبی گھبراہٹ، اور بے چینی جس کا تم نے ذکر کیا تو یہ ایک فطری چیز ہے۔ اس لئے اس انسان جب گھر بار وطن چھوڑ کر ایسی جگہ جاتا ہے جہاں اس کا کوئی محبت کرنے والا اور غم کھانے والا اور دوست نہیں ہوتا تو اس جگہ لازماً وحشت محسوس کرتا ہے میرے پیارے بے شک تیرا بھی یہی مسئلہ ہے تو جس ماحول سے جدا ہوا اسی میں پیدا ہوا اور اس میں نشو ونما پائی اور ایسا ہو گیا کہ اس سے پہلے کسی جگہ سے محبت نہیں کرتا تھا لیکن میں امید کرتا ہوں کہ چند دن گزریں گے کہ تم مانوس ہو جاؤ گے۔

یقیناً تم ایک عقلمند بیٹے ہو اور علم کی فضیلت کو جانتے ہو پس مزید وضاحت کی ضرورت نہیں اس سلسلے میں اور آپ کا شوق بڑھانے کے لیے وہ حدیث کافی ہے جو تو نے پڑھی۔ کہ بے شک فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہوتے ہیں اور اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اللہ نافع علم کو تیرا مقدر بنائیں اور اس دولت سے تجھ کو نوازیں۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۳۵) مشق نمبر (۱۳۵)

اُكْتُبْ كِتَابًا اِلٰى عَمِّكَ وَ ثَانِيًا اِلٰى اُمِّكَ، وَ ثَالِثًا اِلٰى اَخِيْكَ الصَّغِيْرِ، وَاذْكُرْ فِي الْاَوَّلِ نُبْذًا مِنْ اَحْوَالِ الْمَدْرَسَةِ ثُمَّ اطْلُبْ مَا تَحْتَاجُ اِلَيْهِ مِنَ الْمَلَابِسِ وَالنُّقُوْدِ۔ وَاذْكُرْ فِي الثَّانِي عَطْفَ اَسَاتِذَتِكَ عَلَيْكَ وَ اَخْبِرْ عَنِ الْكُتُبِ الدَّرْسِيَّةِ الَّتِيْ تَقْرَؤُهَا اَنْتَ۔ وَ فِي الثَّالِثِ التَّرْغِيْبُ اِلَى التَّعْلِيْمِ وَ مَا بَدَا لَكَ مِنَ النُّصْحِ۔

ایک خط اپنے چچے کی طرف دوسرا اپنی ماں کی طرف اور تیسرا خط اپنے چھوٹے بھائی کی طرف لکھیں۔

پہلے خط میں کچھ مدرسے کے حالات اور پھر اپنی ضرورت کی چیزیں طلب کریں کپڑوں اور پیسوں کی صورت میں

اور دوسرے خط میں اپنے اساتذہ کی شفقت اور درسی کتابوں کے بارے میں جو تو پڑھتا ہے۔

اور تیسرے خط میں تعلیم کی طرف ترغیب اور ضروری نصیحتیں لکھیں۔

اَلرِّسَالَةُ الْاُوْلٰی اِلَی الْعَمِّ

(پہلا خط چچے کی طرف)

دارالعلوم کراتشی باکستان

۲۲ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

اِلٰی عَمِّی الشَّفِیْقِ سَلَامٌ عَلَیْکَ

بَعدَ السَّلَامِ الْمَسْنُوْنِ اِذَا وَ صَلْتُ فِی مَدمرَسَتِیْ مَکَّنْتُ ذَکَرْتُ وَعْدَکَ اَنْ اَکْتُبَ اِلَیْکَ الرِّسَالَةَ الْآنَ اَنَا اَکْتُبُ اِلَیْکَ رِسَالَةً ، بِحَسْبِ عَهْدِی، یَا عَمِّیْ قَدْ فَرِحْتُ وَ سُرِرْتُ اِذَا دَخَلْتُ فِی الْمَدْرَسَةِ فِی آخِرِ اللَّیْلِ۔ اِذَا وَ صَلْتُ عَلٰی بَابِ الْمَدْرَسَةِ سَئَلَنِیْ خَفِیْرٌ بِاَیِّ دَرْجَةٍ تَدْرُسُ، فَاَجَبْتُ لَهٗ عَنْ کُلِّ اَحْوَالِهَا۔ فَبَعْدَ یَوْمَیْنِ شُرِعَتْ دُرُوْسُنَا۔ وَ قَدْ حَصَلْتُ بَعْضَ الْکُتُبِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَ بَعْضَهَا لَیْسَ بِمَوْجُوْدَةٍ فِی الْمَدْرَسَةِ۔ الْآنَ اَنَا اَحْتَاجُ بَعْضَ الْکُتُبِ الدَّرْسِیَّةِ وَ سَیَاتِی الْبَرْدُ وَ لَیْسَ عِنْدِی ثِیَابِیْ وَ مَلَابِسُ مُطَّابِقًا لِلْبَرْدِ اَنَا اَخْبِرُکَ اَرْسِلْ اِلَّی نُقُوْدًا وَ مَلَابِسًا مُطَابِقًا لِلْبَرْدِ۔ وَ اَنَا اَشْکُرُکَ کَثِیْرًا عَلٰی هٰذَا عَطْفِکَ وَالسَّلَامُ

اِبْنُ اَخِیْکَ

اَلرِّسَالَةُ الثَّانِيَةُ اِلَى الْاُمِّ

(دوسرا خط والدہ کی طرف)

الجامعة خير المدارس ملتان

۲۲۔رجب المرجب ۔ ۱۴۳۰ھ

اُمِّىْ بَارَكَ اللّٰهُ فِىْ عُمَرِكِ!

سَلَامٌ عَلَيْكِ وَ رَحْمَةَ اللّٰهِ:۔ اَنَا بِخَيْرٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَيْفَ اَنْتِ يَا اُمِّى وَ كَيْفَ صِحَتُكِ فِى هٰذِهِ الْاَيَّامِ۔

فِى الْاَوَّلِ اَنَا اَسْتَعْذِرُ مِنْكَ عَلٰى تَاخِيْرِ اِرْسَالِ الرِّسَالَةِ اِلَيْكَ وَ لٰكِنْ كَانَ لِىْ عُذْرٌ مَعْقُوْلٌ لِاَنِّى كُنْتُ مَشْغُوْلاً فِى الْاِخْتِبَارِ السُّدْسِيَّةِ فَفَرَغْتَ قَبْلَ يَوْمَيْنِ عَنِ الْاِخْتِبَارِ وَاَرْجُوْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ اَنْ اَنْجَحَ فِى حُصُوْلِ الْجَائِزَةِ الْاُوْلٰى فِى صَفِّىْ۔

وَالْاٰنَ اَذْكُرُ فِى حُضُوْرِكِ اَحْوَالَ اَسَاتِذَتِى وَ هُمْ كُلُّهُمْ مُشْفِقُوْنَ وَ مُحِبُّوْنَ بِكُلِّ تَلَامِيْذِهِمْ كَالْاٰبَاءِ فِى الْبُيُوْتِ وَ هُمْ يُاَدِّبُوْنَنَا وَ يُدَرِّبُوْنَنَا فِى كُلِّ الْاَوْقَاتِ۔ وَالْكُتُبُ الَّتِى تَحْتَ دُرُوْسِىْ كُلُّهَا اَكْتُبُ بِاَسْمَاءِ هَا۔ هِدَايَةُ النَّحْوِ، عِلْمُ الصِّيْغَةِ، اَلْقُدُوْرِىْ، زَادُ الطَّالِبِيْنَ، تَيْسِيْرُ الْمَنْطِقِ وَالْجُزْءُ الثَّلَاثُوْنَ مِنَ الْقُرْآنِ وَ غَيْرُهَا۔

وَ فِى آخِرِ رِسَالَتِى اَرْجُوْا مِنْكِ يَا اُمِّى الشَّفِيْقَةِ لَا تَنْسَانِى فِى اَدْعِيَتِكِ الْمُسْتَجَابَةِ۔ وَالسَّلَامُ

وَلَدُكَ الْمُطِيْعُ

ز

اَلرِّسَالَةُ الثَّالِثَةُ اِلَى الْاَخِ الصَّغِيْرِ

(تیسرا خط چھوٹے بھائی کی طرف)

الجامعة الاشرفية لاهور

۲۳، رجب ۱۴۳۰ھ

اَخِی الصَّغِیْرُ الْمُحبَّبُ!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ:۔ اَنَا بِخَیْرٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَیْفَ اَنْتَ صِحَّةً وَ طَبِیْعَةً فِی هٰذِهِ الْاَیَّامِ وَ کَیْفَ اَحْوَالُ اَسَاتِذَتِكَ الَّذِیْنَ یُعَلِّمُوْنَكَ فِی الْمَدْرَسَةِ لَیْلاً وَ نَهَارًا۔

قَدِ اضْطَرَبْتُ اِذَا وَ صَلَتْنِیْ رِسَالَةُ صَدِیْقِیْ عَنْكَ کَانَتْ مَکْتُوْبَةٌ عَنِ اَحْوَالِكَ قَدْ اَخْبَرَنِیْ صَدِیْقِیْ عَنْكَ اَنَّهٗ لَا یَعْرِضُ اِلَی الدُّرُوْسِ وَالصَّلٰوتِ الْخَمْسَةِ وَ لَا یُوَاظِبُ فِی اَوْقَاتِهٖ وَ لَا یَحْفَظُ دُرُوْسَهٗ وَ لَا یَجْتَهِدُ لِاخْتِبَارِهِ الْآتِی۔ اَلْآنَ اَسْئَلُ عَنْكَ اَهٰذَا حَقٌّ عَنْكَ اَحْوَالِكَ؟ یَا اَخِی اِسْمَعْ کَلَامِیْ بِحُضُوْرِ قَلْبِكَ وَاعْمَلْ عَلَیْهَا بِاِخْلَاصٍ کَامِلٍ هَلْ لَا تَعْلَمُ کَمَا قِیْلَ "مَنْ یُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ۔ وَ اَیْضًا قِیْلَ "مَنْ یُؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ وَ اَیْضًا قَالَ بَعْضُ النَّاسِ اَلْعِلْمُ نُوْرٌ وَالْجَهْلُ ظُلْمَةٌ۔

یَا اَخِی اَنَا اَنْصَحُكَ بِهٰذِهِ النَّصَائِحِ اِنْ عَمِلْتَ بِهَا فَاَنْتَ عَظِیْمٌ وَ اِنْ

نَسِيْتَ فَاَنْتَ ذَلِيْلٌ۔ فَاعْرِضْ اِلٰى دُرُوْسِكَ وَ وَاظِبْ عَلٰى اَوْقَاتِكَ فَابْعُدْ عَنِ الْاَشْرَارِ۔ فَاِنَّ اللّٰه يُعِيْنُكَ فِي كُلِّ اَمْرِكَ۔ وَالسَّلَامُ

اَخُوْكَ الْكَبِيْرُ

اشرف الانشاء

اردو شرح

معلم الانشاء

جلد دوم

مترجم وشارح

مولانا ابو حمزہ محمد شریف

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: .... اشرف الانشاء اردو شرح معلم الانشاء (جلد دوم)

مترجم وشارح: .... مولانا ابو حمزہ محمد شریف

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لعل سٹار پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ (پہلا باب)

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (پہلا سبق)

(مبتداء کی خبر جملہ وشبہ جملہ کی صورت میں)

پہلے حصے میں آپ نے پڑھا ہے کہ مفرد ہی کی طرح جملہ اور شبہ جملہ بھی مبتداء کی خبر آتے ہیں۔ مگر ہم نے صرف جملہ فعلیہ ہی کی مشق آپ کو بتائی تھی۔ اب ہم آپ کو جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ کی مشق بتانا چاہتے ہیں۔ ذیل کی مثالیں پڑھئے اور تذکیر وتانیث اور واحد تثنیہ جمع میں مبتداء وخبر کے مطابق پر غور کیجئے۔

(۱) اَلْمِصْبَاحُ ضَوْءُهُ شَدِيْدٌ چراغ اس کی روشنی تیز ہے۔	(۲) اَلْبِنْتُ خِمَارُهَا جَمِيْلٌ لڑکی اس کا دوپٹہ خوبصورت ہے۔
(۲) اَلنَّجْمَانِ ضَوْءُهُمَا شَدِيْدٌ دو ستارے ان دونوں کی روشنی تیز ہے	(۲) اَلْبِنْتَانِ اَبُوْهُمَا ضَعِيْفٌ دو لڑکیاں ان دونوں کا باپ کمزور ہے
(۳) اَلرِّجَالُ كَسْبُهُمْ حَلَالٌ لوگ ان کی روزی حلال ہے۔	(۳) اَلْبَنَاتُ مَلَابِسُهُنَّ نَظِيْفَةٌ لڑکیاں ان کے لباس صاف ستھرے ہیں

اوپر کی مثالوں پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ جملہ فعلیہ کے خبر ہونے کی صورت میں جس طرح مبتداء کے لحاظ سے ضمیر بدلتی ہے۔ اسی طرح جملہ اسمیہ کے خبر ہونے کی صورت میں بھی مبتداء کے مطابق (واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر وتانیث کی) ضمیر ہی بدلی ہے۔

پہلی مثال میں اَلْمِصْبَاحُ مبتداء ہے اور ضَوْءُهُ شَدِيْدٌ پورا جملہ اَلْمِصْبَاحُ

کی خبر ہے ضوؤہ میں ہٗ کی ضمیر اَلْمِصْبَاحُ کی مناسبت سے واحد مذکر لائی گئی ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو بھی سمجھئے۔ اس سلسلے میں مزید ایک بات یہ سمجھ لیں کہ اَلْمُهَذَّبُ اَصْدِقَاؤُهٗ كَثِيْرُوْنَ جیسے جملوں میں آپ جو کثیرون کو جمع دیکھتے ہیں تو یہ اپنے مبتداء اَصْدِقَاء کے لحاظ سے ہے۔ رہا المهذب تو اس کے لئے اصدقاء ہ میں ہٗ واحد ہی کی ضمیر ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

شبہ جملہ:

شبہ جملہ سے مراد جیسا کہ آپ کو پہلے حصے میں بتایا جا چکا ہے جار مجرور اور ظرف زمان اور ظرف مکان ہے جارو مجرور کی مثال جیسے اَلنَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ ظرف زمان کی مثال جیسے اَلرَّاحَةُ بَعْدَ التَّعَبِ اور ظرف مکان کی مثال جیسے اَلسَّاعَةُ تَحْتَ الْوِسَادَةِ۔

حروف جارہ کی پہلی بحث حصہ میں گزر چکی ہے۔ ظرف زمان اور ظرف مکان کا مفصل ذکر آئے گا۔ عموماً جن اسمائے ظروف کا استعمال خبر میں ہوتا ہے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

قَبْلُ (پہلے) بَعْدُ (بعد میں) فوقَ (اوپر) تحت (نیچے)، اَمَامَ، قُدَّامَ (آگے) خلف، وَرَاءَ (پیچھے) إِزاءَ، حِذَاءَ (سامنے بالمقابل) تِلْقَاءَ، تِجَاهَ (سامنے بالمقابل)۔

یہ اسماء ہمیشہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں مگر کبھی ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جاتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ

فائدہ:

(۱) جملہ فعلیہ کی طرح جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ بھی نواسخ کی خبر بنتے ہیں۔

(۲) جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق یہ ہے کہ اسمیہ میں فعلیہ کی بہ نسبت زور اور تاکید ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ فعلیہ جیسے قَامَ زَيْدٌ میں صرف ایک نسبت پائی جاتی ہے مگر جملہ اسمیہ جیسے زَيْدٌ قَامَ میں نسبت کا تکرار ہو جاتا ہے۔

آگے کی تمرینات میں خبر بہ صورت جملہ اسمیہ کی مشق اس لیے کرائی جارہی ہے کہ عربی زبان میں ایسی ترکیبیں اکثر و بیشتر آتی ہیں۔ ورنہ اردو اَلْمِصْبَاحُ ضَوْءُهٗ شَدِيْدٌ اور ضَوْءُ الْمِصْبَاحِ شَدِيْدٌ کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں۔ فرق صرف عربی کے لحاظ سے ذہنی اور اعتباری ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱) (مشق نمبر ۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اَلْحَمَامَةُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ

کبوتری پیڑ پر ہے

(۲) اَلسَّبُّوْرَةُ قُدَّامَ التَّلَامِيْذِ

تختہ سیاہ شاگردوں کے سامنے ہے۔

(۳) اَلْمُنْتَزَهُ اَمَامَ الْبَيْتِ

سیر گاہ (پارک) گھر کے مقابل ہے۔

(۴) اَلْقَنْطَرَةُ فَوْقَ الْبَحْرِ

پل دریا کے اوپر ہے

(۵) اَلْعَنْدَلِيْبُ مِنْ طُيُوْرِ الْغَرْدِ

(۶) قَلْبُ الْاَحْمَقِ فِيْ فِيْهِ وَلِسَانُ الْعَاقِلِ فِيْ قَلْبِهٖ

بے وقوف کا دل اس کے منہ میں اور عقل مند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے

(۷) سَلَامَةُ الْمَرْءِ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

انسان کی سلامتی زبان کی حفاظت کرنے میں ہے۔

(۸) اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

بہشت ماؤں کے پاؤں کے نیچے ہے۔

(۹) اَلْعَفْوُ بَعْدَ الْمُقْدَرَةِ

معافی (حقیقت میں) قدرت (کنٹرول) پالینے کے بعد ہے۔

(۱۰) اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

حیاء ایمان (کا جز) سے ہے۔

(۱۱) يَدُاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

اللہ کا دست مبارک جماعت پر ہے۔

(۱۲) اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(۱۳) اَلْغُلُوْلُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

خیانت کا مال جہنم کی آگ سے ہے۔

(۱۴) اَلنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الجَاهِلِيَّةِ

نوحہ کرنا (بین کرنا) جاہلیت کے عمل سے ہے

(۱۵) اَلرَّاشِيُ وَالْمُرْتَشِيُ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ

رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں۔

(۱۶) وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ

اوراللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے کہ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں لگا رہتا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲) (مشق نمبر۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) تکیہ چار پائی پر ہے۔
اَلزَّاوِيَةُ اَلْوِسَادَةُ عَلَى السَّرِيْرِ

(۲) قلم قمیص کی جیب میں ہے۔
اَلْقَلَمُ فِي جَيْبِ الْقَمِيْصِ

(۳) کتابیں الماریوں کے اندر ہیں۔
اَلْكُتُبُ فِي الصُّوَانَاتِ/ الْخِزَانَاتِ

(۴) لڑکے کھیل کے میدان میں ہیں۔
اَلْاَوْلَادُ فِي مَيْدَانِ اللَّعِبِ

(۵) ششماہی امتحان اس ہفتہ کے بعد ہے۔
اَلْاِخْتِبَارُ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ

(۶) اساتذہ امتحان ہال میں ہیں۔
اَلْاَسَاتِذَةُ فِي اِيْوَانِ الْاِخْتِبَارِ

(۷) تاج محل آگرہ میں ہے۔
اَلْمَحَلُّ التَّاجُ فِي الْآكِرَةِ

(۸) لال قلعہ جامع مسجد کے سامنے ہے۔
اَلْحِصْنُ الْاَحْمَرُ تِلْقَاءَ الْمَسْجِدِ الجَامِعِ

(۹) بیت المقدس فلسطین میں ہے۔
بَيْتُ الْمَقْدِسِ فِي فِلِسْطِيْنَ

(۱۰) جامع ازہر مصر میں ہے۔

اَلْجَامِعَةُ الْأَزْهَرَ فِي مِصْرَ

(۱۱) مصلّٰی شافعی چاہ زمزم کے اوپر ہے۔

اَلْمُصَلَّى الشَّافِعِيُّ فَوْقَ بِئْرِ زَمْزَمَ

(۱۲) ہوائی اڈہ اسٹیشن سے آگے ہے۔

اَلْمِينَاءُ تِجَاهَ الْمَحَطَّةِ

(۱۳) قطب مینار دہلی میں ہے۔

قُطُبُ مِينَار فِى الدِّهْلِيّ

(۱۴) مزدور گھر کی چھت پر ہیں۔

اَلْأَجِيْرُوْنَ عَلٰى سَقْفِ الْبَيْتِ

(۱۵) دل کا اطمینان اللہ کی یاد میں ہے۔

طَمَانِيْنَةُ الْقَلْبِ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ

(۱۶) امن عالم اسلامی نظام میں ہے۔

اَمَنُ الْعَالِمَ فِي نِظَامِ الْإِسْلَامِ

اَلتَّمْرِيْنُ (مشق نمبر ۳)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اِنَّ الْأَمْرَ بِيَدِ اللّٰهِ

بے شک حکم (فیصلہ) اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(۲) اِنَّ الْحُكْمَ بَعْدَ التَّجْرِبَةِ

بے شک فیصلہ کی صلاحیت (قوت) تجربہ کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

(۳) لَعَلَّ الْمِبْرَاةَ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ

شاید پنسل تراش میز پر ہے۔

(۴) كَانَ الْحَارِسُ خَلْفَ الْبَابِ

پہرہ دینے والا دروازے کے پیچھے تھا۔

(۵) لَيْتَ مَحْمُوْدًا فِى الْمَنْزِلِ

کاش محمود مکان میں ہوتا۔

(۶) اَصْبَحَ الطَّلُّ فَوْقَ الْاَزْهَارِ

پھولوں پر شبنم پڑ گئی۔

(۷) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِى ظِلَالٍ وَّعُيُوْنٍ

بے شک بچنے والے (پرہیزگار) سایوں اور چشموں میں ہونگے۔

(۸) اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بے شک گرمی کا سخت ہونا جہنم کے جوش مارنے کی وجہ سے ہے۔

(۹) صَارَ الْكَسْلَانُ فِى حَيْرَةٍ

سست آدمی حیران رہ گیا۔

(۱۰) لَعَلَّ السَّجِيْنَ مِنَ الْاَبْرِيَاءِ

شاید کہ قیدی بے جرم لوگوں میں سے ہے۔

(۱۱) اِنَّ الْقَلْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيِ الرَّحْمٰنِ

بے شک دل رحمٰن ذات کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔

(۱۲) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِى خُسْرٍ

بے شک انسان نقصان میں ہے۔

(۱۳) مَازَالَ الْكَسْلَانُ فِى تَرَدُّدٍ وَ تَمَنٍّ

سست آدمی سوچ و بچار اور تمنا (خواہش) میں رہا۔

(۱۴) اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

بے شک صبر پہلی مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔

(۱۵) اِنَّکَ فِی وَادٍ وَاَنَا فِی وَادٍ

ایک وادی میں تم ہو اور دوسری وادی میں میں ہوں۔

(۱۶) اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اَلتَّمْرِیْنُ (مشق نمبر۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) شاید محمود ہسپتال میں ہے۔

لَعَلَّ مَحْمُوْدًا فِی الْمُسْتَشْفٰی

(۲) کاش تمہارے والد گھر پر (میں) ہوں۔

لَیْتَ اَبَاکَ فِی الْبَیْتِ

(۳) بے شک جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

اِنَّ الْکَذِبَ مِنَ الْکَبَائِرِ

(۴) بلا شبہ کامیابی محنت اور کام کرنے میں ہے۔

اِنَّ الْفَوْزَ مِنَ الْجُھْدِ وَالْعَمَلِ

(۵) فی الواقع محرومی، سستی و کاہلی میں ہے۔

اِنَّ الْحِرْمَانَ فِی التَّکَاسُلِ وَالتَّغَافُلِ

(۶) بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

اِنَّ اَنْفُسَنَا بِیَدِ اللّٰہِ

(۷) درحقیقت سارا عالم اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

اِنَّ الْعَالَمَ کُلَّہٗ فِی قَبْضَتِہٖ

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے لوگ گمراہیوں میں تھے۔
كَانَ النَّاسُ قَبْلَ بِعْثَةِ النَّبِيِّ فِي ضَلَالَاتٍ

(۹) اس میں شک نہیں کہ لوگ افراط وتفریط میں ہیں۔
إِنَّ النَّاسَ فِي الْإِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيطِ

(۱۰) فی الواقع حق ان دونوں کے درمیان ہے۔
إِنَّ الْحَقَّ بَيْنَهُمَا

(۱۱) یورپ اپنے علم و ہنر کے باوجود تاریکیوں میں ہے۔
اَلْأُورُبَّا مَعَ عِلْمِهَا وَصَنَاعَتِهَا فِي الظُّلُمَاتِ

(۱۲) بے شک ہم بڑے خطرہ میں تھے۔لیکن اللہ ہمارے ساتھ تھا۔
إِنَّا كُنَّا فِي خَطَرٍ عَظِيمٍ لٰكِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

(۱۳) اللہ تعالیٰ کے احکام برحق ہیں۔لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔
اَحْكَامُ اللّٰهِ حَقٌّ لٰكِنَّ النَّاسَ فِي غَفْلَةٍ/ اِهْمَالٍ

(۱۴) بے شک سورج گرہن اور چاند گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔
إِنَّ الْكُسُوفَ وَالْخُسُوفَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ

(۱۵) سچ مچ لوگ قسم قسم کی مشکلات میں (گھرے) ہیں۔
إِنَّ النَّاسَ مُتَوَرِّطُونَ بِمَشَاكِلَ مُخْتَلِفَةٍ

(۱۶) (مگر) توفیق باندازہ ہمت ہے ازل سے۔
(إِلَّا) اَنَّ التَّوْفِيقَ بِقَدْرِ الْهِمَّةِ مِنَ الْأَزَلِ

اَلتَّمْرِينُ (۶) (مشق نمبر ۵)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

دِيْنُ الرَّحْمَةِ

كَانَتِ الْعَرَبُ فِي الْقَرْنِ السَّادِسِ لِلْمِيْلَادِ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ، كَادُوْا يَتَهَالَكُوْنَ فِي الْحُرُوْبِ وَيَتَفَانُوْنَ فِيْهَا تَشْتَعِلُ فِيْهِمْ نِيْرَانُ نُحَرِبُ لِاَمْرٍ تَافِهٍ۔ فَتَسْتَمِرُّ اِلٰى سِنِيْنَ طِوَالٍ يَاْكُلُوْنَ الْمَيْتَةَ وَيَئِدُوْنَ الْبَنَاتَ وَيَعْبُدُوْنَ الْاَصْنَامَ وَ يَسْجُدُوْنَ لَهَا وَكَانَتِ الدُّنْيَا كُلُّهَا فِي ظَلَامٍ وَكَانَ النَّاسُ فِي ضَلَالٍ وَّسَفَاهَةٍ۔ فَبَعَثَ اللّٰهُ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُبِيْنٍ۔ وَاَنْزَلَ مَعَهُ الْكِتٰبَ لِيُخْرِجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، فَهَدَاهُمُ الرَّسُوْلُ اِلَى الْحَقِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وسَلَامُهُ عَلَيْهِ۔ وَهَدَاهُمْ اِلٰى سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَقَدْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ فِيْ ظُلُمَاتٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا، وَوَضَعَ عَنِ النَّاسِ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلَالَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَايَشْكُرُوْنَ۔

عرب کے لوگ چھٹی صدی میلادی (عیسوی) میں سر کے بل گرنے والی کھائی کے کنارے پر کھڑے تھے، قریب تھا کہ آپس کی جنگوں کی وجہ سے ہلاک اور برباد ہو جائیں۔ صرف تھوڑی سی بات کی وجہ سے ان کے درمیان جنگ کی آگ بھڑک اٹھتی اور وہ کئی کئی سال تک جاری رہتی۔ وہ لوگ مردار کھاتے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے اور وہ بتوں کی پوجا کرتے اور ان کو سجدہ کرتے اور ساری دنیا اندھیروں (گمراہی) میں گھر گئی اور لوگ گمراہی اور بے وقوف میں مبتلا ہو چکے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان میں ان لوگوں ہی کی نسل سے ایک ایسا رسول بھیجا جو کہ ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان لوگوں کا تزکیہ کرتا اور ان کو کتاب حکمت کی تعلیم دیتا۔ اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے

اور اللہ نے اس رسول کے ساتھ کتاب اتاری تا کہ ان لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔ پھر اس پیغمبرؐ نے ان لوگوں کی حق کی طرف رہنمائی کی اور ان کو سیدھے راستے کی راہ دکھلائی اور تحقیق اس سے پہلے وہ لوگ تہہ بہ تہہ (بہت زیادہ) تاریکیوں میں گھرے ہوئے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور تم لوگ آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ تو پس اللہ نے تمہیں اس سے بچایا اور اس نے لوگوں سے ان کے بوجھ اور طوق اتار دیئے جو کہ ان لوگوں پر پڑے ہوئے تھے اور یہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور لیکن بہت سے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

فَفَلَاحُ الْعَالَمِ فِي دِيْنِ الْاِسْلَامِ وَصَلَاحُ الْمُجْتَمِعِ الْبَشَرِيِّ فِي اِتِّبَاعِ اَحْكَامِ اللّٰهِ۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَاِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يَضْمَنُ سَلَامَ الْعَالَمِ الْاِنْسَانِيِّ۔

پس جہاں کی کامیابی دین اسلام میں ہے اور معاشرۂ انسانیت کی اصلاح اللہ کے احکام ماننے میں ہے۔ بے شک یہ قرآن ایسے راستے کی رہنمائی کرتا ہے جو کہ سیدھا ہے اور بے شک یہ دین تمام جہان کے انسانوں کی سلامتی کا ضامن ہے۔

وَاِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُخْرِجُ النَّاسَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ اِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَمِنْ جَوْرِ الْاَدْيَانِ اِلٰى عَدْلِ الْاِسْلَامِ، وَلٰكِنَّ النَّاسَ فِي ضَلَالَاتٍ يَعْمَهُوْنَ وَلَا يَهْتَدُوْنَ اِلَى الْحَقِّ وَالْحَقُّ اَمَامَهُمْ وَاِنَّ مَاجَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ مَعَهُمْ۔ وَاِنَّ الْكِتَابَ الَّذِيْ اُنْزِلَ مَعَ الرَّسُوْلِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ فِي شَكٍّ مِنْهُ، بَلْ هُمْ فِي عِنَادٍ وَّسَفَاهَةٍ وَهُمْ فِي حَاجَةٍ اِلَيْهِ وَهُمْ فِي حَاجَةٍ اِلٰى دِيْنِ الرَّحْمَةِ۔

اور بے شک یہ دین لوگوں کو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کی طرف نکالتا ہے۔ اور ادیان کے ظلم سے اسلام کے عدل کی طرف لاتا ہے اور لیکن لوگ گمراہیوں میں سرگرداں ہیں اور وہ حق کی طرف راہ نہیں پکڑتے حالانکہ حق ان کے سامنے ہے اور

بے شک وہ چیز (دین) جو اللہ کا رسول لایا ہے وہ ان کے پاس موجود ہے اور بے شک وہ کتاب جو پیغمبر کے ساتھ اتاری گئی وہ ان کے سامنے ہے اور لیکن وہ شک میں ہیں اس سے۔ بلکہ وہ عناد اور بے وقوفی میں ہیں حالانکہ وہ اس کی طرف محتاج ہیں اور رحمت والے دین کی ان کو ضرورت ہے۔

اَلتَّمرِینُ (۶) (مشق نمبر ۶)

اَلنَجَاۃُ فِی الصِّدْقِ

کے موضوع پر ایک ڈیڑھ صفحے کا مضمون لکھیں اور کوشش کریں کہ جگہ جگہ زیادہ سے زیادہ آپ ''شبہ جملہ'' کو خبر کی صورت میں استعمال کریں۔

اَلنَّجَاۃُ فِی الصِّدْقِ

اَلصِّدْقُ اَحَدُ الْعَادَاتِ الصَّالِحَۃِ۔ اَلَّتِیْ عَظَّمَ بِھَا الْمَذَاھِبُ السَّمَاوِیَّۃُ بَلْ غَیْرُھَا اَیْضًا وَاتَّحَدَ عَلٰی اِسْتِحْسَانِھَا کُلُّ النَّاسِ مَعَ اِخْتِلَافِ اَقْوَامِھِمْ۔ ھٰھُنَا نَذْکُرُ الْاَقْوَالَ الصَّالِحَۃَ عَنْ عَظْمَۃِ الصِّدْقِ الَّتِیْ جَاءَتْ فِی الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِیْثِ اَوْفِیْ اَقْوَالِ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ الصِّدْقَ سَبِیْلاً لِلنَّجَاۃِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ نَفْسِہٖ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً۔ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ النَّاسِ الْمُسْلِمِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ بِالصِّدْقِ وَالتَّقْوٰی۔ اُوْلٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ شَانِ الصِّدْقِ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ۔ فَقَالَ النَّاسُ الْعَاقِلُوْنَ اِنَّ الصِّدْقَ شَرَفٌ لَاشَرَفَ فَوْقَہٗ فَنَحْنُ اَیْضًا نَقُوْلُ بِالصِّدْقِ اِصْلَاحُ الْعَالَمِ مُمْکِنٌ وَبِالْکِذْبِ فَسَادُ الْعَالَمِ بَلْ فَوْزُ الْعَالَمِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فِی الصِّدْقِ وَالْفَسَادُ فِی الْکِذْبِ۔ نَحْنُ

نَشَاهِدُ كُلَّ يَوْمٍ اَنَّ الصَّادِقَ مُعَزَّزٌ عِنْدَ النَّاسِ وَهُمْ يَعْتَمِدُوْنَ عَلَيْهِ اَيْضًا وَلٰكِنَّ الْكَاذِبَ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ۔ اَلصَّادِقُ مُطْمَئِنٌّ فِي كُلِّ حَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ الْكَاذِبَ مُذَبْذَبٌ فِي كُلِّ وَقْتٍ۔ فَاِنَّ الصِّدْقَ فَارِقٌ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ فَعُلِمَ اَنَّ الصِّدْقَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِ وَالْكِذْبَ عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ۔

نجات سچائی میں ہے

سچائی ان نیک عادات میں سے ایک ایسی عادت ہے جس کو آسمانی مذاہب بلکہ ان کے علاوہ مذاہب نے بھی عظیم جانا ہے اور تمام لوگ اس کے اچھا ہونے پر باوجود اپنی اقوام کے مختلف ہونے کے متفق ہیں۔ ہم یہاں پر سچائی کے متعلق وہ اچھے اقوال اور فرامین ذکر کریں گے جو کہ قرآن اور احادیث اور لوگوں کے اقوال میں آئے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے سچائی کو نجات کا راستہ بنایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے متعلق فرمایا ''اللہ سے زیادہ قول کا سچا کون ہوسکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ مسلمان مخلص لوگوں کے متعلق سچائی اور تقویٰ کے بارے میں فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کہ سچے ہیں اور یہی لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ اور اللہ کے رسول نے مسلمانوں کو سچائی کی شان کے متعلق فرمایا کہ سچائی کو لازم پکڑو بے شک سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف راہ دکھلاتی ہے پس عقل مند لوگوں نے کہا کہ بے شک سچائی ایسا شرف ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ سچائی کے ساتھ جہان کی اصلاح ممکن ہے اور جھوٹ کے ساتھ جہان کا فساد ہے۔ بلکہ جہان کی دنیا اور آخرت میں کامیابی سچا آدمی میں ہے اور فساد جھوٹ میں ہے ہم ہر دن اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ بے شک سچائی لوگوں کے ہاں عزت والا ہے اور لوگ اس پر اعتماد بھی کرتے ہیں۔ جبکہ جھوٹا

آدمی اس کی طرح نہیں۔ سچا آدمی اپنی ساری زندگی میں مطمئن رہتا ہے اور لیکن جھوٹا آدمی ہر وقت پریشان رہتا ہے۔ بے شک سچائی مومن اور منافق کے درمیان فرق پیدا کرنے والی چیز ہے پس معلوم ہوا کہ سچائی مومن کا شعار ہے اور جھوٹ منافق کی علامت ہے اور فرمان نبویؐ ہے کہ سچائی کو لازم پکڑو بے شک سچائی نجات دیتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۷) (مشق نمبر ۷)

خبر جملہ اسمیہ کی صورت میں

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اَلْحَدِيْقَةُ اَزْهَارُهَا جَمِيْلَةٌ

باغیچہ اس کے پھول خوبصورت ہیں۔

(۲) اَلْبُسْتَانُ اَشْجَارُهُ مُتَّسِقَةٌ

باغ اس کے درخت گھنے ہیں۔

(۳) اَلشَّجَرَةُ اَغْصَانُهَا مُوْرِقَةٌ

درخت اس کی شاخیں پتے دار ہیں۔

(۴) اَلدَّارُ فِنَاؤُهَا وَاسِعٌ

گھر اس کا صحن کشادہ ہے۔

(۵) اَلْمَسْجِدُ مَنَارَتَاهُ عَالِيَتَانِ

مسجد اس کے دو مینارے اونچے ہیں۔

(۶) سَاعَتِيْ مِيْنَاءُ هَا جَمِيْلٌ

میری گھڑی اس کا ڈائل خوبصورت ہے۔

(۷) اَلتَّلَامِيْذُ مَلَابِسُهُمْ نَظِيْفَةٌ

طلبہ ان کے کپڑے صاف ہیں۔

(۸) اَلْمُسْلِمُوْنَ شِعَارُهُمُ الصِّدْقُ

مسلمان ان کا شعار سچائی ہے۔

(۹) اَلْفِلْفِلُ طَعْمُهٗ حِرِّيْفٌ

مرچ اس کا ذائقہ تیز ہے۔

(۱۰) اَلظُّلْمُ مُرْتِعُهٗ وَخِيْمٌ

ظلم اس کا انجامِ کار بُرا ہے۔

(۱۱) اَلْإِبِلُ لَوْنُهَارَ مَادِيٌّ

اونٹ اس کا رنگ خاکی ہے۔

(۱۲) اَلْأَرْنَبُ جَرْيُهَا سَرِيْعٌ

خرگوش اس کی دوڑ تیز ہے۔

(۱۳) اَلسُّلَحْفَاةُ مَشْيُهَا بَطِيٌّ

کچھوا اس کی چال سست ہے۔

(۱۴) اَلْخَطِيْبُ صَوْتُهٗ جَهْوَرِيٌّ

خطیب اس کی آواز اونچی ہے۔

(۱۵) اَلْأَسَاتِذَةُ رَأْيُهُمْ سَدِيْدٌ

اساتذہ ان کی رائے درست ہے۔

(۱۶) اَلْمَدْرَسَةُ أَسَاتِذَتُهَا بَارِعُوْنَ

مدرسہ اس کے اساتذہ ماہر ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۸) (مشق نمبر ۸)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) نیکی اس کا پھل [1] میٹھا ہے۔
اَلْبِرُّ ثَمَرُهُ حُلْوٌ

(۲) احمد اس کا خط اچھا ہے۔
اَحْمَدُ كِتَابَتُهُ جَمِيْلٌ

(۳) فاطمہ اس کا دوپٹہ سبز ہے۔
فَاطِمَةُ خِمَارُهَا اَخْضَرُ

(۴) محمود اس کی ٹوپی نئی ہے۔
مَحْمُوْدٌ قَلَنْسُوَتُهُ جَدِيْدَةٌ

(۵) انگوٹھی اس کا نگینہ قیمتی ہے۔
اَلْخَاتَمُ فَصُّهُ ثَمِيْنٌ

(۶) لومڑی اس کا مکر مشہور ہے۔
اَلثَّعْلَبُ مَكْرُهُ مَشْهُوْرٌ

(۷) اونٹ اس کی گردن لمبی ہے۔
اَلْجَمَلُ رَقَبَتُهُ طَوِيْلٌ

(۸) انار اس کا مزا کھٹے میٹھے کے درمیان ہے۔
اَلرُّمَّانُ طَعْمُهُ بَيْنَ الْحَامِضِ وَالْحُلْوِ

(۹) دارالاقامہ اس کے کمرے صاف ستھرے ہیں۔
اَلسَّكَنُ غُرَفُهَا نَظِيْفَةٌ

---

[1] [اس قسم کے جملے صرف اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ ان کے ترجمہ میں سہولت ہو ورنہ ظاہر ہے اردو میں ایسی ترکیب مستعمل نہیں ہے۔]

(۱۰) مدرسہ اس کی عمارت شاندار ہے۔

اَلْمَدْرَسَةُ مَبْنَاهَا رَائِعَةٌ

(۱۱) مسجد اس کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔

اَلْمَسْجِدُ فَرْشُهُ مِنَ الرُّخَامِ

(۱۲) گھڑی اس کی دونوں سوئیاں چمکیلی ہیں۔

اَلسَّاعَةُ عَقْرَبَاهَا لَامِعَتَانِ

(۱۳) فرشتے ان کی طینت طاعت و بندگی ہے۔

اَلْمَلَائِكَةُ جِبِلَّتُهُمْ طَاعَةٌ وَ عِبَادَةٌ

(۱۴) انبیاء ان کے پیغام برحق ہیں۔

اَلْاَنْبِيَاءُ رِسَالَاتُهُمْ حَقٌّ

(۱۵) اسلام اس کا نظام رحمت ہے۔

اَلْاِسْلَامُ نِظَامُهُ رَحْمَةٌ

(۱۶) کمیونزم اس کا مزاج شکست وریخت ہے۔

اَلْاِشْتِرَاكِيَّةُ مِزَاجُهَا كَسْرٌ وَهَدْمٌ

اَلتَّمْرِيْنُ (۹) (مشق نمبر ۹)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اِنَّ الْوَلَدَ زِيْنَتُهُ الْاَدَبُ

بے شک لڑکا اس کی زینت ادب ہے۔

(۲) اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَوْعِدُهُ الْجَنَّةُ

بے شک مومن اس کے وعدے کی جگہ بہشت ہے۔

(۳) كَاَنَّ الْيَوْمَ حَرُّهُ شَدِيْدٌ

گویا کہ آج کا دن اس کی گرمی سخت ہے۔

(۴) اَصْبَحَ الْمَرِيْضُ حَالُهٗ حَسَنَةٌ

مریض اس کا حال صبح کے وقت اچھا ہو گیا۔

(۵) لَعَلَّ الدَّوَاءَ طَعْمُهٗ مُرٌّ

شاید دوا اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔

(۶) صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ

سردی کا موسم اس کی ٹھنڈک سخت ہوگئی۔

(۷) كَانَ الْاِمْتِحَانُ اَسْئِلَتُهٗ سَهْلَةٌ

امتحان اس کے سوالات آسان تھے۔

(۸) وَلٰكِنَّ التَّلَامِيْذَ الْفَائِزُوْنَ مِنْهُمْ قَلِيْلُوْنَ

اور لیکن شاگردان میں کامیاب ہونے والے تھوڑے ہیں۔

(۹) اِنَّ الْكَسَلَ مُغِبَّتُهُ النَّدَامَةُ

حقیقتاً سستی اس کا انجام کار شرمساری ہے۔

(۱۰) لَاشَكَّ اَنَّ الْعَبْدَ خَطِيْئَاتُهٗ كَثِيْرَةٌ

بے شک بندہ اس کی خطائیں بہت زیادہ ہیں۔

(۱۱) لٰكِنَّ اللّٰهَ مَغْفِرَتُهٗ وَاسِعَةٌ

لیکن اللہ تعالیٰ کی بخشش وسیع ہے۔

(۱۲) اِنَّ الْاَمَانَةَ اَهْلُهَا قَلِيْلُوْنَ

بے شک امانت اس کی پاسداری کرنے والے تھوڑے ہیں۔

(۱۳) اِنَّ الْاِنْسَانَ اَمَانِيُّهٗ كَثِيْرَةٌ

بے شک انسان اس کی تمنائیں بہت زیادہ ہیں۔

(۱۴) اَصْبَحَ الْوَرْدُ رَائِحَتُهُ زَكِيَّةٌ وَلَوْنُهُ زَاهٍ

گلاب کا پھول اس کی خوشبو پاکیزہ اور اس کا رنگ دل کو بھانے والا ہے۔

(۱۵) ظَلَّ النَّاطِقُوْنَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ عَدَدُهُمْ كَبِيْرٌ

عربی زبان بولنے والے ان کی تعداد زیادہ ہوگئی۔

(۱۶) اِنَّ الْكُهْرَبَاءَ فَائِدَتُهَا عَظِيْمَةٌ

بے شک بجلی اس کا فائدہ بہت بڑا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۰) (مشق نمبر ۱۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) بے شک حق اس کے متبعین تھوڑے ہیں۔

اِنَّ الْحَقَّ مُتَّبِعُوْهُ قَلِيْلُوْنَ

(۲) اس لئے کہ حق اس کی پیروی نفس پر شاق ہے۔

لِاَنَّ الْحَقَّ اِتِّبَاعُهُ شَاقٌّ عَلَى النَّفْسِ

(۳) بلاشبہ آدمی اس کی عمر تھوڑی ہے۔

اِنَّ الْآدَمِيَّ عُمْرُهُ قَلِيْلٌ

(۴) لیکن انسان اس کی آرزوئیں بہت ہیں۔

لٰكِنَّ الْاِنْسَانَ اَمَانِيُّهُ كَثِيْرَةٌ

(۵) بے شک سورج اس کا جسم بہت بڑا ہے۔

اِنَّ الشَّمْسَ حُجْمُهَا كَبِيْرًا جِدًّا

(۶) لیکن سورج اس کی مسافت زمین سے کروڑوں میل ہے۔

لٰكِنَّ الشَّمْسَ مُسَافَتُهَا مَلَا يِيْنَ مِيْلاً مِنَ الْاَرْضِ

(۷) شاید یہ کتاب اس کی مشقیں بہت آسان ہیں۔

لَعَلَّ هٰذَا الْكِتَابَ تَمَارِيْنُهٗ يَسِيْرَةٌ جِدًّا

(۸) بے شک تاج محل اس کی عمارت یکتائے روزگار ہے۔

اِنَّ تَاجَ مَحَلَّ مَبْنَاهَا وَحِيْدَةُ الدَّهْرِ

(۹) شاید بیمار اس کی حالت نازک ہے۔

لَعَلَّ الْمَرِيْضَ حَالُهٗ خَطِيْرَةٌ

(۱۰) فی الواقع ٹیلی فون اس کے فائدے بہت ہیں۔

اِنَّ الْهَاتِفَ فَوَائِدُهٗ كَثِيْرَةٌ

(۱۱) بے شک دلی اس کی تہذیب بہت پرانی ہے۔

اِنَّ الدِّهْلِيَّ ثِقَافَتُهَا قَدِيْمَةٌ جِدًّا

(۱۲) فی الواقع خانہ کعبہ اس کا منظر عجیب ہے۔

اِنَّ الْكَعْبَةَ مَنْظَرُهَا عَجِيْبٌ

(۱۳) بے شک نماز اس کا قائم کرنا ایک محکم فریضہ ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ اِقَامَتُهَا فَرِيْضَةٌ مُحْكَمَةٌ

(۱۴) درحقیقت یہ لوگ ان کے رجحانات غیر دینی ہے۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ النَّاسُ مُيُوْلُهُمْ لَادِيْنِيَّةٌ

(۱۵) بے شک دنیا اس کا زوال یقینی ہے لیکن لوگ فریب خوردہ ہیں۔

اِنَّ الدُّنْيَا زَوَالُهَا حَقٌّ لٰكِنَّ النَّاسَ مُغْتَرُّوْنَ

(۱۶) بے شک قیامت اس کا وعدہ برحق ہے لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔

اِنَّ الْقِيَامَةَ وَعْدُهَا حَقٌّ وَلٰكِنَّ النَّاسَ فِيْ غَفْلَةٍ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۱) (مشق نمبر ۱۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

اَلْبَاخِرَةُ

اَلْبَاخِرَةُ مِنْ مُخْتَرَعَاتِ هٰذَا الزَّمَانِ، وَهِيَ مِنْ اَعْظَمِ وَسَائِلِ الْحَمَلِ وَالْاِنْتِقَالِ۔ اِنَّ الْبَاخِرَةَ فَائِدَتُهَا عَظِيْمَةٌ وَهِيَ عَامِلٌ قَوِيٌّ فِي اتِّسَاعِ التِّجَارَةِ وَتَقَدُّمِ الْعُمْرَانِ۔ وَالتِّجَارَةُ الْعَالَمِيَّةُ عِمَادُهَا الْبَوَاخِرُ كَانَ النَّاسُ فِي قَدِيْمِ الزَّمَانِ يَتَّخِذُوْنَ الْمَرَاكِبَ وَالسُّفُنَ الشِّرَاعِيَّةَ لِرُكُوْبِ الْبِحَارِ۔ وَكَانَ الْعَرَبُ لَهُمْ فَضْلٌ كَبِيْرٌ فِي ذَالِكَ وَكَانَتِ الْبِحَارُ وَرُكُوْبُهَا فِي خَطَرٍ عَظِيْمٍ لِاَنَّ السُّفُنَ الشِّرَاعِيَّةَ تَحْتَ حُكْمِ الْاَرْيَاحِ۔ وَالْاَرْيَاحُ هُبُوْبُهَا وَرُكُوْدُهَا بِنِظَامِ الْكَوْنِ فَاِنْ وَافَقَتْ سَارَتِ السَّفِيْنَةُ وَاِنْ خَالَفَتْ وَقَفَتْ وَاِنْ عَانَدَتْ صَدَمَتْهَا بِصَخْرَةٍ اَوْ قَلَبَتْهَا فَرُبَمَا كَانَتِ السَّفِيْنَةُ نِهَايَتُهَا اِلَى الْغَرْقِ وَالرُّبَّانُ مَصِيْرُهُ اِلَى الْهَلَاكِ

سمندری جہاز دور حاضر کی ایجادات میں سے ہے اور وہ نقل وحمل کے بہت بڑے وسائل میں سے ہے بے شک سمندری جہاز اس کا عظیم فائدہ ہے۔ اور وہ تجارت کی وسعت اور آبادی کے اضافے کا ایک طاقتور عامل (ذریعہ) ہے۔ بین الاقوامی تجارت اس کا بنیادی ستون سمندری جہاز ہے۔ زمانہ قدیم میں انسان مختلف سواریاں بادبانی کشتیاں بحری سفر کے لئے استعمال کرتے تھے اور اہل عرب کو اس میں بہت فضیلت (برتری) حاصل تھی۔ اور لیکن سمندر اور ان کا سفر بہت بڑے خطرے میں تھا کیونکہ بادبانی کشتیاں ہواؤں کے رحم وکرم پر تھیں۔ اور ہوائیں ان کا چلنا اور ان کا ٹھہرنا کائنات کے نظم ونسق کے ساتھ تھا پس اگر ہوائیں موافقت میں چلتیں تو کشتی چل پڑتی اور اگر ہوائیں خلاف ہوتیں تو کشتی ٹھہر جاتی اور اگر ہوائیں اس کی ضد میں چلتیں تو اسے کسی

چٹان سے ٹکرا دیتیں یا الٹا کر دیتیں۔ اکثر اوقات کشتی کا انجام کار غرق ہونا اور ملاح کا حشر ہلاکت ہوتا۔

فَفَكَّرَ الْمُخْتَرِعُوْنَ وَفَكَّرُوْا وَالْمُخْتَرِعُوْنَ اٰمَالُهُمْ بَعِيْدَةٌ فَمَازَالُوْا يُفَكِّرُوْنَ حَتّٰى تَمَّ لَهُمُ النَّجَاحُ۔ وَاهْتَدَوْا اِلٰى صُنْعِ سَفِيْنَةٍ تَجْرِيْ بِقُوَّةِ الْبُخَارِ۔ فَكَانَتِ الْبَوَاخِرُ مُنْذُ ذَالِكَ الْيَوْمِ۔ وَكَانَتْ اَوَّلُ بَاخِرَةٍ مُخْتَرِعُهَا رَجُلٌ اَمْرِيْكَانِيٌّ ثُمَّ تَقَدَّمَ الْفَنُّ وَتَحَسَّنَتِ الْآلَاتُ فَوْقَ مَاكَانَتْ اِلٰى اَنْ اَصْبَحَ الرُّبَّانُ يَعْبُرُ الْمُحِيْطَ الْاَطْلَنْطِيَّ مِنْ اَمْرِيْكَا اِلٰى اَوْرُبَّا فِيْ خَمْسَةِ اَيَّامٍ وَكَانَ الْمُحِيْطُ الْاَطْلَنْطِيُّ مَسِيْرُهٗ شَهْرَانِ بِالسَّفِيْنَةِ الشِّرَاعِيَّةِ وَالْبَوَاخِرُ بَعْضُهَا كَبِيْرَةٌ جِدًّا حَتّٰى كَاَنَّهَا حَارَّةٌ مِنْ حَارَاتِ الْبَلَدِ اَوْقَرْيَةٌ مِنَ الْقُرٰى۔

تو نئی چیز ایجاد کرنے والوں نے غور وفکر کیا اور بار بار تدبر کیا تو ان کی امیدیں دور دور کی تھیں تو پس وہ ہمیشہ غور وفکر کرتے رہے۔ یہاں تک ان کو پوری کامیابی وکامرانی حاصل ہوگئی اور ان لوگوں نے ایک ایسی کشتی تیار کرنے کی طرف رہنمائی حاصل (پائی) کی جو کہ بھاپ کی طاقت سے چلنے والی ہو۔ پس سمندری جہاز اس روز سے ہی چلنے لگے اور پہلا سمندری جہاز اس کا ایجاد کرنے والا ایک امریکی آدمی تھا پھر اس ہنر نے ترقی کی اور پہلے کی نسبت اعلیٰ قسم کے آلات ایجاد ہو گئے۔ حتیٰ کہ بحر اٹلانٹک کو امریکہ سے یورپ تک پانچ دن کے اندر پار کرنے لگے اور بحر اٹلانٹک کا سفر بادبانی کشتی کے ذریعے دو مہینوں کا تھا۔ اور سمندری جہاز ان میں سے بعض بہت بڑے ہیں گویا کہ وہ ایک محلّہ ہے شہر کے محلوں میں سے یا گاؤں (بستی) ہے بستیوں میں سے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۲) (مشق نمبر۱۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(اَلْقِطَارُ وَالطَّائِرَةُ)

(ریل اور ہوائی جہاز)

ریل گاڑی اور ہوائی جہاز موجودہ زمانے کی ایجادات میں سے ہیں۔ ریل گاڑی اس کی افادیت بہت زیادہ ہے۔ درحقیقت ملکی تجارت اس کا دارومدار تو اسی پر ہے کہ ریل نہ ہو تو تجارت کی گرم بازاری سرد پڑ جائے۔ اندرون ملک اس کا سفر زیادہ تر ریل ہی کے ذریعے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سفر اس کی صعوبتیں ریل کی وجہ سے جاتی رہیں۔

اَلْقِطَارُ وَالطَّائِرَةُ مِنْ مُخْتَرَعَاتِ الزَّمَانِ الْحَاضِرِ۔ اَلْقِطَارُ اِفَادِیَّتُهٗ عَظِیْمَةٌ اِنَّ التِّجَارَةَ الدَّوْلِیَّةَ اِسْتِنَادُهٗ عَلَیْهِ۔ لَوْلَا الْقِطَارُ لَتَبَرَّدَتْ رَوَاجُ التِّجَارَةِ۔ اَمَّا دَاخِلُ الْبِلَادِ اَکْثَرُ سَفَرِهَا بِالْقِطَارِ۔ لَاشَكَّ فِیْهَا اَنَّ السَّفَرَ صُعُوْبَاتُهٗ قَدِ انْتَهَتْ

پہلے لوگ بیل گاڑیوں اور چھکڑوں پر سفر کرتے تھے۔ اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانے کے لئے کئی کئی دن اور ہفتے لگ جاتے تھے۔ اور سفر اس کی مشقت مستزاد تھی۔ مگر ریل گاڑی کی ایجاد نے سفر کو آسان کر دیا۔ اس کی رفتار بہت تیز ہے۔ اس لئے لوگ اب کم سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ سفر کرنے لگے۔

اَلنَّاسُ کَانُوْا فِیْ اَوَّلِ الزَّمَانِ یُسَافِرُوْنَ عَلٰی عَرَبَاتِ الثِّیْرَانِ وَالْعَجَلَاتِ۔ وَیَسْتَصْرِفُ السَّفَرُ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ آخَرَ اَیَّامًا کَثِیْرَةً وَ اَسَابِیْعَ کَثِیْرَةً وَالسَّفَرُ کَانَتْ مُشَقَّتَهٗ جِدًّا۔ لٰکِنَّ الْقِطَارَ اِخْتِرَاعُهٗ یَسَّرَ السَّفَرَ۔

اَلْقِطَارُ جَرْیُہٗ سَرِیْعٌ جِدًّا وَلِھٰذَا جَعَلَ النَّاسُ یُسَافِرُوْنَ فِی ھٰذِہِ الْاَیَّامِ فِی اَقَلِّ الْوَقْتِ بِسُھُوْلَۃٍ

ہوائی جہاز اس کی ایجاد بھی عجیب چیز ہے۔لوگ سمجھتے تھے کہ پرواز کا فن اس کی کامیابی محال ہے۔اس لئے کہ انسان اس کے عزائم محدود ہیں۔اوراس لئے بھی کہ اس کی خلقت پرندوں کی خلقت جیسی نہیں ہے مگر مخترعین ان کے عزائم بلند تھے وہ کام کرتے اور کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔زمین اس کی مسافت گویا سمٹ آئی۔ یہاں تک کہ ایک ہواباز چند گھنٹوں میں بحر اٹلانٹک کو پار کرنے لگا جیسے وہ تخت رواں پر بیٹھا ہو۔ہوائی جہاز اس کی رفتار ریل سے کئی گنا زیادہ ہے۔

الطَّائِرَۃُ اِخْتِرَاعُھَا شَیْئٌ عَجِیْبٌ کَانَ النَّاسُ یَتَخَیَّلُوْنَ اَنَّ فَنَّ الطَّیَرَانِ فَوْزُہٗ مَحَالٌ۔ لٰکِنَّ الْاِنْسَانَ عَزَائِمُہٗ مَحْدُوْدَۃٌ۔ وَلِاَنَّ الْاِنْسَانَ لَیْسَتْ خِلْقَتُہٗ کَخِلْقَۃِ الطُّیُوْرِ اِلَّا اَنَّ الْمُخْتَرِعِیْنَ عَزَائِمُھُمْ شَامِخَۃٌ فَمَازَالُوْا یَعْمَلُوْنَ وَیَجْتَھِدُوْنَ اِلٰی اَنْ فَازُوْا فِی عَزَائِمِھِمْ۔ وَالْاَرْضُ کَاَنَّ مُسَافَتَھَا طُوِیَتْ حَتّٰی صَارَ الطَّیَّارُ یَعْبُرُ الْمُحِیْطَ الْاَطْلَنْطِیَّ فِی سَاعَاتٍ کَاَنَّہٗ جَالِسٌ عَلٰی عَرْشٍ جَارٍ۔ اَلطَّائِرَۃُ جَرْیُھَا اَسْرَعُ مِن جَرْیِ الْقِطَارِ بِاَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِی

(دوسرا سبق)

(مضاف اور مضاف الیہ کی صفت)

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اردو کے برعکس عربی میں صفت اپنے موصوف کے بعد آتی ہے اور متصل ہی آتی ہے مگر جہاں ترکیب توصیفی و ترکیب اضافی ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور مقصود مضاف کی صفت لانی ہو تو اس صورت مندرجہ بالا قاعدہ سے کچھ مختلف ہوتی ہے۔ بخلاف مضاف الیہ کی صفت کے۔ کیونکہ مضاف الیہ کی صفت اس سے متصل ہی آتی ہے۔ اس لئے طالبعلم کے لئے اس میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

اس کے برعکس مضاف کی صفت چونکہ مضاف سے متصلاً نہیں آتی بلکہ مضاف الیہ کے بعد لائی جاتی ہے اور موصوف و صفت میں فصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اکثر طلبا اس میں غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں ذیل کی مثالیں پڑھیے۔

رِيْشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِيْنِ (قیمتی قلم کا نب) مضاف الیہ کی صفت رِيْشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِيْنَةُ (قلم کا قیمتی نب) مضاف کی صفت۔

پہلی مثال میں الثَّمِيْن، قَلَم (مضاف الیہ) کی صفت ہے اس لئے مذکر اور مجرور ہے اور دوسری مثال میں الثَّمِيْنَةُ رِيْشَةُ مضاف کی صفت ہے اس لیے مؤنث اور مرفوع ہے کیونکہ رِيْشَةُ مرفوع ہے پھر چونکہ رِيْشَةُ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے۔ اس لئے الثَّمِيْنَةَ کو بھی ''ال'' کے ذریعے معرفہ بنالیا گیا ہے۔ اس قاعدہ کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے۔ ترجمہ کرتے وقت حسب ذیل باتوں کو یاد رکھیئے۔

(۱) سب سے پہلے مضاف و مضاف الیہ کا ترجمہ کر لینا چاہئے پھر مضاف کی صفت

مضاف الیہ کے بعد لکھنی چاہیے۔

(۲) مضاف الیہ تو ہر حال میں مجرور ہی ہوتا ہے مگر مضاف کی صفت کا اعراب مضاف کے مطابق رہے گا۔

(۳) مضاف کی تذکیر و تانیث پر بھی غور کرنا چاہیے تا کہ صفت اسی کے مطابق لکھی جاسکے نہ کہ مضاف الیہ کے مطابق۔

(۴) اضافت سے چونکہ اسم میں تخصیص و تعیین پیدا کرنی مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے اسماء کی اضافت عموماً معرفہ کی طرف کی جاتی ہے۔ اس طرح وہ اسم نکرہ اضافت کے بعد معرفہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا اب اس کی صفت بھی معرفہ ہی لکھی جانی چاہیے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (مشق نمبر ۱۳)

(مضاف الیہ کی صفت)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) ضَوْءُ الْمِصْبَاحِ الْكَهْرُبَائِي سَاطِعٌ

بجلی کے بلب کی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔

(۲) يَكْمُلُ الْقَمَرُ فِي وَسَطِ الشَّهْرِ الْعَرَبِيِّ

چاند عربی ماہ کے درمیان میں پورا ہوتا ہے۔

(۳) حَزِنَ النَّاسُ بِمَوْتِ عَالِمٍ جَلِيْلٍ

ایک بڑے مرتبے والے عالم کی موت پر لوگ غمگین ہوئے۔

(۴) نَتِيْجَةُ الْإِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ حَسَنَةٌ

سالانہ امتحان کا نتیجہ اچھا ہے۔

(۵) خِرِّيْجُوْ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ هَمُّهُمُ الدِّيْنُ

عربی مدرسوں سے فاضل (فراغت پانے والے) لوگوں کا ارادہ دین کی خدمت ہے۔

(۶) بُنْيَانُ الْجَامِعَةِ الْقَوْمِيَّةِ شَامِخٌ

قومی یونیورسٹی کی عمارت شاندار ہے۔

(۷) طَلَبَةُ الْكُلِّيَاتِ الْاَنْكِلِيْزِيَّةِ مَلَابِسُهُمْ فَاخِرَةٌ

انگریزی کالجوں کے طلباء کے لباس قیمتی ہیں۔

(۸) لَكْنَوءُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ ذَاتَ حَدَائِقَ جَمِيْلَاتٍ وَمُنْتَزَهَاتٍ فَسِيْحَةٍ

لکھنؤ خوبصورت باغوں، پارکوں اور وسیع تفریح گاہوں والا عمدہ شہر ہے۔

(۹) مَشُوْرَةُ النَّاصِحِ الْاَمِيْنِ لَاتُرَدُّ

نصیحت کرنے والے امانت دار آدمی کا مشورہ رد نہیں کیا جاتا۔

(۱۰) تَتَغَرَّدُ الطُّيُوْرُ عَلٰى غُصُوْنِ الْاَشْجَارِ الْبَاسِقَةِ

بہت اونچے درختوں کی شاخوں پر پرندے چہچہاتے ہیں۔

(۱۱) رُؤْيَةُ الْمَنَاظِرِ الْبَهِيْجَةِ يَوَدُّهَا الشُّعَرَآءُ

پررونق اور دل کو لبھانے والے مناظر سے شاعر لوگ خوش ہوتے ہیں۔

(۱۲) كَانَ سَحْبَانُ مِنْ خُطَبَاءِ الدَّوْلَةِ الْاُمَوِيَّةِ

سحبان مملکت بنی امویہ کے مشہور خطباء میں سے تھا۔

(۱۳) فَلَاحُ الْمُجْتَمِعِ الْبَشَرِيِّ فِي اِتِّبَاعِ دِيْنِ اللّٰهِ

انسانی معاشرے کی کامیابی اللہ تعالیٰ کے دین کی پیروی میں ہے۔

(۱۴) سِيَاسَةُ الْحُكُوْمَاتِ الْجَمْهُوْرِيَّةِ تُفْسِدُ عَلَى الْمَرْءِ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ

جمہوری حکومتوں کی سیاست آدمی کے دین و اخلاق کو برباد کر دیتی ہے۔

(۱۵) إِنَّ مَسْئَلَةَ الْحَيَاةِ الْإِنْسَانِيَّةِ تَعَقَّدَتْ الْيَوْمَ

یقیناً آج انسانی زندگی کا مسئلہ بڑا مشکل ہو کر رہ گیا ہے۔

(۱۶) كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ، فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ

وہ ایسے مرے ہوئے پڑے ہیں جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے کیا تو ان میں سے کسی کو باقی (بچا ہوا) دیکھتا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۴) (مشق نمبر ۱۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) عربی زبان کے قواعد زیادہ مشکل نہیں ہیں۔

قَوَاعِدُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ لَيْسَتْ بِمُشْكِلَةٍ جِدًّا

(۲) مگر ابتدائی درجوں کے طلباء ایسے مشکل سمجھتے ہیں۔

لٰكِنْ طُلَبَاءُ الدَّرَجَاتِ الْإِبْتِدَائِيَّةِ يَظُنُّونَهَا مُشْكِلَةً

(۳) جسمانی ورزش کے بہت فائدے ہیں۔

فَوَائِدُ الرِّيَاضَةِ الْجَسَدِيَّةِ كَثِيْرَةٌ

(۴) صفائی وستھرائی، پاکیزہ ذوق کی علامت ہے۔

اَلطَّهَارَةُ وَالنَّظَافَةُ عَلَامَةُ الذَّوْقِ النَّظِيْفِ

(۵) عربی مدارس کے طلباء صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔

طُلَبَاءُ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ لَايَتَفَكَّرُوْنَ/ لَا يَتَخَيَّلُوْنَ بِالطَّهَارَةِ

(۶) محنتی طلباء کی کامیابی سے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔

سُرِرْتُ/ فَرِحْتُ بِفَوْزِ الطُّلَبَاءِ الْمُجِدِّيْنَ سُرُوْرًا/ فَرْحًا لَاانْتِهَاءَ لَهُ۔

(۷) مسلسل جدوجہد اور پیہم کوشش کے منافع بے شمار ہیں۔

مَنَافِعُ سَعْيِ الْمُسَلْسَلِ وَالْعَمَلِ الدَّائِمِ مَجْهُوْلُ الْعَدَدِ۔

(۸) برفستانی کے علاقے کے لوگ روئیں دار کھال پہنتے ہیں۔
مُوَاطِنُوْ اَصْقَاعِ الثَّلْجِيَّةِ يَلْبَسُوْنَ الْجُلُوْدَ الْقُطْنِيَّةَ۔

(۹) یہ قالین ایک ایرانی تاجر کی دکان سے خریدا گیا تھا۔
كَانَ هٰذَا الْبِسَاطُ اُشْتُرِيَ مِنْ دُكَّانِ تَاجِرٍ اِيْرَانِيٍّ

(۱۰) مغربی تہذیب کی تقلید ایک طرح کی لعنت ہے۔
تَقْلِيْدُ الْحَضَارَةِ الْغَرْبِيَّةِ قِسْمٌ مِنَ اللَّعْنَةِ۔

(۱۱) عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم بے خبر نہیں ہیں۔
لَسْنَا بِجَاهِلِيْنَ عَنْ مُقْتَضِيَاتِ الْعَصْرِ الْحَاضِرِ

(۱۲) گمراہ قوموں کی تباہی کی داستان بڑی عجیب ہے۔
حِكَايَةُ/ قِصَّةُ هَلَاكَةِ الْاَقْوَامِ الضَّالَّةِ عَجِيْبَةٌ جِدًّا۔

(۱۳) آج دنیا اسلامی قوانین کی برکت سے نا آشنا ہے۔
اَلدُّنْيَا جَاهِلَةٌ عَنْ بَرَكَاتِ الْقَوَانِيْنَ الْاِسْلَامِيَّةِ

(۱۴) خلفائے راشدین کا عہد ایک مبارک و سعید عہد تھا۔
عَهْدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ كَانَ عَهْدًا مُبَارَكًا وَسَعِيْدًا۔

(۱۵) میٹھے چشمے کا پانی اور گھنے درخت کا سایہ بھی عجیب نعمت ہے۔
مَاءُ الْعَيْنِ الْعَذْبِ وَفَيْءُ الشَّجَرِ الْكَثِيْفِ نِعْمَةٌ عَجِيْبَةٌ۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۵) (مشق نمبر ۱۵)

مضاف کی صفت

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) يَسْكُنُ مَحْمُوْدٌ وَاَخُوْهُ الصَّغِيْرُ فِي بَيْتٍ صَغِيْرٍ
محمود اور اس کا چھوٹا بھائی ایک چھوٹے گھر میں رہتے ہیں۔

(۲) اَخِی الْاَوْسَطُ اَکْبَرُ مِنْ اَخِی الصَّغِیْرِ بِسَنَتَیْنِ۔

میرا درمیانہ بھائی میرے چھوٹے بھائی سے دو سال بڑا ہے۔

(۳) اَلنَّحْلَةُ لَسَعَتِ الْوَلَدَ فِی اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰی

شہد کی مکھی نے لڑکے کی درمیانی انگلی میں ڈس لیا۔

(۴) اِنْعَقَدَتِ الْحَفَلَةُ فِی قَاعَةِ دَارِ الْعُلُوْمِ الْوَاسِعَةِ۔

دار العلوم کے کھلے میدان میں جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔

(۵) اَلْقَنْغَرُ کَالْاَرْنَبِ رِجْلَاهُ الْخَلْفِیَّتَانِ اَطْوَلُ مِنْ رِجْلَیْهِ الْاَمَامِیَّتَیْنِ

کنگرو خرگوش کی طرح ہے اس کی پچھلی دو ٹانگیں اگلی دو ٹانگوں سے لمبی ہیں۔

(۶) لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ رَبُّکُمْ وَرَبُّ آبَائِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ

نہیں کوئی معبود مگر وہی وہ جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے پہلے والے آباؤ اجداد کا پالنہار ہے۔

(۷) اَفَرَاَیْتُمْ مَا کُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ، اَنْتُمْ وَآبَاؤُکُمُ الْاَقْدَمُوْنَ۔

کیا دیکھا تم نے ان کو کہ جن کو تم پوجتے رہے اور تمہارے پہلے والے باپ داد بھی پوجتے رہے۔

(۸) نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ۔

وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو کہ دلوں پر جا پہنچے گی۔

(۹) اَلْوَرْدَةُ الْمُتَفَتِّحَةُ تُعَطِّرُ الْهَوَآءَ بِرَائِحَتِهَا الزَّکِیَّةِ

گلاب کا کھلا ہوا پھول اپنی پاکیزہ خوشبو سے ساری ہوا کو خوشبودار کر دیتا ہے۔

(۱۰) اَلْبَعُوْضَةُ بِلَسَعَاتِهَا الْمُؤْذِیَةِ وَطَنِیْنِهَا الْمَبْغُوْضِ تُحْرِمُ الْمَرْءَ لَذَّةَ الْکَرٰی

مچھر اپنے تکلیف دہ ڈنگوں اور مبغوض آواز کی وجہ سے آدمی کی نیند کی لذت کو

حرام کر دیتا ہے۔

(۱۱) اِنَّ الْمِذْيَاعَ مِنْ مُخْتَرَعَاتِ الْعَصْرِ الْحَدِيْثِ الْعَجِيْبَةِ

بے شک ریڈیو موجودہ زمانے کی عجیب ایجادات میں سے ہے۔

(۱۲) نَظْرِيَةُ الْإِسْلَامِ السِّيَاسِيَّةُ غَيْرُ نَظَرِيَّةِ الْجَمْهُوْرِيَّةِ وَالشُّيُوْعِيَّةِ

اسلام کا سیاسی نظریہ جمہوریت اور کمیونزم کے نظریے سے جدا ہے۔

(۱۳) كَانَتْ اَحْوَالُ الْعَرَبِ الدِّيْنِيَّةُ كَاَحْوَالِهِمُ الْاِجْتِمَاعِيَّةِ فَوْضٰى بِغَيْرِ نِظَامٍ۔

عرب کے مذہبی حالات بھی ان کے اجتماعی حالات کی طرح کسی نظم ونسق کے نہ ہونے کی وجہ سے بدنظمی کا شکار تھے۔

(۱۴) اَلشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تُشْرِقَ بِضِيَاءِ هَا الْبَاهِرِ تُرْسِلُ مِنْ اَشِعَّتِهَا الْخَفِيَّةِ الْمُخْتَلِفَةِ الْاَلْوَانِ

سورج اپنی بہت تیز روشنی کے ساتھ نکلنے سے پہلے ہلکی مختلف رنگوں کی شعاعیں چھوڑتا/نکالتا ہے۔

(۱۵) هَلُمَّ بِنَا نَخْرُجُ اِلٰى بَعْضِ ضَوَاحِي الْبَلَدِ الْقَرِيْبَةِ لِنَتَمَتَّعَ بِمَنْظَرِهَا الْجَمِيْلِ وَنَنْشَقَ هَوَاءَ هَا الْعَلِيْلَ۔

آئیے ہم شہر کے آس پاس کو نکل جائیں تاکہ ان کے حسین منظر سے لطف اندوز ہوں ہلکی پھلکی ہوا کھائیں۔

(۱۶) وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے اور جو ایمان والے تمہارے متبع ہوگئے ہیں ان سے تواضع کے ساتھ پیش آیئے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۶) (مشق نمبر ۱۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں۔

عِبَادُ اللّٰهِ الْبَارُّوْنَ يَسْهَرُوْنَ فِي اللَّيَالِ

(۲) فاطمہ اپنی درسی کتابوں کی بڑی حفاظت کرتی ہے۔

فَاطِمَةُ تَحْرُسُ عَلٰى كُتُبِهَا الدَّرْسِيَّةِ حَرْسًا۔

(۳) میرا چھوٹا بھائی درجہ سوم میں پڑھتا ہے۔

اَخِي الصَّغِيْرُ يَدْرُسُ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ

(۴) اسلم کا منجھلا بھائی ایک باکمال مقرر ہے۔

اَخُوْ اَسْلَمَ الْاَوْسَطُ خَطِيْبٌ مَاهِرٌ/ فَاضِلٌ

(۵) خالد گھر کی چھت سے گر پڑا اور اس کا بایاں پاؤں ٹوٹ گیا۔

سَقَطَ خَالِدٌ مِنْ سَقْفِ الْبَيْتِ فَانْكَسَرَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى

(۶) محمود کی سیاہ گائے بڑی دودھاری ہے۔

بَقَرَةُ مَحْمُوْدِنِ السَّوْدَآءُ حَلُوْبٌ

(۷) دارالعلوم کے چھوٹے طلباء اردو تقریر کی مشق کرتے ہیں۔

طُلَبَاءُ دَارِ الْعُلُوْمِ الصِّغَارُ يَتَدَرَّبُوْنَ عَلَى الْخِطَابَةِ فِي الْاُرْدِيَّةِ

(۸) ہندوستان کے پریشان حال کسان بھوکوں مرتے ہیں۔

فَلَّاحُو الْهِنْدِ سَيِّئُ الْحَالِ/ الْمُعْوِزُوْنَ الشَّعِثُوْنَ/ الْبَائِسُوْنَ يَمُوْتُوْنَ جُوْعًا

(۹) امراء اور اہل ثروت اپنی شاندار کوٹھیوں میں داد عیش دیتے ہیں۔

الْاُمَرَآءُ وَالْمُتْرَفُوْنَ يَتَنَعَّمُوْنَ فِي مَحَلَّاتِهِمْ/ قُصُوْرِهِمُ الْفَاخِرَةِ

(۱۰) میری گھڑی کی چھوٹی سوئی نہ جانے کہاں گرگئی۔

عَقْرَبُ سَاعَتِي الصَّغِيْرَةِ لَا اَدْرِي اَيْنَ سَقَطَتْ۔

(۱۱) جامع مسجد کا بلند منارہ دور سے نظر آتا ہے۔

مَنَارَةُ مَسْجِدِ الْجَامِعِ الْعَالِيَةُ تُنْظَرُ مِنْ بَعِيْدٍ

(۱۲) شہر کی بڑی دکانیں دس بجے کے بعد کھولی جاتی ہیں۔

حَوَانِيْتُ الْبَلَدِ الْكَبِيْرَةُ تُفْتَحُ بَعْدَ السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ

(۱۳) میں نے ایک فاختہ شکار کی اور اس کو اپنے بڑے تیز چاقو سے ذبح کیا۔

صِدْتُ يَمَامَةً وَذَكَّيْتُهَا/ ذَبَحْتُهَا بِمِقْشَتِي/ بِسِكِّيْنِي الْكَبِيْرِ الْحَادِّ

(۱۴) رمضان کا مبارک مہینہ اور اس کے آخری دس دن خاص طور پر بڑے خیر و برکت کے ہیں۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الْمُبَارَكُ وَالْعَشْرَةُ الْاَخِيْرَةُ خَاصَّةً ذُوْ بَرَكَةٍ وَمَبَرَّةٍ تَامَّةٍ

(۱۵) اسلام کا اخلاقی نقطۂ نظر جمہوری اور اشتراکی نقطۂ نظر سے مختلف ہے۔

وِجْهَةُ نَظَرِ الْاِسْلَامِ الْاَخْلَاقِيَّةُ مُخْتَلِفٌ عَنْ وِجْهَةِ نَظَرِ الْجَمْهُوْرِيَّةِ وَالشُّيُوْعِيَّةِ/ الْاِشْتِرَاكِيَّةِ۔

(۱۶) اسلام کی عادلانہ سیاست اور اس کا صالح نظام ہی انسانیت کو بچا سکتا ہے۔

سِيَاسَةُ الْاِسْلَامِ الْعَادِلَةُ وَ نِظَامُهُ الْبَارُّهُمَا اللَّذَانِ يُصْلِحَانِ اَنْ يُنَجِّيَا الْاِنْسَانِيَّةَ

(۱۷) انسان کا معاشی مسئلہ آج سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔

مَسْئَلَةُ الْاِنْسَانِ الْاِقْتِصَادِيَّةُ صَارَتِ الْيَوْمَ مَسْئَلَةً اَهَمَّ۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۷) (مشق نمبر ۱۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

مَصِیْرُ مَدَارِسِ الْهِنْدِ الْعَرَبِیَّةِ

ہندوستان کے مدارس عربیہ کی حالت زار

مَدَارِسُ الْهِنْدِ الْعَرَبِیَّةُ فِی اِحْتِضَارٍ، تَلْفَظُ نَفَسَهَا الْاَخِیْرَ فَاِنْ لَمْ یَتَدَارَکْهَا عُلَمَاؤُهَا الْعَامِلُوْنَ، وَرِجَالُهَا الْمُخْلِصُوْنَ لَسَوْفَ یُقْضٰی عَلَیْهَا، فَمِنْهَا مَاتَعَطَّلَتْ وَمِنْهَا مَا اضْطَرَبَ حَبْلُ نِظَامِهَا الدَّاخِلِی وَتَضَعْضَعَ بُنْیَانُهَا، وَذٰلِكَ الْاَسْبَابُ۔

ہندوستان کے عربی مدرسے موت اور زندگی کی حالت میں ہیں وہ زندگی کا آخری سانس لے رہے ہیں۔ پس اگر اس کے عمل کرنے والے عالموں نے اور مخلص لوگوں نے تدارک نہ کیا تو عنقریب وہ ختم ہو جائیں گے۔ بعض ان میں تعطیل کا شکار ہو گئے اور بعض کے اندرونی نظام کی رسی اضطراب کا شکار ہو گئی اور ان کی بنیادیں اکھڑ گئی ہیں اور یہ صورتحال کئی اسباب کی بناء پر ہے۔

فَمِنْ تِلْكَ الْاَسْبَابِ عَدَمُ حِمَایَةِ الدَّوْلَةِ، وَمِنْهَا قِلَّةُ رَغْبَةِ النَّاسِ فِی الْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّةِ، وَتَرْكُ الْجُمْهُوْرِ مُسَاعَدَتَهَا، وَمِنْهَا بَعْضُ النَّقْصِ فِی مِنْهَاجِ الدَّرْسِ، وَنِظَامِهَا التَّعْلِیْمِی وَمِنْهَا اَنَّ الْهِنْدَ بَعْدَ مَاخَرَجَتْ مِنْ اَیْدِی الْاِنْکِلِیْزِ الْغَلَّابَةِ وَنَالَتْ حُرِّیَّتَهَا الْمَرْجُوَّةَ۔ ثُمَّ وَقَعَ فِیْهَا مَاوَقَعَ مِنَ الْاِضْطِرَابَاتِ الْهَائِلَةِ الْمُؤْلِمَةِ اضْطَرَّ کَثِیْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی اَنْ یُغَادِرُوْا مَوْطِنَهُمُ الْقَدِیْمَ وَدِیَارَهُمُ الْعَزِیْزَةَ فَحُرِمَتِ الْمَدَارِسُ مِنْ کَثِیْرٍ مِنْ اُوْلٰئِكَ الْمُتَبَرِّعِیْنَ الَّذِیْنَ کَانَ یَعْنِیْهِمْ تَعْلِیْمُهَا الدِّیْنِی لِعِنَایَتِهِمْ بِشُئُوْنِ الْمُسْلِمِیْنَ الدِّیْنِیَّةِ

وَالْخُلُقِيَّةِ۔

پس ان اسباب میں سے ایک سبب حکومت کی عدم حمایت ہے اور ان میں سے ایک سبب لوگوں کی علوم دینیہ میں رغبت کی کمی اور عوام کا تعاون نہ کرنا ہے اور ان میں سے ایک سبب درس کا طریق کار اور تعلیمی نظام کے نقائص ہیں اور ان میں سے ایک سبب یہ ہے کہ جب انگریز کے پنجوں سے ہندوستان نے خلاصی پائی اور اپنی متوقع آزادی حاصل کی تو پھر ان خوفناک اور المناک واقعات پیش آنے کی وجہ سے بہت سے مسلمان اپنے آباؤ اجداد کے وطن کو اپنے پیارے ملک کو خیر باد کہنے پر مجبور ہو گئے۔ پس مدارس ان بہت سے سارے عطیہ دینے والے اور خیرات کرنے والے لوگوں سے محروم ہو گئے جو کہ مسلمانوں کی دینی اور اخلاقی حالت زار پر توجہ رکھنے کے تعلق کی وجہ سے مدارس کی دینی تعلیم کی فکر رکھتے تھے۔

وَلَا أَرَى الْيَوْمَ أَنَّ حُكُومَةَ الْهِنْدِ اللَّا دِينِيَّةَ سَتُمَتِّعُ بِحِمَايَتِهَا مَدَارِسَهَا الدِّينِيَّةَ، فَعَلٰى مُسْلِمِي الْهِنْدِ وَمُحِبِّي الدِّيْنِ خَاصَّةً أَنْ يَقُوْمُوْا لَهَا وَيَبْذُلُوْا فِي سَبِيْلِهَا جُهْدَهُمُ الْمُسْتَطَاعَ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا۔

آج مجھے دکھائی نہیں دیتا کہ ہندوستان کی موجودہ بے دین حکومت اپنی حمایت سے ملک کے دینی مدرسوں کو نفع دے۔ پس ہندوستان کے مسلمانوں خصوصاً دین سے محبت کرنے والوں پر ضروری ہے ان کے باقی رکھنے کیلئے کمربستہ ہو جائیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے اپنی کوششوں کو اس راستے (مدرسوں کی ضروریات) میں خرچ کریں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی راہ پیدا کر دے۔

وَالْمَدَارِسُ فِي أَرْجَاءِ الْهِنْدِ الْوَاسِعَةِ كَثِيْرَةٌ تَحْتَاجُ إِلٰى تَغْيِيْرٍ وَإِصْلَاحٍ كَبِيْرٍ فِي نِظَامِ التَّعْلِيْمِ وَمِنْهَا جِهَا الْعَقِيْمِ لَوْ أَتَاحَ اللّٰهُ لِلْقَائِمِيْنَ

بِهَا اِصْلَاحَهَا وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

اور مدارس وسیع وعریض ہندوستان کے طول وعرض میں بہت تعداد میں ہیں جو کہ تعلیم کے نظام اور کمزور تعلیمی نصاب میں تبدیلی اور بڑی اصلاح کے محتاج ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان مدارس کو قائم کرنے والوں کو ان کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں اور یہ چیز اللہ پر مشکل نہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۸) (مشق نمبر ۱۸)

عربی میں ترجمہ کریں۔

ہندوستان کی اردو زبان ایک ترقی یافتہ زبان ہے۔ ہندوستان کا ہر پڑھا لکھا اور اَن پڑھ فرد اس کو بولتا اور سمجھتا ہے، رہے اس کے علمی اور سیاسی مصطلحات تو اس کے سمجھنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں، مگر آج وطن کی سیکولر (لادین) حکومت اسے دیس نکالا دے رہی ہے۔

لُغَةُ الْهِنْدِ الْاُرْدِيَّةُ لُغَةٌ مُتَقَدِّمَةٌ/ صَاعِدَةٌ يَنْطِقُ بِهَا وَيَفْهَمُهَا كُلُّ رَجُلٍ / فَرْدٍ مُتَعَلِّمًا مُثَقَّفًا اَوْ اُمِّيًّا اَمَّا اِصْطَلَاحَاتُهَا الْعِلْمِيَّةُ وَالسِّيَاسِيَّةُ فَعَدَدُ فَاهِمِيْهَا لَيْسَ بِقَلِيْلٍ اَيْضًا لٰكِنَّ الْحُكُوْمَةَ اللَّادِيْنِيَّةَ تُخْرِجُهَا مِنْ اَرْضِ الْوَطَنِ اَلْيَوْمَ۔

بعض لوگ اس کا جرم یہ بتاتے ہیں کہ اردو مسلمانوں کی قومی زبان ہے کیونکہ اس میں بہت سے عربی و فارسی کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اس کا فارسی رسم خط ہندی کے سنسکرت رسم خط سے میل نہیں کھاتا اور یہ کہ اس سے مسلمانوں کی اسلامی ثقافت کی بو آتی ہے۔ جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کی ضد ہے اور اس کی سیکولر حکومت کے منافی ہے۔

بَعْضُ النَّاسِ يَتَحَدَّثُوْنَ / يُخْبِرُوْنَ عن حُرُمِهَا الْاُرْدِيَّةِ اَنَّهَا لُغَةُ مُسْلِمِى الْقَوْمِيَّةُ/ الْمِلِّيَّةُ لِاَنَّهَا يُوْجَدُ فِيْهَا عَدَدٌ كَبِيْرٌ مِنْ كَلِمَات عَرَبِيَّةٍ وَفَارِسِيَّةٍ وَخَطُّهَا الْفَارِسِيُّ لَايُلَايِمُ خَطَّ الْهِنْدِ السَّنْسِكْرِتِى وَلِاَنَّهَا تَنْبعِثُ مِنْهَا رَائِحَةُ ثَقَافَةِ مُسْلِمِى الْاِسْلَامِيَّةِ الَّتِىْ هِىَ ضِدُّ تَهْذِيْبِ / حَضَارَةِ الْهِنْدِ الْقَدِيْمَةِ وَتُعَارِضُ/ حُكُوْمَتَهَا الْعَلْمَانِيَّةَ۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ

(تیسرا سبق)

صفت جملے کی صورت میں

جملہ جس طرح مبتداء کی خبر ہوتا ہے، اسی طرح وہ موصوف کی صفت بھی ہوا کرتا ہے۔ مبتداء وخبر اور موصوف وصفت کے درمیان جو فرق آپ کو پہلے حصہ میں بتایا گیا تھا کہ مبتداء معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔ اور موصوف وصفت معرفہ ونکرہ میں ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں۔ اگر یہ فرق آپ کے ذہن میں ہو تو یہیں سے بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ جو جملہ کسی اسم نکرہ کے بعد لایا جائے وہ صفت بنے گا۔ کیونکہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اور اس کے برعکس جو جملہ اسم معرفہ کے بعد آئے وہ یا تو حال ہوگا یا خبر ہوگا۔

	مبتداء	خبر		موصوف	صفت
(۱)	اَلْوَلَدُ	يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ	(۲)	وَلَدٌ	يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ

پہلی مثال میں اَلْوَلَدُ مبتدا ہے اور يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ اس کی خبر ہے۔ اور دوسری مثال میں وَلَدٌ موصوف اور يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ اس کی صفت ہے۔

فائدہ:

اوپر کی مثال میں اَلْوَلَدُ معرفہ اور شروع میں ہونے کی وجہ سے مبتداء ہے اس لئے يَرْكَبُ اس کی خبر بن گیا ہے۔ مگر کوئی ایسا اسم معرفہ جو شروع میں نہ ہو بلکہ وسط کلام میں ہو تو ایسے اسم کے بعد کا جملہ حال ہوا کرتا ہے جیسے۔

ذوالحال فاعل   حال

(۱) جَاءَنِي الْوَلَدُ يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ (لڑکا میرے پاس سائیکل پر سوار ہو کر آیا)
فاعل موصوف صفت

(۲) جَاءَنِي وَلَدٌ يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ (میرے پاس ایک ایسا لڑکا آیا جو سائیکل پر سوار ہوتا ہے)۔

اوپر کی چاروں مثالوں کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے اصل یہ ہے کہ مبتداء اور ذوالحال دونوں ہی معرفہ ہوا کرتے ہیں اور ان کے مقابل میں خبر اور حال دونوں نکرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ نے دیکھا کہ جملہ (جو نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے) مبتداء کے بعد خبر بن گیا اور ذوالحال کے بعد حال بن گیا۔ مگر اس کے برعکس جب جملہ اسم نکرہ کے بعد آیا تو فوراً صفت ہو گیا اور یہ اس لئے کہ نکرہ کو آپ نہ تو یہاں مبتداء بنا سکتے تھے اور نہ ذوالحال۔

موصوف وصفت کے درمیان تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ، جمع میں مطابقت پیدا کرنے کے لئے وہی صورتیں اختیار کرنی چاہئیں جو مبتداء وخبر کے سلسلہ میں درس نمبر 13 حصہ اول میں بیان ہو چکی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ موصوف اگر معرفہ ہو اور اس کی صفت جملہ کی صورت میں لانا چاہئیں تو موصوف وصفت کے درمیان مطابقت کی کیا صورت ہو جب کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے موقع پر معرفہ کی صفت اسم موصول کے ذریعے لانی چاہئے۔ جیسے جَاءَ الرَّجُلُ الَّذِيْ قَتَلَ الْأَسَدَ (آیا وہ شخص جس نے شیر کو قتل کیا) یہاں درحقیقت الرَّجُلُ کی صفت الَّذِيْ اسم موصول ہے۔ جو معرفہ ہے اور قَتَلَ الْأَسَدَ صلہ ہے۔ الَّذِي کا اس طرح اسم موصول وصلہ مل کر الرَّجُلُ کی صفت بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں جَاءَ رَجُلٌ اَلَّذِي قَتَلَ الْأَسَدَ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ رَجُلٌ نکرہ ہے الَّذِي معرفہ ہے یہ غلطی طلباء بہت کرتے ہیں اور ایسے ہی جَاءَ الرَّجُلُ

قَتَلَ الْاَسَدُ بھی کہنا صحیح نہ ہوگا کیونکہ قَتَلَ الْاَسَدَ یہاں نکرہ ہے اس لئے الرَّجُلُ کی صفت نہیں بن سکتا تا آنکہ قَتَلَ الْاَسَدَ سے پہلے الَّذِیْ کا اضافہ نہ کریں۔

موصوف کی تذکیر و تانیث اور واحد تثنیہ جمع کے لحاظ سے اسم موصول وصلہ میں تبدیلی کرنی چاہیے تا کہ موصوف وصف میں پوری مطابقت ہو سکے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۹) (مشق نمبر ۱۹)

اردو ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) قَطَفَ مَحْمُوْدٌ زَهْرَةً رَائِحَتُهَا ذَكِيَّةٌ وَلَوْنُهَا زَاهٍ

محمود نے ایک ایسا پھول توڑا کہ جس کی خوشبو پاکیزہ اور اس کا رنگ خوشنما ہے۔

(۲) اَنَا اَسْكُنُ فِي قَرْيَةٍ صَغِيْرَةٍ تَحِيْطُ بِهَا الْاَنْهَارُ وَالْحُقُوْلُ الْخَضْرَآءُ

میں ایک ایسی چھوٹی بستی میں رہتا ہوں جس کو نہروں اور سرسبز کھیتوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔

(۳) وَحَوْلُ قَرْيَتِي اَشْجَارٌ عَالِيَةٌ قَطُوْفُهَا دَانِيَةٌ لَامَقْطُوْعَةٌ وَلَامَمْنُوْعَةٌ

اور میری بستی کے چاروں طرف اونچے اونچے درخت ہیں جن کے پھول جھکے ہوئے ہیں جو نہ تو ختم ہونیوالے ہیں۔ اور نہ استعمال کے اعتبار سے ممنوع ہیں۔

(۴) شَاهَدْتُ الْيَوْمَ طِفْلاً صَغِيْرًا يَعْبُرُ الطَّرِيْقَ فَصَدَمَتْهُ سِيَّارَةٌ سَرِيْعَةٌ

میں نے آج ایک ایسا چھوٹا بچہ دیکھا جو راستہ پار کر رہا تھا کہ ایک تیز رفتار موٹر نے اسے ٹکر ماردی۔

(۵) جَاءَنِي الْيَوْمَ غُلَامَانِ صَغِيْرَانِ يَنْطِقَانِ بِالْعَرَبِيَّةِ الْفَصِيْحَةِ۔

آج میرے پاس چھوٹی عمر کے دو بچے آئے جو فصیح عربی بولتے تھے۔

(۶) اَلْمَدَارِسُ يَقْصُدُهَا التَّلَامِيْذُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ فَيَتَلَقَّوْنَ الْعِلْمَ عَلٰى اَسَاتِذَةٍ بَرَرَةٍ۔ يُهَذِّبُوْنَ نُفُوْسَهُمْ وَيُثَقِّفُوْنَ عُقُوْلَهُمْ وَيُعَوِّدُوْنَهُمْ

مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔

مدارس ان میں شاگرد (طلباء) ہر طرف سے آتے ہیں اور اچھے کردار والے اساتذہ سے تعلیم حاصل کرتے ہیں جو ان کو تہذیب سکھاتے ہیں اور ان کی عقلوں کو اجاگر کرتے ہیں اور ان کو اچھے اخلاق کا عادی بناتے ہیں۔

(۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم "مَاهَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنی قدر (مرتبہ) کو پہچان لیا وہ ہلاک ہونے سے بچ گیا۔

(۸) وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ خَيْرًا فَغَنِمَ اَوْسَكَتَ فَسَلِمَ

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے بھلائی کی بات کی تو اس نے غنیمت حاصل کی۔ یا وہ خاموش رہا تو سلامت رہا۔

(۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَايَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَايَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَايُسْتَجَابُ لَهَا۔

اے پروردگار بے شک میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو اور ایسے دل سے جو خشوع والا نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(۱۰) قَالَ اللّٰهَ تَعَالٰى "قَوْلٌ مَعْرُوْفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا اَذًى"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا" بھلی بات کہنا اور معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے ایسے صدقہ سے کہ جس کے بعد تکلیف دی جائے۔

(۱۱) ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۔

اللہ نے ایک مثال ستھری بات کی بیان کی جیسے ایک ستھرا درخت جس کی جڑ

مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔

(۱۲) وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ

اور مثال گندی بات کی ایسے گندے درخت کی طرح ہے کہ جس کو زمین کے اوپر سے اُکھاڑ لیا تو اس کے لئے کوئی ٹھہراؤ نہیں۔

(۱۳) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

(۱۴) مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ

مثال ان لوگوں کی جو اپنے مالوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔ اس دانے کی مثل ہے جس نے سات بالیاں اگائیں ہر بالی میں سو دانے ہوں۔

(۱۵) مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ يَوْمٍ عَاصِفٍ

مثال ان لوگوں کی کہ جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس پر زور دار ہوا چلے آندھی کے دن (اور اسے اڑا لے جائے)

(۱۶) مَثَلُ مَايُنْفِقُوْنَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ، وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اس دنیا کی زندگی میں مثل ایسی ہوا کے ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ جا لگے ایسی قوم کی کھیتی کو جس نے ظلم کیا اپنی جانوں پر پھر اس کو ہلاک کر دیا اور نہیں ظلم کیا اللہ نے ان پر لیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

(۱۷) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاۤءً حَتّٰۤى اِذَا جَاۤءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ، سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔

اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال مثال ایسے سراب کے ہیں کہ جنگل میں پیاسا اس کو پانی جانے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچا تو اس کو کچھ نہ پایا اور پالیا اللہ کو اپنے پاس پھر اس کو پورا کر دیا اس کا لکھا حساب۔ یا اندھیرے گہرے دریا کی طرح اس پر چڑھ آتی ہے ایک لہر پر لہر اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۰) (مشق نمبر ۲۰)

(۱) ننھا خالد محمود کے باغ میں داخل ہوا اور اس نے کچھ ایسے پھول توڑ لئے جو ابھی کھلے نہیں تھے۔

دَخَلَ خَالِدُ نِ الصَّغِيْرُ فِيْ بُسْتَانِ مَحْمُوْدٍ وَقَطَفَ اَزْهَارًا لَمَّا تَتَبَسَّمْ

(۲) محمود نے اسے اس بات سے منع کیا اور پھر اس نے اس کے گلاب کا ایک ایسا کھلا ہوا پھول توڑ دیا جو بہت خوش رنگ تھا۔

فَمَنَعَهٗ مَحْمُوْدٌ عَنْ هٰذَا الْعَمَلِ ثُمَّ قَطَفَ لَهٗ وَرْدَةً مُتَفَتِّحَةً زَاهِيَةً لَوْنُهَا

(۳) میرا دوست ایک ایسے گاؤں میں رہتا ہے جس کے باشندے تعلیم یافتہ اور

مہذب ہیں۔

يَسْكُنُ زَمِيْلِي فِي قَرْيَةٍ سُكَّانُهَا مُتَعَلِّمُوْنَ و مُثَقَّفُوْنَ / مُهَذَّبُوْنَ

(۴) گزشتہ شب ہم نے ایک جلسہ میں ایسے مقرر کو دیکھا جو اپنی تقریر سے لوگوں کے دلوں کو مسحور کر رہا تھا۔

شَاهَدْنَا فِي الْبَارِحَةِ خَطِيْبًا فِي حَفْلَةٍ كَانَ يَسْحَرُ قُلُوْبَ النَّاسِ بِخُطْبَتِهِ

(۵) پولیس والوں نے ایک ایسے چور کو گرفتار کیا جو نقب زنی کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

قَبَضَتِ الشُّرْطَةُ/ الْبُوْلِيْسُ عَلٰى سَارِقٍ كَانَ يَسْعَى النَّقْبَ

(۶) بمبئی سے جب ہم واپس ہوئے تو ایک ایسی گاڑی پر سوار ہوئے جو فی گھنٹے پچاس میل کی گرفتار سے چل رہی تھی۔

لَمَّا رَجَعْنَا مِنْ بَمْبَاى رَكِبْنَا قِطَارًا كَانَ يَجْرِىْ خَمْسِيْنَ مِيْلًا فِي سَاعَةٍ

(۷) بمبئی اسٹیشن پر ہم نے ایک ایسی گاڑی دیکھی جو جدید طرز پر بنائی گئی ہے۔

زُرْنَا بِمَحَطَّةِ بَمْبَاى قِطَارًا/ صُنِعَ عَلٰى طَرْزٍ جَدِيْدٍ۔

(۸) مخترعین نے اب ایک ایسے راکٹ ایجاد کر لئے ہیں کہ جن کے ذریعے چاند تک پہنچا آسان ہوگیا ہے۔

اِخْتَرَعَ الْمُخْتَرِعُوْنَ صَوَارِيْخَ سَهُلَ الْوُصُوْلُ بِهَا اِلَى الْقَمَرِ۔

(۹) کل رات زور کی ایک ایسی آندھی چلی جس نے بھاری بھاری اور بڑے سے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔

هَبَّتْ فِي الْبَارِحَةِ عَاصِفَةٌ اِقْتَلَعَتِ الْاَشْجَارَ الْبَاسِقَةَ وَالْعَظِيْمَةَ

(۱۰) آج ہم کچھ ایسے آدمیوں سے ملے جو اردو زبان مطلق سے نہیں سمجھتے تھے۔

لَقِيْنَا الْيَوْمَ بِرِجَالٍ لَايَفْهَمُوْنَ شَيْئًا مِنَ اللُّغَةِ الْاُرْدِيَّةِ ۔

(۱۱) میرے چچا نے ایک ایسا باغ خریدا ہے جو سال میں دومرتبہ پھلتا ہے۔
اِشْتَرَىٰ عَمِّي حَدِيْقَةً يُثْمِرُ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ

(۱۲) ہم لوگوں نے رات کو ایک ایسی چیخ سنی جس سے ہم اور ہمارے تمام ساتھی ڈر گئے۔
سَمِعْنَا الْبَارِحَةَ صُرَاخًا دُهِشْنَا مِنْهُ وَسَائِرُ رُفَقَائِنَا

(۱۳) ہند کے مسلمان ایسے لیڈر کے محتاج ہیں جو اسلامی سیرت و کردار کے حامل ہوں۔
يَحْتَاجُ مُسْلِمُوْ الْهِنْدِ اِلٰى قَائِدٍ يَتَّسِمُ بِسِيْرَةٍ اِسْلَامِيَّةٍ يَحْمِلُ سُلُوْكًا اِسْلَامِيًّا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۱) (مشق نمبر ۲۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(وَصْفُ الْمُحَطَّةِ)

(پلیٹ فارم کا آنکھوں دیکھا حال)

جَاءَتْ بَرْقِيَّةٌ اِلٰى اَبِيْ مِنْ صَدِيْقٍ لَهٗ كَانَ قَادِمًا مِنْ سَفَرِهِ الْمَيْمُوْنِ۔ فَخَرَجَ اَبِيْ اِلَى الْمُحَطَّةِ لِيَسْتَقْبِلَهٗ وَاسْتَصْحَبَنِيْ مَعَهٗ فَرَكِبْنَا سَيَّارَةً سَارَتْ بِنَا اِلَى الْمُحَطَّةِ بِسُرْعَةٍ عَظِيْمَةٍ۔ فَمَا هِيَ اِلَّا دَقَائِقُ حَتّٰى وَصَلَتِ السَّيَّارَةُ وَوَقَفَتْ فِيْ سَاحَةٍ كَبِيْرَةٍ وَاسِعَةِ الْاَرْجَاءِ، بَعِيْدَةِ الْاَنْحَاءِ بِهَا، كَثِيْرٌ مِنَ الْمَرَاكِبِ وَالسَّيَّارَاتِ وَاَمَامَهَا بِنَاءٌ شَامِخٌ بِهٖ غُرُفَاتٌ كَثِيْرَةٌ وَ حُجُرَاتٌ وَاسِعَةٌ۔ فَقَالَ اَبِيْ هٰذِهٖ هِيَ الْمُحَطَّةُ۔ فَنَزَلْنَا مِنَ السَّيَّارَةِ وَمَشٰى بِيْ اَبِيْ اِلٰى غُرْفَةٍ بِهَا نَوَافِذُ عَدِيْدَةٌ وَعَلٰى كُلِّ نَافِذَةٍ مِنْهَا رَجُلٌ جَالِسٌ يَبِيْعُ التَّذَاكِرَ

فَوَقَفَ بِیْ اَبِیْ عِنْدَ نَافِذَةٍ وَاشْتَرٰی تَذْكِرَ تَيْنِ لِلرَّصِيْفِ۔ وَقَالَ هٰذَا مَكْتَبُ التَّذَاكِرِ، وَرَاَئَيْتُ هُنَاكَ غُرْفَةً اُخْرٰی تَشَابَهُ الْاُوْلٰی هَيْئَةً وَبِنَاءً وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا اِزْدِحَامٌ وَلَا بَيْعٌ وَلَاشِرَاءٌ فَسَئَلْتُ اَبِیْ عَنْهَا فَقَالَ هٰذَا مَكْتَبُ الْاِسْتِعْلَامِ۔

میرے والا صاحب کے پاس ایک دوست کی طرف سے ایک تار آئی جو کہ مبارک سفر سے آ رہے تھے پس میرے والد ان کا استقبال کرنے کے لئے گئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ ہم نے ایک ایسی موٹر کار پر سواری کی جو ہم کو بہت تیزی رفتاری کے ساتھ اسٹیشن لے گئی۔ بس تھوڑے سے ہی منٹ گزرے تھے کہ موٹر کار پہنچ گئی اور ایک بہت بڑے لمبے چوڑے میدان میں رک گئی۔ اس میں اور بھی بہت سی کاریں اور سواریاں ٹھہری ہوئی تھیں۔ اور ان کے ساتھ ایک شاندار عمارت تھی جس میں بہت سے بالا خانے اور کھلے کھلے کمرے تھے۔ پس میرے والد نے بتایا کہ یہی ریلوے اسٹیشن ہے۔ پھر ہم موٹر کار سے نیچے آئے اور میرے والد مجھے اپنے ساتھ لے کر ایک ایسے کمرے کی طرف چل دیئے کہ اس کمرے میں بہت سی کھڑکیاں تھیں اور ہر ایک کھڑکی پر ایک شخص بیٹھا ٹکٹیں فروخت کر رہا تھا۔ تو میرے والد بھی میرے ساتھ ایک کھڑکی کے پاس کھڑے ہو گئے اور پلیٹ فارم کی دو ٹکٹیں خرید لیں اور مجھے بتایا کہ یہ ٹکٹ گھر ہے اس کے علاوہ میں نے وہاں ایک دوسرا کمرہ بھی دیکھا جو شکل وصورت اور طرز تعمیر میں پہلے کمرے سے ملتا جلتا تھا۔ لیکن وہاں لوگوں کی بھیڑ تھی نہ ہی کسی قسم کی کوئی خرید وفروخت میں نے اس کے بارے میں اپنے والد سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ معلومات کا دفتر ہے۔

ثُمَّ قَصَدْنَا دَاخِلَ الْمُحَطَّةِ فَإِذَا نَحْنُ بِبَابٍ عَظِيْمٍ مِنَ الْحَدِيْدِ يَدْخُلُ مِنْهُ الْمُسَافِرُوْنَ وَ يَخْرُجُوْنَ وَبِجَانِبِهٖ عَامِلٌ يُثَقِّبُ التَّذَاكِرَ بِمِقْرَاضِهٖ،

وَيَرْقُبُ الْغَادِيْنَ وَالرَّائِحِيْنَ اَخَذَ اَبِي بِيَدِيْ وَجَازَ مَعِيَ الْبَابَ، وَرَأَيْتُ هُنَاكَ فِنَاءً فَسِيْحًا يَمُوْجُ بِالْاُنَاسِيِّ مِنْ مُخْتَلِفِ الطَّبَقَاتِ۔ فَقَالَ اَبِي هٰذَا هُوَ الرَّصِيْفُ وَكَانَتْ بِجَوَانِبِهِ مَقَاعِدُ رُصِفَتْ بِنَسَقٍ وَّتَرْتِيْبٍ يَجْلِسُ عَلَيْهَا الْمُسَافِرُوْنَ وَالْمُوَدِّعُوْنَ۔ فَجَلَسْنَا عَلٰى مَقْعَدٍ مِنْهَا كَانَ عَلٰى قُرْبٍ مِنَ الْمَنْظَرَةِ وَاَعْجَلَنِيْ مِنْ رُؤْيَتِهَا قُرْبُ مَوْعِدُ الْقِطَارِ ثُمَّ جَاءَ قِطَارٌ يَتَهَادٰى فَخَفَّ اِلَيْهِ الْمُسَافِرُوْنَ يَتَزَاحَمُوْنَ وَيَتَدَافَعُوْنَ وَقَامَ اَبِي يَلْتَمِسُ صَدِيْقَهُ الْقَادِمَ وَيَتَصَفَّحُ الْوُجُوْهَ وَلٰكِنَّنَا لَمْ نَجِدْهُ وَبَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيْلَةٍ لَاتَزِيْدُ عَلٰى دَقَائِقَ آذَنَ الْقِطَارُ بِالرَّحِيْلِ وَصَفَّرَ صَفِيْرًا خَفَقَتْ لَهُ قُلُوْبُ الْمُسَافِرِيْنَ وَالْمُوَدِّعِيْنَ ثُمَّ اِنَّ الْقِطَارَ غَادَرَ الْمَكَانَ وَجَدَّ فِي السَّيْرِ۔ وَكُنَّا كَذٰلِكَ اِذَا رَأَيْتُ مُسَافِرًا يَقْدَمُ اِلَيْنَا فَاِذَا هُوَ ذٰلِكَ الْقَادِمُ الَّذِيْ جِئْنَا لِاسْتِقْبَالِهِ فَتَعَانَقَ مَعَ اَبِيْ وَمَسَحَ هُوَ عَلٰى رَاْسِيْ فَفَرِحْنَا جِدًّا وَرَجَعْنَا اِلَى الْبَيْتِ۔

پھر ہم نے اسٹیشن کے اندرونی حصہ کی طرف کا ارادہ کیا تو اچانک ہم ایک لوہے کے بڑے گیٹ پر پہنچ گئے۔ جس سے مسافر داخل ہو رہے اور نکل رہے تھے اور دروازہ کے ایک طرف ایک ملازم (ٹکٹ چیک کرنے والا) اپنی (پنچ مشین) کے ساتھ ٹکٹوں میں چھید کر رہا تھا اور آنے جانے والوں کا بڑی توجہ سے جائزہ لے رہا تھا۔ میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ ساتھ لئے ہوئے دروازہ سے گزر گئے اور میں نے وہاں پر ایک وسیع صحن دیکھا جو مختلف اقسام کے لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ میرے والد نے کہا یہی پلیٹ فارم ہے اس کے اطراف میں کچھ بنچ رکھے ہوئے تھے۔ جو ترتیب وار سلیقے سے جوڑے گئے تھے۔ جن پر مسافر اور ان کو الوداع کرنے والے لوگ بیٹھتے ہیں۔ پھر ہم انتظارگاہ کے پاس ایک بنچ پر بیٹھ گئے اور میں گاڑی کے پہنچنے کے وقت کے قریب ہونے کی وجہ سے انتظارگاہ کو اچھی طرح نہ دیکھ سکا پھر گاڑی

آہستہ سے چلتی ہوئی آئی تو مسافر آپس میں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے اور دھکیلتے ہوئے اس کی جانب لپکے اور میرے والد ایک جگہ کھڑے اپنے دوست کو تلاش کر رہے تھے اور چہروں کو غور سے دیکھ رہے تھے لیکن ہم نے ان کو نہ پایا اور تھوڑی دیر بعد گاڑی نے روانہ ہونے کا ہارن دیا اور ایسی سیٹی بجائی کہ جس سے مسافروں اور الوداع کرنے والوں کے دل دہل گئی۔ پھر گاڑی روانہ ہوئی اور رفتار میں تیز ہوئی اور ہم اسی حال میں کھڑے ہوئے تھے کہ میں نے اچانک ایک مسافر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا یہی وہ میرے والد کا آنے والا دوست تھا جس کے استقبال کے لئے ہم آئے ہوئے تھے۔ پس وہ میرے والد سے گلے ملا اور میرے سر پر دست شفقت پھیرا پس ہم بہت خوش ہوئے اور ہم گھر کی طرف لوٹ آئے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۲) (مشق نمبر ۲۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

ہسپتال کا حال

میرا ایک پڑوسی تھا جو کسی کارخانے میں کام کرتا تھا ایک مرتبہ وہ ایسا بیمار ہوا کہ اس کے گھر والے پریشان ہوگئے اور اس کی موت کا اندیشہ کرنے لگے میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسے تنگ و تاریک کمرے میں ہے۔ جہاں ہوا اور روشنی نہیں آتی تھی۔ میں نے اس کے گھر والوں کو مشورہ دیا کہ اسے کسی ایسے ہسپتال میں داخل کر دیں جہاں مناسب دیکھ بھال ہو سکے۔

كَانَ لِي جَارٌ يَعْمَلُ فِي مَصْنَعٍ فَذَاتَ مَرَّةً مَرِضَ مَرَضًا اِضْطَرَبَتْ مِنْهُ اَهْلُهُ وَتَخَوَّفُوا الْمَوْتَ ذَهَبْتُ لِعِيَادَتِهٖ اِلٰى بَيْتِهٖ۔ فَرَاَيْتُ فِي حُجْرَةٍ ضَيِّقَةٍ مُظْلِمَةٍ لَايَدْخُلُ فِيْهَا الْهَوَاءُ وَلَاالضَّوْءُ فَاَشَرْتُ عَلٰى اَهْلِهٖ اَنْ تُدْخِلَهٗ فِي

مُسْتَشْفًى يُوْجَدُ فِيْهِ اِعْتِنَاءٌ لَائِقٌ بِالْمَرْضٰى۔

ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے اس کی عمارت کے لئے ایسے جگہوں کا انتخاب کیا جاتا ہے کہ جو بازار کے شور شغب سے دور ہوں۔ ہسپتال میں بہت سے ایسے کمرے ہوتے ہیں جہاں صحت کے اسباب مہیا ہوتے ہیں۔ مریضوں کے لئے ایسے کمرے تیار کئے جاتے ہیں جہاں روشنی اور ہوا کا گزر ہو سکے اس کے آس پاس خوشنما پارک اور چمن ہوتے ہیں۔ جن سے مریض کا جی بہلتا ہے اور اس کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہسپتالوں میں ایسے بڑے بڑے ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریضوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اس میں ایسے تیماردار ہوتے ہیں۔ جو خاص کر ان کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں۔ وہ مریضوں کے پاس رات بھر جاگتے رہتے ہیں۔ ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں سرجری کے آلات اور ہر قسم کی دوا ہر وقت موجود رہتی ہے۔

اَلْمُسْتَشْفٰى مَكَانٌ يُعْتَنٰى فِيْهِ بِالنَّظَافَةِ غَايَةَ الْاِعْتِنَاءِ يُنْتَخَبُ لِعِمَارَتِهٖ مَوَاضِعَ تَكُوْنُ بَعِيْدَةً عَنْ صَخَبِ السُّوْقِ فِي الْمُسْتَشْفٰى حُجُرَاتٌ كَثِيْرَةٌ تَتَوَفَّرُ فِيْهَا اَسْبَابُ الصِّحَّةِ تُنْشَأُ لِلْمَرْضٰى غُرُفَاتٌ يَتَيَسَّرُ مِنْهَا مُرُوْرُ الضَّوْءِ وَالرِّيْحِ وَيُوْجَدُ وَرَاءَهٗ مُتَنَزَّهَاتٌ رَائِعَةٌ وَبَسَاتِيْنُ يَتَسَلّٰى بِهَا قَلْبُ الْمَرِيْضِ وَيَتَحَدَّثُ فِيْ صِحَّتِهٖ اَثَرٌ صَالِحٌ وَيُوْجَدُ الْمُسْتَشْفِيَاتِ دَكَاتِرَةٌ حُذَّاقٌ يُوَاسُوْنَ بِالْمَرْضٰى وَفِيْهَا مُمَرِّضُوْنَ وَعُيِّنُوْا لِخِدْمَتِهِمْ خَاصَّةً هُمْ يَسْهَرُوْنَ عِنْدَ الْمَرْضٰى تَمَامَ اللَّيْلِ اَلْمُسْتَشْفٰى مَكَانٌ تُوْجَدُ فِيْهِ اٰلَاتٌ الْجَرَاحِيَّةِ وَاَدْوِيَةٌ مِنْ كُلِّ نَوْعٍ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ۔

اس مریض کے گھر والوں نے میرا مشورہ مانا وہ اپنے مریض کو ایک ایسے ہسپتال میں لے گئے جوان کے گھر کے قریب ہی تھا۔ ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ مریض

صحت یاب ہو کر واپس آیا گیا اس کے گھر والے بہت خوش ہوئے انہوں نے میرے مشورے کا شکریہ ادا کیا اور مجھے دعائیں دیں۔ میں نے کہا صحت و بیماری سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

فَاَخَذَ اَهْلُ الْمَرِيْضِ بِمَشْوَرَتِىْ۔ وَاَدْخَلُوْهُ فِىْ مُسْتَشْفَى كَانَ مُجَاوِرًا لِبَيْتِهِمْ فَمَا مَضٰى اُسْبُوْعٌ حَتّٰى رَجَعَ الْمَرِيْضُ بَرِيْئًا فَفَرِحَ اَهْلُهٗ جِدًّا وَشَكَرُوْا لِمَشْوَرَتِىْ وَدَعَوْا لِىْ فَقُلْتُ الصِّحَّةُ وَالْمَرْضُ كِلَاهُمَا بِيَدِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۳) (مشق نمبر ۲۳)

(۱) يُزْرَعُ الْاَرُزُّ فِى الْاَرَاضِى الْهَضَبَةِ الَّتِى تَكْثُرُ فِيْهَا الْمِيَاهُ

دھان ان میدانی علاقوں میں بویا جاتا ہے جہاں پانی کی بہتات ہوتی ہے۔

(۲) اَلْجِبَالُ حُصُوْنٌ طَبِيْعِيَّةٌ لِلْبِلَادِ الَّتِى تُجَاوِرُهَا وَمِنْهَا تُنْحَتُ وَالْحِجَارَةُ الَّتِى تُسْتَعْمَلُ فِى الْبِنَاءِ۔

پہاڑ اپنے ہمسایہ ممالک کے قدرتی قلعے ہیں اور ان سے ایسی چٹانیں اور پتھر تراشے جاتے ہیں جن کو عمارت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) اَبَلَّ اَبِىْ مِنْ مَرَضِهِ الشَّدِيْدِ الَّذِىْ اَنْهَكَ قُوَاهُ وَاَضْنٰى جِسْمَهٗ

میرے والد اس سخت بیماری سے صحت مند ہو گئے جس نے ان کے قوی کو کمزور اور جسم کو دبلا کر دیا تھا۔

(۴) لَايَنْبَغِى لِلْعَاقِلِ اَنْ يَلْتَمِسَ مِنَ الدُّنْيَا غَيْرَ الْكَفَافِ الَّذِىْ يَدْفَعُ بِهِ الْاَذٰى عَنْ نَفْسِهٖ

عقل مند آدمی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ دنیا سے اس سے زیادہ روزی کی طلب کرے کہ جس سے وہ جان سے تکلیف کو دور کر سکے۔

(۵) اَلْكَرِيْمُ يَرَى الْمَوْتَ اَهْوَنَ مِنَ الْحَاجَةِ الَّتِى تُحَوِّجُ صَاحِبَهَا اِلَى الْمَسْئَلَةِ لَاسِيَّمَا مَسْأَلَةَ الْاَشِحَّاءِ

شریف آدمی موت کو زیادہ آسان سمجھتا ہے اس ضرورت سے جو کہ ضرورت مند کو مانگنے پر مجبور کر دے خاص کر ایسے سوال پر جو بخیل لوگوں سے کیا جائے۔

(۶) وَاشْكُرْ لِمُعَلِّمِكَ الَّذِى يَعْنِى بِتَعْلِيْمِكَ وَيَتْعَبُ فِى تَادِيْبِكَ لِتَصِيْرَ نَافِعًا لِاُمَّتِكَ وَخَادِمًا لِدِيْنِكَ وَوَطَنِكَ الَّذِى فِيْهِ نَشَاْتَ وَتَرَعْرَعْتَ۔

اور اپنے استاد کا شکریہ ادا کر جو تیری پڑھائی کا بندوبست کرتا ہے اور تجھے ادب سکھانے کی مشقت اٹھاتا ہے تا کہ تو اپنی قوم کے لئے مفید اور اپنے دین اور اپنے وطن کے لئے خادم ثابت ہو جس میں تو نے تربیت پائی اور پل کر جوان ہوا۔

(۷) اَفَرَاَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِى تَشْرَبُوْنَ۔ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ۔

بھلا دیکھو تو تم اس پانی کو جو تم پیتے ہو کیا تم نے اس کو بادل سے اتارا یا ہم اتارنے والے ہیں۔

(۸) اَفَرَاَيْتُمُ النَّارَ الَّتِى تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ

بھلا دیکھو تو اس آگ کو جو تم نکالتے ہو درخت سے کیا تم نے اس درخت کو پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔

(۹) لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِى سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

البتہ تحقیق اللہ نے نبی اور مہاجرین اور انصار پر مہربانی کی جنہوں نے اس کی

مشکل گھڑی میں پیروی کی۔

(۱۰) فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

پس وہ لوگ جو ایمان لائے اس کے ساتھ اور اس کو عزت دی اور اس کی مدد کی اور پیروی کی انہوں اس نور کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہ لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

(۱۱) فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَى الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى۔

پس ڈرایا میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے نہیں داخل ہوگا اس میں کوئی مگر وہ بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور بچا رہے گا اس سے وہ جو کہ بڑا متقی ہے۔ وہ جو کہ اپنا مال دیتا ہے تا کہ پاک ہو۔

(۱۲) قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا۔

پوچھ یہ بہتر ہے یا بہشت جاودانی جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے یہ ان کے عملوں کا بدلہ ہے اور رہنے کا ٹھکانا ہے۔

(۱۳) وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

اور نہیں بدلہ لیا گیا ان سے مگر یہ کہ وہ ایمان لائے اللہ پر جو کہ غالب ہے بزرگی والا ہے اس ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی۔

(۱۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَاْمُرُنَا؟ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ

الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْأَلُوْنَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَکُمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد لوگوں میں خود غرضی اور کچھ دوسرے امور ایسے ظاہر ہونگے جن کو تم پسند نہیں کرو گے۔ صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول آپ ہمیں اس وقت کے لئے کیا حکم فرماتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ جو تم پر حق ہو وہ ادا کرتے رہو اور جو تمہارا حق ہو اس کے لئے اللہ سے سوال کرتے رہو۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۴) (مشق نمبر ۲۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) وہ طلباء جو محنت سے جی چراتے ہیں اکثر امتحانات میں ناکام ہوتے ہیں۔

اَلطُّلَابُ الَّذِیْنَ یَتَکَاسَلُوْنَ فِی الْجُھْدِ یَتَسَاھَلُوْنَ فِی الْاِجْتِھَادِ یَرْسُبُوْنَ فِی الْاِمْتِحَانَاتِ الْکَثِیْرَۃِ

(۲) آج کے جلسہ میں ان طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کئے جائیں گے جو سالا امتحان میں اول آئے ہیں۔

یُقَسَّمُ الْجَوَائِزُ فِی حَفْلَۃِ الْیَوْمِ بَیْنَ الطُّلَّابِ الَّذِیْنَ نَجَحُوْا بِالشَّھَادَۃِ الْاُوْلٰی فِی الْاِخْتِبَارِ السَّنَوِیِّ۔

(۳) چھوٹے بچے بہت سی ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کے معنی سمجھنا دشوار ہیں۔

اَلْاَطْفَالُ الصَّغِیْرَۃُ کَثِیْرًا مَا یَرْتَکِبُوْنَ فَعْلَاتٍ یَصْعَبُ فَھْمُ مَعَانِیْھَا

(۴) محمود نے اپنی وہ جائیداد جو وراثت میں پائی تھی سستے داموں بیچ دی۔

بَاعَ مَحْمُوْدٌ اَمْلَاکَہُ الَّتِی مَلَکَھَا وِرَاثَۃً بِثَمَنٍ رَخِیْصَۃٍ۔

(۵) کل آپ جس ٹرین سے آئے اسی میں میں بھی سفر کر رہا تھا مگر راستہ بھر میں ہم میں سے کسی نے ایک دوسرے کو نہ دیکھا۔

اَلْقِطَارُ الَّذِی سَافَرْتُمْ فِیْهِ اَمْسِ كُنْتُ اَنَا مُسَافِرًا فِیْهِ اَیْضًا لٰكِنْ مَارَاٰی اَحَدٌ مِنَّا الْآخَرَ فِی طُوْلِ الطَّرِیْقِ۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر جس غار میں پناہ لی تھی وہ غار ثور کہلاتی ہے۔

اَلْغَارُ الَّذِی كَانَ اٰوٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَثْنَاءَ الْهِجْرَةِ یُقَالُ لَهٗ غَارُ ثُوْرٍ

(۷) اور وہ غار جس میں آپ نبوت سے پہلے عبادت کرتے تھے وہ غار حرا کے نام سے موسوم ہے۔

وَالْغَارُ الَّذِی كَانَ یَتَعَبَّدُ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْبِعْثَةِ مَوْسُوْمٌ بِاِسْمِ غَارِ حِرَاءَ۔

(۸) وہ دریا جس میں فرعون غرق کیا گیا بحر احمر ہے۔ لیکن کچھ لوگ غلطی سے اسے دریائے نیل سمجھتے ہیں۔

اَلنَّهْرُ الَّذِی اُغْرِقَ فِیْهِ فِرْعَوْنُ بَحْرُ الْاَحْمَرِ لٰكِنْ بَعْضُ النَّاسِ یَظُنُّوْنَهٗ خَطَأً بَحْرَ النِّیْلِ۔

(۹) وہ جگہ جہاں دریائے گنگا اور جمنا باہم ملتے ہیں ہندوؤں کے نزدیک متبرک مقام ہے۔

اَلْمَكَانُ الَّذِی یَلْتَقِی فِیْهِ كَنْكَا وَ جَمْنَا مَكَانٌ مَیْمُوْنٌ عِنْدَ الْهَنَادِكِ۔

(۱۰) جو جہاز کل تجارتی سامان لیکر بمبئی روانہ ہوا تھا راستہ میں ڈوب گیا۔

اَلْبَاخِرَةُ قَامَتْ مِنْ مِیْنَاءِ بَمْبَای بِبَضَائِعَ تِجَارِیَّةٍ غَرِقَتْ فِی الطَّرِیْقِ

(۱۱) انہیں حقارت سے نہ دیکھو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اسلامی ہند کی تاریخ آئندہ فخر کرے گی۔

لَاتَسْتَهِیْنُوْبِهِمْ فَهٰؤُلَآءِ هُمُ الَّذِیْنَ یَفْتَخِرُبِهِمْ تَارِیْخُ الْهِنْدِ

الْاِسْلَامِی فِی زَمَانِ الْآتِی۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۵) (مشق نمبر ۲۵)

الفاظ کی صحیح ترتیب قائم کریں پھر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(۱) الطبیب، تدخله، البیت، لایدخله، الشمس، الذی

(۲) اُصِیب، علی، لاتقس، فِی ماله، رجل، اَو أهله، وَعَیَالُهٗ

(۳) الشَبّاك، تجلسون، الهواء الفاسد، یصرف الذی، من الحجرات

(۴) یضرکم، فیها اوتنامون، التی لایهابون، علیها، التلامیذ، فی القرأة، الامتحان، الذین یجتهدون، ویواظبون۔

(۵) شکرنا، جمعت کثِیرًا، لاساتذتنا الکرام، الفرصة، السعیدة، الذین، من الاخوان و ذوی الفضل، اتاحوا لنا تلك، التی۔

(۶) اِنَّ الکعبة، ابراهیم، و اسمعیل، علیهما الصلوة والسلام، صنماً التی لعبادة اللّٰه وحده، ثلث مائةٍ و ستون بناها، فیها، کان۔

الفاظ کی ترتیب، اعراب کے ساتھ اور ترجمہ

(۱) اَلْبَیْتُ الَّذِیْ تَدْخُلُهُ الشَّمْسُ لَایَدْخُلُهُ الطَّبِیْبُ

وہ گھر جس میں سورج داخل ہوتا ہے (دھوپ آتی ہے) ڈاکٹر اس گھر میں نہیں داخل ہوتا۔

(۲) لَاتَقْسُ عَلٰی رَجُلٍ اُصِیْبَ فِی مَالِهٖ اَوْاَهْلِهٖ وَعِیَالِهٖ

تو ایسے شخص سے سنگ دلی کا برتاؤ نہ کر جو اپنے مال اور اہل وعیال کے صدمہ سے دوچار ہو۔

(۳) اَلشُّبَّاكُ یَصْرِفُ الْهَوَآءَ الْفَاسِدَ الَّذِیْ یَضُرُّکُمْ مِنَ الْحُجُرَاتِ الَّتِی تَجْلِسُوْنَ فِیْهَا اَوْتَنَامُوْنَ

کھڑکی ان کمروں سے اس خراب ہوا کو خارج کر دیتی ہے جن کمروں میں تم بیٹھتے ہو یا سوتے ہو۔

(۴) اَلتَّلَامِيْذُ الَّذِيْنَ يَجْتَهِدُوْنَ فِي الْقِرَاءَةِ وَيُوَاظِبُوْنَ عَلَيْهَا لَايَهَابُوْنَ الْاِمْتِحَانَ

جو شاگرد پڑھائی میں محنت کرتے ہیں اور اس پر دوام اختیار کرتے ہیں وہ امتحان سے نہیں گھبراتے۔

(۵) شَكَرْنَا لِاَسَاتِذَتِنَا الْكِرَامِ الَّذِيْنَ اَتَاحُوْا لَنَاتِلْكَ الْفُرْصَةَ السَّعِيْدَةَ الَّتِي جَمَعَتْ كَثِيْرًا مِنَ الْاِخْوَانِ وَذَوِي الْفَضْلِ

ہم اپنے معزز اساتذہ کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہم کو یہ مبارک موقع فراہم کیا کہ جس نے بہت سے احباب اور اصحاب فضل و کمال کو جمع کر دیا۔

(۶) اِنَّ الْكَعْبَةَ الَّتِي بَنَاهَا اِبْرَاهِيْمُ وَاِسْمَاعِيْلُ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ كَانَ فِيْهَا ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا

بے شک وہ کعبہ جس کو ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے بنایا اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کے لئے اس میں تین سو ساٹھ بت تھے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۶) (مشق نمبر ۲۶)

(۱) پانچ جملے ایسے لکھیں کہ جن میں "جملہ" کسی اسم نکرہ کی صفت ہو۔

(۱) لَقِيْتُ طَالِبَ كُلِّيَّةٍ لَايَقْدِرُ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِالْاِنْجِلِيْزِيَّه

میں ایک کالج کے ایسے طالبعلم سے ملا کہ جو انگریزی بولنے پر قادر نہیں تھا۔

(۲) فَقُلْتُ اَسَفًا عَلٰى طَالِبٍ يَبْذُلُ عُمْرَهٗ فِي جَوِّ الْاِنْجِلِيْزِيَة لٰكِنْ مَازَالَ غَيْرَ مَانُوْسٍ۔

پس میں نے کہا افسوس ہے ایسے طالب علم پر جس نے انگریزی کے ماحول میں

اپنی عمر گزار دی لیکن وہ بالکل مانوس نہ ہوا۔

(۳) قَالَ اِهْدِنِي عَلٰى كِتَابٍ يُمِدُّنِيْ وَيَنْفَعُنِيْ۔

اس نے کہا میری کسی ایسی کتاب پر رہنمائی کر جو میری مدد کرے اور مجھ کو نفع دے۔

(۴) قُلْتُ لَهٗ اَلْزِمِ الْعَتِيْقَ الْاِنْجِلِشْ الْكُتَيِّبَةَ فَاِنَّهَا رَسَالَةٌ سَهَّلَتْ تَمَارِيْنُهَا النُّطْقَ بِالْاِنْجِلِيْزِيَّةِ لِغَيْرِ النَّاطِقِيْنَ بِهَا

میں نے اس کو کہا تو عتیق انگلش رسالے کا مطالعہ کر بے شک وہ ایسا رسالہ ہے کہ انگلش نہ بولنے والے کے لئے اس کی مشقیں انگلش بولنا آسان کر دیتی ہیں۔

(۵) وَعَامِلٌ اَطْلَقَ اَلْسِنَةَ كَثِيْرٍ مِنَ الْخُرْسِ۔

اور یہ ایک ایسا محرک ہے جس نے بہت سے نہ بولنے والوں کی زبان چلا دی۔

(۲) پانچ جملے ایسے لکھیں کہ جس میں جملہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہو۔

(۱) وَبَعْدَ زَمَانٍ قَلِيْلٍ لَقِيْتُهٗ مَرَّةً ثَانِيَةً فَتَذَكَّرَ تِلْكَ الْجُمْلَةَ الَّتِيْ كَانَتْ جَرَتْ بَيْنَنَا۔

اور تھوڑی سی مدت کے بعد میں اس کو دوسری مرتبہ پھر ملا تو وہ جملہ جو ہمارے درمیان جاری ہوا تھا دوبارہ یاد آیا۔

(۲) فَرَحَّبَ لِيْ وَحَبَّذَ بِمَشْوَرَتِي الَّتِيْ كُنْتُ اَشَرْتُهَا عَلَيْهِ۔

اس نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے اس مشورے کی تعریف کی۔

(۳) وَقَالَ مُثْنِيًا عَلٰى مَشْوَرَتِيْ صَدِيْقِيَ الْعَزِيْزُ دَلَّلْتَنِيْ عَلٰى ضَالَّتِيَ الَّتِيْ كُنْتُ فِيْ اَثَرِهَا۔

اور میرے مشورے کی داد دیتے ہوئے بولا پیارے دوست آپ نے مجھے میری گمشدہ متاع کا پتہ دیا میں جس کی تلاش میں تھا۔

(۴) وَلَاشَكَّ اَنَّ هٰذَا هُوَ الْكِتَابُ الَّذِيْ حَلَّ مَشَاكِلَ الْاِنْشَاءِ الْاِنْجِلِيْزِيِّ حَقَّ الْحَلِّ۔

اور کوئی شک نہیں اس بات میں یہ وہ کتاب ہے کہ جس نے انگریزی ادب کی مشکلات کو حل کر دیا جیسا کہ ان کو حل کرنے کا حق تھا۔

(۵) فَقُلْتُ هَنِيْئًا لِلْجَادِّ الْوَاجِدِ بُغْيَتَهُ

پس میں نے کہا تلاش میں لگ کر محنت کرنے والے کو مبارک ہو۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

چوتھا سبق

مَفَاعِيْلُ خَمْسَةٍ

(پانچ مفعولوں کا بیان)

علماء نحو مفعول کو پانچ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں (۱) مفعول[1] (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہٗ (۴) مفعول فیہ اور (۵) مفعول مَعَہٗ، ان سب کی مفصل بحث آپ صرف ونحو کی کتابوں میں پڑھ چکے ہونگے تاہم ان میں سے مفعول مطلق، مفعول لہٗ اور مفعول فیہ کے متعلق چند باتیں آپ کے ذہن میں پھر سے تازہ کرنا چاہتے ہیں۔

مفعول مطلق:

اس اسم مصدر کو کہتے ہیں جو اپنے کسی مشتق فعل کے بعد کلام میں تاکید (زور) یا عدد یا نوعیت بیان کرنے کے لئے لایا جائے۔ دوسرے لفظوں میں مفعول مطلق اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے جو بعد میں مذکورہ بالا اعتراض میں سے کسی ایک غرض کے لئے لایا جاتا ہے جیسے جَرَى مَحْمُوْدٌ جَرْيًا (محمود دوڑا واقعی دوڑنا) وَثَبَ الْقِطُّ وُثُوْبَ الْأَسَدِ (بلی شیر کی طرح جھپٹی) اَكَلَ الْوَلَدُ اَكْلَتَيْنِ (لڑکے نے دومرتبہ کھایا)

اوپر کی تعریف اور مثالوں سے یہ امر واضح ہوا کہ مفعول مطلق کا استعمال تین

---

[1] [مفعول بہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ الحمار اس کی مشق وتمرین شروع کتاب سے ہوتی آئی ہے اور کافی ہو چکی ہے۔ رہا مفعول معہٗ تو اس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے اس مفعول سے پہلے واؤ معیت لکھا جاتا ہے جیسے اِذْهَبْ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلتے جاؤ یعنی دائیں بائیں نہ مڑنا اور جیسے جاء زَيْدٌ وَالْكُتُبَ (زید کتابوں کے ساتھ یا کتابیں لے کر آیا)]

معنوں میں ہوتا ہے (۱) تاکید (۲) نوعیت (۳) عدد۔

پہلی مثال تاکید کی ہے۔ جَرَی محمودٌ میں مخاطب کے لئے اس شبہ کا امکان تھا کہ محمود دوڑا نہیں بلکہ تیز چل کر آیا ہے۔ جسے الجری سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مگر جریًا کے اضافہ سے اس شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ حقیقی دوڑنا متعین ہو جاتا ہے۔ تاکید کا ترجمہ عموماً "بہت زیادہ" "خوب" "اچھی طرح" "واقعی" وغیرہ کے الفاظ سے کیا جاتا ہے مگر جہاں اس کا موقع نہ ہو صرف فعل کے ترجمے پر اکتفا کیا جائے ہر جگہ "بہت زیادہ" "خوب" وغیرہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں دراصل مضمون جملہ کی تاکید ہوتی ہے۔

دوسری مثال نوعیت کی ہے۔ وثب القط سے صرف یہ سمجھا جاتا ہے کہ "بلی جھپٹی" مگر وثوب الاسد بڑھانے سے ایک نئے معنیٰ کا اضافہ ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ بلی شیر کی طرح جھپٹی۔

تیسری مثال عدد کی ہے اس میں اکلتین بڑھانے سے جس نئے معنیٰ کا اضافہ ہوتا ہے وہ یہ کہ کھانے کا کام دو مرتبہ ہوا۔

مفعول مطلق جیسا کہ ہم نے ابھی بتایا کہ اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے لیکن کبھی خود مصدر مستعمل نہیں ہوتا ہے بلکہ کوئی دوسرا اس مصدر کا قائم مقام بن کر آتا ہے جس کو مفعول مطلق کا نام دے دیا جاتا ہے۔ قائم مقام ہونے کی وجہ سے وہ بھی منصوب ہی ہوتا ہے۔ ذیل میں اس کی صورتیں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) اس مصدر کا کوئی مترادف لفظ جیسے جَلَسَ محمودٌ قعودًا

(۲) اس مصدر کی کوئی صفت جیسے جری محمود سریعًا (یعنی جریاً سریعًا)

(۳) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کی نوعیت پر دلالت کرے جیسے رَجَعَ الجیش القھقریٰ یعنی رجوع القھقھری۔

(۴) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی عدد پر دلالت کرے جیسے ناکل فی الیوم مرتین (یعنی اکلتین)

(۵) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی آلہ پر دلالت کرے جیسے ضَرَبَ الولَدُ الْحِصَانَ سوطاً (ضربًا بالسوط)

(۶) لفظ "کل" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اقبل التلمیذ علی القراءۃ کُلَّ الْاِقْبَال۔

(۷) لفظ "بعض" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اجتهد محمود بعض الاجتهادِ

(۸) اسم اشارہ جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اَحْسَنْتُ اِلَیْهِ ذلك الاحسان

(۹) اسم ضمیر جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اَکْرَمْتُهٗ اِکْرَامًا لَاۤ اُکْرِمُهٗ اَحَدًا

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۷) (مشق نمبر ۲۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اَلْعَصَافِيْرُ تُشَقْشِقُ عَلَى الْاَشْجَار الْبَاسِقَة شَقْشَقَةً وتُغَرِّدُ عَلَيْهَا الطُّيُوْرُ تَغرِيْدًا حَسَنًا

چڑیاں بلند درختوں پر آواز سے چہچہاتی ہیں۔ اور دوسرے پرندے بھی ان پر خوب گاتے ہیں۔

(۲) اَلصِّلُّ حَيَّةٌ خَبِيْثَةٌ دَاهِيَةٌ قَدْ تَلْدَ غُ الْاِنْسَانَ لَدْغًا فَتَسْقِيَهٗ كَاْسَ الرَّدٰى

سیاہ سانپ ایک خبیث اور چالاک سانپ ہے کبھی انسان کو ایسا ڈنگ مارتا ہے کہ موت کا پیالہ پلا دیتا ہے۔

(۳) اَلدَّبَّابَةُ مِنَ الآلاتِ الْحَرَبِيَةِ الْجَدِيْدَةِ تَزْحَفُ عَلَى الْاَرْضِ زَحْفَ

السُّلَحْفَاتِ فَلَايَعُوْقُهَا وَهَادٌ وَلَاهِضَابٌ۔

ٹینک نئے جنگی ہتھیاروں میں سے ایک ہے جو زمین پر کچھوے کی طرح رینگتا ہے۔ نہ کوئی گڑھا اس کے راستے میں رکاوٹ بنتا ہے نہ کوئی ٹیلہ۔

(۴) اَرْضُ الْهِنْدِ الشِّمَالِيَّةِ تَكْثُرُفِيْهَا الْاَمْطَارُ كَثْرَةً لَايُقَاسُ بِهَا قِيَاسًا فِي اَرْضٍ لَاتَجُوْدُ عَلَيْهَا السَّمَآءُ اِلَّا قَلِيْلاً

شمالی ہندوستان کی سرزمین پر اتنی زیادہ بارشیں ہوتی ہیں کہ اس پر کسی زمین کو قیاس نہیں کیا جا سکتا جس پر آسمان نہ برستا ہو مگر تھوڑا۔

(۵) تَثُوْرُ الْبَرَاكِيْنَ فِي بَعْضِ الْجِهَاتِ ثَوْرَانًا شَدِيْدًا فَتَهْدِمُ الْمَنَازِلَ هَدْمًا وَتَدُكُّ الْمَبَانِيَ دَكًّا وَتَقْذِفُ النِّيْرَانَ قَذْفًا مُسْتَمِرًّا۔

بعض اطراف میں آتش فشاں پہاڑ اس طاقت سے پھٹتے ہیں کہ مکانوں کو بالکل گرا دیتے ہیں اور عمارتوں کو نیست و نابود کر دیتے ہیں اور لگاتار شعلے پھینکتے ہیں۔

(۶) رَأَيْتُ فَتًى مُكْتَمِلَ الشَّبَابِ قَدْدَاسَتْهُ سَيَّارَةٌ مُسْرِعَةٌ فَصَرَخَ صَرْخَةً عَالِيَةً اَحْدَثَتْ فِي النُّفُوْسِ هَلَعًا۔

میں نے ایک مکمل شباب والے جوان کو دیکھا کہ جس کو ایک تیز رفتار موٹر نے کچل کر روند ڈالا اس نے ایسی طاقتور چیخ ماری جس نے دلوں میں بے چینی پیدا کر دی۔

(۷) اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ مَطَرًا غَزِيْرًا سَالَتْ بِهِ الْاَوْدِيَةُ وَالشَّوَارِعُ وَامْتَلَأَتِ الْحُفَرُ وَالْاَبَارُامْتِلَاءً وَفَاضَتِ الْاَنْهَارُ فَيْضَانًا عَظِيْمًا فَطَمَّ الْوَادِي عَلَى الْقُرٰى وَبَلَغَ السَّيْلُ الزُّبٰى وَجَعَلَ النَّاسُ يَخَافُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ خَوْفًا شَدِيْدًا۔

آسمان ایسا موسلا دھار برسا کہ جس سے نالے اور سڑکیں بہنے لگیں۔ گڑھے اور

کنوئیں پوری طرح بھر گئے۔ نہروں میں بڑی طغیانی آئی وادی بستیوں پر چڑھ گئی اور سیلاب بلند ٹیلوں تک پہنچ گیا لوگ اپنی جانوں اور مالوں پر سخت اندیشہ کرنے لگے۔

(۸) مَنْ اَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوْرًا

جو شخص آخرت کا طلبگار ہو اس میں اتنی کوشش کرے جتنی اسے ضرورت ہے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے۔

(۹) مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔

ایمان والوں میں کتنے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے اس پر وعدہ کیا تھا تو ان میں سے بعض اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ منتظر ہیں۔ انہوں نے اپنی بات کو ذرا نہ بھولا۔

(۱۰) وَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَا هَا تَدْمِيْرًا۔

اور جب ہمارا ارادہ کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ہو تو وہاں کے آسودہ حال لوگوں کو برائی پر مقرر کر دیا تو وہ نافرمانیاں کرتے رہے پھر اس پر عذاب کا حکم ثابت ہو گیا اور ہم نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔

(۱۱) وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِىْ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا

اور یہ کافر اس بستی پر بھی گزر چکے ہیں جس پر بری طرح سے بارش برسائی گئی تھی کیا وہ اس کو نہیں دیکھتے ہوں گے بلکہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کی امید نہیں

رکھتے تھے۔

(۱۲) وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَاتَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا۔

اور آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو اڑا کر بکھیر دے گا اور زمین کو بالکل برابر کر دے گا جس میں نہ تو کجی دیکھو گے نہ ٹیلا۔

(۱۳) اِذْ جَآؤُكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذَا زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا. هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا۔

جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل خوف کے مارے گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طریقے سے ہلائے گئے۔

(۱۴) فَلَاوَرَبِّكَ لَايُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَايَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

تیرے رب کی قسم یہ لوگ جب تم کو اپنے باہر جھگڑوں میں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کرو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو بخوشی تسلیم کریں تب تک مومن نہیں ہونگے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۸) (مشق نمبر ۲۸)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) کل رات خوب بارش ہوئی کھیت اور تالاب سب بھر گئے کسان خوش خوش نظر آنے لگے۔

نَزَلَ مَطَرٌ فِي الْبَارِحَةَ مَطَرًا غَزِيْرًا فَامْتَلَأَتِ الْحُقُوْلُ وَالْغُدْرُ وَظَلَّ الْفَلَّاحُوْنَ فَرْحَانِيْنَ مُبْتَهِجِيْنَ۔

(۲) اس سال ہمارے مدرسہ ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا میں نے اس میں دو تقریریں کیں ایک اردو میں اور دوسری عربی میں۔

اِنْعَقَدَتْ فِي مَدْرَسَتِنَا فِي السَّنَةِ الْجَارِيَةِ حَفْلَةٌ رَائِعَةٌ خَطَبْتُ فِيْهَا خُطْبَتَيْنِ خُطْبَةً بِالْاُرْدِيَّةِ وَخُطْبَةً بِالْعَرَبِيَّةِ۔

(۳) آج رات کو دس بجے کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا مگر جب ہم باہر نکلے تو کوئی نہیں تھا۔

قَرَعَ اَحَدٌ الْبَابَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ قَرْعًا عِنْدَ سَاعَةِ الْعَشَرِ لٰكِنْ لَمَّا خَرَجْنَا مَاكَانَ اَحَدٌ مَوْجُوْدًا

(۴) ایک دفعہ ہم شکار کے لئے گئے جیسے ہی ہم پہنچے ہمارے سامنے سے ایک ہرن تیزی کے ساتھ بھاگا میں نے ایک فائر کیا اور وہ زمین پر ڈھیر ہوگیا۔

خَرَجْنَا مَرَّةً لِلْاِصْطِيَادِ فَحَالَمَا وَصَلْنَا اِلَى الْغَابَةِ هَرَبَ اَمَامَنَا غَزَالٌ هَرْبًا سَرِيْعًا اَطْلَقْتُ عَلَيْهِ طَلْقًا فَإِذَا هِيَ جُثَّةٌ بَارِدَةٌ عَلَى الْاَرْضِ۔

(۵) بچھو ایک موذی جانور ہے۔ یہ ہے تو ذرا سا مگر جب کسی کو ڈنک مارتا ہے تو بے چین ہی کر دیتا ہے۔ پھر وہ بے چارہ سانپ کے ڈسے ہوئے آدمی کی طرح تڑپتا ہے اور کسی طرح قرار نہیں پاتا۔

اَلْعَقْرَبُ حَيَوَانٌ مُؤْذِيٌّ وَهُوَ صَغِيْرٌ جِدًّا لٰكِنَّهُ اِذَا لَدَغَ اَحَدًا فَضَجَّرَهُ فَهُوَ يَضْطَرِبُ كَمَلْدُوْغِ ثُعْبَانَ وَلَا يَسْتَقِرُّ فِي اَيِّ حَالَةٍ قَرَارًا۔

(۶) ہوائی جہاز پرندوں کی طرح ہوا میں اڑتا ہے چیل کی طرح فضا میں منڈلاتا ہے دشمنوں کے ملک پر بم برساتا ہے اور آن کی آن میں اس کو جلا کر خاکستر کر دیتا

ہے۔

اَلطَّیَّارَةُ تَطِیْرُ فی الْهَوَآءِ کَطُیُوْرٍ وتُعَلِّقُ/ تَقِفُ فِی الْجَوِّ وَقْفَ الْحَدَاةِ تَرْمِی الْقَنَابِلَ عَلٰی دَوْلَةِ الْاَعْدَاءِ وتُحْرِقُهَا فِی لَمْحَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

(۷) مغربی قومیں دشمنوں کے ملک پر خونخوار بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہیں۔ بوڑھے بچے اور کمزور سب کو ایک طرف سے ختم کرتی جاتی ہیں اور ان میں سے کسی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتیں۔

اَلْاَقْوَامُ الْغَرْبِیَّةُ تُغِیْرُ عَلٰی بِلَادِ الْاَعْدَاءِ اَغَارَةَ الذِّئبِ۔ الذِّئَابِ یُفْنُوْنَ الْکُلَّ مِنَ الشُّیُوْخِ وَالْاَطْفَالِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنْ طَرْفٍ وَاحِدٍ وَلَا یُمَیِّزُوْنَ بَیْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ تَمْیِیْزًا۔

(۸) یہ ہیں وہ لوگ جو اسلام پر خونخواری کا الزام رکھتے ہیں اور دل میں ذرا نہیں شرماتے۔

هٰؤُلَاءِ النَّاسُ الَّذِیْنَ یَتَّهِمُوْنَ عَلَی الْاِسْلَامِ بِالْبَرْبَرِیَّةِ وَلَا یَخْجَلُوْنَ فِی قُلُوْبِهِمْ / اَنْفُسِهِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا۔

(۹) جس نے کہا ہے سچ کہا ہے کہ آج کا انسان پرندوں کی طرح ہوا میں اڑنے لگا۔ مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے لگا مگر انسان کی طرح اس کو زمین پر چلنا نہ آیا۔

مَنْ قَالَ فَصَدَقَ اِنَّ اِنْسَانَ الْیَوْمِ/اِنْسَانَ وَقْتِ الْحَاضِرِ یَطِیْرُ فِی الْهَوَاءِ طَیْرَانَ الطُّیُوْرِ وَلٰکِنْ لَمْ یَتَعَلَّمْ مَشْیًا/ سَیْرًا عَلَی الْاَرْضِ

(۱۰) مغرب کے مقلدین مغربی تہذیب کے بڑے دل دادہ ہیں ان کی عورتیں بھی مغربی قوموں کی طرح لباس پہننے لگیں۔ کوا چلا ہنس کی چال اپنی (چال) بھی بھول گیا۔

مُقَلِّدُوْ الْمَغْرِبِ مُوْلِعُوْنَ حَضَارَةَ الْمَغْرِبِ وَنِسَاؤُهُمْ یَلْبَسْنَ مَلَابِسَ

الْمُغْرِبِ۔ مَشَى الْغُرَابُ مَشْيَةَ الْحَجَلَةِ فَنَسِيَ مَشْيَتَهُ۔

التَّمْرِيْنُ (۲۹) (مشق نمبر ۲۹)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) عَنَى اَبِي اَعْظَمَ عَنَايَةٍ بِتَعْلِيْمِي وَنَشَّأَنِي اَحْسَنَ تَنْشِئَةً وَزَوَّدَنِي بِكَثِيْرٍ مِنْ نَصَائِحِهِ الثَّمِيْنَةِ۔

میرے والد نے میری تعلیم پر توجہ دی اور میری بہت اچھی تربیت کی اور مجھے بہت قیمتی نصیحتوں کا ذخیرہ/ زادراہ دیا۔

(۲) مَرِضْتُ اَنَا ثَلَاثًا كُلَّمَا مَرِضْتُ خَافَتْ عَلَيَّ اُمِّي شَدِيْدًا وَفَاضَتْ عَيْنَاهَا دُمُوْعًا۔

میں تین دفعہ بیمار ہوا میں جس وقت بھی بیمار ہوا میری والدہ مجھ پر بہت خوفزدہ ہو گئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

(۳) ضَرَبَ الْوَلَدُ الْقَاسِي كَلْبَهُ بِعَصًا فَغَضِبَ الْكَلْبُ اَشَدَّ الْغَضَبِ وَعَضَّهُ بِاَنْيَابِهِ الْحَادَةِ عَضًّا اَسَالَ مِنْهُ الدَّمَ۔

بے رحم لڑکے نے اپنے کتے کو چھڑی سے مارا تو پس کتا سخت غصہ میں ہوا اور اس کو اپنے تیز نوکیلے دانتوں سے کاٹا اور اس سے خون بہایا۔

(۴) اَلرِّيَاضَةُ الْبَدَنِيَّةُ تَزِيْدُ الْاَعْصَابَ وَالْعَضَلَاتِ قُوَّةً فَعَلَى الْاِنْسَانِ اَنْ يَعْنِيَ بِهَا كُلَّ الْعِنَايَةِ وَيَحْسُنُ بِهِ اَنْ يَمْشِيَ فِي الْحُقُوْلِ الْخَضْرَاءِ كَثِيْرًا۔ وَاَنْ يَسْبَحَ فِي الْاَنْهَارِ عَوْمًا۔ وَاَنْ يَمْتَطِيَ صَهَوَاتِ الْخَيْلِ رُكُوْبًا وَاَنْ يَشْتَغِلَ فِي حَدِيْقَتِهِ اَوْفِي الزِّرَاعَةِ ثَلَاثًا اَوْمَرَّتَيْنِ فِي الْاُسْبُوْعِ۔

جسمانی ورزش اعصاب اور عضلات کو طاقت کرتی ہے پس انسان پر ضروری ہے

کہ اس کا پورا خیال رکھے اور اس پر تمام تر توجہ مرکوز رکھے اور اس کے لیے اچھا یہ ہے کہ وہ سرسبز کھیتوں میں سیر کرے اور یہ کہ نہروں میں خوب تیراکی کرے اور گھوڑوں کی پیٹھ پر سواری کرے اور ہفتہ میں دو یا تین مرتبہ باغ یا کھیت میں مشغولیت اختیار کرے۔

(۵) اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا، عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَابْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى ان يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا۔

اپنے دوست سے دوستی رکھنے میں میانہ روی اختیار کر ہوسکتا ہے کہ وہ کسی روز تیرا دشمن بن جائے (تیرا راز فاش کردے) اپنے دشمن سے بھی دشمنی رکھنے میں اعتدال رکھ ہوسکتا ہے کہ کسی دن تیرا دوست ہو جائے۔

(۶) وَجَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَاِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْا تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے آتا ہے کہ آپؐ اپنی ذات و صفات کے لحاظ سے شان والے تھے غیروں کی نظروں میں بھی بڑے مرتبے والے تھے آپؐ کا رخ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا جب آپؐ چلتے تھے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور اور آگے کو جھک کر چلتے قدم زمین پر آہستہ پڑتا تھا۔

(۷) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔

اور اللہ کے بندے وہ ہیں کہ جو زمین پر آہستہ رفتار میں چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں۔

(۸) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ۔

اے ایمان والو! تم سے وہ لوگ اجازت لیا کریں تین مرتبہ جو کہ تمہارے غلام ہیں اور باندیاں اور وہ بچے جو کہ بلوغت کو نہیں پہنچے۔

(۹) فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً۔

پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو سلام کیا کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت والا اور پاکیزہ تحفہ ہے۔

(۱۰) وَقَضَيْنَا اِلٰى بَنِىْ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا

اور ہم نے کہہ دیا کتاب میں بنی اسرائیل کو کہ تم دو دفعہ فساد مچاؤ گے زمین میں اور بڑی بغاوت سرکشی کرو گے۔

(۱۱) لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا۔

نہ ڈال (کر) تو اپنے ہاتھوں کو اپنی گردن میں بندھا ہوا اور نہ پھیلا اس کو پوری طرح پھیلانا پھر تو ملامت زدہ محسور ہو کر بیٹھ جائے۔

(۱۲) وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ

اور ہرگز استطاعت نہیں رکھتے تم یہ کہ عدل کرو تو عورتوں کے درمیان اور اگر تم تمنا کرو تو پس تم نہ مائل ہو ؤ ایک طرف کہ دوسری کو چھوڑ دو تم مثل لٹکی ہوئی کے۔

(۱۳) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ

كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِيْنَ

ہم بیان کرتے ہیں تجھ پر اس سے اچھے قصے (واقعات) بسبب اس کے کہ وحی کیا ہم نے تیری طرف یہ قرآن اگر چہ تھے تم اس پہلے بے خبر لوگوں میں سے۔

(۱۴) قَالَ اللّٰهُ اِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّا اُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بے شک میں ضرور تم پر دستر خوان اتارنے والا ہوں پھر جس شخص نے تم میں سے ناشکری کی بس بے شک میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔

(۱۵) قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً لَئِنْ اَنْجَانَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ۔

آپ کہہ دیجئے کہ کون ہے جو تم کو خشکی اور تری میں اندھیروں سے نجات دیتا ہے پکارتے ہو تم اس کو آہ وزاری اور نیازمندی (خفیہ طریقے) کے ساتھ اگر ہم کو نجات دے دے اللہ اس سے البتہ ضرور ہم شکر ادا کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۰) (مشق نمبر ۳۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) آپ کا گرامی نامہ ملا (مجھے) حد درجہ مسرت ہوئی، میں نے کئی بار اسے پڑھا اور ہر بار ایک نئی مسرت حاصل ہوئی۔

وَصَلَتْنِيْ رِسَالَتُكَ فَفَرِحْتُ غَايَةَ الْفَرْحَةِ قَرَأْتُهٗ مِرَارًا وَسُرِرْتُ كُلَّ مَرَّةٍ فَرْحَةً جَدِيْدَةً۔

(۲) آج کل میں لکھنے پڑھنے میں بہت زیادہ مشغول ہوں اور اس میں پوری محنت صرف کر رہا ہوں۔

فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ اَنَا مُشْتَغِلٌ فِي حُصُوْلِ التَّعْلِيْمِ وَالْكِتَابَةِ اَشَدُّ اِشْتِغَالاً وبَاذِلٌ فِيْهَا مَجْهُوْدِيْ

(۳) میرے استاذ مجھ سے حد درجہ محبت کرتے ہیں میں بھی ان کا اتنا احترام کرتا ہوں کہ اتنا احترام کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔

يُحِبُّنِيْ اَسَاتِذَتِيْ حُبًّا لَا اِنْتِهَاءَ لَهٗ وَاَنَا اُكْرِمُهُمْ اَيْضًا اِكْرَامًا لَّا اُكْرِمُهٗ اَحَدًا

(۴) محمود نے ایک مرتبہ گھر آنے کی دعوت دی پھر اس نے وہ اصرار کیا کہ بس۔

دَعَانِيْ مَحْمُوْدٌ اِلٰى بَيْتِهٖ ثُمَّ اَصَرَّ اِصْرَارًا جِدًّا۔

(۵) حامد اپنے ساتھیوں کو رات بھر اچھے قصے سناتا رہا۔ پھر وہ فجر پڑھ کر ایسے سوئے کہ دوپہر ہوگئی۔

مَازَالَ حَامِدٌ يَقُصُّ عَلٰى اَصْدِقَائِهٖ قِصَصًا حَسَنَةً تَمَامَ اللَّيْلِ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ نَامُوْا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتّٰى جَاءَ عَلَيْهِمُ الظُّهْرُ۔

(۶) کسی ایسے باپ کیلئے جس کے کئی بیٹے ہوں مناسب نہیں کہ وہ اپنے کسی ایک ہی بیٹے کی طرف پورے طور پر مائل ہو جائے۔

لَا يَنْبَغِيْ لِاَيِّ اَبٍ لَهٗ اَبْنَاءٌ اَنْ يَمِيْلَ اِلٰى اَحَدِ الْاَبْنَاءِ كُلَّ الْمَيْلِ۔

(۷) میرے گھر کی دیوار پر دو چور چڑھ آئے کچھ نیند میں سو چکا تھا جلد ہی آنکھ کھل گئی میں نے اپنی بندوق سنبھالی اور ہوا میں دو فائر کئے فائر کی آواز سے وہ کچھ ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے اسلحہ بھی چھوڑ بھاگے۔

تَصَعَّدَ عَلٰى حَائِطِ مَنْزِلِيْ سَارِقَانِ وَقَدْ كُنْتُ نِمْتُ قَلِيْلاً فَاسْتَيْقَظْتُ سَرِيْعًا وَتَحَمَّلْتُ بَنْدُوْ قِيَتِيْ فَاَطْلَقْتُ اِطْلَاقَيْنِ فِي الْجَوِّ فَاُذْهِشَا بِصَوْتِ الْاِطْلَاقِ جَرَيَا تَارِكَيْنِ اَسْلِحَتَهُمَا۔

(۸) ہم نے ایک ماہر شکاری کو دیکھا اس نے ایک نیل گائے کو ایک ایسا تیر مارا جو سینے کو چھید کر پار نکل گیا۔
رَأَیْنا صَیَّادًا حَاذِقًا قَدْ رَمٰی بَقَرَةً وَحْشِیَّةً رَمْیًا شَقَّ صَدْرَهَا وَمَرَقَ۔

(۹) ہم لوگ دن میں صرف دو مرتبہ کھاتے ہیں مگر چھوٹے بچے دن بھر میں کئی مرتبہ کھاتے ہیں
نَحْنُ نَطْعَمُ فِي الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ لٰکِنَّ الْأَطْفَالَ الصِّغَارَ یَطْعُمُوْنَ فِي الْیَوْمِ مِرَارًا۔

(۱۰) یہی وہ زمانہ ہے کہ میرے والد نے وفات پائی۔ وہ سخت بیمار ہوئے میں نے علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی پوری کوشش صرف کر دی کہ کسی طرح شفایاب ہو جائیں ایک مرتبہ افاقہ ہوا تو ہم لوگوں کو ان کی صحت کی کچھ کچھ توقع ہو چلی مگر اس کے بعد پھر مرض بہت شدید ہو گیا اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔

(۱۱) ایک مرتبہ میں ایک شدید خطرہ سے دوچار ہوا میں نے دیکھا کہ ایک دیوہیکل ڈاکو ایک تاجر کو قتل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ تاجر زور زور سے چیخ رہا تھا میں اس کی مدد کے لئے دوڑا ڈاکو نے مجھے ایک کڑی نظر سے دیکھا پھر شیر کی گرج بادل کی طرح کڑکا اور یکبارگی مجھ پر ٹوٹ پڑا میں نے اسے ایک زور کا دھکا دیا پھر ایک گھونسہ رسید کیا وہ کچھ پیچھے ہٹا پھر میری طرف بڑھا اب وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے خنجر نکال لیا میں نے بھی اپنی تلوار کھینچ لی۔ تلوار بجلی کی طرح چمکی اور ایک ہی وار میں اس کا کام تمام ہو گیا۔ دیکھا تو وہ خون میں لت پت ہے۔ تاجر نے میرا ہاتھ چوم لیا۔ میں نے اللہ کا بڑا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک بڑے دشمن سے نجات بخشی۔
مَرَّةً وَاحِدَةً خَاطَرْتُ مُخَاطَرَةً رَأَیْتُ قَاطِعَ الطَّرِیْقِ قَوِیَّ الْجُثَّةِ یَتَفَكَّرُ

فِی قَتْلِ تَاجِرٍ وَالتَّاجِرُ یَصِیْحُ صَیْحَةً فَبَادَرْتُ لِاِغَاثَتِهٖ فَاَوَّلًا شَزَرَنِیْ النَّهَّابُ شَزْرًا ثُمَّ زَأَرَ زَأْرًا الْاَسَدِ وَرَعَدَ رَعْدَ السَّحَابِ وَهَجَمَ عَلَیَّ دَفْعَةً فَدَفَعْتُهٗ دَفْعًا ثُمَّ وَكَزْتُهٗ وَكْزًا فَتَاَخَّرَ قَلِیْلًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلَیَّ وَكَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَقْتُلَنِیْ اَیْضًا فَجَرَّدَ الْخَنْجَرَ وَسَلَلْتُ سَیْفِیْ اَیْضًا وَلَمَعَ السَّیْفُ لَمَعَانَ الْبَرْقِ فَضَرَبْتُهٗ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَضَتْ عَلٰی حَیَاتِهٖ رَأَیْتُهٗ فَاِذَا هُوَ مُتَلَوِّثٌ بِالدَّمِ اِسْتَلَمَ التَّاجِرُ یَدِیْ فَشَكَرْتُ اللّٰهَ شُكْرًا عَلٰی اَنْ نَجَّانَا مِنْ عَدُوٍّ كَبِیْرٍ۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

(پانچواں سبق)

مفعول لہٗ

مفعول لہٗ ایک ایسا اسم منصوب ہے جو فعل کے وقوع کا سبب وعلت بتاتا ہے۔ جیسے سَافَرَ مَحْمُوْدٌ طَلَبًا لِلْعِلْمِ (محمود نے طلب علم کے لئے سفر کیا) تَصَدَّقْتُ علی الْفُقَرَآءِ اَمْلَاءً فِی الثَّوَابِ (میں نے محتاجوں میں ثواب کی امید میں صدقہ کیا)۔

علت بیان کرنے کے لئے عربی میں دو طریقے ہیں۔ ایک مفعول لہٗ جیسے اوپر کی مثال میں دوسرے یہ کہ لام سببیہ کے ذریعے فعل کے وقوع کی علت بیان کی جائے جیسے سَافَرْتُ لِطَلَبِ الْعِلْمِ لِاَنْ اَطْلُبَ الْعِلْمَ / لِاَطْلُبَ الْعِلْمَ۔ جہاں مفعول لہٗ کا موقع نہ ہو وہاں ضروری ہو جاتا ہے کہ اسی لام سببیہ کے ذریعے علت بیان کی جائے۔

مفعول لہٗ اسم مصدر ہوتا ہے اور منصوب ہوتا ہے۔ کسی اسم کو مفعول لہٗ بنانے کے لئے حسب ذیل امور کا لحاظ کیا جانا ضروری ہے۔

(۱) سب سے پہلے یہ کہ وہ مصدر ہو۔

(۲) دوسرے یہ کہ وہ علت ہی بیان کرنے کے لئے لایا گیا ہو۔

(۳) تیسرے یہ کہ فعل اور اس مصدر کے حدث (وقوع) کا زمانہ ایک ہو۔

(۴) چوتھے یہ کہ فعل اور اس مصدر کا فاعل ایک ہو۔

یہ چاروں شرطیں بیک وقت پائی جانی چاہئیں ورنہ ان شرطوں میں سے ایک بھی اگر مفقود ہو جائے تو وہ اسم مفعول لہٗ نہیں بن سکتا ایسی صورت میں لام سببیہ ہی علت بیان کرنے کے لئے لایا جاتا ہے جیسا کہ ہم ابھی اوپر بتا چکے ہیں حسب ذیل مثالوں پر

غور کیجئے۔

(۱) جِئْتُكَ لِلْكُتُبِ: یہاں پہلی شرط یعنی مصدریت مفقود ہے۔

(۲) جِئْتُكَ كُوْبًا: یہاں دوسری شرط (یعنی تعلیل) مفقود ہے اگر چہ رکوبا مصدر ہے۔

(۳) جِئْتُكَ لِلْسَفَرِ غَدًا: یہاں تیسری شرط یعنی اتحاد زمانہ مفقود ہے۔ اگر چہ مصدریت وتعلیل پائی جاتی ہے۔

(۴) جِئْتُكَ لِاَمْرِكَ اِيَّایَ: یہاں چوتھی شرط (یعنی اتحاد فاعل) مفقود ہے کیونکہ جئتك کا فاعل (تُ) ضمیر متکلم ہے۔ اور مصدر کا فاعل (کَ) ضمیر مخاطب ہے۔

التَّمْرِيْنُ (۳۱) (مشق نمبر ۳۱)

ترجمہ کریں اور اعراب کریں۔

فائدہ:

جس اسم پر لام سببیہ جو حرف جار ہوتا ہے داخل ہو جائے تو نحو کی اصطلاح میں اسے ''مفعول لہ'' نہیں کہتے بلکہ جار مجرور سے مل کر فعل کے متعلق ہو جاتا ہے۔

(۱) اِذَا اَتَتْ مِن صَدِيْقِكَ زَلَّةٌ فَتَجَاوَزْ عَنْ هَفْوَتِهِ اِبْقَاءً عَلٰى مَوَدَّتِهِ وَرَغْبَةً فِي اِصْلَاحِهِ۔

جب تیرے ساتھی / دوست سے کوئی خطاء سرزد ہو جائے تو اس کی دوستی کو باقی رکھنے کیلئے اس کی اصلاح کی طرف توجہ میں اس کی لغزش سے درگزر کر۔

(۲) اَلْجَبَانُ اِذَا رَاٰى ذُعْرًا طَارَ لُبُّهٗ فَزَعًا وَجَبَتْ نَفْسُهٗ هَلَعًا وَكَادَ يَهْلِكُ جَزَعًا۔

بزدل آدمی جب کوئی ڈر یا خوف کی بات دیکھتا ہے تو اس کی عقل گھبراہٹ کی وجہ

سے پرواز کر جاتی ہے، پریشان ہو کر گر پڑتا ہے اور بے صبری میں مرنے کو آتا ہے۔

(۳) لَاتُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ اِلٰى غَدٍ اِعْتِمَادًا عَلٰى نَفْسِكَ وَثِقَةً بِقُدْرَتِكَ وَاتِّكَالًا عَلٰى صِحَّتِكَ۔

آج کا کام کل پر مت ڈال اپنی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے اور طاقت پر اطمینان رکھتے ہوئے اور صحت پر یقین/توکل کرتے ہوئے۔

(۴) لَاتُبَذِّرْ مَالَكَ وَلَا تَبْعَثْ بِهٖ عَبَثًا مُجَاوَرَةً لِلْاَغْنِيَاءِ فِيْ مَلَابِسِهِمُ الْاَنِيْقَةِ وَقُصُوْرِهِمُ الشَّامِخَةِ

مت فضول خرچ کر اپنے مال کو اور نہ ہی بے فائدہ خرچ کر مالدار لوگوں کی برابری کرنے کے لئے ان کے صاف لباسوں اور ان کے اونچے محلات کو دیکھ کر۔

(۵) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّوْغِلُ فِيْ نَفَقَاتِ الْعُرْسِ وَالزِّيْنَةِ حُبًّا فِي الظُّهُوْرِ الْكَاذِبِ وَذَالِكَ قَدادّٰى بِكَثِيْرٍ مِنَ الْبُيُوْتِ الْعَامِرَةِ اِلَى الْخَرَابِ

اور لوگوں میں سے بعض حد سے بڑھ جاتے ہیں جھوٹی نمود و نمائش کے لئے شادی بیاہ زیب و زینت کے تصرفات میں اور اس ناپسندیدہ رسم نے بہت سے ہنستے بستے گھروں کو اجڑنے تک پہنچا دیا۔

(۶) اَلْمُجِدُّوْنَ تَمْنَحُهُمُ الْحُكُوْمَاتُ اَوْسِمَةً وَجَوَائِزَ اِعْتِرَافًا بِفَضْلِهِمْ وَحَثًّا لِغَيْرِهِمْ عَلَى الْاِقْتِدَاءِ بِهِمْ۔

محنت کرنے والوں کو حکومتیں کے ان کمال محنت کے اعتراف کے طور پر دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دینے/ابھارنے کے لئے اعزازی تمغات اور انعامات عنایت فرماتی ہے۔

(۷) لَابُدَّ لِلنَّاجِحِيْنَ مِنَ الطَّلَبَةِ اَنْ يُكَافَئُوْا بِالْجَوَائِزِ تَشْجِيْعًا لَهُمْ وَتَشْوِيْقًا لِلْآخِرِيْنَ۔

ضروری ہے کہ کامیابی حاصل کرنے والے طالب علموں کو ان کا حوصلہ بڑھانے اور دوسروں کو شوق دلانے کے لئے انعامات کے ساتھ نیک بدلہ دیا جائے۔

(۸) يَخْرُجُ النَّاسُ اِلٰى شَوَاطِئِ الْاَنْهَارِ وَالْحُقُوْلِ الْخَضْرَآءِ تَرْوِيْحًا لِاَنْفُسِهِمْ عَنْ عَنَاءِ الْاَشْغَالِ، وَيُهْرَعُوْنَ اِلَى الْاَشْجَارِ الْبَاسِقَةِ لِيَتَمَتَّعُوْا بِظِلِّهَا الظَّلِيْلِ وَهَوَائِهَا الْعَلِيْلِ، فَاِذَا هَبَّتْ عَلَيْهِمُ الرِّيْحُ تَرٰى اَغْصَانَهَا تَهْتَزُّ فَرَحًا اَوْرَاقُهَا تَصْفِقُ طَرَبًا وَالزُّرُوْعَ تَتَمَايَلُ اِفْنَانُهَا عَجَبًا تَمَايُلَ النَّشْوَانِ، فَيَكُوْنُ مَنْظَرًا بَهِيْجًا۔

لوگ نہروں کے کناروں اور سرسبز کھیتوں کی جانب اپنے آپ کو تھکاوٹ سے راحت پہنچانے کیلئے نکلتے ہیں اور اونچے درختوں کی طرف تیزی سے چلتے ہیں تا کہ ان کے گھنے سائے اور ہلکی نرم ہوا سے فائدہ اٹھائیں۔ پس جب ان پر ہوا چلتی ہے تو ان کی شاخوں کو تو دیکھے گا کہ خوشی سے جھومتی ہیں۔ اور ان کے پتے مستی میں تالیاں بجاتے ہیں اور کھیتوں کی شاخیں مستی سے بھرپور آدمی کی طرح جھومتی ہیں۔ پس ایک روح کو سکون دینے والا منظر ہوتا ہے۔

(۹) لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً كَبِيْرًا۔

اپنی اولاد نہ قتل کرو اپنی مفلسی کے ڈر کی وجہ سے ہم ہی ان کو رزق دیتے ہیں اور تم کو بے شک ان کا قتل کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

(۱۰) قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوْا۔ مَارَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْضَلُّوْا وَمَاكَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۔

تحقیق وہ لوگ نقصان میں پڑ گئے جنہوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی و بے علمی کی وجہ سے قتل کر دیا اور حرام کر دیا اس رزق کو جو اللہ نے دیا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے تحقیق وہ گمراہ ہو گئے اور نہیں ہیں وہ ہدایت پانے والے۔

(۱۱) قُلْ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۔

فرما دیجئے کہ اگر ہو جاؤ تم میرے پروردگار کے خزانوں کے مالک تو تم روک لیتے خرچ ہو جانے کے خوف سے اور انسان بہت تنگ دل ہے۔

(۱۲) وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ، فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

اور مثال ان لوگوں کی کہ جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو ثابت قدم رکھنے کے لئے یہ اس باغ کی طرح ہے جو اونچی جگہ پر ہو اور جب اس پر مینہ پڑے تو دگنا پھل لائے اور اگر مینہ نہ پڑے تو پھوار ہی سہی اور اللہ دیکھ رہا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔

(۱۳) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا

پس (اے پیغمبر) شاید کہ تم اپنے نفس کو ان کی وجہ سے رنجیدہ کر کے ہلاک کر ڈالو گے اگر یہ لوگ اس کلام پر ایمان نہ لائیں۔

(۱۴) تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

جدا رہتے ہیں ان کے پہلو بچھونوں سے پکارتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو خوف

اور امید سے اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے ان کو رزق دیا کوئی جی نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ بدلہ ہے اس چیز (ان عملوں) کا جو وہ کرتے تھے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۲) (مشق نمبر۳۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) جب اس نے اپنی کامیابی کی خبر سنی تو مارے خوشی کے اس کا چہرہ گلاب سا کھل گیا۔

لَمَّا سَمِعَ خَبَرَ فَوْزِهٖ تَهَلَّلَ وَجْهُهٗ بِشْرًا فَرَحًا۔

(۲) محمود کو میں نے جب اس کے قصور پر سرزنش کی تو شرم سے اس نے اپنی گردن جھکالی۔

لَمَّا زَجَرْتُ مَحْمُوْدًا عَلٰى تَقْصِيْرِهٖ فَاسْتَسْلَمَ رَأْسَهٗ حَيَاءً۔

(۳) تھانیدار نے جب مجرم کو ڈانٹنا شروع کیا تو ڈر کی وجہ سے اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

لَمَّا شَرَعَ رَئِيْسُ الشُّرْطَةِ يَزْجُرُ الْمُجْرِمَ تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ فَرَقًا

(۴) مجرمین کی سرکوبی کے لئے تادیبی کارروائی ضروری ہے۔ قصاص کی بھی یہی مصلحت ہے۔

يَجِبُ التَّادِيْبُ كَبْتًا لِلْمُجْرِمِيْنَ وَهٰذِهٖ هِيَ حِكْمَةُ الْقِصَاصِ۔

(۵) راحت پسندی کی خاطر اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرو۔ وقت بڑی قیمتی شی ہے۔

لَاتُضَيِّعُوْا وَقْتَكُمُ الْعَزِيْزَ كَسْلًا فَإِنَّ الْوَقْتَ شَيْءٌ ثَمِيْنَةٌ جِدًّا

(۶) جب کسی مریض کے پاس اس کی عیادت کے لئے جاؤ تو زیادہ دیر تک مت بیٹھو۔ مبادا کہ وہ اُکتا جائے۔

إِذَا ذَهَبْتُمْ لِعِيَادَةِ مَرِيْضٍ لَاتَجْلِسُوْا عِنْدَهُ طَوِيْلاً يُمْكِنُ اَنْ يَضْجَرَ۔

(۷) اہل ثروت نام ونمود کی خاطر بے دریغ دولت صَرف کرتے ہیں اور پانی کی طرح روپے بہاتے ہیں۔

يَصْرِفُ الْاَغْنِيَاءُ اَمْوَالَهُمْ سُمْعَةً بِغَيْرِ اِحْتِيَاطٍ وَيُنْفِقُوْنَ النُّقُوْدَ الرُّوْبِيَةَ يَمِيْنًا وَشِمَالاً۔

(۸) عرب سخاوت میں بہت مشہور تھے اپنے مہمانوں کی ضیافت میں اپنی سواری کے اونٹ تک ذبح کر ڈالتے تھے۔

كَانَتْ اَهْلُ الْعَرَبِ مَشْهُوْرِيْنَ فِي جُوْدِهِمْ وَكَرَمِهِمْ حَتّٰى اَنَّهُمْ كَانُوْا يُذَبِّحُوْنَ جِمَالَ رَاحِلَتِهِمْ ضِيَافَةً لِّضُيُوْفِهِمْ۔

(۹) مگر عربوں میں دوسری طرف کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو فقر کے ڈر سے بچوں کو مار ڈالتے تھے اور اس سے بھی کر ان کی قساوت یہ تھی کہ لڑکیوں کو عار کی وجہ سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔

لٰكِنَّ فِي الطَّرْفِ الآخَرِ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْعَرَبِ اَيْضًا كَانُوْا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ / اَطْفَالَهُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ بَلْ كَانَ فَوْقَ ذَالِكَ مِنْ قَسَاوَتِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَئِدُوْنَ بَنَاتِهِمْ عَارًا۔

(۱۰) وہ صحابہ کرامؓ ہی تھے کہ جنہوں نے اعلاء کلمہ حق کی خاطر اور دین کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

اُوْلٰئِكَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ الَّذِيْنَ ضَحُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ اِعْلَاءً لِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَرَفْعًا لِّدِيْنِهٖ۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

(چھٹا سبق)

مفعول فیہ (ظرف زمان وظرف مکان)

مفعول فیہ:

وہ اسم منصوب ہے جس سے کسی فعل کے وقوع کا وقت یا جگہ معلوم ہو جیسے جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (میں درخت کے نیچے بیٹھا) اور سِرْتُ لَيْلاً (میں رات کے وقت چلا) ان مثالوں میں "تحت اور لیلاً" مفعول فیہ ہیں۔

مفعول فیہ درحقیقت ظرف زمان اور ظرف مکان کا دوسرا نام ہے ظرف زمان سے مراد وقت اور زمانہ ہے اور ظرف مکان سے جگہ اور مقام۔ پس ہر وہ وقت (زمان) اور ہر وہ جگہ (مکان) جس میں کسی فعل کے وقوع کا ذکر ہو۔ نحو کی اصطلاح میں مفعول فیہ کہلاتا ہے۔ بشرطیکہ اس سے پہلے حرف جار (نہ ہو جیسے اوپر کی دوسری مثال میں لیلاً مفعول فیہ ہے مگر سرت فی اللیل میں اللیل کو مفعول فیہ نہیں کہتے۔

ظرف زمان:

خواہ مختص و معین ہو، خواہ مبہم ہو اور غیر معین ہو دونوں صورتوں میں ظرفیت کی بناء پر مفعول فیہ بن سکتا ہے۔ جیسے سَافَرْتُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ مگر ظرف مکان کے صرف وہی اسماء مفعول فیہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن کا شمار ظروف مبہمہ میں ہوتا ہے جسے اسماء جہات ستہ (فوق، تحت، قدم، خلف، یمینا، شمالاً) اور اسماء مساحت جیسے فرسخا، میاً، بریدًا وغیرہ اسی طرح اسمائے ظروف مشتقہ جیسے ذَهَبْتُ مَذْهَبَ خالِدٍ اور جَلَسْتُ مَجْلِسَ الْأُسْتَاذِ وغیرہ مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کا عامل خود اسی

مادہ سے ہو جیسے مذکورہ دونوں مثالوں میں، اس کے برعکس مثلاً ذَهَبْتُ مَجْلِسَ الْأُسْتَاذِ کہنا درست نہیں کیوں کہ مجلس کا عامل (ذَهَبْتُ) اس مادہ سے نہیں ہے۔

رہے ظرف مکان کے وہ اسماء جن سے کوئی محدود مخصوص جگہ مراد ہو جیسے مسجد، مدرسہ، گھر، بازار، شہر وغیرہ، تو ظرفیت کی بناء پر یہ منصوب نہیں ہو سکتے اور نہ ان کا نام مفعول فیہ رکھا جا سکتا ہے۔ بلکہ ان کے پہلے حرف ظرفیت "في" کا لانا ضروری ہوتا ہے۔ صلَّيْتُ في المسجد، اقمتُ فِي السوقِ، اور جلست فِي الدَّارِ وغیرہ اس کے برخلاف صليتُ المسجد، اقمت السوق اور جلست الدار صحیح نہیں ہے۔ ہاں البتہ دَخَلْتُ کے باب میں کثرت استعمال کی وجہ سے توسعًا یہ بات جائز رکھی گئی کہ اس کا استعمال "في" اور في کے بغیر دونوں طرح صحیح ہے۔ جیسے دخلت في المسجد و في الدار اور دخلت المسجد، والدارَ وغیرہ۔

ذیل میں چند اسمائے ظروف لکھے جاتے ہیں، ان کو زبانی یا لکھ کر جملوں میں استعمال کریں۔

لَيْلاً، نهارًا، ساعةً، سنةً، شهرًا، اسبوعا، دقيقةً، صباحًا، مساءً، فجرًا، ضحىً، غدوةً، عشيةً، بكرةً، اصيلاً، ظهرًا، عشاءً، عصرًا، ظهيرةً، اَمْسِ، غدًا، برهةً، هنيهةً، زمنًا، حينًا، عامًا، دهرًا، ابدًا، دائماً، قَطُّ، عَوْضُ، اوَّلُ، قبلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، خَلِفُ، امام، وراء، تلقاءِ، تجاه، ازاء، حذاء، يميناً، شمالاً۔

خط کشیدہ الفاظ جن کا شمار ظروف مبھمہ میں ہوتا ہے کسی اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے اور منصوب پڑھے جاتے ہیں۔ مگر کبھی ان کا مضاف محذوف ہوتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے تو ایسی صورت میں یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قبلُ ومِنْ بَعْدُ لیکن اگر مضاف الیہ محذوف نہ ہو یا محذوف ہو مگر دل میں مقصود نہ ہو تو

دونوں صورتوں میں معرب پڑھے جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں جیسے جَلَسْتُ فَوْقَ الکرسی اور جئتُ اوّلاً یاأفْعَلُ هٰذا اوّلاً، پہلی مثال میں مضاف الیہ محذوف نہیں ہے اور آخر کی دونوں مثالوں میں محذوف ہے مگر مقصود نہیں ہے "اَمْسِ" کل گزشتہ کے معنی میں آتا ہے اور کسرہ پر مبنی ہوتا ہے مگر اَمْسِ پر اگر الف لام (ال) داخل کر دیا جائے تو مطلق زمانہ ماضی کے معنی میں ہو جاتا ہے جیسے ابھی کل کی بات ہے کہ بِالْاَمْسِ کَانَ کذَاو کذَا۔

قَطُّ اور عَوضُ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں اور ہمیشہ نفی کے بعد آتے ہیں۔ قَطُّ زمانہ ماضی کے لئے اور عَوضُ زمانہ مستقبل کے لئے آتا ہے۔ جیسے مافَعَلْتُ هٰذَا قَطُّ اور لَاأَفْعَلُ هٰذَا عَوْضُ۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۳) (مشق نمبر ۳۳)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) يَظْهَرُ قُرْصُ الشَّمْسِ صَبَاحًا مِنَ جِهَةِ الشَّرْقِ بَعْدَ الْفَجْرِ بِنَحْوِ سَاعَةٍ فَيَذْهِبُ وَحْشَةَ اللَّيْلِ وَيَمْلأُ الْكَوْنَ حَرْكَةً وَّنَشَاطًا۔

صبح کے ایک گھنٹہ بعد سورج کی ٹکیہ مشرق کی طرف سے ظاہر ہوتی ہے اور رات کی وحشت چلی جاتی ہے اور بھر دیتی ہے جہان کو حرکت اور چستی کے اعتبار سے۔

(۲) وَالشَّمْسُ تَخْتَفِيْ مَسَاءً عِنْدَ الْأُفُقِ الْغَرْبِيِّ فَيَظْهَرُ الشَّفَقُ وَيَنْشُرُ الظَّلَامُ اَجْنِحَتَهٗ عَلَى الدُّنْيَا شَرْقًا وَغَرْبًا۔

اور سورج شام کے وقت مغرب کے افق میں چھپ جاتا ہے، پس شفق ظاہر ہوتا ہے اور تاریکی شرقاً غرباً دنیا میں اپنے پر پھیلا لیتی ہے۔

(۳) وَالْقَمَرُ كَوْكَبٌ مُسْتَدِيْرٌ سَيَّارٌ يَكْسِبُ ضَوْءَهٗ مِنَ الشَّمْسِ فَيُنِيْرُ الْاَرْضَ لَيْلاً۔

اور چاند ایک ایسا ستارہ ہے کہ جو گردش کرنے والا سیارہ ہے وہ اپنی روشنی سورج سے حاصل کرتا ہے اور زمین کو رات کے وقت منور کر دیتا ہے۔

(۴) وَيُصَابُ الْقَمَرُ بِالْخُسُوْفِ اَحْيَانًا فَيَنْطَفِئُ نُوْرُهٗ وَيَحْمَرُّ قُرْصُهٗ فَتَعْبَسُ الدُّنْيَا وَيَعُمُّهَا الظَّلَامُ وَيَبْقِي ذَالِكَ بَعْضَ الْاَحَايِيْنَ سَاعَاتٍ۔

اور چاند کو بعض اوقات گرہن لگ جاتا ہے پس اس کا نور ختم ہو کر بجھ جاتا ہے اور اس کی ٹکیہ سرخ ہو جاتی ہے لہٰذا دنیا پریشان ہو جاتی ہے، اور اس پر عام اندھیرا چھا جاتا ہے اور بعض اوقات گھنٹوں یہ حال رہتا ہے۔

(۵) وَالنُّجُوْمُ حُلْيَةُ السَّمَآءِ وَزِيْنَتُهَا لَيْلاً وَهِيَ كَثِيْرَةٌ لَايُمْكِنُ عَدُّهَا۔

اور ستارے رات کے وقت آسمان کا زیور اور زینت ہیں اور وہ اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار کرنا ممکن نہیں۔

(۶) تُغْلَقُ الْمَدَارِسُ صَيْفًا لِاَنَّ الْحَرَّ يُخْمِلُ الْجِسْمَ وَالذِّهْنَ وَيُسْعِفُ الطُّلَّابَ وَيُقْلِقُهُمْ لَيْلاً وَنَهَارًا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الدَّرْسَ وَالْمُطَالَعَةَ۔

مدارس (سکول) گرمیوں میں بند ہو جاتے ہیں اس لئے کہ گرمی جسم کو اور ذہن کو سست کر دیتی ہے اور طالب علموں کو پریشان کرتی ہے اور ان کو شب و روز مضطرب رکھتی ہے پس وہ سبق پڑھنے اور مطالعے کی قدرت نہیں رکھ سکتے۔

(۷) تُرَشُّ الشَّوَارِعُ الْمُدُنُ كُلَّ يَوْمٍ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَتُضَاءُ بِالْمَصَابِيْحِ الْكَهُرْبَائِيَّةِ لَيْلاً۔

شہروں کی شاہراہوں پر ہر روز صبح اور شام کے وقت پانی کا چھڑکا کیا جاتا ہے اور رات کے وقت ان کو بجلی کے بلبوں سے روشن کیا جاتا ہے۔

(۸) ذَهَبْتُ اَمْسِ مَعَ وَالِدِيْ اِلَى الْحَقْلِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَمَشَيْنَا سَاعَةً۔ حَوْلَ الزُّرُوْعِ ثُمَّ جَلَسْنَا تَحْتَ شَجَرَةٍ بَاسِقَةٍ عَلٰى ضِفَّةِ النَّهْرِ وَكُنَّا نَسْمَعُ

خَرِيْرَ الْمِيَاهِ تَحْتَ اَقْدَامِنَا وَالطُّيُوْرُ فَوْقَنَا تَشْدُوْ عَلَى الْغُصُوْنِ الْعَالِيَةِ فَرَاقَنِي ذَالِكَ الْمَنْظَرُ الْبَهِيْجُ، فَبَقِيْتُ بُرْهَةً اَمْتَعُ النَّفْسَ بِتِلْكَ الْمُشَاهَدَةِ السَّاحِرَةِ وَنُقَلِّبُ الطَّرْفَ بَيْنَ مَنَاظِرِ الزَّرْعِ الْاَخْضَرِ ثُمَّ قُمْتُ مَعَ اَبِي وَعِدْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ قُبَيْلِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

میں گزشتہ روز اپنے باپ کے ساتھ میدان کی جانب گیا اور ایک گھنٹہ تک ہم کھیتوں کے اردگرد پیدل چلتے رہے پھر نہر کے کنارے ایک اونچے پیڑ کے نیچے بیٹھ گئے۔ اور ہم اپنے پاؤں کے نیچے پانی بہنے کی آواز سنتے رہے اور پرندے ہمارے سروں کے اوپر اونچی شاخوں پر گا رہے تھے۔ پس یہ دل کو لبھانے والا نظارہ مجھے بہت اچھا لگا اور اس لئے میں دیر تک اس حیرت انگیز منظر سے اپنے دل کو لطف اندوز کرتا رہا اور سرسبز کھیت کی جانب ہم نظر گھماتے رہے پھر میں اپنے والد کے ساتھ اٹھا اور ہم سورج ڈوبنے سے ذرا پہلے گھر لوٹ آئے۔

(۹) تَرْجُوْا النَّجَاةَ وَلَمْ تَسْلُكْ مَسَالِكَهَا اِنَّ السَّفِيْنَةَ لَا تَجْرِي عَلَى الْيُبْسِ۔

تو نجات کی امید رکھتا ہے اور اس کے راستوں پر نہیں چلتا بے شک کشتی خشکی پر نہیں چلتی۔

(۱۰) لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ۔

کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین روز سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرے۔

(۱۱) سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى۔

پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اردگرد کو ہم نے برکت دی تا کہ دکھائیں ہم اس کو اپنی بڑی

نشانیاں۔

(۱۲) وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ، سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِينَ۔

اور بنائے تھے ہم نے ان کے درمیان اور بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی دیہات جو سامنے نظر آتے تھے اور ان میں آنے جانے کا اندازہ مقرر کر دیا تاکہ دن رات بے خوف وخطر چلتے رہو۔

(۱۳) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِينَ تُظْهِرُونَ۔

پس پاک ہے وہ ذات کہ جس وقت تم شام کرتے ہو اور جس وقت تم صبح کرتے ہو اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمینوں میں کو سپہ پہر کو جب تم ظہر کرتے ہو۔

(۱۴) يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا۔

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ کو بہت زیادہ اور تسبیح کرو اس کی صبح و شام۔

(۱۵) وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ

اور کسی چیز کی نسبت ہرگز ہرگز نہ کہو کہ میں اسے کل کر دوں گا مگر یہ کہ اگر نے چاہا تو۔

اَلتَّمْرِينُ (۳۴) (مشق نمبر ۳۴)

(۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں اور دن میں اس کے فضل (رزق) کی تلاش میں ادھر ادھر نکل جاتے ہیں۔

يَسْهَرُ عِبَادُ اللّٰهِ الصَّالِحُونَ لَيْلًا وَيَنْتَشِرُونَ نَهَارًا هُنَا وَهُنَاكَ اِبْتِغَاءَ

لِفَضْلِهِ۔

(۲) اہل ثروت موسم گرما میں ''شملہ'' یا ''مسوری'' کا سفر کرتے ہیں اور مئی و جون کے دو مہینے وہاں گزارتے تھے۔

يُسَافِرُ اَهْلُ الثَّرْوَةِ صَيْفًا اِلٰى شَمْلَةَ، اَوْاِلٰى مَسُورِى وَيَعِيشُوْنَ هُنَاكَ شَهْرَى مَايُوْ وَيُوْنِيُوْ۔

(۳) آج شام کو میں اپنے باغ میں ایک گھنٹہ ٹہلتا رہا پھر سورج غروب ہونے سے پہلے گھر لوٹ آیا۔

تَمَشَّيْتُ مَسَاءَ الْيَوْمِ فِي بُسْتَانِي سَاعَةً ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى مَنْزِلِي قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

(۴) میں ہر روز صبح و شام ٹہلا کرتا ہوں صبح کو صاف ہوا میں ٹہلنا صحت کے لئے مفید ہے۔

تَمَشَّيْتُ كُلَّ يَوْمٍ صَبَاحًا وَمَسَاءً فَاِنَّ التَّمَشِّى صَبَاحًا فِي الْهَوَاءِ النَّقِيِّ مُفِيْدٌ لِلصِّحَةِ۔

(۵) ہریل اور فاختے اونچے اونچے درختوں کے اوپر اپنے گھونسلے بناتے ہیں اور شاہین پہاڑوں پر اپنا بسیرا کرتے ہیں۔

اَلْحَمَامَاتُ الْوُرْقَاءُ وَالْيَمَامَاتُ تُعَشِّشُ اَوْكَارَهَا عَلَى الْاَشْجَارِ الشَّامِخَةِ وَالْبَازُ/ الْعُقَابُ/ الصَّقْرُ يَبِيْتُ عَلَى الْجِبَالِ۔

(۶) چمگادڑ رات میں نکلتے ہیں اور دن میں چھپے رہتے ہیں اس لئے کہ دن کی روشنی میں انہیں دکھائی نہیں دیتا۔

اَلْخَفَافِيْشُ تَخْرُجُ لَيْلاً وَّ تَخْتَفِيْ نَهَارًا لِاَنَّهَا تَعْشٰى فِي ضَوْءِ النَّهَارِ

(۷) چیونٹیاں موسم گرما میں اپنے رزق کا سامان مہیا کرتی ہیں تا کہ جاڑے اور

برسات کے موسم میں راحت اٹھائیں۔

اَلنَّمْلُ تَتَزَوَّدُ بِقُوْتِهَا صَيْفًا لِتَسْتَرِيْحَ شِتَاءً وَّ مَطَرًا۔

(۸) میرے گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا خوبصورت باغ ہے۔میں ہر روز اس میں دو گھنٹے کام کرتا ہوں۔

اَمَامَ بَيْتِي بُسْتَانٌ رَائِعٌ اَشْتَغِلُ فِيْهَا كُلَّ يَوْمٍ سَاعَتَيْنِ۔

(۹) میں اس بات پر قادر ہوں کہ مسلسل دو راتیں جاگ سکوں۔

اَنَا اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ اَسْهَرَ لَيْلَتَيْنِ مُتَوَالِيَتَيْنِ۔

(۱۰) کسان اور مزدور دن بھر کام کرتے ہیں۔مگر رات کو وہ آرام کے ساتھ میٹھی نیند سوتے ہیں۔

اَلْحُرَّاثُ وَالْعُمَّالُ يَعْمَلُوْنَ طُوْلَ النَّهَارِ لٰكِنَّهُمْ يَنَامُوْنَ لَيْلاً نَوْمًا عَذْبًا بِرَاحَةٍ

(۱۱) ریلوے اور ڈاک کے محکموں میں رات دن کام رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے وہ کام جو ایک دن میں پورے ہوتے ہیں کئی کئی دن میں پورے ہوں۔

فِي مَاتَبِ السِّكَّةِ الْحَدِيْدِيَةِ وَالْبَرِيْدِ يَسْتَمِرُّ الْعَمَلُ لَيْلاً وَّنَهَارًا اِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَاَشْغَالُنَا الَّتِي تَتَاَدّٰى فِي يَوْمٍ تَكْتَمِلُ فِي اَيَّامٍ عَدِيْدَةٍ۔

(۱۲) میرے گاؤں کا محل وقوع بہت ہی اچھا ہے۔مشرق میں ایک صاف و شفاف چشمہ بہتا ہے اور مغرب میں خوبصورت جھیل واقع ہے۔شمال میں ہرے بھرے کھیت ہیں اور جنوب میں گھنے باغات اور پارک ہیں۔

مَوْقِعُ قَرْيَتِي طَيِّبٌ جِدًّا فَتَجْرِي عَيْنٌ صَافِيَةٌ شَرْقًا مِنْهَا وَيَقَعُ غَدِيْرٌ جَمِيْلٌ غَرْبًا وَالْحُقُوْلُ الْخَضْرَآءُ شِمَالاً وَالْحَدَائِقُ الْغَنَّاءُ

وَالْمُتَنَزَّهَاتُ جُنُوبًا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۵) (مشق نمبر ۳۵)

رِحْلَةٌ مَدْرَسِيَّةٌ

(ایک معلوماتی سفر)

سَافَرْتُ مَرَّةً اِلَى دِهْلِي فِي فِرْقَةٍ مِنْ طَلَبَةِ دَارِ الْعُلُوْمِ، فَتَوَجَّهْنَا اِلَى آكِرَه لِمُشَاهِدَةِ "التَّاج مَحَلْ" فَلَمَّا وَصَلْنَا اِلَى "تُوْنْدَلَه" لَيْلاً نَزَلْنَا مِنَ الْقِطَارِ وَجَلَسْنَا بُرْهَةً عَلَى الرَّصِيْفِ نَنْتَظِرُ الْقِطَارَ الَّذِيْ يُوْصِلُنَا اِلَى آكِرَه فَجَاءَ الْقِطَارُ وَسَارَبِنَا سَاعَةً حَتّٰى وَصَلْنَا اِلَيْهَا فَجْرًا فَبَحَثْنَا اَوَّلاً عَنِ الْمَاءِ فَتَوَضَّأنَا وَصَلَّيْنَا الْفَجْرَ ۔ وَبَعْدَ الصَّلٰوةِ اِسْتَلْقَيْنَا عَلٰى ظُهُوْرِنَا لِنَسْتَرِيْحَ سَاعَةً وَقَدْ كَانَ كُلٌّ مِّنَّا فِي حَاجَةٍ اِلَى النَّوْمِ بَعْدَمَا سَهِرَ اللَّيْلَ كُلَّهُ فَغَلَبَنَا النَّوْمُ وَلَمْ نَسْتَيْقِظْ اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ فَقُمْنَا مِنَ الْفِرَاشِ وَاَكَلْنَا غَدَاءَنَا ضُحًى ثُمَّ اَخَذْنَا الطَّرِيْقَ اِلَى التَّاجِ محل" حَتّٰى وَصَلْنَا اِلَيْهِ ظُهْرًا۔

ایک مرتبہ میں نے دارالعلوم کے طلباء کی ایک جماعت کی معیت میں دھلی کی طرف سفر کیا۔ تاج محل دیکھنے کیلئے ہم نے آگرہ کا رخ کیا جب ہم رات کو تو ندلہ پہنچے تو ریل گاڑی سے اترے اور اس ریل کے انتظار میں جو ہمیں آگرہ پہنچا دے ہم تھوڑی دیر پلیٹ فارم پر بیٹھے پس ریل گاڑی آگئی اور ہمیں لے کر ایک گھنٹہ تک چلتی رہی حتیٰ کہ ہم فجر کے وقت آگرہ پہنچ گئے۔ سب سے پہلے ہم کو پانی کی تلاش ہوئی ہم نے وضو کیا اور فجر کی نماز ادا کی نماز کے بعد ہم چت لیٹ گئے کہ ایک گھنٹہ آرام کرلیں ساری رات جاگنے کے بعد ہم میں سے ہر ایک کو نیند کی احتیاجی تھی۔ لہٰذا لیٹتے ہی ہم پر نیند کا غلبہ ہوگیا اور تین گھنٹے بعد ہی ہم نیند سے بیدار ہوئے۔ ہم بستر سے اٹھے اور ہم نے چاشت کے وقت صبح

کا کھانا کھایا پھر تاج محل کی راہ لی یہاں تک کہ ہم وہاں ظہر کے وقت پہنچے۔

وَقَدْ كُنَّا قَرَأْنَا عَنْهُ مِنْ قَبْلُ فِي كُتُبِ التَّارِيْخِ أَنَّهُ آيَةٌ فِي الْبِنَاءِ وَالْهِنْدِيَةِ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ وَجَدْنَاهُ أَجْمَلَ مِمَّا تَمَثَّلْنَا إِنَّهَا دُرَّةٌ يَتِيْمَةٌ تَفْتَخِرُ بِهَا الْهِنْدُ وَحَقٌّ لَهَا الْفَخْرُ إِنْ كَانَ الْفَخْرُ حَقًّا۔ وَقَفْنَا أَمَامَهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَدُرْنَا حَوْلَهُ نَتَعَجَّبُ مِنْ حُسْنِ بِنَائِهِ وَبَهْجَتِهِ وَصَفَائِهِ ثُمَّ صَعِدْنَا فَوْقَ إِحْدٰى مَنَارَاتِهِ فَرَأَيْنَا "جَمْنَا" يَجْرِيْ تَحْتَهُ فَجَلَسْنَا طَوِيْلاً نُفَكِّرُ فِي عَظَمَةِ الْقُدَمَاءِ وَهِمَمِهِمْ ثُمَّ ذَهَبْتُ كُلَّ مَذْهَبٍ فِي الْفِكْرِ وَجَعَلْتُ أُفَكِّرُ فِي مُلُوْكِ الْهِنْدِ وَإِسْرَافِهِمْ فِي الْأَبْنِيَةِ وَالْقُصُوْرِ الشَّامِخَةِ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَوْ أَنْفَقَ هٰذَا الْمَلِكُ عَلٰى بِنَاءِ مَدْرَسَةٍ بَدَلَ هٰذِهِ الْمَقْبَرَةِ وَوَقَفَ لَهَا هٰذِهِ الْأَمْوَالَ الطَّائِلَةَ لَكَانَ لَهُ ذُخْرًا فِي الْآخِرَةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ بِنَاءَهُ قَدْ تَمَّ فِي ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَكَانَ يَعْمَلُ فِيْهِ عِشْرُوْنَ أَلْفَ صَانِعٍ وَيُقَدَّرُ أَنَّهُ أَنْفَقَ فِي تَشْيِيْدِهٖ مَا يُنَيِّفُ عَلٰى ثَلَاثَةِ مَلَايِيْنَ مِنَ الْجُنَيْهَاتِ۔

اور تاج محل کے متعلق ہم پہلے سے تاریخی کتابوں میں پڑھ چکے تھے کہ وہ فن تعمیر اور انجینئر کا ایک نمونہ ہے۔ جب ہم نے اس کو دیکھا تو ہم اس کو اپنے تصور سے بڑھ کر زیادہ حسین پایا۔ بے شک وہ فن تعمیر میں یکتائے روزگار ہے۔ ہندوستان اس پر نازاں ہے۔ اگر فخر کرنا برحق ہوتا تو ہندوستان کو اس پر بجا طور پر فخر کرنے کا حق حاصل تھا۔ ہم اس کے سامنے ٹھہرے پیچھے کھڑے رہے۔ آس پاس گھومے اس کے حسن تعمیر حسن و جمال اور نکھار پر تعجب کرتے رہے۔ پھر ہم اس کے ایک مینار پر چڑھے اور جمنا کو اس کے نیچے بہتے ہوئے دیکھا اور ہم دیر تک بیٹھے اگلے لوگوں کی قدر و عظمت اور ان کے بلند حوصلوں کے متعلق سوچتے رہے۔ پھر میں پوری طرح سوچ میں غرق ہو گیا۔ سلاطین ہند، عمارات اور پر شکوہ محلات کے معاملہ میں ان کی شاہ خرچیوں کے متعلق سوچتا رہا اور

دل میں یہ کہا کہ یہ بادشاہ اگر اس مقبرہ کی بجائے کسی مدرسے کی تعمیر پر یہ فائدہ مند مال خرچ کرتا اور اسی مدرسے کے لئے انہیں وقف کر دیتا تو یہ اس کے لئے سرمایہ آخرت ہوتا میں نے سنا ہے کہ اس کی تعمیر 23 برس میں پایۂ تکمیل کو پہنچی اور اس میں بیس ہزار کاریگر کام کرتے رہے اور اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس تعمیر میں تین کروڑ سے زائد اشرفیاں خرچ ہوئیں۔

وَمَا زِلْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَجَاذَبُ اَطْرَافَ الْحَدِيْثِ بِهٰذَا الْمَوْضُوْعِ حَتّٰى خَفَتَتْ حَرَارَةُ الشَّمْسِ عَصْرًا فَقُمْنَا وَرَجَعْنَا عَلَى الْاَقْدَامِ فَوَصَلْنَا اِلَى الْمُحَطَّةِ مَسَاءً فَاشْتَرَيْنَا التَّذَاكِرَ وَرَكِبْنَا الْقِطَارَ وَوَصَلْنَا اِلٰى "تو ندله" وَمِنْ تو ندله اِلٰى دِهْلِيْ، صَبَاحَ الْغَدِ۔

اور اس موضوع پر ہم مسلسل مذاکرہ کرتے رہے اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتے رہے۔ حتیٰ کہ عصر کے وقت سورج کی حرارت ماند پڑ گئی لہٰذا ہم اٹھے اور پیدل لوٹ کر شام کو اسٹیشن پر پہنچے ٹکٹیں خریدیں اور ہم گاڑی پر سوار ہوئے اور ہم تو ندلہ پہنچے اور تو ندلہ سے اگلی صبح ہم دہلی پہنچ گئے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۶) (مشق نمبر ۳۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

رِحْلَةٌ مَدْرَسِيَّةٌ

(ایک تعلیمی سفر)

دوسرے دن ہم صبح کو دہلی پہنچے دہلی میں ہمارا قیام ایک ہفتہ تک رہا۔ وہاں ہم نے آثارِ قدیمہ اور تاریخی مقامات کی خوب سیر کی ایک روز ہم قطب مینار بھی گئے مینارہ قطب الدین وہاں سے کافی دور تھا ہم نے ایک پوری بس کرایہ پر لے لی۔ عصر سے پہلے

ہم لوگ بس پر سوار ہوئے اور وہ ہم کو لے کر آہستہ آہستہ قطب مینار کی طرف چلی ہم دائیں بائیں دیکھتے جاتے تھے اور ہر چیز کے متعلق اپنے استاد سے سوال کرتے جاتے تھے۔ چند منٹ بعد ہم مقبرہ ہمایوں پہنچ گئے مقبرہ کے سامنے ہماری بس رکی اور ہم سب اتر گئے تھوڑی دیر ہم اس میں گھومتے رہے۔ اندر سے اسے دیکھا اور پھر اپنی سیٹوں پر آکر بیٹھ گئے۔

وَصَلْنَا صَبَاحَ الْغَدِ اِلَى دِهْلِي وَاَقَمْنَا فِيْهَا اُسْبُوْعًا شَاهَدْنَا هُنَاكَ الْاٰثَارَ وَالْاَمْكِنَةَ التَّارِيْخِيَّةَ جَيِّدًا ذَهَبْنَا يَوْماً اِلٰى "مَنَارَةِ قُطُب" وَمَنَارَةُ قُطُبِ الدِّيْنِ كَانَتْ عَلٰى مُسَافَةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْ هُنَا فَاكْتَرَيْنَا حَافِلَةً كَامِلَةً وَرَكِبْنَاهَا قَبْلَ الْعُصْرِ فَسَارَتْ بِنَا اِلٰى قُطُبْ مِيْنَار سَيْرًا بَطِيْئًا عَلٰى مَهْلٍ كُنَّا نَنْظُرُ عَنِيْنًا وَّشِمَالاً وَنَسْأَلُ اُسْتَاذَ نَاعَنْ كُلِّ شَيْئٍ فَوَصَلْنَا بَعْدَ دَقَائِقِ اِلٰى مَقْبَرَةِ هَمَايُوْنَ، وَقَفَتْ حَافِلَتُنَا اَمَامَ الْمَقْبُرَةِ فَنَزَلْنَا جَمِيْعًا وَدُرْنَا فِيْهَا هُنَيْئَةً وَزُرْنَا دَاخِلَهَا وَخَارِجَهَا ثُمَّ رَجَعْنَا وَجَلَسْنَا عَلٰى مَقَاعِدِنَا۔

عصر کے وقت ہم قطب مینار پہنچے سب سے پہلے پانی کی تلاش ہوئی وضو کیا نماز پڑھی پھر مینارہ کی طرف گئے۔ پہلے ہم اس کے اردگرد کئی مرتبہ گھومے پھر اس کے اوپر چڑھے اب جو نیچے نگاہ دوڑائی تو ہر چیز اپنے حجم سے چھوٹی معلوم ہونے لگی منارہ سے متصل اس کے اردگرد جو کھنڈرات اور عمارتیں تھیں وہ سب نظروں سے اوجھل ہو گئیں تھوڑی دیر ہم اس کے اوپر ٹھہرے اور پھر نیچے اتر آئے یہ مینارہ سخت قسم کے سرخ پتھر سے بنا ہوا ہے۔ اس کے چاروں طرف قرآن مجید کی آیات کندہ ہیں۔ اسے قطب الدین ایبک نے ایک مسجد کا مینار بنایا تھا مگر اس کی تکمیل اس کے غلام شمس الدین التمش کے ہاتھوں ہوئی۔ کاش پوری مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہوتی اس مینارہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں طرح طرح کی آرزوئیں پیدا ہوئیں تھوڑی دیر ہم رکے پھر ہم اپنی بس پر سوار ہوئے اور

سورج غروب سے پہلے اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے۔

وَصَلْنَا عَصْرًا اِلٰی قُطُبْ مِیْنَار فَبَحَثْنَا اَوَّلاً عَنِ الْمَاءِ وَتَوَضَّأْنَا وَصَلَّیْنَا ثُمَّ تَوَجَّهْنَا اِلَی الْمَنَارَةِ فَاَوَّلاً دُرْنَا حَوْلَهَا مِرَارًا ثُمَّ صَعِدْنَا فَوْقَهَا وَحِیْنَ اَرْسَلْنَا الْبَصَرَ اَسْفَلَهَا فَاِذَا کُلُّ شَیْءٍ یُرٰی اَصْغَرَ مِنْ جِسْمِهٖ وَغَابَتْ عَنِ الْاَنْظَارِ کُلُّ مَاکَانَتْ حَوْلَ الْمَنَارَةِ مِنَ الْاَطْلَالِ وَالْمَبَانِی الْمُجَاوِرَةِ لَهَا مَکَثْنَا فَوْقَهَا بُرْهَةً ثُمَّ نَزَلْنَا اَسْفَلَ۔ هٰذِهِ الْمَنَارَةُ مَبْنِیَّةٌ مِنَ الْحَجَرِ الْاَحْمَرِ الصُّلْبِ وَ نُقِشَتْ آیَاتُ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ جَوَانِبَهَا الْاَرْبَعَةَ، اَنْشَأَهَا قُطُبُ الدِّیْنَ اَیْبَكْ مَنَارَةً لِمَسْجِدٍ وَکَمُلَ تَعْمِیْرُهُ عَلٰی یَدِهٖ عَبْدِهٖ "شَمْسُ الدِّیْنِ التَّمَشُ فَیَالَیْتَ لَوْتَمَّ بِنَاءُ الْمَسْجِدِ کَامِلاً۔ خَطَرَتْ بِبَالِنَا آمَالٌ مُتَشَعِّبَةٌ بَعْدَ زِیَارَةِ هٰذِهِ الْمَنَارَةِ وَقَفْنَا قَلِیْلاً ثُمَّ رَکِبْنَا حَافِلَتَنَا وَرَجَعْنَا اِلٰی مَقَرِّنَا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

(ساتواں سبق)

حال

حال ایک ایسا اسم منصوب ہے جو (فعل کے وقوع کے وقت) فاعل اور مفعول بہ کی ہیئت کو واضح کرتا ہے۔ جیسے جَاءَ خَالِدٌ رَاكِبًا (خالد سوار ہو کر آیا) اور لَا تَأْكُلِ الطَّعَامَ حَارًّا (کھانا اس حال میں نہ کھا کہ وہ گرم ہو) ان مثالوں میں راکبًا اور حارًّا حال ہیں۔

فاعل یا مفعول بہ جس کا بھی حال بیان کیا جائے نحویین کی اصطلاح میں ''صاحب حال'' یا ذوالحال کہلاتا ہے اوپر کی مثال میں فاعل (خَالِدٌ) ذوالحال ہے۔ اور دوسری مثال میں مفعول بہ (الطعام) ذوالحال ہے۔

(۱) حال کوئی اسم مشتق اور نکرہ ہوا کرتا ہے اور ذوالحال معرفہ ہوتا ہے۔[۱]

---

[۱] اصل قاعدے کی رو سے ذوالحال کو معرفہ اور حال کو اسم مشتق و نکرہ ہونا چاہئے مگر کبھی اس میں تخلف بھی ہوتا ہے تفصیلات یہ ہیں۔ (الف) اصل کے برعکس حسب ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ لایا جاسکتا ہے کہ (۱) جب کہ ذوالحال کو حال سے مؤخر کر دیا جائے جیسے جَاءَ رَاكِبًا رَجُلٌ (۲) جب کہ ذوالحال سے پہلے کوئی حرف نفی آجائے اور معنی میں اس کا ایک عموم پیدا ہو جائے جیسے وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا مُنْذِرُوْنَ (۳) جب کہ ذوالحال کے اندر تخصیص کے معنی پیدا ہو جائیں جیسے وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا (واضح رہے کہ مصدقًا بعض سلف سے منصوب ہی مروی ہے۔ اس صورت میں کتاب ذوالحال ہوگا اور یہ نکرہ ہے، (ب) اصل قاعدہ کے برعکس حال حسب ذیل صورتوں میں معرفہ آسکتا ہے، مگر کلام عرب میں بہت ہی قلیل ہے۔ (۱) ''ال'' کے ذریعے معرفہ بنایا گیا ہو اُدْخُلُوْا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ۔ (۲) اضافت کے ذریعے معرفہ بنایا گیا ہو جیسے اِجْتَهِدْ وَحْدَكَ وغیرہ، (ج) اسی طرح اسم مشتق کی بجائے حسب ذیل صورتوں میں حال اسم جامد بھی ہوسکتا ہے۔

(۲) حال بھی (خبر کی طرح) کبھی مفرد، کبھی جملہ اور کبھی شبہ جملہ ہوا کرتا ہے، جیسے جَاءَ فَرِيْدٌ يَرْكَبُ فَرَسَهُ، رَأَيْتُ الْخَطِيْبَ فَوْقَ الْمِنبَرِ، بِعْتُ الثَّمَرَ عَلَى الشَّجَرَةِ۔

(۳) حال جب جملہ ہو تو حال ذوالحال کے درمیان کسی رابطہ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ رابطہ کبھی ''واوَ'' ہوتا ہے اور کبھی ضمیر اور کبھی واوَ اور ضمیر دونوں ہوتے ہیں۔ مثالیں علی الترتیب یہ ہیں۔

(۱) رَكِبْتُ السَّفِيْنَةَ وَالْهَوَاءُ عَلِيْلٌ (یہاں رابطہ صرف واوَ ہے)

(۲) جَاءَ الْمُذْنِبُ يَعْتَذِرُ عَنْ ذَنْبِهٖ (یہاں رابطہ صرف ضمیر ہے)

(۳) خَرَجَ الْأَوْلَادُ وَهُمْ فَرِحُوْنَ (یہاں رابطہ واوَ اور ضمیر دونوں ہیں)

(۴) حال جب جملہ فعلیہ ہو اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو رابطہ صرف ضمیر ہوتی ہے۔ جیسے مثال نمبر۲ میں ہے۔ اور اگر فعل ماضی مثبت ہو تو واوَ کے ساتھ قَدْ بڑھا دیتے ہیں جیسے سَلَّمْتُ عَلٰى اَبِي وَقَدْعَادَ مِنْ سَفَرِهٖ اور کبھی صرف قَدْ ہی کافی سمجھا جاتا ہے مگر ماضی منفی میں قَدْ بڑھانا صحیح نہیں ہے۔ اس میں رابطہ صرف واوَ ہوتا ہے۔ جیسے اِسْتَيْقَظْتُ مِنَ النَّوْمِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

---

(۱) جب کہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے جیسے كَرَّ عَلَيَّ اَسَدًا۔

(۲) جبکہ وہ ترتیب پر دلالت کرے جیسے اقْرَأ الْكِتَابَ بَابًا بَابًا اور اُدْخُلُوا الْبَابَ رَجُلًا رَجُلًا

(۳) جب کہ وہ مفاعلۃ (یعنی جانبین کی مشارکت بتائے جیسے بِعْتُهٗ يَدًا بِيَدٍ۔

(۴) جبکہ وہ نرخ بتائے۔ اِشْتَرَيْتُ الثَّوْبَ ذِرَاعًا بِدِرْهَمٍ۔

(۵) جبکہ وہ موصوف ہو جیسے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا۔

فائدہ

جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ حال اس وقت بن سکتا ہے جب کہ وہ کسی اسم معرفہ کے ساتھ آئے نکرہ کے بعد جملہ حال نہیں ہوتا بلکہ صفت بن جاتا ہے جیسا کہ درس نمبر 3 میں ہم تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں۔ اَلْجُمَل بَعْدَ النکَرِاتِ صِفَات وَبَعْدَ الْمُعَارِفِ اَحْوَالٌ

(۵) حال جب کوئی اسم مفرد ہو (یعنی جملہ یا شبہ جملہ نہ ہو) تو واحد، تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں وہ اپنے ذوالحال کے مطابق رہتا ہے اور ایسے ہی جبکہ حال کوئی جملہ ہو اور رابطہ اس میں ضمیر ہو تو مطابقت ضروری ہے، جیسے مثال نمبر 2 اور 3 میں، لیکن اگر رابطہ ضمیر نہ ہو بلکہ صرف واؤ ہو تو مطابقت و عدم مطابقت کا سرے سے کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جیسے مثال نمبر ۱ اور حَضَرَ الضُّيُوْفُ وَالْمُضِيْفُ غَائِبٌ وغیرہ۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۷) (مشق نمبر ۳۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اَلشَّمْسُ نَجْمٌ عَظِيْمٌ مُلْتَهِبٌ يَبْدُوْ قُرْصُهَا فِي الشُّرُوْقِ وَالْغُرُوْبِ اَصْفَرَ مُحْمَرًّا۔

سورج ایک ایسا بڑا سیارہ جو کہ شعلے مارتا ہے اس کی ٹکیہ مشرق اور مغرب میں زرد اور سرخ حالت میں ظاہر ہوتی ہے۔

(۲) تَسْبَحُ السُّفُنُ عَلٰى مُتُوْنِ الْبِحَارِ حَامِلَةً سِلَعَ التِّجَارَةَ وَالْمُسَافِرِيْنَ مُتَنَقِّلَةً بِهِمْ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ يَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشَقِّ الْاَنْفُسِ۔

کشتیاں سمندروں کی پشت پر تیرتی ہیں اس حال میں کہ وہ اٹھائے ہوئے ہوتی ہیں تجارت کے سامان اور مسافروں کو اور منتقل کرتی ہیں ایک شہر سے دوسرے شہر کو جہاں تک وہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے ہیں۔

(۳) يُقْبِلُ النَّاسُ عَلَى التَّاجِرِ الْاَمِيْنِ وَاثِقِيْنَ بِذِمَّتِهٖ مُطْمَئِنِّيْنَ اِلٰى مُعَامَلَتِهٖ لِاَنَّهٗ يَبِيْعُهُمُ الْبَضَائِعَ خَالِيَةً مِنَ الْغِشِّ۔

لوگ اعتماد کرتے ہیں۔ امین تاجر پر اور اس کی ذمہ داری پر بھروسہ کرتے ہیں اور مطمئن ہوتے ہیں اس کے معاملہ کی طرف اس لئے کہ وہ ان کو ملاوٹ سے پاک مال بیچتا ہے۔

(۴) يُبَكِّرُ الْفَلَّاحُوْنَ اِلٰى مَزَارِعِهِمْ مُجْتَمِعَةً قُوَاهُمْ مَمْلُوْئِيْنَ بِالنَّشَاطِ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ مِنْهَا مَسَآءً لَاغِبِيْنَ مَجْهُوْدِيْنَ۔

کسان صبح سویرے اپنے کھیتوں کی طرف اس حالت میں جاتے ہیں کہ ان کے قویٰ مضبوط اور اور خود پوری طرح چست ہوتے ہیں پھر شام کو اس حال میں لوٹتے ہیں کہ وہ تھکے ماندے اور نڈھال ہو چکے ہوتے ہیں۔

(۵) خَرَجْتُ الْيَوْمَ مَعَ اَصْدِقَائِي الطَّلَبَةِ اِلَى الْحُقُوْلِ وَالْمَزَارِعِ مَاشِيْنَ عَلٰى اَقْدَامِنَا لِنَسْتَنْشِقَ الْهَوَاءَ صَافِياً وَّنُحِسُّ النَّسِيْمَ عَلِيْلاً، فَرَاَيْنَا الْفَلَّاحِيْنَ دَائِبِيْنَ فِي اَعْمَالِهِمْ هٰذَا يَعْزِقُ الْاَرْضَ وَذَاكَ يَحْرُثُهَا فَقَضَيْنَا بَيْنَ هٰؤُلَاءِ سَاعَةً مُغْتَبِطِيْنَ بِجَدِّهِمْ وَنَشَاطِهِمْ، ثُمَّ عُدْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ فَرِحِيْنَ مَسْرُوْرِيْنَ۔

آج میں اپنے طالب علم ساتھیوں کے ساتھ کھیتوں اور فصلوں کو نکلا اس حال میں کہ ہم پیدل چلنے والے تھے تاکہ تازہ صاف ہوا کھائیں اور صبح کی ٹھنڈی ہوا کا مزہ محسوس کریں۔ پھر ہم نے کسانوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کاموں میں لگاتار مصروف تھے یہ زمین کھود رہا ہے اور وہ زمین میں ہل چلا رہا ہے ہم نے ایک گھنٹہ ان کے درمیان گزارا ان کی محنت اور سرگرمی پر رشک کرتے ہوئے پھر ہم اس حال میں گھر آئے گئے کہ خوش وخرم تھے۔

(۶) وَكَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ يَقْصِدُوْنَ الْحَدَائِقَ وَالْبَسَاتِيْنَ زَرَافَاتٍ وَوُحْدَانًا لِيَشُمُّوْا الْهَوَاءَ الْعَلِيْلَ وَلِيُمَتِّعُوْا أَنْفُسَهُمْ بِمَحَاسِنِ الطَّبِيْعَةِ وَمَنَاظِرِهَا الْجَمِيْلَةِ۔

اور بہت سے لوگ باغیچوں اور باغوں اور اکیلے اکیلے پارکوں کی طرف نکل جانے کا ارادہ کرتے ہیں تاکہ ہلکی پھلکی ہوا خوری کریں اور اپنے دل کو قدرتی خوبصورتی اور قدرتی حسین مناظر سے لطف اندوز کریں۔

(۷) يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمٌ أَغَرُّ مُشْهَّرٌ يَلْبَسُ فِيْهِ النَّاسُ أَفْخَرَمَا عِنْدَ هُمْ مِنْ مَلَابِسَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ إِلَى الْمُصَلّٰى جَمَاعَاتٍ وَأَفْوَاجًا مُكَبِّرِيْنَ مُحَهِلِّلِيْنَ وَيَقْضُوْنَ صَلٰوتَهُمْ خَاشِعِي الْقُلُوْبِ مُتَضَرِّعِيْنَ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ إِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ ذَهَبُوْا إِلٰى بُيُوْتِهِمْ فَرِحِيْنَ مَسْرُوْرِيْنَ وَإِلٰى ذُوِيْهِمْ وَأَقَارِبِهِمْ مُهَنِّئِيْنَ كُلٌّ يَتَمَنّٰى لِصَاحِبِهٖ أَنْ يُلْبِسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ وَأَنْ يَكُوْنَ الْعَوْدُ أَحْمَدَ۔

عید الفطر کا دن ایک روشن اور مشہور دن ہے لوگ اس دن میں اپنے وہ لباس پہنتے ہیں جو ان کے نزدیک سب سے عمدہ ہوتے ہیں پھر وہ عیدگاہ کی طرف جماعتوں اور گروہوں کی شکل میں تکبیر وتہلیل کہتے ہوئے نکلتے ہیں اور اپنی عید نماز ادا کرتے ہیں اس حال میں کہ دل میں خشوع رکھنے والے اور اپنے رب کے سامنے آہ وزاری کرنے والے ہوتے ہیں پھر وہ جب نماز پڑھ لی جاتی ہے تو پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں اس حال میں خوش وخرم ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور قریبی رشتہ داروں کو مبارک دینے والے ہوتے ہیں ہر ایک اپنے ساتھی کے لیے خواہش کرتا ہے کہ اللہ اس کو عافیت کا لباس پہنائے اور اس کی واپسی بہت اچھی ہو۔

(۸) يَاۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔

اے نبی ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

(۹) قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ۔

آپ کہہ دیجئے کہ بے شک میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں یہ کہ تم کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے دو دو اور ایک ایک پھر تم غور وخوض کرو نہیں ہے تمہارے ساتھی کو کوئی سودا نہیں ہے وہ مگر تم کو ڈرانے والا آنے والے سخت عذاب سے۔

(۱۰) وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ۔

اور نہیں حکم دیئے گئے وہ یہ کہ مگر وہ عبادت کریں اللہ کی اس حال میں خالص عبادت کرنے والے ہوں اس کے لئے دین کی یکسو ہو کر اور قائم کریں نماز ادا کریں زکوٰۃ اور یہی وہ مضبوط (سچا) دین ہے۔

(۱۱) وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

اور وہ تراشتے تھے پہاڑوں سے ایسے گھروں کو کہ امن سے رہیں گے۔ پس پکڑ لیا ان کو ایک چیخ نے اس حال میں کہ وہ صبح کرنے والے تھے پس نہیں کچھ کام آیا ان کو جو وہ کام کرتے تھے۔

(۱۲) وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

آتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَاسَأَلْتُمُوْهُ۔

اور مسخر کیا تمہارے لئے سورج اور چاند کو اس حال میں کہ دونوں ایک دستور کے مطابق چل رہے ہیں اور مسخر کیا تمہارے لئے راتوں اور دنوں کو اور دی تم کو ہر وہ چیز جس کا تم نے سوال کیا۔

(۱۳) مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔

محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں زیادہ سخت ہیں کافروں پر اور رحم دل ہیں آپس میں دیکھے گا تو ان کو اس حال میں کہ رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے ہوں گے تلاش کرتے ہیں وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا نشان ہیں ان کی پیشانیوں میں سجدوں کی کثرت کی وجہ سے۔

(۱۴) اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا، سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

وہ لوگ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل اور غور کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں۔ اے میرے پروردگار تو نے یہ بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تیری ذات پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۸) (مشق نمبر ۳۸)

(۱) پرندے صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔

يَخْرُجُ الطُّيُوْرُ فِي الصَّبَاحِ جَائِعِيْنَ وَيَرْجِعُوْنَ فِي الْمَسَآءِ

شَابِعِيْنَ۔

(۲) اچھے بچے صبح سویرے اٹھتے ہیں۔ ضروریات سے جلد جلد فارغ ہوتے ہیں کہ کہیں جماعت نہ فوت ہو جائے۔ نماز سے فارغ ہو کر قران مجید کی تلاوت کرتے ہیں پھر چہل قدمی کرتے ہوئے کھیتوں اور باغوں کی طرف نکل جاتے ہیں گھر لوٹ کر کچھ تازہ ناشتہ کرتے ہیں۔ پھر خوش خوش ہشاش بشاش مدرسہ کی طرف پیدل یا سوار چل دیتے ہیں۔

اَلْاَطْفَال الصَّالِحُوْنَ يَسْتَيقِظُوْنَ مُبَكِّرًا وَيَفْرُغُوْنَ مِنْ حَوَائِجِهِمْ مُسْتَعْجِلِيْن لِاَنْ لَاتَفُوْتَ صَلوةَ الْجَمَاعَةِ۔ وَيَتْلُوْنَ الْقُرآنَ بَعْدَ الْفَرَاغَةِ مِنَ الصَّلوٰةِ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلَى الْحُقُوْلِ وَالْحَدَائِقِ مُتَنَزِّهِيْنَ ثُمَّ يَرْجِعُوْن اِلَى الْمَنْزِلِ وَيَفْطُرُوْنَ قَلِيْلاً جَدِيْدًا۔ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ مَاشِيْنَ اَوْ رَاكِبِيْنَ فَرِحِيْنَ مَسْرُوْرِيْنَ۔

(۳) کل عید تھی شام کو ٹہلتا ہوا میں بازار کی طرف نکلا چھوٹے بچوں کو دیکھا زرق برق لباس پہنے ادھر سے ادھر دوڑ رہے تھے اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے ایک بچہ کو دیکھا سب سے الگ تھلگ ایک دیوار سے لگا کھڑا ہے اس پر حزن و ملال اور کبیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ میں اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھا بھئی تم اس طرح اکیلے کیوں کھڑے ہو پھر میں اسے اپنے ساتھ بازار لے گیا بازار میں وہ میرے ساتھ ننگے پاؤں ننگے سر چل رہا تھا مجھے یہ بات کچھ اچھی نہ لگی میں اسے اپنے ہمراہ گھر لے گیا ہمارے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کچھ دیر وہ ہنسی خوشی کھیلتا رہا پھر اٹھا سلام کیا اور سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چلا گیا۔

كَانَ اَمْسِ عِيْدٌ ذَهَبْتُ مَسَاءً اِلَى السُّوْقِ مُتَنَزِّهًا فَرَاَيْتُ الْاَطْفَالَ الصِّغَارَ يَهْرُبُوْنَ مِنْ هُنَا اِلٰى هُنَاكَ لَابِسِيْنَ مَلَابِسَ فَاخِرَةً وَيفْرَحُوْنَ

فَرَحًا۔ رَأَيْتُ طِفْلاً مُتَفَرِّقًا مُلْتَصِقًا بِجِدَارٍ۔ تَبْدُو عَلَيْهِ آثَارُ الْغَمِ وَالْاَلَمِ فَتَقَدَّمْتُ اِلَيْهِ لِمَاذَا تَقُوْمُ كَذٰلِكَ وَحِيْدًا؟ ثُمَّ ذَهَبْتُ بِهِ اِلَى السُّوْقِ وَكَانَ يَمْشِيْ مَعِيَ فِي السُّوْقِ حَافِياً حَافِرًا فَاسْتَكْرَهْتُ ذَالِكَ فَاَتَيْتُ بِهِ اِلٰى بَيْتِيْ فَلَعِبَ مَعَ اِخْوَتِي الصِّغَارِ بُرْهَةً فَرِحًا مَسْرُوْرًا ثُمَّ قَامَ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ شَاكِرًا لَنَا جَمِيْعًا۔

(۴) ہم دونوں بھائی ہر روز سائیکل پر سوار ہو کر مدرسہ جایا کرتے تھے ایک روز بارش کی وجہ سے پیدل ہی مدرسہ گئے۔ شام کو جب مدرسہ ختم ہوا اپنی اپنی کتابیں لئے گھر لوٹے۔ راستہ میں ہم دونوں مختلف موضوع پر باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے گاؤں کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک بچھو نے مجھے ڈنگ مار دیا۔ میں پاؤں پکڑ وہیں بیٹھ گیا۔ میرا بھائی مجھ سے دو سال چھوٹا تھا وہ اٹھا نہیں سکتا تھا بھاگا ہوا گھر آیا۔ اتنے میں کسی طرف سے میرے ماموں آگئے وہ مجھے اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر لے آئے دوا پلائی، میں نے لیٹے لیٹے دوا پی۔ میرے بدن میں ایک کپکپی سی دوڑ رہی تھی۔ عشاء کے وقت تک کچھ افاقہ ہوا۔ مگر پوری رات بستر پر کروٹ بدلتے اور جاگتے ہوئے بسر کی کسی پہلو چین نہیں تھا، اللہ تم کو اس موذی جانور سے بچائے۔

كُنْتُ اَنَا وَاَخِي نَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ كُلَّ يَوْمٍ رَاكِبَيْنَ عَلَى الدَّرَّاجَةِ وَذَاتَ يَوْمٍ ذَهَبْنَا اِلَى الْمَدْرَسَةِ مَاشِيَيْنَ لِاَجْلِ الْمَطَرِ وَلَمَّا اِنْتَهَتِ الْمَدْرَسَةُ مَسَاءً رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ حَامِلِيْنَ كُتُبَنَا وَكُنَّا نَمْشِي فِي الطَّرِيْقِ مُتَجَاذِبَيْنِ اَطْرَافَ الْحَدِيْثِ حَوْلَ مَوَاضِيْعِ مُخْتَلِفَةٍ وَمَا كِدْنَا نَصِلُ الْقَرْيَةَ حَتّٰى لَدَغَنِيْ عَقْرَبٌ فَجَلَسْتُ هُنَاكَ اٰخِذًا بِرِجْلِيْ وَاَخِي مَاكَانَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَحْمِلَنِيْ لِاَنَّهُ كَانَ اَصْغَرُ مِنِّيْ بِسَنَتَيْنِ فَجَاءَ اِلَى

الْبَيْتِ مُسْرِعًا وَفِي اَثْنَاءِ هٰذَا جَاءَ خَالِي مِنْ نَاحِيَةٍ فَجَاءَ بِي اِلَى الْبَيْتِ حَامِلًا عَلٰى كَتِفِهِ وَسَقَانِي دَوَاءً فَشَرِبْتُ الدَّوَاءَ مُسْتَلْقِيًا وَكَانَتْ تَتَمَشّٰى جَسَدِي رَعْدَةٌ فَاَفَقْتُ قَلِيْلًا عِشَاءً لٰكِنْ بِتُّ لَيْلَتِي مُتَقَلِّبًا وَسَاهِرًا عَلَى الْفِرَاشِ لَااَقِرُّ قَرَارًا عَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْحَيْوَانِ الْمُؤْذِي۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۹) (مشق نمبر ۳۹)

اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

(۱) خَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ وَالسَّمَآءُ مَصْحِيَّةٌ وَلَاغَيْمَ فِيْهَا وَلَاسَحَابَ فَبَيْنَمَا كَانَتْ هِيَ صَافِيَةَ الْاَدِيْمِ اِذْهَبَّتِ الرِّيْحُ صَرْصَرًا عَاتِيَةً وَثَارَتِ الْعَاصِفَةُ تَقْتَلِعُ الْاَشْجَارَ وَتَسْفِي الرِّمَالَ وَتُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ تُؤَلِّفُ بَيْنَهُ فَتَجْعَلُهُ رُكَامًا فَعَبَسَ الْجَوُّ وَاَظْلَمَتِ الدُّنْيَا۔ وَلَمْ تَلْبَثْ هٰذِهِ الْحَالُ حَتّٰى نَزَلَ الْمَطَرُ رَذَاذًا ثُمَّ اِشْتَدَّ شَيْئًا فَشَيْئًا حَتّٰى صَارَ وَابِلًا كَاَفْوَاهِ الْقِرَبِ۔ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْرُوْنَ اِلٰى هُنَا وَاِلٰى هُنَاكَ مُشَمِّرِيْنَ اَذْيَالَهُمْ وَقَدْ نَشَرُوْا الظُّلَلَ خَوْفًا مِنَ الْبَلَلِ وَظَلَّ الْمَطَرُ هَاطِلًا فَقَضَى النَّاسُ اَكْثَرَنَهَا رِهِمْ مُتَعَطِّلِيْنَ عَنْ اَعْمَالِهِمْ جَالِسِيْنَ فِي بُيُوْتِهِمْ وَالْجَوُّ قَاتِمٌ وَالسَّحَابُ مُتَرَاكِمٌ وَالدِّيَمُ هَوَاطِلُ۔ وَفِي الْمَسَاءِ هَدَأَتِ الثَّائِرَةُ وَانْكَشَفَ الْغَمَامُ وَبَدَتِ الشَّمْسُ مُشْرِقَةَ الْمُحَيَّا وَضَّاءَةَ الْجَبِيْنِ فَتَنَفَّسَ النَّاسُ الصُّعَدَاءَ وَحَمِدُوْا اللّٰهَ۔

نکلا میں بازار کی طرف تو دیکھا کہ آسمان صاف ہے اور کوئی اس میں بادل وغیرہ نہ تھا پس اسی دوران کہ آسمان کی سطح صاف تھی کہ یکدم ایک بہت تیز آندھی اور ہوا کا طوفان آیا درختوں کو جڑ سے اکھاڑتا ریت اڑاتا اور بادلوں کو چلاتا ہوا اور

پھر ان کوتہہ بہ تہہ کرنے لگا پس پوری فضا گرد وآلود اور دنیا اندھیری ہوگئی اس حالت کوکوئی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ہلکی پھلکی بارش کی بوندا باندی ہونے لگی پھر آہستہ آہستہ تیز ہونا شروع ہوگئی یہاں تک کہ موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ ایسے لگتا تھا جیسے مشکیزوں کا منہ کھل گیا ہے اور لوگ دامن سمیٹتے ہوئے ادھر ادھر بھاگنے لگے اور انہوں نے گیلا ہو جانے کی فکر سے اپنی چھتریاں کھول لیں اور بارش پرزور برسنے لگی لوگوں نے دن کا زیادہ حصہ کام چھوڑ کر گھر بیٹھے گزار دیا۔ فضا تاریک تھی بادل تہ بتہ چھایا ہوا تھا اور زوردار بارش کی بدلیاں لگ رہی تھیں شام کے وقت یہ طوفان تھم گیا اور بادل منتشر ہو گئے سورج خندہ رو روشن پیشانی والا ہوکر نکل آیا تب لوگوں نے گہرا سانس اور اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا۔

(٢) رَكِبْنَا الْبَحْرَ رَهْوًا وَقْتَ الْاَصِيْلِ۔ وَالْهَوَآءُ عَلِيْلٌ فَسَارَتِ السَّفِيْنَةُ تَشُقُّ عُبَابَ الْمَاءِ وَتَمْخُرُ مِيَاهَهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَ الْهَجِيْعُ الْاَخِيْرُ وَالرُّكَّابُ نَائِمُوْنَ اِذْ شَعَرْنَا بِصَدْمَةٍ عَنِيْفَةٍ فَقُمْنَا مِنَ النَّوْمِ مَذْعُوْرِيْنَ نَسْاَلُ مَا الْخَبَرُ؟ فَوَجَدْنَا الْمَلَّاحِيْنَ فِيْ هَرْجٍ وَمَرْجٍ وَاسْتَيْقَظَ كُلُّ مَنْ فِي السَّفِيْنَةِ فَرَاَوُا الشَّرَّ مُسْتَطِيْرًا وَاَبْصَرُوا الْمَوْتَ عَيَانًا۔ وَفَقَدُوْا كُلَّ اَمَلٍ فِي الْحَيَاةِ كَيْفَ لَا وَالصَّدْعُ كَبِيْرٌ وَالْبَحْرُ فَاغِرٌ فَاهُ وَطَيَّرَ الْخَبَرُ بِالْبَرْقِ لِتَسْرَعَ السُّفُنُ بِالنَّجْدَةِ فَخَفَتْ اِلَيْنَا سَفِيْنَةٌ عَلٰى بُعْدِ اَمْيَالٍ فَانْتَقَلْنَا اِلَيْهَا وَحَمِلْنَا اللّٰهَ النَّجَاةَ وَقَدْ اَجْهَدَنَا التَّعَبُ۔

ہم نے شام کے وقت سمندر پر سواری کی جبکہ وہ ٹھہرا ہوا تھا اور ہوا ہلکی تھی پس جہاز پانی کی موجوں کو پھاڑتا ہوا اور سمندر کے پانی کو چیرتا ہوا روانہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ رات کے آخری پہر جبکہ سوار ہونے والے سارے مسافر سوئے ہوئے تھے۔ یکدم ہم نے ایک طاقتور ٹکر محسوس کی ہم گھبرا کر نیند سے بیدار ہوئے اور

پوچھا کیا معاملہ ہے؟ اور ملاحوں کو ہم نے بے چین پریشان اور افراتفری کی حالت میں پایا۔ جہاز میں سوار ہر آدمی جاگ گیا انہوں نے دیکھا کہ مصیبت اٹد آئی ہے اور وہ سب موت کو آنکھوں کے سامنے دیکھنے لگے اور زندگی کی تمام امیدیں گم کر چکے تھے کہ یہ کیسے نہ ہوتا کیونکہ شگاف بہت بڑا اور سمندر اپنا منہ کھولے ہوئے تھا اور خبر بذریعہ تار بھیج دی گئی تا کہ کشتیاں امداد کیلئے جلد از جلد بھیجی جائیں۔ ایک کشتی جو کہ ہم سے کچھ میلوں کے فاصلے پر تھی وہ جلدی سے آ گئی ہم اس کی طرف منتقل ہو گئے اور اس اچانک مصیبت سے نجات پالینے پر اللہ کا شکریہ ادا کیا ہمیں تھکاوٹ نے بے بس کر دیا تھا۔

(۳) لَا تَتْرُكْ وَقْتَكَ يَضِيعُ سُدًى فَإِنَّ الْوَقْتَ كَالسَّيْفِ إِنْ لَمْ تَقْطَعْهُ قَطَعَكَ

مت چھوڑ اپنے وقت کو فضول ضائع ہونے سے بے شک وقت مثل تلوار کے ہے اگر تو اس سے نہیں کاٹے گا تو وہ تجھے کاٹ دے گا۔

(۴) وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ بِالْاَصْفَادِ۔ سَرَابِيْلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ۔

اور دیکھے گا تو مجرموں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ لے گی۔

(۵) وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ، لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ۔

اور مت گمان کر اللہ کو بے خبر اس سے جو عمل کرتے ہیں ظالم لوگ سوائے اس کے مؤخر کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن تک جبکہ آنکھیں کھل جائیں گی اور لوگ

بھاگ رہے ہوں گے اپنے سروں کو جھکائے ہوئے نہیں پھریں گی ان کی نگاہیں ایک دوسرے کی طرف اور ان کے دل اس دن ہوا ہو رہے ہوں گے۔

(۶) اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًی وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ۔

کیا امن سے ہیں بستی والے اس بات سے کہ آجائے ان پر ہمارا عذاب اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے ہوں کیا امن سے ہیں بستیوں والے اس بات سے کہ آجائے ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے اور وہ کھیل میں مصروف ہوں۔

(۷) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ۔

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے میری قوم تم کیوں مجھ کو تکلیف دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں بے شک تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں تو جب ان لوگوں نے ٹیڑھا پن اختیار کیا تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

(۸) اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِیْهَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْکِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِیْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ۔

کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی ایک کہ ہو اس کے لئے ایک باغ کھجور کا اور انگور کا بہتی ہوں اس کے نیچے نہریں اس میں ہر طرح کے پھل ہوں اور اس کو پہنچ جائے بڑھاپا اور اس کے بچے بھی ہوں تو اچانک پہنچ جائے ایک بگولا ایسا کہ اس

آگ ہو پس جل جائے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے نشانیاں شاید کہ تم غور وفکر کرو۔

(۹) يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ

جس دن اٹھایا جائے گا کپڑا پنڈلی سے اور پکاریں گے وہ سجدوں کی طرف پس نہیں طاقت رکھتے ہوں گے جھکی ہونگی ان کی آنکھیں ڈھانک لے گی ان کو ذلت حالانکہ پہلے وہ بلائے جاتے تھے سجدوں کی طرف جبکہ وہ صحیح سالم تھے۔

(۱۰) اِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ، اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِيْنٌ وَغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قَادِرِيْنَ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْا اِنَّا لَضَالُّوْنَ، بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ۔

بے شک آزمایا ہم نے تم کو جیسا کہ آزمایا ہم نے باغ والوں کو جب انہوں نے قسمیں اٹھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہی اس کا میوہ توڑلیں گے اور انشاء اللہ نہ کہا۔ پس گھوم گئی باغ پر تیرے پروردگار کی طرف سے گھومنے والی (آفت) اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے تھے پس ہو گیا باغ مثل کٹی ہوئی کھیتی کے جب صبح ہوئی تو وہ ایک دوسرے کو آواز دینے لگے اگر تم نے اپنی کھیتی کاٹنی ہے تو صبح سویرے جا پہنچو تو وہ چل پڑے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے اور اپنی کوشش کے ساتھ سویرے ہی پہنچ

گئے جب باغ کو ویران حالت میں دیکھا تو کہنے لگے ہم راستہ بھٹک گئے ہیں نہیں بلکہ ہم محروم (بدنصیب) ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۰) (مشق نمبر ۴۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) ایک کسان جب شام کو تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے اور پھر وہ اپنے بال بچوں سے اس حال میں ملتا ہے کہ وہ سب اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں، تو اپنی ساری تھکن بھول جاتا ہے۔

حِينَ يَعُوْدُ حَارِثٌ تَعْبَانًا مَسَاءً يَلْقِي اَهْلَهُ مُنْتَظِرِيْنَ لِمَجِيْئَتِهِ نَسِيَ تَعَبَهُ

(۲) میرے پڑوسی کے گھر رات چور گھس آیا اور سب سو رہے تھے چنانچہ چور چوری کر کے نکل گیا اور کسی نے محسوس تک نہ کیا دو بجے رات کو جب ان کی آنکھ کھلی تو سارا سامان ادھر ادھر منتشر پایا۔ ڈرتے ہوئے کچھ آگے بڑھے تو دروازہ بھی کھلا دیکھا، اب انہیں یقین ہوگیا کہ چور اپنا کام کر چکا ہے۔ پلٹے کہ سامان کا جائزہ لیں اور وہ بے حد گھبرائے ہوئے تھے جائزہ لیا تو بہت سے قیمتی سامان اور زیورات غائب تھے انہوں نے رات کا باقی حصہ خوف و ہراس کے ساتھ جاگ کر گزارا۔

تَدَخَّلَ السَّارِقُ فِي بَيْتِ جَارِيْ وَهُمْ نَائِمُوْنَ كُلُّهُمْ فَخَرَجَ السَّارِقُ بَعْدَ السَّرِقَةِ وَلَمْ يُحِسَّ بِهِ اَحَدٌ وَلَمَّا اسْتَيْقَظُوْا فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ وَجَدُوْا الْمَتَاعَ كُلَّهُ مُتَنَاثِرًا اِلٰى هُنَا وَهُنَاكَ وَلَمَّا تَقَدَّمُوْا حَاذِرِيْنَ نَالُوْا الْبَابَ مَفْتُوْحًا فَتَيَقَّنُوْا الْآنَ اَنَّ السَّارِقَ قَدْ نَجَحَ فِي مَقْصَدِهِ فَعَكَسُوْا لِتَفَقُّدِ الْاَثَاثِ وَهُمْ وَجِلُوْنَ فَنَالُوْا كَثِيْرًا مِنَ الْمَتَاعِ الثَّمِيْنِ وَالْحُلِيِّ

غَائِبًا بَعْدَ التَّفَقُّدِ۔ فَبَاتُوْا بَقِيَّةَ اللَّيْلِ سَاهِرِيْنَ مَحْذُوْرِيْنَ

(۳) گرمی کا زمانہ تھا سخت گرمی پڑ رہی تھی دوپہر کو ہم گاڑی سے اترے موٹر ڈرائیور اور تانگہ والے ہڑتال کئے گھروں میں بیٹھے تھے سوچا کہ دوپہر اسٹیشن پر ہی ویٹنگ روم میں گزاردیں مگر جمعہ کا دن تھا اور اب ہم مسافر بھی نہیں رہے تھے۔ مزدور تلاش کیا مگر کوئی مزدور بھی نہ ملا۔ آخر خود ہی اپنا سامان اور بستر لئے ہوئے پیدل قیام گاہ کی طرف چل پڑے اسٹیشن سے ہماری قیام گاہ چار میل کے فاصلے پر تھی۔ ہم سڑک پر چل رہے تھے اور سامان سے بوجھل ہوئے جارہے تھے۔ ایک طرف زمین تپ رہی تھی اور آسمان اوپر سے شرارے برسا رہا تھا۔ دوسری طرف لوگ اپنی دکانوں اور برآمدوں میں بیٹھے ہوئے ہم پر جملے چست کررہے تھے۔ وہ ہمیں اس حال میں دیکھتے اور استہزاء کے انداز میں مسکرا دیتے ہم ان کے استہزاء کی پرواہ کئے بغیر دھوپ اور گرمی میں اس طرح چلتے رہے یہاں تک کہ سامان اور بستر لئے ہوئے پسینہ میں شرابور ایک بجے قیام گاہ پر پہنچ گئے لیکن یہاں ہم نے دروازہ کو مقفل پایا۔ میرے کمرے کے ساتھی مسجد جا چکے تھے بھاگتے ہوئے ہم نے مسجد کا رخ کیا۔ مسجد اس حال میں پہنچے کہ امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا۔ اللہ کا شکر ادا کیا کہ محنت اکارت نہ گئی۔

كَانَتْ اَيَّامُ الصَّيْفِ / الحَرِّ وَكَانَتِ الْحَرَارَةُ شَدِيْدَةً فَنَزَلْنَا مِنَ الْقِطَارِعِنْدَ الظَّهِيْرَةِ وَسَائِقُوا السَّيَّارَاتِ وَالْعَرَبَاتِ يَقْعُدُوْنَ فِي مَنَازِلِهِمْ مُضْرِبُوْنَ عَنِ الشُّغَلِ فَتَدَبَّرْنَا اَنْ نَقْضِيَ وَقْتَ الظَّهِيْرَةِ عَلَى الْمُحَطَّةِ فِي مَقَامِ الْمُنْتَظِرِ لٰكِنْ كَانَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْجُمْعَةِ وَمَاكُنَّا مُسَافِرِيْنَ اَيْضًا فَتَلَمَّسْنَا عَنِ اَجِيْرٍ لٰكِنْ مَا وَجَدْنَا اَجِيْرًا فَانْتِهَاءُ الْاَمْرِ مَشَيْنَا اِلٰى مَنْزِلِنَا مَاشِيْنَ حَامِلِي الْمَتَاعِ وَالْاَفْرِشَةِ بِاَنْفُسِنَا۔ وَمَنْزِلُنَا

كَانَ عَلٰى بُعْدِى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمُحَطَّةِ كُنَّا نَمْشِي عَلَى الطَّرِيْقِ مُثْقَلِيْنَ بِالْمَتَاعِ فَجَانِبًا كَانَتِ الْاَرْضُ حَمَآءَ وَالسَّمَآءُ تُمْطِرُ مِنَ الْفَوْقِ شَرَرًا۔ وَفِى جَانِبٍ آخَرَ كَانَ النَّاسُ يَقْعُدُوْنَ فِى دَكَاكِيْنِهِمْ وَظُلَلِهِمْ يَطْعَنُوْنَ عَلَيْنَا جُمَلاً فَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْنَا فِى هٰذِهِ الْحَالَةِ وَيَتَبَسَّمُوْنَ اِسْتِهْزَاءً فَمَازِلْنَا مَاشِيْنَ فِى الشَّمْسِ وَالْحَرَارَةِ غَيْرَ مُبَالِيْنَ بِاسْتِهْزَاءِ هِمْ حَتّٰى بَلَغْنَا مَنْزِلَنَا فِى السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ حَامِلِ الْمَتَاعِ وَالْاَفْرِشَةِ مُتَلَطِّخِيْنَ عَرَقًا لٰكِنْ وَجَدْنَا الْبَابَ مُقَفَّلاً وَكَانَ اَصْدِقَاءُ غُرْفَتِى قَدْ ذَهَبُوْا اِلَى الْمَسْجِدِ فَتَوَجَّهْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ هَارِبِيْنَ فَبَلَغْنَا اِلَيْهِ وَالْخَطِيْبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدْنَا وَشَكَرْنَا اللّٰهَ تعالىٰ اَنَّ جُهْدَنَا لَمْ يَذْهَبْ سُدًى۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۱) (مشق نمبر ۴۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

مُبَارَاةٌ فِى كُرَةِ الْقَدَمِ

(فٹ بال میچ)

دَعَتِ الْمَدْرَسَةُ الْبَلَدِيَّةُ فِرْقَةَ مَدْرَسَتِنَا لِلْمُبَارَاةِ فِى كُرَةِ الْقَدَمِ۔ فَاَجَابُوْا دَعْوَتَهَا مُسْتَبْشِرِيْنَ فَفِى الْوَقْتِ الْمَوْعُوْدِ تَوَافَدَ الْمَدْعُوْوْنَ اِلَى الْمَلْعَبِ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَخَرَجَ جَمْعُنَا تَحْتَ اَشْرَافِ حَضَرَاتِ الْمُدَرِّسِيْنَ، وَصَلْنَا اِلَى الْمَلْعَبِ وَقَدْ نُضِدَتِ الْكَرَاسِىُّ وَالْمَقَاعِدُ لِحَضَرَاتِ الْمَدْعُوِّيْنَ بِنَسَقٍ وَتَرْتِيْبٍ فَجَلَسُوْا عَلَيْهَا وَوَقَفَ التَّلَامِيْذُ جَوَانِبَ الْمَلْعَبِ مُنْتَهِبِيْنَ مُتَحَمِّسِيْنَ۔

بلدیہ کے مدرسے کی ٹیم نے ہمارے مدرسے کی ٹیم کو فٹ بال میچ کی دعوت دی۔ تو انہوں نے خوشی کے ساتھ ان کی دعوت قبول کرلی۔ اور مقررشدہ وقت پر تمام بلائے گئے لوگ کھیل کے میدان میں گروہ در گروہ پیدل اور سواری پر سوار ہو کر پہنچ گئے۔ وہاں پر مہمان حضرات کے لئے کرسیاں اور بنچ ترتیب اور سلیقہ مندی سے رکھے گئے تھے۔ یہ لوگ ان پر بیٹھ گئے اور طالبعلم کھلاڑیوں کی ہمت بڑھانے کے لئے اور ابھارنے کے لئے میدان کے اطراف میں کھڑے ہوگئے۔

نَزَلَ الْفَرِيْقَانِ فِي السَّاحَةِ قَبْلَ بَدَايَةِ اللَّعِبِ بِخَمْسِ دَقَائِقَ يُهَرْوِلَانِ وَيَمْرَحَانِ ثُمَّ تَصَافَحَا وَوَقَفَا مُتَقَابِلَيْنِ۔ وَفِي تَمَامِ السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ صَفَرَ الْحَكَمُ اِيْذَانًا بِالْبَدْءِ۔ فَتَطَلَّعَتِ الْاَنْظَارُ وَتَطَاوَلَتِ الْاَعْنَاقُ وَكُنَّا نَرَى الْكُرَةَ تَعْلُوْ وَتَهْبِطُ وَتَرْتَفِعُ وَتَنْخَفِضُ ذَاكَ يَقْذِفُهَا وَهٰذَا يَصُدُّهَا۔ هٰكَذَا اِسْتَمَرَّ اللَّعِبُ بَطِيْئًا۔ مُبَارَاةً فَاتِرَةً ضَعِيْفَةً تَبْعَثُ الْمَلَلَ، ثُمَّ نَشَطَ فَرِيْقُ الْبَلَدِيَّةِ وَالْهَوَاءُ حَلِيْفُهُمْ بِهُجُوْمٍ مُتَوَاصِلٍ يَشْتَدُّ بِهٖ ضَغْطُهُمْ وَرَمْيَاتُهُمْ عَلٰى مَرْمٰى فَرِيْقِنَا وَلٰكِنَّ الْحَارِسَ الْبَارِعَ يَتَلَقَّفُ يَرْتَمِيْ كُلَّمَا تَاْتِيْ اِلَيْهِ الْكُرَةُ قَوِيَّةً اَوْ غَيْرَ قَوِيَّةٍ۔ وَمَرَّةً هَلَّلَ اَنْصَارُ الْبَلَدِيَّةِ حِيْنَ شَاهَدُوا الْكُرَةَ تَتَخَبَّطُ فِي الشُّبَّاكِ ظَانِّيْنَ اَنَّهَا هَدَفٌ وَلٰكِنَّ الْحُكْمَ الْيَقِظَ اِحْتَسَبَ فَاَلْغٰى لِلتَّسَلُّلِ۔ وَانْتَهَى الشَّوْطُ الْاَوَّلُ دُوْنَ اَهْدَافٍ وَلَمْ يَسْتَطِعْ فَرِيْقُنَا طِوَالَ الشَّوْطِ اَنْ يُّهَاجِمَ هَجْمَةً مُوَفَّقَةً وَاحِدَةً غَيْرَ اَنَّ مَحْمُوْدًا قَذَفَ مَرَّةً قَذْفَةً مُحْكَمَةً اِنَّهَا الْمَرْمٰى وَلٰكِنَّهَا تَعَوَّجَتْ قَلِيْلًا فَاصْطَدَمَتْ بِقَائِمَةِ الْعَارِضَةِ فَعَادَتْ مُرْتَدَّةً

دونوں ٹیمیں کھیل شروع ہونے سے پانچ منٹ قبل دوڑتے ہوئے مستی کرتے ہوئے میدان میں اتریں۔ پھر انہوں نے آپس میں مصافحہ کیا اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑی ہوگئیں۔ ٹھیک پانچ بجے کھیل شروع ہو جانے کا اعلان کرتے ہوئے ریفری

نے وسل بجائی۔ تو آنکھیں بے چین اور گردنیں اونچی ہوگئیں۔ ہم دیکھنے لگے کہ فٹبال کبھی اوپر کو جاتی ہے اور کبھی نیچے کو آتی ہے کبھی بلند اور کبھی پست ہوتی ہے۔ ایک کھلاڑی اس کو پھینکتا ہے اور دوسرا روکتا ہے اسی طرح کھیل کچھ دیر سست روی سے چلتا رہا۔ یہ کمزور اور ڈھیلا سا میچ تھا جو اکتاہٹ کا باعث بنا۔ پھر بلدیہ کی ٹیم حالانکہ ہوا ان کے موافق تھی لگاتار ہلہ بول کر جوش میں آگئی اس سے ان کا دباؤ بھی بڑھ گیا۔ اور ان کی ککیں ہماری ٹیم کے گول پر زوردار پڑنے لگیں لیکن چست گول کیپر فٹ بال قابو کر لیتا اور جب فٹبال اس کی طرف آہستہ یا تیز حالت میں آتی تو وہ اس کو پھینک دیتا ایک دفعہ بلدیہ کی ٹیم کے حامیوں نے جب فٹ بال کو جال میں پھنستے دیکھا تو اس کو گول سمجھ کر نعرہ لگا دیا لیکن چست / حاضر دماغ ریفری نے گرفت کی اور اس کو فاؤل کر کے کالعدم / ضائع قرار دیدیا۔ کھیل کا پہلا دور بغیر کسی گول کے اختتام کو پہنچا ہماری ٹیم پورے دور میں کوئی کامیاب حملہ نہ کر سکی سوائے اس کے کہ محمود نے ایک دفعہ طاقتور کک لگائی خیال گزرا کہ گول ہو گیا لیکن فٹ بال کچھ ترچھی رہی اس لئے پول سے ٹکرا کر واپس آئی۔

ثُمَّ ابْتَدَاءَ الشَّوْطُ الثَّانِي وَالسَّاعَةُ خَامِسَةٌ وَّنِصْفٌ وَلَعِبَ فِي هٰذِهِ الْمَرَّةِ مَحْمُوْدٌ دِفَاعًا أَيْمَنَ وَمَسْعُوْدٌ ظَهِيْرًا أَيْسَرَ وَحَمْزَةُ سَاعِدًا أَيْمَنَ وَخَالِدٌ جَنَاحًا أَيْسَرَ وَبِذٰلِكَ اِسْتَطَاعَ فَرِيْقُنَا اَنْ يُهَاجِمَ هَجَمَاتٍ مُوَفَّقَةً۔ فَفِي الدَّقَائِقِ الْأُوْلٰى اِسْتَمَرَّ اللَّعِبُ سِجَالًا يَتَبَادَلُ فِيْهِ الْهُجُوْمُ عَلَى الْمَرْمِيَيْنِ۔ ثُمَّ اشْتَدَّتِ الْهَجَمَاتُ وَتَوَالَتِ الْقَذَائِفُ عَلٰى مَرْمَى الْبَلَدِيَّةِ۔ حَتّٰى كَانَتْ رَمْيَةٌ مَرَوِّعَةٌ مِنْ خَالِدٍ رَجَّتْ قَائِمَةُ الْمَرْمٰى رَجًّا وَذَهَبَتْ اِلٰى غَرَضِهَا تَوًّا فِي شُبَّاكِ الْهَدَفِ مُسَجِّلَةً۔ "الْاِصَابَةُ الْأُوْلٰى" فَتَعَالَتِ الْأَصْوَاتُ وَاشْتَدَّ الْهُتَافُ۔

پھر دوسرا دور ساڑھے پانچ بجے شروع ہوا۔ اس دفعہ محمود فل بیک مسعود ہاف

بیک حمزہ آؤٹ اور خالد لفٹ اِن کھیلا اس کی وجہ سے ہماری ٹیم چند کامیاب حملے کرسکی۔ پس پہلے چند منٹوں میں کھیل دونوں طرف سے برابر جاری رہا جس میں دونوں طرف سے گول کرنے کا حملوں کا تبادلہ ہوتا رہا، پھر حملے تیزی اختیار کر گئے اور بلدیہ کی ٹیم کے گول پر لگاتار لگیں پڑیں یہاں تک خالد کی جانب سے ایک بہت طاقتور کک لگی جس نے پول ہلا کر رکھ دیا اور فٹ بال پہلا گول بناتے ہوئے سیدھی اپنے شگاف پر پہنچ کر گول کے جال کو لگی جس پر آوازیں بلند ہوگئیں۔ بلند آواز سے نعرے لگنے لگے۔

وَحَمِيَ وَطِيْسُ اللَّعِبِ بَعْدَ هٰذَا الْهَدَفِ وَعَزَّ عَلٰى فَرِيْقِ الْبَلَدِيَّةِ۔ اَنْ يَخْرُجَ مَهْزُوْمًا فَحَاوَلَ اَنْ يَظْفَرَ بِالتَّعَادُلِ لٰكِنَّ الدِّفَاعَ الْقَوِيَّ الْيَقِظَ اِسْتَطَاعَ اَنْ يُحَطِّمَ هٰذِهِ الْمُحَاوَلَاتِ كُلَّهَا۔ وَانْسَحَبَ الْهُجُوْمُ مَرَّةً اَمَامَ مَرْمٰى فَرِيْقِنَا وَارْتَبَكَ اَفْرَادُهٗ حَتّٰى اَمْسَكَ خَالِدٌ الْكُرَةَ وَهُوَ عَلٰى خَطِّ مِنْطَقَةِ الْجَزَاءِ فَاحْتَسَبَهَا الْحَكَمُ "ضَرْبَةَ جَزَاءٍ" ضِدَّ فَرِيْقِنَا فَاسْتَطَاعَ فَرِيْقُ الْبَلَدِيَةِ هٰكَذَا اَنْ يُحْرِزَ هَدَفَ التَّعَادُلِ ثُمَّ مَرَّتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَتْرَةٌ طَوِيْلَةٌ دُوْنَ اَهْدَافٍ حَتّٰى خُيِّلَ لِلْجَمِيْعِ اَنَّ الْمُبَارَاةَ سَتَنْتَهِيْ بِالتَّعَادُلِ، اِذْبَرَزَ حَمْزَةُ وَالْكُرَةُ تَتَدَحْرَجُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ بِسُرْعَةٍ فَمَا هِيَ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ حَتّٰى رَاَيْنَاهُ الْكُرَةَ مُتَخَبِّطَةً فِي الشُّبَّاكِ ثُمَّ بَدَاَ التَّجْدِيْدُ فَالْتَقَطَ خَالِدٌ الْكُرَةَ وَهَيَّاَءَ لِحَمْزَةَ فَتَلَقَّفَ حَمْزَةُ بِقَدَمِهٖ وَبَعْدَ تَحْوِيْلَةٍ وَتَمْرِيْرَةٍ يَسِيْرَةٍ سَجَّلَ الْهَدَفَ الثَّالِثَ وَقَبْلَ نِهَايَةِ الْمُبَارَاةِ بِدَقِيْقَةٍ وَاحِدَةٍ اِنْتَصَرَ فَرِيْقُنَا بِاِصَابَةِ الْهَدَفِ الرَّابِعِ۔ ثُمَّ صَفَرَ الْحَكَمُ مُعْلِنًا بِنِهَايَةِ الْمُبَارَاةِ فَخَرَجَ اللَّاعِبُوْنَ مِنْ سَاحَةِ الْمَلْعَبِ وَهُمْ يَتَصَبَّبُوْنَ عَرَقًا فَاَسْرَعَ اِلَيْهِمُ التَّلَامِيْذُ بِكُئُوْسٍ يَسْقُوْنَهُمْ اِيَّاهَا وَذَهَبْنَا اِلٰى جَمْعِنَا نُهَنِّئُهُمْ وَنُثْنِيْ عَلَيْهِمُ الْخَيْرَ ثُمَّ تَصَافَحَ الْفَرِيْقَانِ وَافْتَرَقَا۔ وَرَجَعْنَا مَعَ جَمِيْعِنَا يَمْلَاُ السُّرُوْرُ قُلُوْبَنَا وَالْبِشْرُ يَعْلُوْ وُجُوْهَنَا

اِذْفَازَ مُنْتَخَبُ مَدْرَسَتِنَا بِاَرْبَعَةِ اَهْدَافٍ مُقَابِلَةَ وَاحِدٍ وَقَدْفَازَ بِثَلَاثَةِ اَهْدَافٍ مُقَابِلَةَ لَاشَیْءَ فِی الْمُبَارَاةِ النِّهَائِیَّةِ مِنْ قَبْلُ فِی السَّنَةِ الْمَاضِیَةِ وَاَخِیْرًا فَاِنَّ دِفَاعَ الْبَلَدِیَّةِ یَسْتَحِقُّ کُلَّ ثَنَاءٍ وَتَقْدِیْرٍ لِاَنَّهٗ وَاجَهَ طِوَالَ الشَّوْطِ الْاَخِیْرِ هُجُوْمًا لَایَهْدَاُ وَلَا یَنْقَطِعُ وَبَذَلَ کُلُّ فَرْدٍ فِیْهِ قُصَارٰی جُهْدِهٖ۔

اور اس گول کے بعد کھیل کا معرکہ گرم ہو گیا۔ اور بلدیہ کی ٹیم پر یہ بات گراں گزری کہ وہ شکست کھا کر واپس ہو لہٰذا اس نے نہایت زوردار کوشش کی کہ برابری کے درجے میں کامیاب ہو جائے۔ لیکن مضبوط اور چست وفاع نے ان کی تمام کوششیں ناکام بنادیں۔ ایک مرتبہ ہجوم سمٹ کر ہمارے فریق کے گول کے سامنے آ گیا اور اس کے افراد باہم یکجا ہو گئے۔ حتیٰ کہ خالد نے فٹ بال روک لیا۔ جبکہ وہ پنالٹی لائن پر تھی۔ پس ریفری نے ہماری ٹیم کے خلاف پنالٹی روکنے کا حکم دیا۔ اس طرح بلدیہ کی ٹیم برابری حاصل کر سکی۔ اس طرح طویل وقفہ کسی قسم کا گول بنائے بغیر گزر گیا۔ یہاں تک کہ سب لوگ سمجھے میچ برابری کے ساتھ ختم ہو جائے گا لیکن اچانک حمزہ ظاہر ہوا جبکہ فٹ بال تیزی کے ساتھ اس پاؤں کے درمیان لڑھک رہی تھی۔ پس پلک جھپکتے ہی ہم نے بال کو جال میں گرتے دیکھا۔ پھر نئے سرے سے کھیل کی ابتداء ہوئی۔ پھر خالد نے فٹ بال لیا اور حمزہ کو موقع دیا اور حمزہ نے اسے پاؤں میں لیا اور فٹ بال کو ذرا سی دیر گھمانے پھرانے کے بعد تیسرا گول بنا لیا اور میچ ختم ہونے سے ایک منٹ پہلے ہماری ٹیم چوتھا گول کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ پھر ریفری نے میچ کے ختم ہونے کا اعلان کرتے ہوئے وسل بجائی اور کھلاڑی کھیل کے میدان سے اس حال میں نکلے کہ پسینے میں شرابور تھے۔ اس لئے طلباء اس کی طرف گلاس لے کر دوڑے کہ ان کو پانی پلائیں اور ہم اپنی ٹیم کی طرف بڑھے کہ ان کو مبارکباد دیں اور ان کی تعریف کریں۔ پھر دونوں ٹیموں نے آپس میں مصافحہ اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئیں۔ اور ہم اپنی ٹیم کے ساتھ واپس آئے اس حال میں کہ

ہمارے دل خوشی سے معمور تھے اور فرحت چہروں پر چھائی ہوئی تھی کہ ہمارے مدرسے کی ٹیم ایک کے مقابلے میں چار گولوں سے کامیاب ہوئی۔ اور پچھلے آخری میچ میں صفر کے مقابلے میں تین گولوں سے کامیاب ہوئی تھی اور آخر میں یہ کہ شہری ٹیم کا دفاع بھی پوری طرح مدح و داد کا حقدار ہے اور اس نے پوری آخری دور میں ایک پر جوش اور نہ رکنے والے حملوں کا مقابلہ کیا اور ہر شخص نے اس میں اپنی آخری کوشش کی۔

اَلتَّمرِینُ (۴۲) (مشق نمبر ۴۲)

(الف) مندرجہ ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ زیادہ سے عنوان سے زیادہ حال استعمال کرسکیں۔

العنوان: مسابقة في الخطابة

موضوع: خطابت میں مقابلہ (تقریری مقابلہ)

العناصر: (۱) اعلام المدرسة عن اقامة مسابقة خطابية۔ (۲) رغبة الطلبة في المساهمة: (۳) اعداد هم للخطب و تهيئهم لها۔ (۴) وصول النباء الى سائر المدارس۔ (۵) تهيأ كثير من طلبتها للمسابقة (۶) دنو الميعاد يوم المسابقة قدوم المدعوين، الجوائز المعدة بدأالحلفة۔ القاء الخطبات ماكنت ترجو في اثنائها۔ نتائج الفوز، توزيع الجوائز، الذهاب إلى مادبة الشأى انتهاء الحلفة۔

اجزاء: (۱) تقریری مقابلہ قائم کرنے کے بارے میں مدرسے کا اعلان (۲) طلبہ کو حصہ لینے میں ترغیب دینا (۳) تقریر کے لئے ان کی تعداد اور اس کے لئے ان کا تیاری کرنا (۴) تمام مدارس کو خبر پہنچانا (۵) بہت سے طلباء کو مقابلے کے لئے تیار کرنا (۶) مقابلے کے دن اور مہمانوں (مدعوین) کی آمد قریب آنا۔ محدود انعامات، جلسے کا شروع ہونا، تقریروں کی تیاری کرنا جو کہ اس دوران امید رکھتا ہے، کامیابی کے نتائج انعامات کی

تقسیم، جلسے کے اختتام پر چائے کے دستر خوان پر جانا۔

الافتتاح: تعودت مدرستنا انْ تنظم كل عام حفلة لمسابقة خطابية۔ فلما بدئ التعليم في هذا العام اراد رجالها ان يقيموا حفلة حسب دائهم

آغاز: ہمارے مدرسے یہ دعوت دی کہ ہر سال تقریری مقابلے کے لئے جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ پس جب اس سال تعلیم شروع ہوئی تو اس کے افراد نے ارادہ کیا کہ حسب سابق جلسہ قائم کریں۔

الخاتمة: كان من نتيجة هذه المسابقة ان رَجِع الى الطلاب نشاطهم في التمرن على الخطابة حتى ان بعضهم قد تفوّق و برع فيها۔

اختتام: اس مقابلے کا نتیجہ یہ تھا کہ طلباء میں اس جلسے کی وجہ سے تقریر کرنے پر مشق کرنے میں چستی لوٹ آئی یہاں تک کہ ان میں سے بعض نے برتری حاصل کی اور اس میں اعلیٰ اعتبار سے ترقی کرنے لگے۔

مُسَابَقَةٌ فِي الْخِطَابَةِ

(تقریری مقابلہ)

اَعْلَنَتْ مَدْرَسَتُنَا قَبْلَ خَمْسَةِ ايَامٍ عَنْ اِقَامَةِ مُسَابَقَةٍ خِطَابِيَةٍ بَيْنَ الطُّلَبَاءِ الْمُبْتَدِئِيْنَ تُحَرِّضُهُمْ عَلَى تَدَرُّبِ الْخِطَابَةِ فَبَلَغَ الْخَبَرُ اِلَى تَمَامِ الْمَدَارِسِ فَدَبَّ فِي الطُّلَبَاءِ تَيَّارُ الْمَسَرَّةِ وَالنَّشَاطِ وَجَعَلُوْا مُسْرِعُوْنَ لِلشِّرْكَةِ فِي هَذِهِ الْمُسَابَقَةِ۔ وَاَعَدُّوْلَهَا خُطَبًا مَاهِرًا حَوْلَ مَوَاضِيعَ مُخْتَلِفَةٍ مُتَنَافِسِيْنَ فِي التَّفَوُّقِ مُرَشِّحِيْنَ فِي التَّقَدُّمِ فِي هٰذَا الْمِضْمَارِ وَصَارُوْا يَزْدَادُ نَشَاطُهُمْ بِقَدْرِمَا يَدْنُوا الْوَقْتُ الْمَوْعِدُولَمَّا جَاءَ يَوْمُ الْمُسَابَقَةِ جَاءَ وَفُوْدُ الْمَدْعُوِّيْنَ اِرْسَالًا وَحَضَرَ جُمُوْعُ السَّامِعِيْنَ اَفْوَاجًا وَكَانَ يَوْمًا مَشْهُوْدًا

فَشُرِعَتِ الْحَفْلَةُ فِي اِبْتِدَاءِ النَّهَارِ وَاسْتَمَرَّ اِلٰى آخِرِهٖ فَكَانَ اَمِيْنُ الْحَفْلَةِ يُعْلِنُ بِاَسْمَاءِ الْخُطَبَاءِ فَيَحْضُرُ كُلُّ خَطِيْبٍ وَيُلْقِي الْخُطْبَةَ عَلَى الْمِنبَرِ فَيَجِدُ اسْتِحْسَانًا مِنَ الْحَاضِرِيْنَ وَتَمَّتْ سِلْسِلَةُ الْخُطَبِ فِي الْمَسَآءِ وَفِي الْخِتَامِ اَعْلَنَ الْاَمِيْنُ نَتَائِجَ النَّجَاحِ فَقَسَّمَ حَضْرَةُ رَئِيْسِ الْحَفْلَةِ جَوَائِزَ ثَمِيْنَةً بَيْنَ النَّاجِحِيْنَ فَتَسَلَّمُوْهَا وُجُوْهُهُمْ مُتَبَسِّمَةٌ مُتَهَلِّلَةٌ ثُمَّ ذَهَبَ جَمِيْعُ الشُّرَكَاءِ اِلٰى مَأْدُبَةِ الشَّايِ فَانْتَفَعُوْا بِدَعْوَةِ رِجَالِ الْمَدْرَسَةِ وَانْتَهٰى هٰذَا الْحَفْلُ السَّارُّ فَعَادَ النَّاسُ مُصَافِحِيْنَ رِجَالَ الْمَدْرَسَةِ شَاكِرِيْنَ لَهُمْ وَمَادِحِيْنَ عَلَيْهِمْ عَلٰى اِنْعِقَادِ مِثْلِ هٰذَا الْاِجْتِمَاعِ الْمُبَارَكِ وَكَانَ مِنْ نَتِيْجَةِ هٰذِهِ الْمُسَابَقَةِ اَنْ عَادَ اِلَى الطُّلَّابِ نَشَاطُهُمْ فِي التَّدَرُّبِ عَلَى الْخِطَابَةِ حَتّٰى اَنَّ بَعْضَهُمْ تَفَوَّقَ وَبَرَعَ فِيْهَا۔

ہمارے مدرسہ نے پانچ دن پہلے ابتدائی طلباء کے درمیان ان کو تقریر کی مشق پر اُبھارنے کے لیے ایک جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ پس خبر تمام مدارس کو پہنچ گئی۔ پس طلباء میں خوشی اور تازگی کی لہر دوڑ گئی اور اس مقابلے میں شریک ہونے کیلئے جلدی سے تیاری کرنے لگے اور انہوں نے اس جلسے میں سبقت لے جانے اور مقابلہ جیتنے میں گراں قدر تقریریں تیار کیں۔ جونہی جلسہ منعقد ہونے کا وقت قریب آنے لگا تو ان کی سرگرمیاں تیز ہونے لگیں اور جب مقابلے کا دن آیا تو مدعوین اور سامعین گروہ در گروہ حاضر ہوئے۔ وہ حاضری کا دن تھا، جلسہ دن کے ابتدائی حصے سے شروع ہوکر شام تک جاری رہا۔ جلسہ کے سیکرٹری خطباء کو نام لے لے کر بلاتے تھے ہر خطیب حاضر ہوکر منبر پر تقریر کرتا اور سننے والے موجود لوگوں سے داد وصول کرتا تقریروں کا سلسلہ شام کو ختم ہوا۔ سیکرٹری نے کامیاب ہونے والوں کے نتائج کا اعلان کیا اور صدر جلسہ نے کامیاب خطباء میں قیمتی انعامات تقسیم کیے۔ جو انہوں نے مسکراتے اور دمکتے چہروں کے ساتھ وصول کئے۔ پھر

تمام شرکاء چائے کے دسترخواں پر گئے اور مدرسے کے خدام کی دعوت کا لطف اٹھایا آخر کار یہ خوشگوار مجلس ختم ہوئی اور لوگ مدرسے کے افراد سے مصافحہ کر کے اس جیسے مبارک اجتماع کے منعقد کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی ستائش کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔ اس مقابلے کا یہ نتیجہ سامنے آیا کہ طلباء میں تقریر کی مشق کے لئے سرگرمیاں تیز ہو گئیں۔

(ب) عربی میں ترجمہ کریں۔

ایک مرتبہ قریب ہی ایک محلّہ میں آگ لگی اور وقت دو بجے رات کا تھا چیخ و پکار کی آواز پر سارے محلے والے جاگ گئے۔ مگر کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا ایک دوسرے سے لوگ پوچھ رہے تھے قصہ کیا ہے؟ میں بھی گھبرایا ہوا گھر سے باہر نکلا اور کچھ دیر حیران کھڑا رہا۔ اتنے میں میرا دوست محمود بھاگتا ہوا آیا اور زور زور سے چیختے ہوئے اس نے کہا "آگ آگ پھر وہ فوراً ہی واپس ہوا میں اور محلّہ کے دوسرے لوگ تیزی کے ساتھ اس کے پیچھے بھاگے ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ دیکھا کہ ایک گھر سے بادل کی طرح دھواں اٹھ رہا ہے۔ اور آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ اس محلے میں ہمارا دوست حامد بھی رہتا تھا۔ وہ ان دنوں بیمار تھا اور گھر میں تنہا تھا۔ جب ہم قریب پہنچے تو دیکھا کہ آگ اسی کے گھر میں لگی ہوئی ہے۔ ہم دونوں مجمع کو چیرتے ہوئے گھر کے قریب پہنچے کہ کسی طرح اسے نکالنے کی فکر کریں اتنے میں حامد ننگے سر ننگے پاؤں، بدحواس ہمارے سامنے سے ہو کر گزرا ہم نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا اور مجمع سے باہر لے آئے اسی اثناء میں فائر بریگیڈ والے آگئے بڑی مشکل سے آگ پر قابو پایا جا سکا مکان کا اکثر حصہ جل چکا تھا۔ ہم حامد کو سواری پر بٹھا کر اپنے گھر لے آئے اور محمود وہیں رہ گیا کہ اس کے بچے کھچے سامان کی صبح تک حفاظت کرے۔

اَصَابَتِ النَّارُ مَرَّةً فِي مَحَلَّةٍ قَرِيْبَةٍ وَكَانَ الْوَقْتُ سَاعَةَ اثْنَيْنِ مِنَ

اللَّيْلِ فَاسْتَيْقَظَ اَهْلُ الْمَحَلَّةِ كُلُّهُمْ مِنَ الصَّيْحَةِ وَالصَّرْخَةِ لٰكِنْ لَمْ يَكُنْ يَاتِ شَيْءٌ فِي ذِهْنِ اَحَدٍ وَكَانَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ مَا ذَاالْاَمْرُ؟ وَخَرَجْتُ اَنَاخَائِفًا مِنَ الْمَنْزِلِ وَوَقَفْتُ مُتَحَيِّرًا وَقْتًا قَلِيْلاً اِذاً اَتٰى صَدِيْقِي مَحْمُوْدٌ هَارِبًا۔ وَقَالَ صَائِحًا بِقُوَّةٍ شَدِيْدَةٍ اَلنَّارُ، اَلنَّارُ ثُمَّ عَادَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ ثُمَّ هَرَبْتُ اَنَا وَاَهْلُ الْمَحَلَّةِ خَلْفَهٗ مُعَجِّلِيْنَ فَرَاَيْنَا بَعْدَمَا ذَهَبْنَا قَلِيْلاً اَنَّ الدُّخَانَ يَتَصَاعَدُ مِنْ مَنْزِلٍ مِثْلَ السَّحَابِ وَتَطَايَرُ شَرَرُ النَّارِ وَفِي هٰذِهِ الْحَالَةِ كَانَ يَسْكُنُ صَدِيْقُنَا حَامِدٌ اَيْضًا مَرِيْضًا فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ وَا وَحِيْدًا فِي مَنْزِلِهٖ فَلَمَّا فَاقْتَرَبْنَا رَاَيْنَا اَنَّ النَّارَ مُصِيْبٌ فِي مَنْزِلِهٖ فَاقْتَرَبْنَا نَشُقُّ الصُّفُوْفَ لِنُحَاوِلَ لِاَنْ لِقَاذِهٖ اِذْمَرَّ اَمَامَنَا حَامِدٌ حَاسِرًا حَافِيًا ذَاهِلَ الْعَقْلِ فَتَقَدَّمْنَا اِلَيْهِ وَاَمْسَكْنَا بِيَدِهٖ وَاَخْرَجْنَاهُ مِنَ الْجَمْعِ وَاَثْنَاءَ ذٰلِكَ جَاءَ رِجَالُ الْمُطَافِي وَ سَيْطَرُوْا عَلَى النَّارِ بَعْدَ مُجْدٍ جِدًّا وَكَانَ قَدِ احْتَرَقَ كَثِيْرٌ مِنَ الْمَنْزِلِ فَاَرْكَبْنَا حَامِدًا وَجِئْنَابِهٖ اِلٰى بَيْتِنَا وَمَكَثَ مَحْمُوْدٌ لِيَحْفَظَ مَابَقِيَ مِنْ مَتَاعِهٖ حَتّٰى الصَّبَاحِ۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

(آٹھواں سبق)

تمیز

تمیز ایک ایسا اسم ہے جو اپنے ماقبل کے اسم سے ابہام دور کر کے اس کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے جیسے اِشْتَرَیْتُ رِطْلاً زیتاً اور عِنْدِیْ عَشَرَ اَقْلَامٍ۔

اسماء کیل، وزن، مساحت اور عدد سب کے سب اپنے اندر ابہام رکھتے ہیں مثلاً رطل ایک وزن کا نام ہے اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کہ ایک رطل کیا چیز ہے تیل، گھی، شہد یا کچھ اور؟ اسی طرح عَشَرَۃٌ ایک عدد کا نام ہے اس سے مراد دس قلم بھی ہو سکتے ہیں۔ اور پس کوئی دیگر چیز بھی دس جو اسم بعد میں آ کر ان کے معنی کی مراد کو متعین کرتا ہے نحویین کی اصطلاح میں اسے تمیز کہتے ہیں۔ جیسے زَیْتاً اور اَقْلَامٍ اوپر کی دونوں مثالوں میں۔

تمیز کے مقابلہ میں جس اسم کے اندر ابہام پایا جاتا ہے اسے "ممیز" کہتے ہیں ممیز دو طرح کے ہوتے ہیں ایک ممیز ملفوظ اور دوسرا ممیز ملحوظ۔

(۱) ممیز ملفوظ وہ ہے جس کا ذکر جملہ کے اندر الفاظ میں موجود ہو جیسے اوپر کی مثالوں میں "رطل" اور عشرہ۔

(۲) ممیز ملحوظ سے مراد یہ ہے کہ جملہ کے اندر ممیز الفاظ میں مذکور تو نہ ہو مگر خود جملہ کا ابہام اس امر کا متقاضی ہو کہ اس کی تمیز لائی جائے۔ جیسے فُلَانٌ اَکْثَرَ مِنِّیْ مالاً یہاں اگر مالاً نہ کہا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ فلاں شخص آپ سے کس چیز میں یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔

ممیز ملحوظ کی تمیز:

ممیز جب ملحوظ ہوتا ہے تو تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے جیسے "مَحْمُوْدٌ اَكْبَرُ مِنِّي سِنًّا، طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً، اِمْتَلَأَ الْاِنَاءُ مَاءً، تَهَلَّلَ وَجْهُهٗ بَشْرًا"

وزن کیل اور مساحت کی تمیز:

وزن کیل اور مساحت کی تمیز میں حسب ذیل صورتیں جائز نہیں

(الف) یہ کہ منصوب ہو جیسے اشتریت ذراعًا ثوبًا۔

(ب) یہ کہ مجرور یا ضافت ہو جیسے اشتریت ذراعَ ثوبٍ

(ج) یہ کہ مجرور بحرف جار "من" ہو جیسے اشتریت ذراعًا من ثوب۔

عدد کی تمیز:

عدد کی تمیز حسب ذیل طریقے پر لائی جاتی ہے۔

(۱) ثَلٰثَةٌ سے عشرةٌ تک کی تمیز جمع اور مجرور لائی جاتی ہے۔

(۲) اَحَدَ عَشَرًا سے تسعة و تسعون تک کی تمیز واحد اور منصوب ہوتی ہے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ کو کبًا۔ وتسعة وتسعون رَجُلاً

(۳) مائة اور الف کی تمیز واحد اور مجرور آتی ہے جیسے مائة رجل و الف رَجُلٍ

عدد کا حکم:

عدد کی تمیز سب سے مشکل ہے اور اس سے زیادہ مشکل عدد کی تذکیر و تانیث کا حکم ہے اس لئے اسے اچھی طرح یاد کر رکھنا چاہیے۔

(۱) عدد کے الفاظ ثلثةٌ سے تسعة تک تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس ہوتے ہیں۔ خواہ عدد مفرد ہو خواہ مرکب ہو۔ خواہ معطوف و معطوف علیہ ہو۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے ثلاثه اقلام اور ثلاث عرفات اسی طرح تسعة تک

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلثه عشر قلماً اور ثلث عشرِ غرفةً۔
(ج) معطوف و معطوف علیه کی مثال ثلثه و عشرون قلمًا اور ثلث و عشرون غرفة۔

(۲) عشرہ (کی تذکیر و تانیث) کا قاعدہ یہ ہے کہ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوتا ہے اور مرکب ہو تو معدود کے موافق ہوتا ہے۔
(الف) مفرد کی مثال جیسے عشرہ رجال اور عشر غرفاتٍ معدود کے برعکس۔
(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلثة عشر قلمًا اور ثلث عشرة غرفة معدود کے مطابق۔

(۳) واحد اور اثنان تینوں صورتوں میں معدود کے مطابق رہتے ہیں۔
(الف) مفرد کی مثال ہے [رجل واحد اور غَرفة واحدة رجلان اثنان اور غَرفتان اشنتان] یہ واضح رہے کہ واحد اور اثنان کی تمیز نہیں آتی۔
(ب) مرکب کی مثال جیسے [احد عشر قلماً اور احدی عشرة غرفة، اثنا عشر قلما اور اثنتا عشرة غرفة]
(ج) معطوف و معطوف علیه کی مثال ہے، [احد و عشرون قلما اور احدی و عشرون غرفة ، اثنان و عشرون قلما و اثنتان و عشرون غرفة]

(۴) عشرة کے سوا باقی تمام عقود (دہائیاں) عشرون و ثلثون وغیرہ تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

عدد کا اعراب:

احد عشر سے تسعة عشر تک باستثناء "اثنا عشر" فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ باقی تمام اعداد بہ شمول اثنا عشر معرب ہیں۔ عامل کے مطابق ان کا اعراب پڑھا

جاتا ہے۔

کنایات العدد:

کم، کاین اور کذا کے ذریعہ بھی عدد کا کنایہ کرتے ہیں۔اس کے احکام حسب ذیل ہیں۔

(۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے کہ کم تلمیذا فی صفك؟ تمہارے درجے میں کتنے طلباء ہیں؟۔لیکن کم پر جب کوئی حرف جار داخل ہو جائے تو تمیز مجرور ہو جاتی ہے۔ بکم روبیة (کے روپے میں)؟ منذکم یوم؟ (کتنے دن سے)؟ اگرچہ اصل قاعدہ کی رو سے بکم روبیةً اور منذکم یومًا منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۲) کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں لکھ سکتے ہیں۔مگر ہر حال میں مجرور رہے گی جیسے کم کتب قرأتُ یا کم کتاب قرأت (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں) کبھی کم خبریہ کی تمیز پر مِن حرف جار بھی داخل کر دیتے ہیں۔جیسے کم من کتابٍ قرأته (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں)

(۳) کاین کی تمیز مِن حرف جار کے ساتھ ہمیشہ مجرور آتی ہے۔جیسے کاین من طالب لاَیجتهد فی القرأة (کتنے طالب علم پڑھنے میں محنت نہیں کرتے)

(۴) کذا کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے اَعْطَیْتُهٗ کَذَا درهمًا (میں نے اسے اتنے درہم دیئے)

فائدہ:

کم خبریہ اور کاین سے صرف کثیر اشیاء کی طرف کنایہ کیا جاتا ہے اور کذا سے قلیل و کثیر دونوں کی طرف۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۳) (مشق نمبر ۴۳)

(۱) اَلْاَنْبِيَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ لِهْجَةً وَاَكْرَمُهُمْ طِيْنَةً وَاَعَفُّهُمْ نَفْسًا وَ اَنْقَاهُمْ عِرْضًا وَاَشَدُّهُمْ خَوْفًا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام تمام لوگوں کے لحاظ سے زبان کے سچے فطرتاً عزت دار، ذاتی اعتبار سے پاکدامن عزت کے لحاظ سے بے حد صاف اور اللہ کے خوف میں سب لوگوں سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۲) وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَرَّ النَّاسِ قُلُوْبًا وَاَعْمَقَهُمْ عِلْمًا وَاَقَلَّهُمْ تَكَلُّفًا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ از روئے دلوں کے لوگوں میں سے زیادہ نیک اور علم کے اعتبار سے سب سے پختہ اور تکلفات کو سب سے کم اختیار کرنے والے تھے۔

(۳) زُرْتُ الْيَوْمَ مَدْرَسَةً وَاجْتَمَعْتُ بِاَسَاتِذَتِهَا وَطُلَّابِهَا وَلَقِيْتُ عَمِيْدَ الْمَدْرَسَةِ وَحَادَثْتُ مَعَهُ نَحْوَ عِشْرِيْنَ دَقِيْقَةً فَوَجَدْتُهُ اَكْثَرَهُمْ عِلْمًا وَاَفْصَحَهُمْ حَدِيْثًا وَاَوْسَعَهُمْ مَعْرِفَةً ثُمَّ قُمْتُ وَطُفْتُ مَعَهُ فِي اَنْحَاءِ الْمَدْرَسَةِ فَشَاهَدْتُ اَبْنِيَتَهَا فَلِلْمَدْرَسَةِ بِنَايَةٌ عَظِيْمَةٌ شَامِخَةٌ وَهِيَ تَشْتَمِلُ عَلٰى قَاعَةٍ كَبِيْرَةٍ وَخَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ غُرْفَةً مِنْهَا عَشْرُ غُرُفَاتٍ عَلَى السَّطْحِ وَلَهَا دَارٌ لِاِقَامَةِ الطَّلَبَةِ جَمِيْلَةٌ فِيْهَا سِتَّ عَشَرَةَ غُرْفَةً وَفِي كُلِّ غُرْفَةٍ خَمْسَةُ شَبَابِيْكَ وَاَرْبَعُ نَوَافِذَ وَفِي الْوَسْطِ مَسْجِدٌ جَمِيْلٌ فِيْهِ اِثْنَا عَشَرَ عَمُوْدًا وَثَلٰثَةَ شُبَّاكًا وَثَلٰثَةُ اَبْوَابٍ وَاَرْضُ الْمَسْجِدِ فُرِشَتْ بِالرُّخَامِ وَمَسَاحَةُ الْمَدْرَسَةِ نَحْوَ ثَلٰثَةِ اٰلَافِ ذِرَاعٍ

میں نے آج ایک مدرسہ دیکھا اور اس کے تمام استادوں اور طلباء سے گٹھ جوڑ کیا

اور مدرسہ کے مہتمم سے ملاقات کی اور اس کے ساتھ میں ۲۰ منٹ تک گفتگو کی پس میں نے ان سب میں سے علم کے اعتبار سے بڑھا ہوا بات کرنے میں شیریں بیان اور معلومات میں سب سے وسیع پایا پھر میں کھڑا ہوا اور اس کے مدرسہ اردگرد گھوما مدرسہ کی تعمیر کا (عمارت) کا معائنہ کیا مدرسہ کی ایک بہت بڑی عالی شان عمارت ہے جو ایک بڑے ہال اور پینتیس کمروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے دس کمرے اوپر والی منزل پر ہیں۔ طلبہ کے رہنے کے لئے مدرسہ میں ایک خوبصورت ہوسٹل ہے جس میں 16 کمرے ہیں ہر کمرے میں پانچ کھڑکیاں اور چار روشندان ہیں اور مدرسے کے درمیان میں ایک خوبصورت مسجد ہے اس میں بارہ ستون تیرہ کھڑکیاں اور تین دروازے ہیں مسجد کا فرش سنگ مرمر کا لگایا گیا ہے اور مدرسہ کی کل زمین تقریباً تین ہزار گز ہے۔

(۴) غَزْوَةُ بَدْرٍ الْكُبْرٰى وَقَعَتْ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ بَيْنَ ثَلٰثِ مِائَةٍ وَثَلٰثَةَ عَشَرَةَ مُقَاتِلاً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَلْفِ مَقَاتِلٍ مِنْ قُرَيْشٍ بِبَدْرٍ اِنْتَصَرَ فِيْهَا الْمُسْلِمُوْنَ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِنْتِصَارًا بَاهِرًا فَاَسَرُوْا مِنْ قُرَيْشٍ سَبْعِيْنَ رَجُلاً وَقَتَلُوْا مِنْ مَشَاهِيْرِهِمْ مِثْلَ ذَالِكَ لَمْ يُقْتَلْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلاَّ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً وَلِهٰذِهِ الْغَزْوَةِ اَهَمِّيَّةٌ كَبِيْرَةٌ فِي تَارِيْخِ الْاِسْلَامِ، اِذْ كَانَتْ هِيَ وَقْعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ بَلِ الْحَدُّ الْفَاصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ "كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ۔

غزوۂ بدر کبریٰ ہجرت کے دوسرے سال بدر کے مقام پر پیش آیا۔ تین سو تیرہ مسلمان فوج اور ایک ہزار قریشی فوج کے مابین۔ اس میں مسلمانوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سخت غلبہ حاصل کیا اور انہوں نے قریش کے ستر آدمی قید

کئے اور اتنے ہی ان کے مشہور لوگ قتل کیے۔ مسلمانوں میں سے صرف بارہ آدمی شہید ہوئے اور اسی واسطے یہ جنگ بہت اہمیت کی حامل ہے اسلام کی تاریخ میں۔ اس لئے کہ یہ ایک یادگار جنگ تھی بلکہ حق اور باطل کے درمیان حد فاصل قائم کرنے والی جنگ تھی۔ بہت دفعہ چھوٹی سی جماعت نے خدا کے حکم سے بڑی جماعت پر کامیابی (غلبہ) حاصل کرلیا اور اللہ استقامت اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۵) وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور پوری ہیں تیرے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف کے لحاظ سے کوئی نہیں ہے بدلنے والا اس کی باتوں کو اور وہ سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔

(۶) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

اور لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کے غیر کو شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں لیکن جو لوگ ایمان والے ہیں وہ تو اللہ ہی سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔

(۷) فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى

اور بہر حال ثمود پس ہلاک کئے گئے کڑک سے اور عاد پس وہ بہت تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے۔ اللہ نے اس کو سات راتیں اور آٹھ دنوں تک چلائے رکھا لگا تار۔ پس تو لوگوں کو اس حالت میں دیکھے مرا ہوا جیسے کھجوروں کے تنے کھوکھلے

تنے پڑے ہوں۔

(۸) اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔

اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہیں اللہ کی کتاب میں اس روز اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور ان میں سے چار ماہ احترام کے ہیں۔

(۹) وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۔

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا تو پس ہم نے کہا کہ تو اپنی لاٹھی پتھر پر مار تو پھر اس پتھر سے ۱۲ چشمے پھٹ پڑے تحقیق جان لیا ہر انسان نے اپنے گھاٹ کو" کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور زمین میں نہ فساد کرتے پھرو۔

(۱۰) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا اور مکمل کیا ہم نے ان کو دس ملا کر پس پوری ہوگئی اس کے پروردگار کی مقررہ چالیس راتوں کی میعاد۔

(۱۱) اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ۔ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کی 99 دنبیاں ہیں اور میری ایک دنبی ہے پس وہ کہتا ہے کہ وہ ایک دنبی مجھے دے دے اور گفتگو میں مجھ پر سختی کرتا ہے کہ فرمایا البتہ تحقیق اس نے تجھ پر ظلم کیا تیری دنبی کو اپنی دنبیوں کے ساتھ ملا لینے کا سوال

کر کے۔

(۱۲) اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ۔

یا مثل اس شخص کے جو گزرا ایک ایسی بستی پر اس حال میں کہ وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی تو کہا کیسے زندہ کرے گا اللہ اس کو اس کے مر جانے کے بعد پس موت دیدی اللہ نے اس کو سو سال تک پھر دوبارہ اٹھایا اس کو۔

(۱۳) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف پس رہا وہ ان میں ہزار سال مگر ۵۰ سال کم پھر پکڑ لیا ان کو طوفان نے اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والے تھے۔

(۱۴) وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا۔

اور کتنی بستیوں کے رہنے والے ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے رب اور اپنے رسول کی نافرمانی کی پھر ہم نے ان کا سخت محاسبہ کیا یا ان کو ایسا سخت عذاب دیا کہ جو نہ دیکھا نہ سنا۔

(۱۵) وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ فَمَا كَانَ دَعْوٰهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ۔

اور کتنی بستیاں ایسی ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا پس آیا ان پر ہمارا عذاب رات کو اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے تھے یا دوپہر کو آرام کر رہے تھے۔ تو جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کہہ رہے تھے بے شک ہم اپنے اوپر ظلم

کرتے رہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۴۴) (مشق نمبر ۴۴)

(۱) محمود مجھ سے عمر میں چھوٹا ہے۔ لیکن قد و قامت میں وہ مجھ سے بڑا ہے۔ اس لئے دوڑنے میں وہ مجھ سے تیز ہے مگر تیراکی میں میں اس سے اچھا ہوں۔

مَحْمُوْدٌ اَصْغَرُ مِنِّی سِنًّا لٰکِنَّهٗ اَکْبَرُ مِنِّی قَامَةً وَلِذَا اَسْرَعُ اَسْبَقُ مِنِّی جَرْیًا لٰکِنِّی اَحْسَنُ مِنْهُ سَبَاحَةً۔

(۲) میرے درجے میں بارہ طلباء ہیں جن میں سے دو تحریر و تقریر کے لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔

فِی دَرَجَتِی اِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا مِنْهُمْ اِثْنَانِ اَحْسَنُ اِنْشَاءً وَخِطَابًا۔

(۳) اس کا دل خوشی سے اُمنڈ آیا۔ اور چہرہ پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب کہ اس نے سنا کہ امتحان سالانہ میں اول آنے کی وجہ سے پہلا انعام اس کو دیا گیا۔

طَارَلُبُّهٗ فَرَحًا وَتَهَلَّلَ وَجْهُهٗ بِشْرًا حِیْنَ سَمِعَ اَنَّهٗ اُعْطِیَ الْجَائِزَةَ الْاُوْلٰی۔ لِحُصُوْلِهِ الدَّرَجَةِ الْاُوْلٰی فِی الْاِخْتِبَارِ السَّنَوِیِّ۔

(۴) اس وقت میری عمر ۲۲ سال ۷ ماہ کی ہے اور میرے بڑے بھائی کی ۲۵ سال ۶ ماہ کی کیونکہ وہ مجھ سے دو سال گیارہ ماہ بڑے ہیں اور میرا چھوٹا بھائی مجھ سے گیارہ سال دس ماہ چھوٹا ہے۔ اس حساب سے اس کی عمر دس سال نو ماہ کی ہوئی۔

سِنِّی الْآنَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً وَسَبْعَةُ اَشْهُرٍ وَسِنُّ اَخِی الْکَبِیْرِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً وَسِتَّةُ اَشْهُرٍ لِاَنَّهٗ اَکْبَرُ مِنِّی بِسَنَتَیْنِ وَاَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا وَاَخِی الصَّغِیْرُ اَصْغَرُ مِنِّی بِاِحْدٰی عَشْرَةَ سَنَةً وَعَشَرَةِ اَشْهُرٍ فَبِهٰذَا الْحِسَابِ صَارَ عُمْرُهٗ عَشْرُ سَنَوَاتٍ وَتِسْعَةُ اَشْهُرٍ۔

(۵) میں نے ایک روپیہ نو آنے میں پندرہ کاپیاں اور چار روپے میں تیرہ قلم گیارہ

پنسلیں اور تین نب لئے۔ اب میرے پاس گیارہ روپے بارہ آنے بچتے ہیں۔ ابھی مجھے فونٹن پن کے لئے ایک دوات روشنائی اور تین درسی کتابیں خریدنی باقی ہیں۔

اِشْتَرَيْتُ بِرُوْبِيَةٍ وَّتِسْعِ آنَاتٍ خَمْسَ عَشَرَةَ كُرَّاسَةً وَبِأَرْبَعِ رُوْبِيَاتٍ ثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلَمًا وَاَحَدَ عَشَرَ مِرْسَمًا وَثَلَاثَ رِيْشَاتِ قَلَمٍ وَتَبْقَى الْآنَ عِنْدِيْ اِحْدٰى عَشَرَةَ رُوْبِيَةً وَاِثْنَتَا عَشَرَةَ آنَةً وَبَقِيَ لِيْ اِشْتِرَاءُ مِحْبَرَةٍ لِلْقَلَمِ الْمُحَبَّرِ وَثَلَاثَةِ كُتُبٍ دَرْسِيَّةٍ۔

(۶) پندرہ روپے لے کر میں گھر سے نکلا جن میں سے تین روپے کا چھ سیر آٹا اور تین روپے آٹھ آنے کا نصف سیر گھی اور ایک بوتل تیل خریدا۔ اس کے بعد پھلوں کی دکان پر گیا جہاں پانچ روپے گیارہ آنے میں بارہ کیلے، دس انار سات سیب اور پندرہ سنترے خریدے۔

خَرَجْتُ مِنَ الْمَنْزِلِ بِخَمْسَ عَشَرَةَ رُوْبِيَةً وَاشْتَرَيْتُ بِثَلَاثِ رُوْبِيَاتٍ سِتَّ ثَارَاتٍ دَقِيْقًا وَّبِثَلَاثٍ وَّنِصْفِ رُوْبِيَةٍ نِصْفَ ثَارَةٍ مِنْ سَمَنٍ وَّقِنِّيْنَةً مِّنْ زَيْتٍ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلٰى دُكَّانِ الْفَوَاكِهِ وَاشْتَرَيْتُ هُنَاكَ بِخَمْسِ رُوْبِيَاتٍ وَّاِحْدٰى عَشَرَةَ آنَةً اِثْنَيْ عَشَرَ مَوْزًا وَعَشَرَ رُمَّانَاتٍ وَّسَبْعَةَ تَفَافِيْحَ وَخَمْسَةَ عَشَرَ بُرْتُقَالًا۔

(۷) مالی نے ایک سو پچیس روپے میں پانچ سو آم فروخت ہے اور اکیس روپے میں ایک ہزار لیموں سو آم میں نے بھی لئے اور پچیس روپے ادا کئے۔

بَاعَ الْبُسْتَانِيُّ خَمْسَمِائَةِ اَنْبَةٍ بِمِائَةٍ وَّخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ رُوْبِيَةً وَاَلْفَ لِيْمُوْنَةٍ بِاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رُوْبِيَةً وَّاَنَا اشْتَرَيْتُ مِائَةَ اَنْبَةٍ اَيْضًا وَاَدَّيْتُ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ رُوْبِيَةً

(۸) ہم نے کتنے ہی درخت اپنے باغ میں لگائے مگر سب خشک ہو ہو کر رہ گئے۔ اس سال پھر ہم سو پیڑ آدم کے پچیس امرود کے اور اکیس پودے لیموں کے لگائے ہیں۔

كَمْ اَشْجَارٍ غَرَسْنَاهَا فِي حَدِيْقَتِنَا لٰكِنْ كُلُّهَا يَبِسَتْ فَغَرَسْنَا فِي هٰذِهِ السَّنَةِ مِائَةَ شَجَرِ اٰبْنَةٍ وَخَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ جَوَّافَةً وَاِحْدٰى وَّعِشْرِيْنَ شُجَيْرَةً مِنْ لَيْمُوْنٍ۔

(۹) میرا خاندان دس افراد پر مشتمل ہے ہم لوگ سو روپے ماہانہ پر گزر بسر کر لیتے ہیں اور اللہ کا شکر ہے یہاں کتنے ہی گھر ایسے ہیں جس کے افراد میرے خاندان کے افراد سے زیادہ ہیں اور وہ مشکل سے پچاس روپے پاتے ہیں۔

اُسْرَتِيْ تَشْتَمِلُ عَلٰى عَشَرَةِ اَفْرَادٍ نَرْتَزِقُ بِمِائَةِ رُوْبِيَةٍ شَهْرِيَّةٍ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَاَيِّنْ مِنْ بَيْتٍ هٰهُنَا اَفْرَادُهٗ تَكْثُرُ مِنْ اَفْرَادِ اُسْرَتِيْ لٰكِنَّهُمْ يَجْلُوْنَ خَمْسِيْنَ رُوْبِيَةً بِكَدْحٍ۔

(۱۰) اہم غزوات میں دوسرا غزوہ احد ہے۔ یہ ۳ھ میں پیش آیا بدر کے مقتولین کا بدلہ لینے کے لئے کفار قریش تین ہزار جنگجو لے کر آئے احد پہاڑ کے پاس اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معلوم ہوا تو ایک ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپؐ باہر نکلے۔ ان میں سے تین سو آدمی عبداللہ بن ابی منافق کے تھے۔ عبداللہ ابن ابی ان کو راستہ سے لیکر واپس چلا آیا۔ اب تین ہزار کے مقابلہ میں سات سو مسلمان رہ گئے پہلے حملہ میں مسلمان غالب آئے مگر ایک غلطی کے ارتکاب کی وجہ سے آخر میں شکست ہوئی اس جنگ میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔

ثَانِيَةُ الْغَزَوَاتِ الْمُهِمَّةِ هِيَ غَزْوَةُ اُحُدٍ وَقَعَتْ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ الْهِجْرِيَّةِ زَحَفَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بِثَلَاثَةِ الْآفِ مُحَارِبٍ لِاَخْذِ ثَارَةِ قَتْلٰى

بَدْرٍ وَنَزَلُوْا بِسَاحَةِ اُحُدٍ فَلَمَّا عَلِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (بِمَجِیْئِهِمْ) خَرَجَ بِاَلْفِ مُسْلِمٍ فِیْهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَیِّ الْمُنَافِقِ فَرَتَدَّ بِهِمْ رَاجِعًا عَنِ الطَّرِیْقِ فَلَمْ یَبْقَ اِلَّا سَبْعُ مَائَةِ مُسْلِمٍ اِزَاءَ ثَلَاثَةِ الْآفٍ فَانْتَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ اَوَّلَ وَهْلَةٍ لٰكِنْ اِنْهَزَمُوْا آخِرًا لِارْتِكَابِ خَطَاءٍ فَاسْتُشْهِدَ سَبْعُوْنَ مُسْلِمًا فِی هٰذِهٖ الْمَعْرِكَةِ۔

(۱۱) خانہ کعبہ مسجد حرام کے صحن میں واقع ہے، ایک سیاہ رنگ کے غلاف کے اندر عظیم الشان کمرہ ہے۔ طول تقریباً ۷۵ فٹ، عرض ۶۰ فٹ، اور بلندی ۸۰، ۸۱ فٹ اس کے چاروں طرف چکر لگانے کے لئے ایک گول راستہ بنا ہوا ہے اسی حلقہ کو مطاف کہتے ہیں۔ دنیا نے کتنے انقلابات دیکھے کتنے عبادت خانے بنے اور بگڑے کتنے مندر تعمیر ہوئے اور کھدے کتنے گرجے آباد ہوئے اور اُجڑے ہزارہا طوفان آئے اور گزر گئے مگر یہ سیاہ چوکور گھر جسے نہ کسی انجینئر نے بنایا اور نہ کسی مہندس نے، آدمؑ سے لے کر ایں دم جوں کا توں کھڑا ہے (سفرنامہ حجاز)

اَلْكَعْبَةُ تَقَعُ فِی فَنَاءِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ وَهِیَ غُرْفَةٌ فَخْمَةٌ فِی غَلَافٍ اَسْوَدَ طُوْلُهَا حَوَالِی خَمسة وسَبْعِیْنَ قَدَمًا وَعَرْضُهَا سِتُّوْنَ قَدَمًا وَارْتِفَاعُهَا ثَمَانُوْنَ اَوْ اَحَد وَثَمانُوْنَ قَدَمًا وَاُنْشِئَ طَرِیْقٌ مُدَوَّرٌ لِلطَّوَّافِ فِی جَوَانِبِهَا الْاَرْبَعَهِ وَتُسَمّٰی هٰذِهٖ الْحَلْقَة مَطَافًا كَمْ مِّنْ تَقَلُّبَاتٍ شَاهَدَهَا الْعَالَمُ وَكَمْ مِنْ مَعَابِدَ بُنِیَتْ فَتَعَمَّرَتْ وَكَمْ مَعَابِدَ هُنُوْكِیَّةٍ نَشَأَتْ وَتَخَرَّبَتْ وَكَمْ مِنْ كَنَائِسَ عَمِرَتْ وَخَرِبَتْ۔ جَاءَتْ الْآفُ طُوْفَانٍ وَمَضَتْ لٰكِنْ هٰذَا الْبَیْتُ الْاَسْوَدُ الْمُرَبَّعُ الَّذِی لَمْ یَبْنِهٖ مُهَنْدِسٌ قَائِمٌ مِنْ عَهْدِ آدَمَ اِلَی الْآنَ كَمَا كَانَ۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

(سبق نمبر ۹)

عدد وصفي و سنين (عدد وصفی اور سال)

عدد وصفی:

عدد وصفی جس سے اعداد کی ترکیب معلوم ہوتی ہے۔ اسم فاعل کے وزن پر حسب ذیل طریقے سے لکھتے ہیں۔

الدرس الاول الدرس العاشر	القصة الاولى القصه العاشرة
الدرس الحادى عشر الدرس التاسع عشر	القصة الحادية عشرة القصة التاسعة عشرة
الدرس العشرون و الثلثون والتسعون الخ	القصة العشرون والثلثون والتسعون الخ
الدرس الحادى و العشرون	القصه الحادية و العشرون
والتاسع و التسعون	والتاسعة والتسعون
الدرس المائة والدرس الألف	القصة المائة والقصة الألف

بیچ کے اعداد اختصار کی غرض سے حذف کر دیئے گئے ہیں ان مثالوں پر غور کرنے سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) تذکیروتانیث اور تعریف وتنکیر میں عدد اپنے موصوف کے مطابق ہے۔

(۲) عدد مرکب (یعنی ۱۱ سے ۱۹ تک) اور عدد معطوف ومعطوف علیہ (یعنی ۲۱، ۳۲، ۲۳ وغیرہ) میں صرف پہلا جز اسم فاعل کے وزن پر ہے دوسرا جزا اپنے حال پر باقی

ہے۔

(۳) عدد مرکب میں ''ال'' صرف پہلے ہی جز پر ہے، مگر عدد معطوف و معطوف علیہ میں دونوں جز پر۔

(۴) العاشر کے سوا باقی دہائیوں پر صرف ''ال'' ہی داخل کر دینا کافی ہوتا ہے۔ انہیں اسم فاعل کے وزن پر نہیں ڈھالا جاسکتا اسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی وہ یکساں رہتے ہیں۔

فائدہ:

اوپر کے نقشہ میں اسم فاعل کے وزن پر جو اعداد لکھے گئے ہیں ان کا ترجمہ پہلا، دوسرا، پانچواں وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ تینوں، چاروں پانچوں وغیرہ سے معانی کو ادا کرنا چاہیں تو اس کے لئے عدد اسم فاعل کے وزن پر نہیں لکھا جاتا۔ بلکہ اصلی صورت میں باقی رکھتے ہوئے صرف ''ال'' داخل کر دینا کافی ہوتا ہے۔ جیسے تینوں بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا قال الاخوان الثلاثه لابیهم۔

سنین:

تاریخ و سنین حسب ذیل طریقہ پر لکھتے پڑھتے ہیں۔

(۱) ولد فلان فی التاسع عشر من شهر شوال سنة سبع و خمسين و سبع مائةٍ من الهجرة۔

(۲) توفی فلان فی الخامس والعشرين من شهر ربيع الاول سنة احدى و ستين و ثلث مائةٍ والف من الهجرة۔

(۳) استقلت الهند من ايدى الانكليز سنة سبع و اربعين و تسع مائةٍ بعد الالف من الميلاد۔

فائدہ:

عربی چونکہ مؤنث ہے اس لئے اس کے بعد واحد اور اثنان مؤنث لکھے جاتے ہیں۔ جیسے اوپر کی دوسری مثال میں اور ثلث سے تسع تک مذکر۔

(۲) عرب مؤرخین حسب ذیل طریقہ پر تاریخیں لکھتے ہیں۔

پہلی تاریخ کے لئے لیلۃٍ خلت من شهر کھذا۔ اسی طرح چودہ تاریخ تک جیسے لاربع عشرۃ خلون من شهر کذا۔ پندرہویں تاریخ کو لنصف شهر کذا اور سولہویں کو لاربع عشرۃ لیلۃ بقین من شهر کذا اسی طرح اٹھائیسویں تک انتیسویں تاریخ کو لیلۃ بقیت من شهر کذا اور تیسویں کو لِآخر یوم من شهر کذا لکھتے ہیں۔

(۳) اعداد دونوں طرف سے پڑھے جاتے ہیں مگر زیادہ فصیح یہ ہے کہ دائیں طرف سے پڑھا جائے جیسے "۱۵۹۷" سال کو سبع و تسعون و خمس مائة و الف سنةٍ۔ اگرچہ الف و خمس مائة وسبع و تسعون سنةً بھی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۵) (مشق نمبر ۴۵)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

اَلشَّيْخُ الْإِمَامُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ

وُلِدَ الْعَلَّامَةُ الْإِمَامُ اَحْمَدُ تَقِيُّ الدِّيْنِ بْنُ تَيْمِيَةَ فِي الْعَاشِرِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ "بِحَرَّانَ" وَنَشَابِهَا النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى اِلٰى اَنْ بَلَغَ السَّابِعَةَ مِنْ عُمْرِهٖ فَاَغَارَبِهَا التَّتَارُ فَهَاجَرَ مَعَ اُسْرَتِهٖ اِلٰى دِمَشْقَ۔ وَقَدْ حَفِظَ الْقُرْآنَ مُنْذُ حَدَاثَةِ سِنِّهٖ ثُمَّ ثَقَّفَ الْعَرَبِيَّةَ

وَبَرَعَ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَتَبَحَّرَ فِي تَفْسِيْرِ الْقُرآنِ حَتّٰى صَارَ إِمَاماً فِيْهِ۔ وَكَانَ اَبُوْهُ عَالِمًا جَلِيْلاً لَهُ كُرْسِيٌّ لِلدِّرَاسَةِ فِي الْجَامِعِ الْكَبِيْرِ فِي دِمَشْقَ وَمَشِيْخَةُ الْحَدِيْثِ فِي بَعْضِ الْمَدَارِسِ، فَلَمَّا بَلَغَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ الْحَادِيَةَ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ عُمْرِهٖ تُوُفِّيَ اَبُوْهُ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَثَمَانِيْنَ وَسِتَّ مِائَةٍ فَتَوَلّٰى الدِّرَاسَةَ بَعْدَ وَفَاةِ اَبِيْهِ بِسَنَةٍ۔ فَجَلَسَ مَجْلِسَهٖ وَحَلَّ مَحَلَّهٗ۔ فَكَانَ يُلْقِي الدُّرُوْسَ فِي الْجَامِعِ الْكَبِيْرِ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ فَاتَّجَهَتْ اِلَيْهِ الْاَنْظَارُ وَاسْتَمَعَتْ اِلَيْهِ الْاَفْئِدَةُ وَكَثُرَ التَّحَدُّثُ بِاسْمِهٖ فِي الْمَجَالِسِ الْعِلْمِيَّةِ وَلَمْ يَكَدْ يَبْلُغُ الثَّلٰثِيْنَ مِنْ عُمْرِهٖ حَتّٰى ذَاعَ صِيْتُهٗ وَاَصْبَحَ مَقْصِدًا لِلْعُلَمَاءِ وَالطُّلَّابِ۔

علامہ امام تقی الدین ابن تیمیہ ربیع الاول کی ۱۰ تاریخ ۶۶۱ھ کو شام کے شہر حران میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی پرورش یہیں پائی جب اپنی عمر کے ساتویں سال کو پہنچے تو اس شہر پر تاتاریوں نے غارت گری مچائی تو آپ اپنے خاندان کے ساتھ دمشق ہجرت کر کے چلے گئے قرآن مجید آپ نے چھوٹی ہی عمر میں حفظ کرلیا۔ پھر عربی میں مہارت تامہ حاصل کی اور فقہ اور حدیث میں مرتبہ کمال حاصل کیا اور تفسیر قرآن میں بڑی وسیع مہارت حاصل کی یہاں تک تفسیر میں امام بن گئے۔ آپ کے والد بھی ایک جلیل القدر عالم تھے جن کے لئے دمشق کی جامع کبیر میں تدریس کی کرسی رکھی جاتی تھی اور بعض مدارس میں شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز رہے جب ابن تیمیہ اکیسویں سال کو پہنچے تو ۶۸۲ھ میں آپ کے والد کی وفات ہوگئی۔ والد کی وفات کے ایک برس بعد آپ نے مسند تدریس سنبھالی والد کی نشست پر بیٹھے اور ان کا عہدہ سنبھالا۔ آپ جامع کبیر میں فصیح عربی زبان میں اسباق پڑھاتے تھے۔ اس لئے لوگوں کی نگاہیں آپ کی جانب اٹھیں اور دل میں آپ کی طرف متوجہ ہوئے علمی مجالس میں آپ کے متعلق کثرت سے گفتگو ہونے لگی۔ عمر کے

تیسویں سال کو بھی نہ پہنچے تھے کہ آپ کی شہرت کا ڈنکا بجنے لگا اور علماء طلباء کی آماجگاہ بن گئے۔

وَكَانَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ يَوَدُّ اَحْيَاءً مَاكَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ وَاَهْلُ الْقَرْنِ الْاَوَّلِ مِنْ اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ الْمَحْضَةِ كَمَا كَانَ يُحَاوِلُ اِزَالَةَ بعض مَاعَلَّقَ بِهَا مِنْ غُبَارٍ فَانْتَقَدَ عَلَى الْعُلَمَاءِ وَالصُّوْفِيَّةِ وَالْفُقَهَاءِ فَاَثَارَ اَحْوَالَهُ الْخِلَافَ وَالْفِتَنَ فَحُبِسَ لَمْ يَزَلْ يَقَعُ فِي مَحِنَّةٍ بَعْدَ مَحِنَّةٍ وَيُنْقَلُ مِنْ مَجْلِسِ اِلٰى اٰخِرِ حَتّٰى وَافَتْهُ الْمُنِيَّةُ بِقَلْعَةِ دِمِشْقِ (حَيْثُ كَانَ هُوَ مَحْبُوْساً) فِي الثَّانِي وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اور امام ابن تیمیہ اس چیز (طریقہ سنت) کا احیاء چاہتے تھے کہ جس پر صحابہ اور قرن اول کے لوگ سنت کے اتباع کے جذبہ سے سرشار تھے۔ نیز سنت مطہرہ پر جو بعض بدعتوں کی جو گرد چڑھی ہوئی تھی اس کو صاف کرنا چاہتے تھے۔ پس انہوں نے اس دور کے علماء صوفیاء اور فقہاء پر بہت تنقید کی جس پر ان لوگوں نے امام صاحب کے ارد گرد مخالفت اور آزمائشوں کا جال بچھا دیا۔ اس کے نتیجے میں آپ قید کر دیئے گئے پھر یکے بعد دیگرے آزمائشوں سے گزرتے رہے اور ایک قید خانہ سے دوسرے قید خانہ منتقل کئے جاتے رہے یہاں کہ آپ بائیس ذوالقعدہ ۷۲۸ھ کو دمشق کے قلعہ کے اندر قید کی حالت میں وصال پا گئے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۶) (مشق نمبر ۴۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

ابن بطوطہ

مسلمانوں میں کتنے ہی سیاح گزرے ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ شہرت

کے لحاظ سے بڑھا ہوا ابن بطوطہ ہے۔ اس نے اپنی زندگی کے ۳۰ سال سیاحت میں گزارے اس عرصہ میں اس نے تقریباً ۷۵۰۰۰ میل کا سفر طے کیا۔ یہ سترہ رجب ۷۰۳ھ بمطابق ۱۳۰۴ء کو شمالی افریقہ کے شہر طنجہ میں پیدا ہوا اور وہیں پرورش پائی۔ یہاں تک کہ جب اکیس سال کا ہوا تو طنجہ سے ۷۲۵ھ میں حج کے ارادے سے نکلا اور یہیں سے اس کی سیاحت کا آغاز ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ گھومتا پھرتا خشکی کے راستے سے ۷۳۴ھ میں ہندوستان آ پہنچا۔ اس وقت یہاں محمد تغلق شاہ کی حکومت تھی اس نے بڑی آؤ بھگت کی پھر بارہ ہزار روپے ماہوار پر اس دہلی کا قاضی مقرر کر دیا۔ آٹھ دس سال ابن بطوطہ یہاں مقیم رہا۔ پھر ایک وفد میں چین کے لئے روانہ ہوا۔ چین سے واپسی میں جزائر شرق الھند سراندیپ وغیرہ سے گزرا پھر ۷۴۸ھ میں سومطرا کی راہ سے عراق، شام، فلسطین وغیرہ کی سیاحت کرتا ہوا مکہ معظمہ پہنچا۔ جہاں اس نے اپنا چوتھا حج کیا، پھر اسے وطن کی یاد آئی چنانچہ مکہ سے چلا تو مصر، تونس، الجزائر، مرکش ہوتا ہوا ۷۵۰ھ گھر پہنچا گھر پر بمشکل پانچ چھ سال قیام رہا پھر اندلس چلا گیا وہاں سے واپس ہوا تو پھر صحرائے افریقہ کی سیر کرتا ہوا ۷۵۴ھ میں تمبکتو پہنچا مگر وہاں سے جلد ہی وطن لوٹ آیا اس کے بعد اس نے وہ اپنا مشہور سفر نامہ مرتب کیا جو سفر نامہ ابن بطوطہ کے نام سے دنیا میں مشہور ہے اس کی ترتیب وتسوید سے ۷۵۶ھ میں فارغ ہوا اس کے بعد ۷۷۹ھ بمطابق ۱۳۷۷ء میں انتقال کیا۔ (ہماری کتاب مرتبہ افضل صاحب ایم اے)

كَمْ مِنْ سَيَّاحٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ شُهْرَةً هُوَ ابْنُ بَطُوْطَةَ اَمَرَّ مِنْ سِنِيْهِ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً فِي السِّيَاحَةِ۔ سَافَرَ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ زُهَاءَ خَمْسَةٍ وَّسَبْعِيْنَ اَلْفَ مِيْلٍ۔ وُلِدَ فِي السَّابِعِ عَشَرَ مِنْ رَجَبَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّسَبْعِمِائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ الْمُطَابَقَةِ لِسَنَةِ اَرْبَعٍ وَّثَلٰثِ مِائَةٍ وَّاَلْفٍ مِنَ الْمِيْلَادِ فِي طَنْجَةٍ مِنْ

بِلَادِ شِمَالِ اَفْرِيْقِيَا وَتَرَبّٰى هُنَاكَ وَلَمَّا بَلَغَ السَّنَةَ الْحَادِيَةَ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ سِنِّهِ غَادَرَ طَنْجَةَ فِي السَّنَةِ الْخَامِسِ وَالْعِشْرِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ قَاصِدًا/عَازِمًا عَلَى الْحَجِّ وَمِنْ هُنَا ابْتَدَأَتْ سِيَاحَتُهُ وَصَلَ مَرَّةً جَائِيًا مِنْ خَطٍّ بَرِّيٍ اِلَى الْهِنْدِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ كَانَ حُكُومَةُ مُحَمَّدٍ تُغْلَق شَاه فِي ذَالِكَ الْوَقْتِ فَرَحَّبَ بِهِ غَايَةَ التَّرْحِيْبِ ثُمَّ وَلَّاهُ قَضَاءَ الدِّهْلِيْ بِاِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفِ رُوبِيَةِ رَاتِبٍ شَهْرِيٍّ فَاَقَامَ ثَمَانِيَ اَوْعَشَرَ سَنَةً ثُمَّ ذَهَبَ مَعَ وَفْدٍ اِلَى الصِّيْنِ وَمَرَّ عَلٰى جَزَائِرِ شَرْقِ الْهِنْدِ وَسَرَانْدِيْبَ وَغَيْرِهَا قَافِلاً مِنَ الصِّيْنِ فَبَلَغَ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةَ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ زَائِرًا الْعِرَاقَ وَالشَّامَ وَ فِلَسْطِيْنَ وَغَيْرَهَا مِنْ طَرِيْقِ سُومَطَرا وَاَدّٰى هُنَاكَ حَجَّةُ الرَّابِعَ ثُمَّ تَذَكَّرَ وَطَنَهُ فَارْتَحَلَ مِنْ مَكَّةَ وَبَلَغَ مَنْزِلَهُ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ زَائِرًا۔ اِثْنَاءَ ذَالِكَ مِصْرَ وَ تِيُوْنَسَ وَالْجَزَائِرَ وَ مَرَاكِش فَمَا اَقَامَ بِمَنْزِلِهِ اِلَاخَمْسَ اَوْسِتَّ سَنَوَاتٍ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى اُنْدُلُسَ فَعَادَ مِنْهَا وَدَخَلَ تَمْبُكْتُو سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ طَائِفًا بِصَحْرَاءِ اَفْرِيْقِيَا اِلَّا اِنَّهُ رَجَعَ مِنْهَا مُسْتَعْجِلاً اِلٰى وَطَنِهِ ثُمَّ رَتَّبَ/صَنَّفَ وَقَائِعَ سَفَرِهِ الْمَعْرُوْفَةَ الَّتِي اِشْتَهَرَتْ بِاِسْمِ "رِحْلَة ابنِ بطُوْطَةَ" فِي اَقْطَارِ الْعَالِمِ وَفَرَغَ مِنْ تَرْتِيْبِهَا وَتَسْوِيْدِهَا سَنَةَ سِتٍّ وَخَمْسِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ وَبَعْدَ ذَالِكَ تُوُفِّيَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ الْمُطَابِقَةِ لِسَنَةِ سَبْعٍ وَسَبْعِيْنَ وَثَلٰثِمِائَةٍ وَالْفِ الْمِيْلَادِيَّةِ۔

طالب نے کی۔ آپؐ نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی لیکن آپ کی تعلیم وتادیب اللہ نے اپنے ذمہ لے لی چنانچہ آپؐ خوش خلقی کامل درجے کے عقل مند، متحمل مزاج، سنجیدہ طبیعت، حیاء و پاکدامنی، پاکیزہ نفسی، راست گوئی پر جواں ہوئے۔ پھر اللہ نے ہمہ قسم کی میل کچیل اور آرائشوں سے آپؐ کی ذات اقدس کو پاکیزہ رکھا، چنانچہ آپؐ نے شراب کبھی نہ پی، پرستش گاہوں پر ذبح کیے گئے جانوروں کا گوشت نہ کھایا اور نہ ہی بتوں کے درپے ہوئے۔

ترَعْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ عَمِّهٖ، فَلَمَّا بَلَغَ الثَّالِثَةَ عَشَرَ مِنْ عُمْرِهٖ سَافَرَمَعَهٗ اِلَى الشَّامِ ثُمَّ سَافَرَ اِلَيْهَا لِلْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ وَهُوَ فِي الْخَامِسَةِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ عُمْرِهٖ مُتَاجِرًا بِبِضَاعَةِ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ وَمَعَهٗ غُلَامُهَا مَيْسَرَةُ فَعَادَوَ رَبِحَ مَالاً كَثِيْرًا فَرَدَّهٗ اِلٰى خَدِيْجَةَ بِكُلِّ اَمَانَةٍ، فَلَمَّا رَأَتْ خَدِيْجَةُ مِنَ الرِّبْحِ الْكَثِيْرِ وَاَمَانَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَتْ عَلَيْهِ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَكَانَتْ سِنُّهَا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَرَضِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم وَخَطَبَهَا عَمُّهٗ اِلٰى عَمِّهَا وَتَمَّ الزَّوْجُ كَانَتْ خَدِيْجَةُ مِنْ اَفْضَلِ نِسَاءِ قَوْمِهَا نَسَباً وَثَرْوَةً وَعَقْلاً وَدِرَايَةً وَلَهَا اَجْمَلُ ذِكْرٍ فِي تَارِيْخِ الْاِسْلَامِ هٰذِهٖ هِيَ حَيَاتُهٗ قَبْلَ الْبِعْثَةِ فَلَمَّا بَلَغَ الْاَرْبَعِيْنَ مِنْ سِنِّهٖ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ وَجَعَلَهٗ نَبِيًّا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْبَاءِ الرِّسَالَةِ وَجَعَلَ يَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ كُلَّ مَنْ تَوَسَّمَ فِيْهِ خَيْرًا وَكَانَ مِنَ الْحِكْمَةِ اَنْ تَكُوْنَ دَعْوَتُهٗ سِرِّيَّةً فَدَعَا ثَلَاثَ حِجَجٍ سِرًّا ثُمَّ اُمِرَاَنْ يَصْدَعَ بِمَا يُؤْمَرُ فَاَعْلَنَ بِهَا فِي قَوْمِهٖ فَحَمِيَتِ الْقَبَائِلُ وَاَنِفَتْ قُرَيْشٌ وَجَعَلُوْا يُؤْذُوْنَهٗ وَاشْتَدَّ مِنْهُمُ الْاِيْذَاءُ يَوْمًا فَيَوْمًا حَتّٰى اِذَا تَعَدَّى الْاَذٰى اَتْبَاعَهٗ اَمَرُهُمْ بِالْهِجْرَةِ اِلَى الْحَبْشَةِ فَهَاجَرَ اِلَيْهَا عَشَرَةُ رِجَالٍ

طالب نے کی۔ آپؐ نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی لیکن آپ کی تعلیم وتادیب اللہ نے اپنے ذمہ لے لی چنانچہ آپؐ خوش خلقی کامل درجے کے عقل مند، متحمل مزاج، سنجیدہ طبیعت، حیاء و پاکدامنی، پاکیزہ نفسی، راست گوئی پر جواں ہوئے۔ پھر اللہ نے ہمہ قسم کی میل کچیل اور آرائشوں سے آپؐ کی ذات اقدس کو پاکیزہ رکھا، چنانچہ آپؐ نے شراب کبھی نہ پی، پرستش گاہوں پر ذبح کیے گئے جانوروں کا گوشت نہ کھایا اور نہ ہی بتوں کے در پے ہوئے۔

تَرَعْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ عَمِّهٖ، فَلَمَّا بَلَغَ الثَّالِثَةَ عَشَرَ مِنْ عُمْرِهٖ سَافَرَ مَعَهٗ اِلَى الشَّامِ ثُمَّ سَافَرَ اِلَيْهَا لِلْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ وَهُوَ فِي الْخَامِسَةِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ عُمْرِهٖ مُتَاجِرًا بِبِضَاعَةِ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ وَمَعَهٗ غُلَامُهَا مَيْسَرَةُ فَعَادُوَ رِبِحَ مَالًا كَثِيْرًا فَرَدَّهٗ اِلٰى خَدِيْجَةَ بِكُلِّ اَمَانَةٍ، فَلَمَّا رَأَتْ خَدِيْجَةُ مِنَ الرِّبْحِ الْكَثِيْرِ وَاَمَانَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَتْ عَلَيْهِ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَكَانَتْ سِنُّهَا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَرَضِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم وَخَطَبَهَا عَمُّهٗ اِلٰى عَمِّهَا وَتَمَّ الزَّوْجُ كَانَتْ خَدِيْجَةُ مِنْ اَفْضَلِ نِسَاءِ قَوْمِهَا نَسَبًا وَثَرْوَةً وَعَقْلًا وَدِرَايَةً وَلَهَا اَجْمَلُ ذِكْرٍ فِي تَارِيْخِ الْاِسْلَامِ هٰذِهٖ هِيَ حَيَاتُهٗ قَبْلَ الْبِعْثَةِ فَلَمَّا بَلَغَ الْاَرْبَعِيْنَ مِنْ سِنِّهٖ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ وَجَعَلَهٗ نَبِيًّا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْبَاءِ الرِّسَالَةِ وَجَعَلَ يَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ كُلَّ مَنْ تَوَسَّمَ فِيْهِ خَيْرًا وَكَانَ مِنَ الْحِكْمَةِ اَنْ تَكُوْنَ دَعْوَتُهٗ سِرِّيَّةً فَدَعَا ثَلَاثَ حِجَجٍ سِرًّا ثُمَّ اُمِرَ اَنْ يَصْدَعَ بِمَا يُؤْمَرُ فَاَعْلَنَ بِهَا فِي قَوْمِهٖ فَحَمِيَتِ الْقَبَائِلُ وَاَنِفَتْ قُرَيْشٌ وَجَعَلُوْا يُؤْذُوْنَهٗ وَاشْتَدَّ مِنْهُمُ الْاِيْذَاءُ يَوْمًا فَيَوْمًا حَتّٰى اِذَا تَعَدَّى الْاَذٰى اَتْبَاعَهٗ اَمَرَهُمْ بِالْهِجْرَةِ اِلَى الْحَبْشَةِ فَهَاجَرَ اِلَيْهَا عَشَرَةُ رِجَالٍ

وَخُمُسُ نِسْوَةٍ۔ ثُمَّ تَبِعَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى كَانَتْ عِدَّتُهُمْ ثَلٰثَةً وَثَمَانِيْنَ رَجُلًا وَّسَبْعَ عَشْرَةَ اِمْرَأَةً۔ رَجَعَ بَعْضُهُمْ اِلٰى مَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَقَامَ بِهَا اٰخَرُوْنَ اِلَى السَّنَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَاَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ بِمَكَّةَ صَابِرًا عَلَى الْاَذٰى مُحْتَمِلًا لِلْمَكْرُوْهِ مُثَابِرًا عَلٰى دَعْوَتِهٖ يَدْعُوْ قَوْمَهٗ اِلَى الْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ، وَقُرَيْشٌ تُقَاوِمُهٗ وَتُؤْذِيْهِ حَتّٰى اِنْسَلَخَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ الشَّدِيْدَةِ عَشْرُ سَنَوَاتٍ فَلَمَّا كَانَتِ السَّنَةُ الْعَاشِرَةُ مِنَ النُّبُوَّةِ فُجِعَ بِمَوْتِ عَمِّهِ النَّبِيْلِ وَزَوْجَتِهِ الْكَرِيْمَةِ فِيْ يَوْمَيْنِ مُتَقَارِبَيْنِ فَاشْتَدَّ بِهِ الْاَذٰى عَنْ قُرَيْشٍ وَنَصَبُوْا لَهُ الْحَبَائِلَ وَتَرَبَّصُوْا بِهِ الدَّوَائِرَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کی آغوش میں جوان ہوئے جب آپ اپنی عمر کے تیرہویں سال کو پہنچے تو اپنے چچا کے ساتھ شام کی طرف سفر کیا پھر دوسری مرتبہ شام کی طرف سفر کیا تو اس وقت آپ کی عمر کا ۲۵ واں سال تھا۔ آپ خدیجہ بنت خویلد کا سامان اس کے غلام میسرہ کے ساتھ تاجر بن کر لے کر گئے بس جب واپس ہوئے تو مال میں بہت زیادہ نفع کمایا پس آپ نے خدیجہ کو تمام امانت لوٹا دی جب خدیجہ نے آپ کی طرف سے زیادہ منافع اور امانتداری دیکھی تو اس نے آپ پر عرضداشت پیش کی کہ مجھ سے نکاح کرلیں اور اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال تھی پس آپؐ راضی ہوئے آپؐ کے چچا نے نکاح کا پیغام حضرت خدیجہ کے چچا کو بھیجا تو نکاح مکمل ہوگیا حضرت خدیجہ اپنی قوم میں سے سب سے افضل عورت تھیں سب سے زیادہ مالدار عقلمند اور سوجھ بوجھ کے لحاظ سے اور اسلام کی تاریخ میں ان کا ذکر خوبصورت انداز میں آتا ہے ان کی زندگی بعثت سے پہلے کی ہے۔ جب آپ اپنی عمر کے چالیسویں سال کو پہنچے تو اللہ نے آپ کو مبعوث کیا اور آپ کو نبی بنایا پس آپؐ رسالت کی ذمہ داری طے کرا ٹھے تو آپ نے ہر اس آدمی کو اللہ

کی طرف بلایا جس میں خیر محسوس کی اور تقاضۂ حکمت یہ تھا کہ آپ کی دعوت پوشیدہ طور پر جاری رہی۔ تو پس اسی لئے آپ نے تین سال تک پوشیدہ دعوت دی پھر آپ کو حکم دیا گیا ہے لوگوں کو کھلے عام سنائیں تو پس آپ نے اپنی قوم کو اعلانیہ دعوت دی جس پر قبیلوں کے لوگ غصے میں آ گئے۔ قریش والوں نے ناک چڑھائی اور آپ کو تکلیف دینا شروع کر دی اور ان کی طرف سے تکلیف دینے کا یہ سلسل روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کے متعبین (صحابہ) پر بھی تکلیف دینے کا سلسلہ کافی حد تک بڑھ گیا تو آپ نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم صادر فرمایا۔ تو دس مرد اور پانچ عورتیں ہجرت کر کے چلے گئے۔ پھر ان کے پیچھے مسلمانوں کی ایک جماعت چلی گئی۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کی تعداد ۸۳ مرد اور ۱۷ عورتوں تک پہنچ گئی۔ پھر ان میں سے بعض لوگ مدینہ کی طرف ہجرت کر کے پہلے ہی مکہ لوٹ آئے اور دوسرے حضرات ۷ ہجری تک وہیں مقیم رہے لیکن نبی کریم ان لوگوں کی تکالیف پر صبر کرتے رہے اور مصائب کو برداشت کرتے رہے اور اپنی دعوت پر استقامت اختیار کرتے ہوئے مکہ میں مقیم رہے اور اپنی قوم کو ہدایت اور حق دین کی طرف بلاتے رہے۔ لیکن اہل قریش مقابلے میں آجاتے اور تکلیف دیتے یہاں تک کہ اسی خطرناک حالت پر دس سال گزر گئے ہجرت کے دسویں سال آپ اپنے نیک صفت چچا اور مہربان بیگم کی وفات کے صدمے سے دوچار ہوئے۔

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَالَ تِلْكَ السِّنِيْنَ لَا يَسْمَعُ بِقَادِمٍ يَقْدُمُ مِنَ الْعَرَبِ لَهٗ اِسْمٌ وَشَرَفٌ اِلَّا تَصَدّٰى لَهٗ وَدَعَاهُ اِلَى اللّٰهِ وَدِيْنِ الْحَقِّ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الْحَادِيَةُ عَشَرَةَ خَرَجَ اِلَى الْقَبَائِلِ فِي مَوْسِمِ الْحَجِّ فَاٰمَنَ بِهٖ سِتَّةٌ مِّنْ اَهْلِ يَثْرِبَ كَانُوْا سَبَبَ اِنْتِشَارِ الْاِسْلَامِ فِي الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ جَاءَ مِنْهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ عَشَرَةَ وَبَايَعُوْهُ وَرَجَعُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ تَبْقَ دَارٌ مِّنْ دُوْرِ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا وَفِيْهَا ذِكْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا كَانَتِ السَّنَةُ الثَّالِثَةُ عَشَرَ مِنَ الْبِعْثَةِ جَاءَ مِنْهَا ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ رَجُلاً وَّامْرَاَتَانِ فَاَسْلَمُوْا عَلٰى يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعُوْهُ فَازْدَادَ الْإِسْلَامُ اِنْتِشَارًا فِي الْمَدِيْنَةِ۔ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ بِالْهِجْرَةِ اِلَيْهَا فَجَعَلَ الْمُسْلِمُوْنَ يُهَاجِرُوْنَ وَيَلْحَقُوْنَ بِاِخْوَانِهِمُ الْاَنْصَارِ فِي الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَا اضْطُهِدُوْا كَثِيْرًا وَقَاسُوْا الشَّدَائِدَ وَالْمِحَنَ فَمَا اَنْ اَحَسَّ الْمُشْرِكُوْنَ۔ بِهِجْرَتِهِمْ حَتّٰى اِجْتَمَعُوْا وَائْتَمَرُوْا بِقَتْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا مَعَ صَاحِبِهٖ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فِي حِفْظِ مَنْ لَيْسَ يَغْفُلُ وَتَوَجَّهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى وَصَلَا اِلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِيْنَ مِنْ مَوْلِدِهٖ وَهُوَ يُوَافِقُ لِاَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ سِتَمْبَرَ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ مِنَ الْمِيْلَادِ فَاَقَامَ بِهَا عَشَرَ سِنِيْنَ يُجَاهِدُ الْمُشْرِكِيْنَ وَيُجَادِلُهُمْ بِالسَّيْفِ وَيُقْنِعُهُمْ وَيُجَادِلُهُمْ بِالْبَرَاهِيْنِ وَاٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى الْبَيِّنَاتُ اَلْبَابَهُمْ وَبَهَرَتِ الْاٰيَاتُ اَبْصَارَهُمْ وَلَمْ يَجِدُوْا سَبِيْلاً۔ لِلْاِنْكَارِ فَانْحَسَرَ الْعَمٰى وَانْجَابَ الشِّرْكُ بِنُوْرِ الْحَقِّ وَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۔ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ وَالسِّتِّيْنَ مِنْ عُمُرِهٖ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ، فَلَحِقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ الثَّالِثَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰى عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ الْمُوَافِقِ لِلثَّامِنِ يُوْنِيُوْ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ مِنَ الْمِيْلَادِ۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سالوں کے دوران عرب والوں میں سے کسی بھی ایسے شخص کی آمد کا سن لیتے جس کو شہرت اور عزت حاصل ہوتی تو وہ ضرور اس کے

پیچھے پڑ جائے۔ اور اللہ اور دین حق کی طرف اس کو دعوت دیتے جب اعلان نبوت کا گیارہواں سال ہوا تو آپ حج کے موسم میں قبیلوں کی طرف نکلے تو جس کے نتیجے میں اہل یثرب سے چھ آدمی مسلمان ہوئے۔ جو کہ مدینہ منورہ اسلام کے پھیلنے کا ذریعہ بنے پھر نبوت کے بارہویں سال ان میں سے مزید بارہ آدمی مسلمان ہوئے اور آپؐ سے بیعت ہو کر واپس مدینہ منورہ لوٹ گئے۔ بس اب تو مدینہ کے گھروں میں کوئی ایسا گھر باقی نہ رہا تھا کہ جس میں آپ کا ذکر نہ ہو، جب بعثت کا تیرہواں سال ہوا تو مدینہ منورہ سے ۷۳ مرد اور دو عورتیں آئیں اور آپؐ کے ہاتھ مبارک پر اسلام لا کر بیعت کی اب مدینہ میں اسلام کی اشاعت اور بڑھ گئی تو لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم صادر فرمایا۔ بہت ظلم وستم برداشت کرنے اور مصائب کو جھیلنے کے بعد اب مسلمانوں نے ہجرت کرنا شروع کی اور مدینہ منورہ میں اپنے انتظار کرنے والے بھائیوں سے جا ملے۔ مشرکین نے جب ان کی ہجرت محسوس کی تو انہوں نے گٹھ جوڑ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا مشورہ کیا۔ لیکن آپؐ اپنے ساتھی ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ اس ذات کی حفاظت میں جو کسی سے غافل نہیں ہے کی مکہ سے نکل گئے اور مدینہ کی طرف رخ کیا یہاں آ کر جمعہ کے دن ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۲۴ ستمبر ۶۲۲ء کو مدینہ پہنچے آپؐ کی عمر اس وقت ۵۳ سال کی تھی آپؐ نے مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا۔ اس عرصہ کے دوران آپ مشرکین سے جہاد کرتے رہے بذریعہ تلوار ان سے قتال کرتے رہے ان کو قائل کرنے کی کوشش کرتے رہے، دلیلوں اور قرآنی آیات مبارکہ کے ذریعے ان سے مجادلہ کرتے رہے۔ یہاں تک واضح دلائل ان کی عقل پر غالب آگئے۔ معجزات ان کی آنکھوں پر غالب آگئے اور انہوں نے انکار کا کوئی سبیل نہ پایا پس ان کا اندھا پن جاتا رہا۔ حق کے نور کے ساتھ آخر گمراہی رفع ہو گئی اور لوگ دین میں فوج در فوج داخل

ہونے لگے اور جب آپ ۶۳ سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کو یقین (وقت انتقال) آ گیا پس آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے ۱۲ ربیع الاول بروز سوموار ۱۱ ہجری بمطابق ۸ جون ۶۳۲ء کو جا ملے۔

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْصَحَ الْعَالَمِيْنَ لِسَانًا، وَاَبْلَغَهُمْ بَيَانًا مُتَقَّفَ اللِّسَانِ، فَيَّاضَ الْخَاطِرِ، سَهْلَ اللَّفْظِ اِمَامًا مُجْتَهِدًا صَاحِبَ مُعْجِزَاتٍ وَّآيَاتٍ فِى اللِّسَانِ الْعَرَبِى الْمُبِيْنِ، وَكَانَ كَلَامُهُ كَمَا وَصَفَهُ الْجَاحِظُ، "اَلْكَلَامُ الَّذِىْ قَلَّ عَدَدُ حُرُوْفِهِ وَكَثُرَ عَدَدُ مَعَانِيْهِ وَجَلَّ مِنَ الصَّنَاعَةِ وَنَزَّهَ عَنِ التَكَلُّفِ ثُمَّ لَمْ يَسْمَعِ النَّاسُ بِكَلَامٍ قَطُّ اَعَمَّ نَفْعًا وَلَا اَصْدَقَ لَفْظًا وَلَا اَعْدِلَ وَزْنًا وَلَا اَجْمَلَ مَذْهَبًا وَاَكْرَمَ مَطْلَبًا وَلَا اَحْسَنَ مَوْقِعًا وَلَا اَسْهَلَ فَخْرَجًا وَلَا اَبْيَنَ مِنْ فَحْوَاهُ مِنْ كَلَامِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلْقِ، لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، اَجْوَدَ النَّاسِ صَدْرًا، وَاَصْدَقَ النَّاسِ لِهْجَةً، وَاَلْيَنَهُمْ عَرِيْكَةً، وَاَكْرَمَهُمْ عَشِيْرَةً، مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً اَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ، لَمْ اَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان والوں سے زیادہ فصیح اللسان تھے اور ان سے زیادہ اچھا بیان کرنے والے، پرتاثیر زبان، دل کا سخی، آسان الفاظ میں بات کرنے والے رہبر صاحب حکمت وبصیرت اور معجزات صاحب آیات واضح عربی زبان میں اور آپ کا کلام ایسے ہی جیسا کہ جاحظ نے ان کی خوبی بیان کی آپ کا کلام ایسا تھا کہ جس کے حروف کی تعداد تھوڑی اور اس کے معانی تعداد بہت زیادہ تصنع سے پاک اور تکلیف سے منزہ تھا پھر کسی شخص نے ایسا کلام نہیں سنا کہ عموماً زیادہ نفع مند اور لفظوں کے

لحاظ سے زیادہ سچا ہو اور وزن کے اعتبار سے اعتدال والا اور مذہب کے لحاظ سے زیادہ خوبصورت مطلب کے لحاظ سے بہت عمدہ اور موقع محل کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھا اور بولنے میں آسان ترین، مقصد اور مدعا میں واضح ترین تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہنستے مسکراتے اور خوش اخلاقی کے کردار کے ساتھ متصف رہتے تھے اور آپ کے پرنور چہرہ پر تبسم اور بشاشت کا اثر ظاہر ہوتا تھا۔ آپ نرم مزاج تھے یعنی کسی بات میں لوگوں کو آپ کی موافقت مطلوب ہوتی تو آپ آسانی کے ساتھ موافق ہو جاتے اور لہجہ کے اعتبار سے زیادہ سچے اور بہت زیادہ نرم خو خاندانی اعتبار سے معزز جو شخص آپ کو دفعتہً دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا ہے اور جو آپ سے اختلاط کرتا تو آپ کے قول و فعل کی وجہ سے آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ کا ثنا گوئی کہتا ہے میں نے آپ سے پہلے اور بعد میں آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۷) (مشق نمبر ۴۷)

عربی میں ترجمہ کریں۔

مُجَدِّدِ الفِ الثَّانیؒ

دسویں صدی کے آواخر کا زمانہ تھا کہ ۹۶۴ھ میں اکبر ہندوستان کے تخت و تاج کا مالک ہوا اور پورے پچاس برس نے اس نے حکومت کی۔ یہ ایک نہایت ہی جاہل اور ان پڑھ بادشاہ تھا۔

كَانَ نِهَاءُ زَمَانِ الْعَاشِرِ اَنْ تَمَلَّكَ اَكْبَرُ عَرْشَ وَ اَتَوَجَّهَ مُمْلِكَةَ الْهِنْدِ سَنَةَ اَرْبَعَ وَّ سِتِّيْنَ وَتِسْعِمِائَةٍ وَحَكَمَ خَمْسِيْنَ سَنَةً كَامِلَةً وَهُوَ كَانَ مَلِكًا جَاهِلًا وَاُمِّيًّا۔

اسے کسی نے یہ پڑھا دیا کہ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ہزار سال

ہو رہے ہیں۔ دوسرے ہزار میں نئے دین اور نئے مذہب کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ۹۸۳ء سے یہاں اکبری الحاد کا دور شروع ہوا۔ ۹۸۷ھ میں ایک محضر نامہ تیار کیا گیا۔ جس کا مضمون تھا کہ بادشاہ ظل اللہ۔ امام عادل ہے، مجتہد العصر ہے۔ کسی کا پابند نہیں ہے۔ اس کا حکم سب پر بالا ہے یہ محضر نامہ نئے مذہب کے اعلان کی تمہید تھی۔ آخر ۹۹۰ھ میں ''دین الٰہی'' کی تاسیس کا اعلان بھی ہو گیا۔ اس نئے دین کا کلمہ "لا الہ الا اللہ اکبر خلیفہ اللہ" تجویز کیا گیا۔ اب ہر قسم کی گمراہیاں اس کے دور میں رواج پانے لگیں۔ وحی و رسالت، حشر و نشر، جنت و دوزخ ہر چیز کا مذاق اڑایا جانے لگا۔ نماز و روزہ حج، اور دوسرے شعائر دینی پر اعتراضات کئے جانے لگے اس کے برعکس ہندوانہ رسم و رواج فروغ پانے لگیں، ہندو تہواروں کے موقع پر عام عید منائی جاتی۔ بتوں کی پوجا کا انتظام ہوا۔ دوسری طرف مسجدیں منہدم کی جانے لگیں۔ جوئے اور شراب کو حلال کیا گیا۔ یہی حالات تھے کہ ۹۷۱ھ میں حضرت مجدد الف الثانی پیدا ہوئے۔ آپ سن رشد کو پہنچتے ہی اس فتنہ کو بھانپ گئے۔ چنانچہ آپ اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے۔ حکومت کے افسروں اور فوج کے سپہ سالاروں پر تبلیغ شروع کر دی اور ہر طرف اپنے مریدوں کے جال بچھا دیئے ۱۰۱۴ ہجری میں اکبر کا انتقال ہو گیا اور اس ک جگہ اس کا بیٹا جہانگیر تخت و تاج کا وارث ہوا۔ حضرت مجدد نے اپنا کام جاری رکھا اور اب کھل کر میدان میں آگئے۔ بالآخر آپ کی دعوت کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ شروع شروع جہانگیر کی حکومت نے ان پر کوئی سختی نہ کی مگر رد شیعت میں آپ نے صاف صاف زبان کھولی تو حکومت کے درباری بگڑ گئے اور طرح طرح سے بادشاہ کو اکسایا۔ بالآخر دربار میں طلبی ہوئی۔ آپ تشریف لے گئے۔ سلام مسنون پر اکتفاء کیا اور رواج کے مطابق زمین بوس نہ ہوئے یہ دیکھ کر درباری بہت برہم ہوئے آپ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور سر دربار منکرات کی مذمت شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گوالیار کے قلعہ میں آپ قید کر دیئے گئے

حضرت مجدد صاحب نے وہاں بھی اپنا کام جاری رکھا۔ دیکھتے دیکھتے قید خانہ کی کایا پلٹ گئی۔ بادشاہ کو اطلاع دی کہ اس قیدی نے حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو فرشتہ بنا ڈالا۔ بادشاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے پایہ تخت پر آنے کی دعوت دی اور اپنے بیٹے شاہ جہاں کو استقبال کے لئے بھیجا۔ حضرت مجدد صاحب تشریف لے آئے۔ بادشاہ نے معذرت چاہی، حضرت مجدد صاحب نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا دور اکبری کی منکرات و بدعات کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔ بادشاہ نے ان کے منسوخ کئے جانے کا فرمان جاری کیا اس طرح نصف صدی کی گھٹا ٹوپ تاریکی کے بعد ایک مرتبہ پھر اسلام کو اس ملک میں سربلندی حاصل ہوئی۔

اَشَارَ عَلَيْهِ اَحَدٌ اَنَّهٗ قَدْ يَتِمُّ اَلْفُ سَنَةٍ عَلٰى بِعْثَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي الْاَلْفِ الثَّانِي ضَرُوْرَةٌ شَدِيْدَةٌ اِلٰى دِيْنٍ جَدِيْدٍ وَمَذْهَبٍ جَدِيْدٍ۔ فَابْتَدَاءَ هٰذَا زَمَانُ الْاِلْحَادِ اَكْبَرِيّ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِيْنَ وَتِسْعِمِائَةٍ فَفِي سَبْعٍ وَّثَمَانِيْنَ وَتِسْعِمِائَةٍ، رُتِّبَتْ وَثِيْقَةٌ "مَادَّتُهَا" اَلْمَلِكُ ظِلُّ اللّٰهِ وَاِمَامٌ عَادِلٌ، وَمُجْتَهِدُ الزَّمَانِ، حُكْمُهٗ غَالِبٌ عَلٰى كُلِّ الْاَحْكَامِ، وَكَانَتْ هٰذِهِ الْوَثِيْقَةُ مُقَدَّمَةٌ اِعْلَانِ الْمَذْهَبِ الْجَدِيْدِ فَاُعْلِنَ آخِرَ الْاَمْرِ لِتَاسِيْسِ الدِّيْنِ الْاِلٰهِيْ سَنَةَ تِسْعِ مِائَةٍ وَتِسْعِيْنَ وَعُيِّنَتْ كَلِمَةُ هٰذَا الدِّيْنِ الْجَدِيْدِ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَكْبَرُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ" فَجَعَلَ يَشِيْعُ كُلَّ قِسْمٍ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي زَمَانِهٖ وَيُسْتَهْزَاءُ بِالْوَحْيِ وَالرِّسَالَةِ وَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَكُلِّ شَيْءٍ مِنْ اَعْمَالِ الدِّيْنِ يُعْتَرَضُ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَشَعَائِرِ الدِّيْنِ الْاُخْرٰى وَبِعَكْسِ ذٰلِكَ اَخَذَتِ التَّقَالِيْدُ الْهِنْدِيَّةُ تَتَرَوَّجُ وَكَانَ يُحْتَفَلُ بِمُوَافَقَةِ اَعْيَادِ الْهُنُوْدِ اِحْتِفَالٌ عَامٌ وَنُسِّقَ لِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَبِجَانِبِ آخِرِ اُخِذَتِ الْمَسَاجِدُ يُنَسَّفُ وَاسْتُحِلَ الْمَيْسِرُ وَالْخَمْرُ۔ فَهٰذِهِ هِيَ الْاَحْوَالُ اِذَاوُ لِدَ الشَّيْخُ

مُجَدِّدُ الْاَلْفِ الثَّانِی سَنَةَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ وَتِسْعِمِائَةٍ فَحَا لَمَّا بَلَغَ الْحُلُمَ تَعَرَّفَ هٰذِهِ الْفِتْنَةَ فَاسْتَحَدَّ لِمَوَا جَهَتِهَا وَطَفِقَ يُرْشِدُ رُوسَاءُ الْمَمْلِكَةِ وَقَوَادُ الْجَيْشِ وَمَدَّ شَبَكَةَ مُرِيْدِيْهِ فِی جَمِيْعِ الْاَنْحَاءِ مَاتَ "اَكْبَرُ" سَنَةَ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ مِنَ الْهِجْرَةِ فَوَرِثَ اِبْنُهٗ "جَهَانْكِير، عَرْشَ الدَّوْلَةِ وَوَاصَلَ حَضْرَةَ الْمُجَدِّدِ عَمَلَهٗ فَبَرَزَ الْآنَ فِی السَّاحَةِ عَلَنًا وَاَخَذَتِ مَظَاهِرُ دَعْوَتِهٖ تَبْدُوْا خَيْرًا فَفِی بَدْءِ الْاَمْرِ مَاشَدَّدَ عَلَيْهِ دَوْلَةُ جَهَانْكِيْر لٰكِنْ تَغَيَّظَ اَفْرَادُ الدَّوْلَةِ حِيْنَ فَتَحَ لِسَانَهٗ صَرَاحَةً فِی رَدِّالشِّيْعَةِ وَاَغْرُوْا الْمَلِكَ عَلَيْهِ بِطُرُقٍ مُخْتَلِفَةٍ فَاسْتُدْعِیَ اَخِيْرًا بِحَضْرَةِ الْمَلِكِ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ وَاقْتَصَرَ عَلَی السَّلَامِ الْمَسْنُوْنَةِ وَمَا قَبَّلَ الْاَرْضَ مُطَابِقَ عَادَاتِهٖ فَغَضِبَ الرِّجَالُ الْحَاشِيَةِ غَايَةَ السَّخَطِ حِيْنَ رَوَّاوُاذٰلِكَ فَلَمْ يُبَالِ وَجَعَلَ يَذُمُّ الْمَنَاكِيْرَ عَلٰی رَأْسِ الْبَلَاطِ فَحُبِسَ فِی قَلْعَةِ كَوَالِيَار نَتِيْجَةً لِذٰلِكَ وَاسْتَمَرَّ حَضْرَةُ الْمُجَدِّدُ عَلٰی عَمَلِهٖ هُنَاكَ اَيْضًافَانْقَلَبَ الْمَحْبِسُ رَاْسًا عَلٰی عَقِبٍ بِمَرْئًی مِنَ النَّاسِ وَاُخْبِرَ الْمَلِكُ اَنَّ هٰذَا الْاَسِيْرَ صَيَّرَ الْحَيْوَانَ اِنْسًا وَالْاِنْسَ مَلَائِكَةً فَاَحَسَّ الْمَلِكُ بِخَطِئِهٖ وَدَعَاهُ اِلٰی عَاصِمَتِهٖ وَاَرْسَلَ نَجْلَهٗ شَاه حَضْرَةُ جَهَان" لِاِسْتِقْبَالِهٖ فَقَدِمَ حَضْرَتُ الْمُجَدِّدُ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمَلِكُ فَانْتَهَزَ حَضْرَةُ الْمُجَدِّدُ هٰذِهِ الْفُرْصَةَ۔

حضرت مجدد کا پورا نام احمد بن عبدالاحد فاروقی ہے۔۱۰۳۴ھجری میں آپ نے وفات پائی۔ رحمته الله و نضر وجهه یوم القیمته (ماخوذ وملخص)

وَطَالَبَهٗ بِالغَاءِ مَنَاكِيْرِ عَهْدِ "اَكْبَرَ" وَمُبْتَدِعَاتِهٖ فَاَصْدَرَ الْمَلِكُ بِالْغَاءِ هَا وَهٰكَذَا حَصَلَ لِلْاِسْلَامِ اِعْتِلَاءُ مَرَّةً الثَّانِيَةَ فِی هٰذِهِ الْبِلَادِ وَبَعْدَ الظَّلَامِ الْهَالِكِ مِنْ نِصْفِ زَمَانٍ۔ وَاِسْمُ حَضْرَةِ الْمُجَدِّدِ التَّامُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْاَحَدِ الْفَارُوْقِیُّ وَ تُوُفِّیَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّ ثَلَاثِيْنَ وَاَلْفٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَنَضَّرَ وَجْهَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

(دسواں سبق)

(فعل تعجب اور نعم بئس)

کسی شئی کے حسن یا قبح پر اظہار تعجب کے لئے عربی میں ما اَفْعَلَهٗ اور اَفْعِلْ بِهٖ کے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے مَا اَجْمَلَ الْمَنْظَرَ اور اَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ (کیا ہی خوب منظر ہے) کسی فعل سے مذکورہ بالا وزن پر تعجب کے دو صیغے لانے کی شرط یہ ہے کہ وہ فعل ثلاثی ہو۔ تام [1] ہو۔ مثبت ہو، معروف ہو، عسیٰ وغیرہ کی طرح فعل جامد نہ ہو اس کا اسم صفت افعل کے وزن پر نہ آتا ہو (جیسے اَحْمَرُ، اَبْکَمُ وغیرہ) اس کے اندر تفاوت ممکن ہو جیسے حسن و جمال علم وغیرہ۔ بخلاف فنا اور موت وغیرہ کہ ان کے اندر تفاوت ممکن ہے۔ اس لئے ان سے تعجب کے صیغے نہیں لائے جاتے جو افعال مذکورہ بالا شرائط پر پورے نہ اتریں۔ مثلاً غیر ثلاثی ہوں، یا ناقص ہوں، یا منفی ہوں یا اس کا اسم صفت افعل کے وزن پر آتا ہو تو ایسی صورت میں مَا اَشَدَّ یا اس کے ہم معنی لفظ لکھ کر اس کے بعد اس فعل کا مصدر صریح یا مصدر مؤول بأن لے آتے ہیں جیسے مَااَشَدَّ الْحُمْرَةَ، مَااَشَدَّ کَوْنَ الدَّوَاءِ مُرًّا، مَا اقبح اَنْ یُعَاقِبَ البَرِایء، ما أعظم الازدحامَ علی المحطة، ما اضرَّ ان لَایَصْدُقُ التاجر وغیرہ۔

فعل تعجب کے بعد جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے ما اطیب الطعام اس کے برعکس ما اطیب طعامًا کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ الطعام کو مقدم کرنا ہی جائز ہے۔

افعال مدح وذم (نعم و بئس)

نعم اور بئس فعل جامد ہیں۔ ان سے مضارع اور امر نہیں آتے نِعمَ مدح

[1] [یعنی کان صار وغیرہ جیسے افعال ناقصہ نہ ہوں]

کے لئے اور بئس ذم کے لئے آتے ہیں۔ جیسے نعمَ التلمیذُ المجتهد (محنتی طالب علم خوب ہے) بِئس التلمیذُ الکسلانُ (سست اور کاہل طالب علم برا ہے)۔ نعم اور بئس کے فاعل ہمیشہ معرف باللام کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ یا پھر ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کی تفسیر بعد میں کوئی اسم نکرہ (تمیز کی صورت میں کرتا ہے یا پھر وہ لفظ مَا ہوتا ہے، جیسے نعم التلمیذُ محمودٌ، نعمَ خلقُ التلمیذِ الصدقُ، نعم صدیقًا الکتابُ، نعم ماتجتهدُ فی القراۃ۔

نعم و بئس کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے وہ مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم کہلاتا ہے اور وہ بھی مرفوع ہی ہوتا ہے مگر اس کو جو رفع ہوتا ہے وہ خبر یہ کی بناء پر دیا جاتا ہے اور اس کا مبتداء وجوباً محذوف مانا جاتا ہے۔ نعم التلمیذ المجتهد کی ترکیب یہ ہوگی۔ نعم فعل مدح التلمیذ فاعل المجتهد خبر مبتداء محذوف کی مبتداء محذوف الممدوح ہوگا۔ اس کی دوسری ترکیب یوں بھی کی جاتی ہے کہ المجتهد کو خبر ماننے کی بجائے مبتداء مانیں اور ماقبل کو خبر۔ کبھی مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم کو فعل پر مقدم بھی کر دیتے ہیں۔ جیسے المجتهدُ نعمَ التلمیذُ اس وقت المجتهد صرف مبتداء ہی ہوسکتا ہے اور بعد کا جملہ خبر ہوگا۔

نعم و بئس کی طرح حبذا ولا حَبَّذا بھی مدح وذم کے لئے آتے ہیں۔ حبذا، نعم کے معنی میں اور لاحبذا بئس کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے حبذا القناعةُ مع الجِدِّ اور لاحبذا یومٌ لاتعمل فیه خیرا ان میں "ذا" اسم اشارہ فاعل ہوتا ہے اور مابعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم بنتا ہے۔

اَلتَّمرِینُ (۴۹) (مشق نمبر ۶۹)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) مَا اَعْظَمَ السَّمَاءَ لَقَدْ رَفَعَهَا اللّٰهُ الْقَدِیْرُ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا۔

آسمان کیا ہی عظمت والی/عظیم چیز ہے۔ تحقیق اس کو اللہ قادر مطلق نے بغیر ستونوں کے کھڑا کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

(۲) مَاأَشَدَّ ابْتِهَاجَ الْفَقِيْرِ يُعْطٰى فِي الشِّتَآءِ ثَوْبًا فَيَلْبِسُهُ وَيَقِيْ بِهٖ غَوَآئِلَ الْبَرْدِ۔

بے مال ومتاع آدمی کو موسم سرما میں کوئی کپڑا دیدیا جائے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے پس اس کو پہنتا ہے اور سردی کی تکلیف سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔

(۳) مَا أَشَدَّ الْحَرَّيَا لَطِيْفُ لَقَدْ إِرْتَفَعَتْ دَرَجَةُ الْحَرَارَةِ إِلٰى مِائَةٍ وَثَمَانِيَ عَشَرَةَ نُقْطَةً فَعِيْلَ صَبْرُ النَّاسِ۔

کس قدر سخت گرمی ہے اے لطیف درجہ حرارت ۱۱۸ سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔ اب لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

(۴) قِيْلَ لِأَعْرَابِيَةٍ مَاتَ إِبْنُهَا "مَا أَحْسَنَ عَزَاءَ كِ عَنْ إِبْنِكِ" فَقَالَتْ إِنَّ مُصِيْبَتَهُ أَمَنَتْنِي مِنَ الْمَصَائِبِ بَعْدَهُ

کہا گیا ایک بدوی عورت سے کہ جس کا لڑکا فوت ہو گیا تھا تیرا صبر کتنا عمدہ ہے اس نے کہا اس کی مصیبت نے مجھ کو اس کے بعد والی مصیبتوں سے امن دے دیا۔

(۵) مَاأَسْمَجَ وَجْهَ الْحَيَاةِ مِنْ بَعْدِكَ يَا بُنَيَّ وَمَا أَقْبَحَ صُوْرَةَ هٰذِهِ الْكَائِنَاتِ فِي نَظْرِيْ وَمَا أَشَدَّ ظُلْمَةَ الْبَيْتِ الَّذِيْ أَسْكُنُهُ بَعْدَ فِرَاقِكَ إِيَّاهُ فَلَقَدْ كُنْتَ تَطَّلِعُ فِي أَرْجَائِهٖ شَمْسًا مُشْرِقَةً تُضِيْئُ لِيْ كُلَّ شَيْءٍ فِيْهِ أَمَّا الْيَوْمَ فَلَاتَرٰى عَيْنِيْ مِمَّا حَوْلِيْ أَكْثَرَ مِمَّا تَرٰى عَيْنُكَ الْآنَ فِيْ ظُلُمَاتِ قَبْرِكَ۔ (النظرات)

کس قدر زندگی کا چہرہ بگڑ چکا ہے اے میرے پیارے بیٹے تیرے بعد اور

کائنات کس قدر قبیح صورت والی ہے میری آنکھوں میں اور کس قدر تاریک ہے یہ گھر جس میں رہتی ہوں تیری جدائی کے بعد تو یقیناً اس کے کناروں (اطراف) سے ایک روشن سورج بن کر طلوع ہوتا تھا۔ جو میرے واسطے ہر چیز کو منور کر دیتا تھا۔ لیکن آج میں آنکھ آس پاس سے بڑھ کر کچھ نہیں دیکھتی جس قدر تیری آنکھ اس وقت تیری قبر کی تاریکیوں میں دیکھ رہی ہے۔

(۶) بِنَفْسِي تِلْكَ الْأَرْضُ مَا اَطْيَبُ الرُّبَا.......... وَمَا اَحْسَنَ الْمُصْطَافَ وَالْمُتَرَبَّعَا

مجھے اپنی جان کی قسم اس سرزمین کا اگاؤ کس قدر ہے۔ کس قدر پیاری جگہ ہے۔ گرمی کی جگہ اور سردی کی جگہ گزارنے کی۔

(۷) مَا اَنْضَرَ الرَّوْضَ اِبَّانَ الرَّبِيْعِ وَقَدْ.......... سَقَاهُ مَاءُ الْغَوَادِي فَهُوَ رَيَّانُ

کس قدر رونق افروز ہوتی ہے وہ سرسبز جگہ موسم بہار میں جبکہ صبح کے وقت کی بارش نے اسے پانی پلایا ہو اور وہ سیراب ہو۔

(۸) وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

اور قتال کرو ان لوگوں سے یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر رُک جائیں تو پس اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور اگر منہ پھیریں تو جان (کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اچھا مولیٰ اور اچھا مددگار ہے)

(۹) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ۔

وہ کہیں گے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں زمین کا وارث بنا دیا ہم ٹھکانا بنائیں اپنا جنت میں جس جگہ چاہیں کیسا خوب بدلہ ہے اچھے عمل کرنے والوں کا۔

(۱۰) اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا۔ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

وہ (لوگ) جن کو لوگوں نے کہا بے شک کفار تحقیق جمع ہو گئے ہیں تمہارے لئے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان زیادہ ہو گیا اور انہوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ اچھا وکیل (کارساز) ہے۔

(۱۱) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ فَاتَّبَعُوْا اَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ۔ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ۔ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ۔

اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ اور روشن دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف پس انہوں نے اتباع کی فرعون کے حکم کی اور نہیں ہے فرعون کا حکم درست وہ روز قیامت اپنی قوم کے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں جا اُتارے گا اور جس مقام پر وہ اتارے جائیں گے وہ برا مقام ہے اور اس دن بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی جائے گی اور قیامت کے بعد بھی لگی رہے گی جو انعام ان کو ملا ہے وہ برا انعام ہے۔

(۱۲) ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا۔ فَبِئْسَ مَثْوَا الْمُتَكَبِّرِيْنَ۔

یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں حق کے بغیر خوش ہوا کرتے تھے اور تم اترایا کرتے تھے۔ اس کی سزا ہے اور جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے متکبروں کا کیا برا ٹھکانا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۰) (مشق نمبر ۵۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

صبح کا کیسا سہانا وقت ہے۔ صاف اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے ابھی کچھ کچھ اندھیرا ہے۔ ستارے جھلملا رہے ہیں۔ کتنے حسین ہیں یہ تارے اور کتنا دل فریب ہے اس وقت کا منظر اب کچھ دیر بعد اجالا ہو جائے گا۔ سورج کی روشنی ان سب پر غالب آ جائے گی۔ آؤ کسی اونچے ٹیلے پر چڑھیں کہ سورج کے طلوع ہونے کا تماشہ دیکھیں اور دیکھو اب سورج طلوع ہو رہا ہے۔ اس کی ہلکی اور دھیمی شعاعیں درختوں کی پھنگیوں پر نظر آنے لگیں کیسا دلچسپ منظر ہے اور ذرا شبنم کے ان قطروں کو دیکھو جیسے بکھرے ہوئے موتی کے دانے ہوں۔ شعاعیں ان پر کیا پڑیں کہ سچے موتی کی طرح چمکنے لگے نیلے پیلے اودے، سرخ، سبز اور بنفشی رنگوں کی آمیزش کے کس قدر خوب صورت معلوم ہو رہے ہیں۔ یہ قطرے کتنی عجیب قدرت کی کاریگری۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ "اب ہم حجاز کے قریب ہو رہے ہیں اور مدت کی سوئی ہوئی تمنائیں جاگ رہی ہیں۔ یا الٰہی وہ کیا ساعت ہوگی جب ہم تیرے گھر کے سامنے کھڑے ہوں گے اور وہ کیا آن ہوگی جب ہمیں طواف کی سعادت حاصل ہوگی۔ یہ مشت خاک اور دیار حرم کی آبلہ پائی یہ سب اسی کے فضل سے ہے، جو کچھ ہے اسی کا ہے اور جو کچھ ہے اسی کی طرف سے ہے۔

(دریا عرب میں چند ماہ مولانا مسعود عالم ندوی)

مَا اَجْمَلَ وَقْتَ الصَّبَاحِ يَهُبُّ الْهَوَاءُ الصَّافِيُّ الْعَلِيْلُ الْآنَ يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الظَّلَامِ وَالنُّجُومِ تَتَلَالَا وَمَا اَحْسَنَ هٰذِهِ النُّجُومِ وَمَا اَجْذَبَ مَنْظَرَ هٰذِهِ

السَّاعَةِ يَتَنَوَّرُ الآنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ فَيَغْلِبُ ضَوْءُ الشَّمْسِ عَلَى الْجَمِيْعِ۔ تَعَالَوْا نُشَاهِدُ مَنْظَرَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ طَالِعِيْنَ عَلَى تَلٍّ عَالٍ صَاعِدِيْنَ عَلَى رَبْوَةٍ عَالِيَةٍ فَهَاؤُمُ انْظُرُوْا وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ الآنَ وَبَدَأَتْ اَشِعَّتُهَا الْخَفِيْفَةُ الضَّئِيْلَةُ تُرَى عَلَى ذَوَائِبِ الْاَشْجَارِ۔ مَا اَطْرَفَ الْمَنْظَرَ وَانْظُرُوْا قَطَرَاتِ النَّدَى كَاَنَّهَا دُرَرٌ مُنْتَثِرَةٌ انْصَبَّتِ الْاَشِعَّةُ عَلَيْهَا فَبَدَأَتْ تَلْمَعُ لَمَعَانَ اللَّالِئِ الْاَصْلِيَةِ اَحْسِنْ بِهٰذِهِ الْقَطَرَاتِ حِيْنَ امْتَزَجَ بِهَا اللَّوْنُ الْاَزْرَقُ وَالْاَصْفَرُ، وَالْبَاذَنْجَانِي وَالْاَحْمَرُ وَالْاَخْضَرُ وَالْبَنَفْسَجِيُّ مَا اَعْجَبَ صُنْعَةَ اللّٰهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَنَقْتَرِبُ الآنَ مِنَ الْحِجَازِ فَتَنْتَبِهُ الآمَانِي النَّائِمَةُ مِنْ زَمَنٍ۔ اَللّٰهُمَّ مَا اَنْعَمَ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي تَكُنْ مَاثِلِيْنَ فِيْهَا بَيْنَ يَدَى بَيْتِكَ۔ وَمَا اَيْمَنَ تِلْكَ الْعَظَمَةَ الَّتِي تَسْعِدُ فِيْهَا بِالطَّوَافِ اَنّٰى لِهٰذِهِ الْحَفْنَةِ مِنَ التُّرَابِ نَقْطُ الْاَقْدَامِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْحَرَامِ كُلُّ ذَالِكَ مِنْ فَضْلِهِ كُلُّ مَاعِنْدَنَا لَهُ وَمِنْهُ

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ تَمْرِيْنَاتٍ عَامَّةٍ

دوسرا باب عام مشقوں کے بیان میں

اب تک آپ کسی نہ کسی قاعدے کے تحت عربی ترجمے کی مشق کر رہے تھے اس لئے بڑی حد تک لفظی ترجمے کے پابند تھے۔ خصوصاً ہر درس میں دیئے ہوئے قاعدہ کے مطابق مخصوص ترکیبوں کی پابندی آپ کے لئے ضروری تھی مگر اب ہم آپ سے یہ پابندی ہٹا کر چند تمرینات ایسی لکھ رہے ہیں کہ ان میں کسی مخصوص و متعین قاعدے کی مشق نہیں ہے۔ بلکہ صرف ترجمہ مقصود ہے، ترجمہ میں جملہ اسمیہ کی جگہ جملہ فعلیہ اور جملہ فعلیہ کی جگہ جملہ اسمیہ اور دوسری ترکیبیں بھی بدلی جاسکتی ہیں اور اسی طرح الفاظ کی نشست اور جملوں کی ترتیب میں بھی رد و بدل کیا جاسکتا ہے بلکہ بسا اوقات مترادف

جملوں کا حذف اور بعض دوسرے جملوں کا اضافہ بھی صحیح ہوتا ہے مگر ان تمام تصرفات میں شرط یہ ہے کہ معنی مراد میں کوئی تغیر نہ ہو۔ اصل یہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا ایک طرز تعبیر اور طریق ہوتا ہے۔ جس کی پابندی دوسری زبان میں نہیں کی جاسکتی۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ الفاظ اور جملوں کی کوئی رعایت نہ کی جائے اور ترجمہ کی بجائے معنی و مفہوم کی ترجمانی کی جانے لگے۔ بلکہ اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ حتی الامکان پہلے اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ لفظ و معنی دونوں کی رعایت باقی رہے۔ لیکن جہاں دونوں کی رعایت ممکن نہ ہو وہاں صرف معنیٰ کی ادائیگی پر اکتفا کیا جائے، ذیل میں ایک ترجمہ معہ اصل کے درج کرتے ہیں تا کہ آپ کو سمجھنے میں مزید سہولت ہو۔

ایک حیثیت سے اور غور فرمائیے۔ آنحضرتؐ ہمیشہ صرف اپنے معتقدوں ہی میں نہ رہے بلکہ مکہ میں قریش کے مجمع میں رہے۔ نبوت سے پہلے چالیس برس آپ کی زندگی انہی کے ساتھ گزری اور پھر تاجرانہ زندگی، لین دین کی زندگی، معاملہ اور کاروبار کی زندگی جس میں قدم قدم پر بدمعاملگی، بدنیتی، خلاف وعدگی اور خیانت کاری کے عمیق غار نظر آتے ہیں۔ مگر آپ اس طرح بے خطر اس راستہ سے گزر گئے کہ آپ کو ان سے امین کا خطاب حاصل ہوا۔

نبوت کے بعد بھی لوگوں کو آپ پر یہ اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھواتے تھے۔ چنانچہ ہجرت کے موقع پر حضرت علیؓ کو اسی لے مکہ میں چھوڑا تا کہ آپ کے بعد وہ لوگوں کی امانتیں واپس کرسکیں، آپ کے دعوائے نبوت پر تمام قریش نے برہمی ظاہر کی مقاطعہ کیا، دشمنیاں ظاہر کیں، گالیاں دیں، راستے روکے، نجاستیں ڈالیں، پتھر پھینکے، قتل کی سازشیں کیں۔ آپ کو ساحر کہا، شاعر کہا مجنوں کہا، مگر کسی نے یہ جرأت نہ کی کہ آپ کے اخلاق و اعمال کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکے۔ حالانکہ نبوت و پیغمبری کے دعوے ہی کے یہ معنیٰ ہیں کہ مدعی اپنی بے گناہی اور معصومیت کا دعویٰ کررہا

ہے، اس دعوے کے ابطال کے لئے آپ کے اخلاق و اعمال کے متعلق چند مخالفانہ شہادتیں بھی کافی تھیں تاہم اس دعوے کو توڑنے کے لئے انہوں نے اپنی دولت لٹائی اپنی اولاد کو قربان کیا، اپنی جانیں دیں لیکن یہ ممکن نہ ہوا کہ وہ آپ کی ذات پر معمولی خردہ گیری کر کے اس کو باطل کر سکیں۔ (خطبات مدراس)

عربی ترجمہ:

وَتَدَبَّرْ مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرٰى أَنَّ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ حَيَاتَهُ كُلَّهَا بَيْنَ أَحْبَابِهِ وَأَصْحَابِهِ بَلْ قَضٰى أَرْبَعِيْنَ سَنَةً مِنْ عُمُرِهٖ فِي مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ فَكَنَ بَيْنَ أَهْلِهَا مِنْ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ وَكَانَ يَتَعَاطِي فِيْهِمُ التِّجَارَةَ، وَيُعَامِلُهُمْ فِي أُمُوْرِ الْحَيَاةِ لَيْلَ نَهَارٍ۔ وَهُوَ عِيْشَةٌ طَوِيْلٌ طَرِيْقُهَا كَثِيْرَةٌ مُنْعَطِفَاتُهَا وَعِرَةٌ مَسَالِكُهَا، تَعْتَرِضُهَا وَهَدَاتٌ مِمَّا قَدْ يَصْدُرُ عَنِ الْمَرْءِ مِنْ خِيَانَةٍ وَإِخْفَارِ عَهْدٍ، وَأَكْلِ مَالٍ بِالْبَاطِلِ، وَعَقَبَاتٍ مِنَ الْخَدِيْعَةِ وَالْخِيَانَةِ وَتَطْفِيْفِ الْكَيْلِ بَخْسِ الْحُقُوْقِ، وَإِخْلَافُ الْوَعْدِ، وَأَنَّ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْعَطِفَاتُهَا هٰذِهِ السُّبُلَ الشَّائِكَةَ الْوَعْرَةَ وَخَلَصَ مِنْهَا سَالِمًا نَقِيًّا لَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ مِمَّا يُصِيْبُ عَامَّةَ النَّاسِ حَتّٰى لَقَدْ دَعَوْهُ "الأمين" وَأَنَّ قُرَيْشًا بَعْدَ بِعْثَتِهِ وَادِّعَائِهِ النُّبُوَّةَ كَانُوْا يُوَدِّعُوْنَ عِنْدَهُ وَدَائِعَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ لِعَظِيْمِ ثِقَتِهِمْ بِهٖ وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَاجَرَ مِنْ مَكَّةَ خَلَّفَ فِيْهَا عَلِيًّا لِيَرُدَّ مَا كَانَ لَدَيْهِ مِنَ الْوَدَائِعِ إِلٰى أَهْلِهَا فَقُرَيْشٌ خَالَفُوْهُ أَشَدَّ الْخِلَافِ فِي دَعْوَتِهٖ وَلَمْ يَتْرُكُوْا سَبِيْلًا إِلٰى ذٰلِكَ إِلَّا سَلَكُوْهُ فَقَاطَعُوْهُ، وَعَانَدُوْهُ، وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ وَأَلْقَوْا عَلَيْهِ سَلٰى جَزُوْرٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَرَمَوْهُ الْحِجَارَةَ وَأَرَادُوْا قَتْلَهُ وَكَادُوْا لَهُ كَيْدَهُمْ وَسَمَّوْهُ سَاحِرًا وَدَعَوْهُ شَاعِرًا، وَفَنَّدُوْا آرَاءَهُ وَسَخَّفُوْا حِلْمَهُ لٰكِنَّهُ لَمْ يَجْرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنْ

يَقُوْلَ شَيْئًا فِي اَخْلَاقِهٖ وَلَا اَنْ يَرْمِيَهٗ بِالْخِيَانَةِ اَوْيَنْسِبَ اِلَيْهِ الْكِذْبَ فِي الْقَوْلِ اَوْ اِخْلَافَ الْوَعْدِ اَوْاِخْفَارَ الذِّمَّةِ اَوْ بِقُضِ الْعَهْدِ، وَاِنَّ مَنِ ادَّعٰى ، النُّبُوَّةَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُوْحِي، اِلَيْهِ فَكَانَ دَعْوٰى الْعِصْمَةَ وَالْبَرَائَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَفَاسِدِ وَمَسَاوِئِ الْاَعْمَالِ. اَلَمْ يَكُنْ يَكْفِيْ قُرَيْشًا فِي رَدِّهِمْ عَلَى الرَّسُوْلِ اَنْ يَذْكُرُوْا اُمُوْرًا عَمِلَ فِيْهَا بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ يَشْهَدُوْا عَلَيْهِ بِاَنْ اَخْلَفَهُمْ وَعْدًا اَوْ خَانَهُمْ فِي اَمْوَالِهِمْ اَوْكَذَبَهُمْ فِي شَيْءٍ مِمَّا قَالَهٗ لَهُمْ؟ اِنَّ قُرَيْشًا اَنْفَقُوْا اَمْوَالَهُمْ وَبَذَلُوْا نُفُوْسَهُمْ فِي عَدَاوَةِ الرَّسُوْلِ وَضَحُّوْا بِفَلَذَاتِ اَكْبَادِهِمْ فِي قِتَالِهٖ حَتّٰى قُتِلَ مِنْهُمْ وَجُرِحَ كَثِيْرُوْنَ لٰكِنَّهُمْ لَمْ يَسْتَطِيْعُوْا اَنْ يُدَنِّسُوْا ذَيْلَهُ الطَّاهِرَ وَلَا اَنْ يَصِمُوْهُ بِشَيْءٍ فِي عَظِيْمِ اَخْلَاقِهٖ۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۱) (مشق نمبر ۵۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(عَلَى الْبَاخِرَةِ) بحری جہاز پر (سفر)

قَضَيْنَا لَيْلَةً هَادِئَةً وَنِمْنَا نَوْمًا لَابَاسَ بِهٖ مَعَ هُبُوْبِ الرِّيَاحِ الشَّدِيْدَةِ طُوْلَ اللَّيْلِ وَاَصْبَحْتُ نَشِيْطًا مَسْرُوْرًا۔ وَاَذَّنَ اَخٌ مِصْرِيٌّ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَانَ هُوَ الصَّوْتُ الْوَحِيْدُ وَالصَّوْتُ الْحَقُّ الَّذِيْ دَوّٰى فِي هٰذَا السُّكُوْنِ الْمُخَيِّمِ عَلَى الْبَحْرِ وَالْبَاخِرَةِ۔ هٰذَا هُوَالنِّدَاءُ الَّذِيْ اَيْقَظَ الْعَالَمَ بِالْاَمْسِ وَاضْطَرَبَ لَهُ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ، وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُوْقِظَ جَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْبَاخِرَةِ عَلٰى قِلَّةِ عَدَدِهِمْ اِنَّهٗ مَعَ الْاَسَفِ قَدْ فَقَدَ شَيْئًا كَثِيْرًا مِنْ قُوَّتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ عَلَى الْقُلُوْبِ وَاَكْثَرُ مَا اَضْعَفَ سُلْطَانَهُ الرُّوْحِي هِيَ الْمَادِيَةُ الْغَرْبِيَّةُ تَعْتَقِدُ الْفَلَاحَ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَفِي غَيْرِ الْعِبَادَةِ وَالدِّيْنِ، وَلَا تُصَدِّقُ بِاَنَّ

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ فَقَدِ اسْتَيْقَظَ مَنْ اَرَادَاللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ، وَصَلَّيْنَا جَمَاعَةً وَجَلَسْتُ فِي مَكَانٍ اَتَفَرَّجُ عَلَى الْبَحْرِ وَهُوَهَادِئٌ سَاكِنٌ، وَالْبَاخِرَةُ لَيْسَتْ لَهَا حَرْكَةٌ عَنِيْفَةٌ تَزْعَجُ الرُّكَّابَ وَقَدْكُنْتُ تَخَوَّفْتُ جِدًّا بِحَدِيْثِ الْاُسْتَاذِ اَحْمَدَ عَبْدِ الْغَفُوْرِ عَطَّارٍ وَالْاُسْتَاذِ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ صَاحِبِ "الْمَنْهَلِ" فَقَدْ لَقِيَا تَعَبًا عَظِيْمًا فِي سَفَرِهِمَا اِلَى مِصْرَ، وَبَقِيَا عِدَّةَ اَيَّامٍ لَايَاكُلَانِ، لَايَبْرَحَانِ مَكَانَهُمَا لِلدَّوَارِ، وَقَدْ وَقَعَ لِي مِثْلَ هٰذَا اَوْ اَشَدُّ فِي كِلْتَا الرِّحْلَتَيْنِ لِلْحَجِّ فَقَدْ بَقِيْتُ نَحْوَ اُسْبُوْعٍ لَااَسْتَسِيْغُ طَعَامًا وَلَا اَشْتَهِي اَكْلًا، وَاَنَا اَجْتَزِئُ بِبَعْضِ الْمَشْرُوْبَاتِ اَوِ الْحَوَامِضِ وَالْفَوَاكِهِ وَلٰكِنِ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَدْ لَطَفَ بِنَا هٰذِهِ الْمَرَّةَ فَلَمْ يَقَعْ لَنَا شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ اِلَى الْآنَ، وَنَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ الْخَيْرَ وَنَسْاَلُهُ السَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ۔ (مذکرات للاستاذ ابی الحسن علی الندوی)

ساری رات بہت تیز آندھی چلتی رہی لیکن اس کے باوجود بھی ہم نے آرام سے رات گزاری اور بغیر کسی پریشانی کے ہم اچھی بھلی نیند سوئے اور میں نے چستی اور خوشی کی حالت میں صبح کی اور ایک مصری بھائی (دوست) نے صبح کی نماز کیلئے اذان دی۔ پس سمندر اور بحری جہاز پر چھائی ہوئی اس خاموشی کے عالم میں انوکھی اور سچی آواز تھی جو کہ گونجی یہی وہ پکار ہے جس نے سارے جہان کو بے پروائی کی نیند سے جگایا تھا اور اسی کی وجہ سے خشکی وتری (بر و بحر) میں حرکت آئی۔ لیکن آج اس سے اتنا بھی (اثر) نہ ہوسکا کہ جہاز میں چند ایک مسلمانوں کو بھی بیدار کردے افسوس وہ اپنی طاقت اور دلوں پر بادشاہت گنوا چکی ہے اور سب سے بڑھ کر جس شی نے اس کی روحانی بادشاہت کو کمزور کر دیا مغربی مادیت پرستی ہے۔ تو اے مسلمان کامیابی کا یقین واعتقاد نماز کے علاوہ میں رکھتا ہے اور غیر عبادت (بت پرستی، دولت پرستی) میں رکھتا ہے اور غیر دین میں رکھتا ہے اور نہ تو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بے شک نماز نیند سے اور ہر حال پہ بہت اچھی ہے پس

جس کے ساتھ اللہ کی ذات نے بھلائی کا ارادہ کرلیا تو وہ جاگ گیا ہم نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی اور اس کے بعد میں خاموشی اور سکوت کے عالم میں ایک جگہ بیٹھ کر سمندر کا نظارہ کرنے لگا۔ جہاز میں کوئی سخت حرکت نہ تھی۔ جس کے سبب مسافروں کو کوئی فکر لاحق ہوتی۔ میں استاذ احمد عبدالغفور عطار اور استاذ عبدالقدوس مدیر "المنهل" کی خبر سے بہت خوفزدہ تھا۔ ان دونوں نے اپنے مصر کے سفر میں مشقت برداشت کی اور سر چکرانے کے سبب کئی دن اس کیفیت میں رہے نہ کھاتے اور نہ اپنی جگہ سے ہلتے تھے مجھے بھی حج کے دونوں سفروں میں اسی بلکہ اس سے کہیں سخت حالت کا سامنا کرنا پڑا تقریباً ایک ہفتہ اس حال میں رہا کہ کھانا اچھا نہیں لگتا تھا۔ بلکہ کسی چیز کے کھانے کی بھوک (چاہت) تک نہ تھی کچھ مشروبات چٹنیوں اور پھلوں پر صبر کرتا رہا۔ لیکن اس دفعہ اللہ نے ہم سے مہربانی کا معاملہ کیا اب تک کوئی بات ان باتوں سے پیش نہ آتی اور اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھتے ہیں اور اس سے سلامتی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۲) (مشق نمبر ۵۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

صحرا میں (سفر) (فِي الصَّحْرَاءِ)

مغرب کے وقت صحراء میں موٹر رکی، اذان ہوئی اور تیمم کر کے سب نے نماز ادا کی۔ تیمم ہمارے لئے نامانوس چیز تھی لیکن بے آب سرزمین میں اور کیا ہوسکتا ہے؟ پینے اور کھانے کے لئے موٹر والوں نے پانی کی چار مشکیں لے لی تھیں مگر تین دن اور تین رات کا سفر بھی درپیش ہے دوسری چیز جو کویت ہی سے بدلی ہوئی دیکھی وہ کہ موٹر کے تمام مسافروں، ڈرائیور اور دوسرے ملازموں سب نے بلا استثناء نماز ادا کی۔ رات کا کھانا کھایا گیا اور بدوی طرز پر یعنی ایک ہی سینی میں چاول ڈال دیئے گئے اور سب کے سب

اس کے چاروں طرف حلقہ بنا کر بیٹھ گئے چاول کی وجہ سے کھانا میرے لئے خوش آئند نہیں تھا۔ لیکن مرتا کیا نہ کرتا؟ دو چار لقمے کھائے اور پھر سادہ چائے پی لی۔

تَوَقَّفَتِ السَّيَّارَةُ فِي الصَّحْرَاءِ عِنْدَ الْمَغْرِبِ فَأَذَّنَ وَصَلَّيْنَا بِالتَّيَمُّمِ وَكَانَ التَّيَمُّمُ غَيْرَ مَأْنُوسٍ لَنَا لٰكِنْ مَاذَا نَفْعَلُ غَيْرَ ذَالِكَ فِي أَرْضٍ فَاقِدِ الْمَاءِ۔ وَقَدْ كَانَ أَصْحَابُ السَّيَّارَةِ أَخَذُوا مَعَهُمْ أَرْبَعَ أَسْقِيَةٍ مِنَ الْمَاءِ لِلْأَكْلِ وَالشُّرْبِ لٰكِنْ مُسَافَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ لَيَالِيُ۔ كَانَتْ أَمَامَنَا وَالْأَمْرُ الثَّانِيُ الَّذِيْ شَاهَدْنَاهُ مُبَدَّلاً كُوَيْتَ أَنَّ رُكَّابَ السَّيَّارَةِ وَالسَّائِقَ وَالْعُمَّالَ الْآخِرِيْنَ صَلُّوْا بِأَجْمَعِهِمْ مِنْ دُوْنِ اِسْتِثْنَاءٍ وَأُكِلَ الْعَشَاءُ عَلٰى طِرَازِ الْبَدَاوَةِ أَيْ وُضِعَ الرُّزُّ فِي طَبَقٍ وَاحِدٍ وَحَلَّقَ جَمِيْعُ الرُّفَقَاءِ حَوْلَهٗ، وَلَمْ يَكُنِ الطَّعَامُ هَنِيْئًا لِأَجْلِ الرُّزِّ لٰكِنْ مَا كَانَ لِيْ مَنَاصٌ مِنْهُ تَنَاوَلْتُ لُقَمًا فَشَرِبْتُ الشَّايَ السَّاذِجَ۔

پو پھٹتے ہی صبح کی نماز ادا کی گئی قافلہ کے ایک نجدی رفیق اذان واقامت کے فرائض انجام دیتے رہے نماز کے بعد ہی چائے پی گئی یہ چائے کیا ہوتی تھی سرخ گرم پانی جس میں شکر گھول دی گئی ہو ایک برتن میں پانی چائے کی پتی اور شکر ڈال کر ایندھن کے اوپر رکھ دیتے ہیں۔ دس بارہ منٹ ایندھن جل کر راکھ ہوا اور ادھر چائے تیار ہو گئی اس سے صحراء میں یہ بے چارے انتظام بھی کیا کر سکتے ہیں؟ تھوڑا بہت اہتمام ممکن ہے مگر انہیں اس کا ذوق نہیں۔ بہر کیف ان کی اس بدوی زندگی میں برابر شریک رہا اور ان کی گفتگو عادات واخلاق کا خاموش مطالعہ کرتا رہا۔ (دیار عرب میں چند ماہ مولوی مسعود عالم ندوی)

وَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي الْأَسْفَارِ وَكَانَ رَفِيْقٌ نَجْدِيٌّ يُؤَدِّيْ وَاجِبَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَعَقِيْبَ الصَّلٰوةِ شُرِبَ الشَّايُ وَمَا هٰذَا الشَّايُ۔ اَلْمَاءُ الْأَحْمَرُ الْحَارُّ خُلِطَ بِهِ السُّكَّرُ يَضَعُوْنَ الْمَاءَ وَنَبَاتَاتِ الشَّايِ وَالسُّكَّرَ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ يَرْفَعُوْنَهٗ، عَلَى الْوَقُوْدِ فَفِيْ نَحْوِ عَشَرَةِ دَقَائِقَ يَحْتَرِقُ الْوَقُوْدُ

وَيُجَهِّزُ الشَّايَ مَعَهُ وَلَيْسَ بِوُسْعِ هٰؤُلَاءِ الْعَجَزَةِ نِظَامٌ فَوْقَ هٰذَا وَيُمْكِنُ اِهْتِمَامٌ فَوْقَ ذَالِكَ ايضًا لٰكِنْ لَيْسَ لَهُمْ ذَوْقُ ذٰلِكَ۔ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ مَازِلْتُ مُشَارِكًا لَهُمْ فِي هٰذَا الْعَيْشِ الْبَدْوِيِّ وَمُطَالِعًا لِاَقْوَالِهِمْ وَعَا دَاتِهِمْ وَاَخْلَاقِهِمْ صَامِتًا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۳) (مشق نمبر ۵۳)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(فِي الطَّرِيْقِ اِلَى مِصْرَ)

راہ مصر پر

اَصْبَحْنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الصِّحَةِ وَالنَّشَاطِ وَصَلَّيْنَا بِجَمَاعَةٍ وَتَمَشَّيْتُ عَلٰى ظَهْرِ الْبَاخِرَةِ كَمَا يَتَمَشَّى الْاِنْسَانُ عَلَى الْبَرِّ لَا اَشْعَرُ بِاِضْطِرَابٍ اَوْحَرَكَةٍ مُزْعَجَةٍ ثُمَّ اَفْطَرنَا وَشَرِبْنَا الشَّايَ لَاحَظْتُ عَلٰى هٰذِهِ الْبَاخِرَةِ (الَّتِي جَمَعَتْ بَيْنَ اَهْلِ بِلَادٍ مُخْتَلِفَةٍ وَرُفِعَتْ حَوَاجِزُ كَثِيْرَةٌ) حُرِيَةً زَائِدَةً فِي النِّسَاءِ وَقِلَّةٌ اِحْتِفَالِ بِالتَّسَتُّرِ وَالْاِحْتِشَامِ وَالْحِجَابِ الشَّرْعِيِّ فَكُنْتُ اَسْمَعُ مَنَاقِشَهُنَّ وَحَدِيْثَهُنَّ فِي كُلِّ مَوْضُوْعٍ كَاَنَّهُنَّ فِي مَسَاكِنِهِنَّ اَرَاهُنَّ سَافِرَاتٍ فِي كَثِيْرٍ مِنَ الْاَحْيَانِ اَمَّا الرِّجَالِ فَلَمْ اَرٰفِيْهِمْ رَغْبَةً فِي التَّعَارُفِ الْاِسْلَامِيِّ اَوْشُعُوْرًا بِالْجَوَارِ اَوْ اَثَرًا لِلْحَيَاةِ الْاِجْتِمَاعِيَةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْحَيَاةَ الْاِسْلَامِيَةَ قَدْ تَضَعْضَعَتْ فِي بِلَادِنَا الْاِسْلَامِيَةِ وَحَلَّتْ مَحَلَّهَا حَيَاةٌ لَايُهِمُ فِيْهَا الْاِنْسَانُ اِلَّانَفْسُهُ وَعَيَالُهُ وَبَطْنُهُ وَرَاحَتُهُ اِنَّنَا فِي بِلَادِنَا اِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُعَبِّرَ عَنْ غَايَةِ الْقُرْبِ وَالْمُشَارَكَةِ فِي الْحَيَاةِ وَالزَّمَانِ قُلْنَا نَحْنُ رُكَّابُ سَفِيْنَةٍ وَاحِدَةٍ، لٰكِنَّنَا مُتَبَاعِدُوْنَ مَعَ غَايَةِ الْقُرْبِ وَكَانَ كُلُّ

وَاحِدٍ مِنَّا رَاكِبٌ فِي سَفِينَةٍ خَاصَّةٍ۔

الحمد اللہ (تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں) ہم نے صحت تندرستی کی حالت میں صبح کی اور ہم نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کے بعد ہم تھوڑا سا بحری جہاز پر چلے جس طرح انسان خشکی پر چلتا پھرتا ہے صبح کے وقت کسی قسم کی بے سکونی یا فکر میں ڈالنے والی حرکت کا مجھے شعور تک نہ ہوا پھر ہم نے ناشتہ کیا اور چائے پی اس جہاز پر جس نے مختلف ممالک کے لوگوں کو جمع رکھا تھا اور بہت سی رکاوٹیں دور کی تھیں میں نے خواتین میں بے حد بڑھی ہوئی آزادی پردہ و حیاء اور شرعی پردہ کے معاملے میں بے دھیانی کا مشاہدہ کیا۔ میں ان کی بحث و تکرار اور عنوان پر آپس کی بات چیت کو سنتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ اپنے ہی گھر میں بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔ اکثر اوقات میں ان کو بغیر پردہ کے بھی دیکھتا۔ باقی مرد تو ان میں بھی میں نے دینی معلومات کی طرف رغبت قرب کا احساس پایا۔ اجتماعی زندگی (معاشرتی زندگی) کا کوئی اثر نہ دیکھا۔ یہ سب چیزیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ہماری اسلامی مملکتوں میں اسلامی زندگی ڈھیلی پڑ چکی ہے اور اس کی جگہ ایک ایسی زندگی نے لے لی ہے جس میں انسان کو صرف اپنی ذات، اہل و عیال، شکم اور راحت رسانی ہی کی فکر لگی ہوتی ہے۔ ہم اپنے علاقوں میں جب حد درجہ قرب اور زندگی میں شراکت و رفاقت کی تعبیر ظاہر کرنا چاہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں لیکن افسوس یہاں بہت ہی قریب ہونے کے باوجود ہم ایک دوسرے سے دور ہیں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک الگ کشتی میں سوار ہے۔

ظَلَلْنَا النَّهَارَ كُلَّهُ نَتَفَرَّجُ عَلَى الْجِبَالِ بَرِّ افْرِيقِيَةَ وَعَلَى يَمِينِنَا۔ اِذَا اِسْتَقْبَلْنَا السَّوِيْسَ رَأَيْنَا سِلْسِلَةَ جِبَالٍ كَذٰلِكَ ۔ وَلَعَلَّ مِنْهَا جَبَلَ "الطُّوْرِ وَلٰكِنْ لَمْ نَجِدْ مَنْ يُخْبِرُنَا بِالضَّبْطِ اَنَّهُ طُوْرُ سِيْنَاءَ، وَلَمْ يَزَلِ الْمُضَيِّقُ يَنْحَصِرُ وَالْبَرَّانِ يَتَقَارَبَانِ حَتّٰى كُنَّا نَرَى الشَّاطِئَيْنِ عَنْ يَمِيْنٍ وَعَنْ شِمَالٍ

وَمَرَّتْ بِنَا بَوَاخِرُ كَثِيْرَةٌ كَاَنَّنَا عَلٰى جَادَةٍ بَرِيَّةٍ تَمُرُّبِنَا الْمَرَاكِبُ وَالسَّيَّارَاتُ عَلَيْهَا۔ قَضَيْنَا اللَّيْلَ وَنَحْنُ نَعْرِفُ اِنَّنَا نُصْبِحُ فِي السَّوِيْسِ وَاَعْتَرِفُ بِاَنَّهُ كَانَ يُخَامِرُ فِي سُرُوْرٍ غَرِيْبٍ رَغْمَ كَثْرَةِ اَسْفَارِيْ ذَكَّرَنِيْ بِسُرُوْرِ اَيَّامِ الصِّبَا وَاَسْفَارِهِ الْاُوْلٰى وَمَا ذَاكَ اِلَّا اَنَّ مِصْرَقَدْ حَلَّتْ فِي نَفْسِيْ وَعَقْلِيَّتِيْ مَحَلَّ الْبِلَادِ الَّتِيْ يَأْلَفُهَا الْاِنْسَانُ مِنَ الصِّغَرِ لِكَثْرَةِ مَاسَمِعْتُ عَنْهَا عَرَفْتُ اَخْبَارَهَا وَرِجَالَهَا وَبَقِيْتُ مُتَّصِلاً بِالْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْمِصْرِيَّةِ وَنِتَاجُهَا كَاَيِّ عَرَبِيٍّ خَارِجَ مِصْرَ۔ اِذَنْ لَاغَرَابَةَ اِذَا طَلَعْتُ اِلٰى مِصْرَ وَسُرِرْتُ بِقُرْبِ زِيَارَتِهَا طَلَعَ الصَّبَاحُ وَالسَّوِيْسُ مَعًا وَنَحْنُ لِكُلٍّ مِّنْهُمَا مُنْتَظِرُوْنَ وَمُتَشَوِّقُوْنَ وَرَسَتِ السَّفِيْنَةُ فَجَاءَتْ مِنَ السَّاحِلِ زَوَارِقُ بُخَارِيَّةٌ تَحْمِلُ رِجَالاً يَرْتَدُوْنَ الزِّيَّ الْمِصْرِيَّ وَقَدْ حَيَّانَا بَعْضُهُمْ بِالتَّحِيَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَرَحَّبَ بِنَا فَشَعَرْتُ بِالْفَرْقِ بَيْنَ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ وَبِلَادٍ غَيْرِ اِسْلَامِيَّةٍ، اَلْفَرْقُ الَّذِيْ لَايَشْعُرُ بِهٖ مُسْلِمٌ نَشَاَفِيْ بِلَادِ الْاِسْلَامِ (مذكرات للاستاذ ابی الحسن علی الندوی)

سارا دن ہم نے براعظم افریقہ کے پہاڑوں کا نظارہ کرتے ہوئے گزارا۔ دائیں جانب سے جب نہر سویز ہمارے سامنے آ گئی تو ہم نے اسی طرح پہاڑی سلسلہ دیکھا شاید اسی سلسلہ میں جبل طور بھی ہے۔ لیکن ہمیں کوئی آدمی ایسا نہ ملا کہ جو یقین کے ساتھ یہ بتاتا کہ یہ طور سینا ہے۔ تنگنائے برابر (تنگ اور) محدود ہوتا رہا۔ اور دونوں براعظم قریب سے قریب تر ہوتے گئے ہمارے نزدیک سے کافی جہاز گزرے یوں لگتا تھا گویا ہم خشکی کے ایک راستہ پر بیٹھے ہیں۔ جہاں ہمارے ساتھ ساتھ سواریاں اور موٹریں گزر رہی ہیں۔ ہم نے رات گزاری اور ہمیں معلوم تھا کہ ہم صبح ناشتہ نہر سویز پر پہنچ کر کریں گے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ پہلے والے بہت سے اسفار کے برعکس اس سفر میں میرے دل میں ایک عجیب سرور پیدا ہوا جس نے بچپن کے ایام کے سفروں کی یاد

تازہ کردی اور یہ صرف اسی سبب سے کہ مصر میرے دل و دماغ میں اس ملک کی جگہ اتر گیا جس سے انسان بچپن سے مانوس ہو اس لئے کہ مصر کے بارے میں نے بہت کچھ سن رکھا تھا اور مصر کے حالات اور اس کے مشہور افراد کے متعلق معلومات حاصل کیں اور مصر کے عربی مکتبہ اور اس کے لٹریچر سے کسی بھی بیرون مصر عربی کی طرح میں نے رابطہ رکھا تب میرا مصر کے لئے مشتاق ہونا اور اس کے دیدار کے قریب آنے پر خوش ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں صبح اور نہر سویز دونوں بیک وقت طلوع ہوئے اور ہم دونوں میں ہر ایک کے شیدائی و منتظر تھے۔ جہاز لنگر انداز ہوا اور ساحل سے بھاپ سے چلنے والی کشتیاں مخصوص مصری لباس پہنے کچھ لوگوں کو لے آئیں ان میں سے بعض نے ہمیں اسلامی طریقے سے سلام کیا اور خوش آمدید کیا۔ اس پر میں نے اسلامی ممالک اور غیر اسلامی ملکوں کا فرق محسوس کیا ایسا فرق جسے وہ مسلمان نہیں سمجھ سکتا جس نے اسلامی ملکوں میں آنکھ کھولی۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۵۴) (مشق نمبر ۵۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(طائف سے مکہ کی طرف سفر)

مِنَ الطَّائِفِ إِلٰى مَكَّةَ

تین بجے سہ پہر کو طائف سے روانہ ہوئے۔ طائف کی سڑکوں اور بازاروں سے گزرے لاریاں اور ٹرک بھر بھر کر حجاج کو لے جا رہے تھے۔ ہماری نگاہیں شہر کی عمارتوں پر تھیں مگر دل جذبات اور شوق سے معمور ایک ایک پتھر اور ایک ایک اینٹ کو شوق اور تجسس کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔ کیا یہ وہی طائف ہے جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ٹھکرا دی تھی۔ یہی پہاڑیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں ہیں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم لہولہان ہوئے تھے۔ موٹر دو متوازی پہاڑی سلسلوں اور پر پیچ

گھاٹیوں سے ہوکر جارہی تھی اور یہ گنہ گار بار بار دل میں کہتا یہ راستہ تو موٹر سے روندنے کے قابل نہیں، ہم اپنے کو داعی کہتے ہیں تو پھر کیوں سب سے بڑے داعی حق کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت نہیں کرتے؟ راستہ بھر یہی حال رہا اس پر عاصم صاحب کا بار بار پوچھنا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستہ سے تشریف لے گئے تھے۔ جی ہاں یہی راستہ تھا وہ دیکھو اونٹوں کے قافلے کن تنگ اور پر پیچ گھاٹیوں سے ہوکر گزر رہے ہیں، پس یہی گھاٹیاں ہوں گی ممکن ہے تیرہ چودہ سو برس میں راستے کچھ بدل گئے ہوں گے لیکن سرزمین یہی تھی۔ پہاڑیاں یہی تھیں اب بھی وہی زمین ہے۔ پہاڑیاں بھی وہی ہیں لیکن اس پاکباز پیغمبر کے نقش قدم پر مٹنے والے راہ حق کے دیوانے کہاں؟ انھی جذبات وافکار میں الجھا ہوا تھا کہ میقات آگئی موٹر رکی اور ہم ہمہ تن شوق کے ساتھ اتر پڑے اور جلدی جلدی غسل سے فارغ ہونے کی کوشش کی۔ جسم میں خوشبو ملی۔ احرام کے کپڑے بدلے، دو رکعتیں پڑھیں اور عمرہ کی نیت کر کے لبیک کہنا شروع کیا۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ اس کے بعد ہمارا قافلہ منزل مقصود کی طرف چل کھڑا ہوا۔ ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت ہے سب کی زبانوں پر لَبَّیْكَ اور دل شوق ومحبت کے جذبات سے لبریز۔ اللہ کا لاکھ لاکھ درود وسلام اس پاک وبرگزیدہ بندے پر جس نے تکلیفیں سہہ کر جسم وجان کو خطرے میں ڈال کر اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچایا۔ دنیا اور دنیا والے اس ذات گرامی کے احسانات کے بار سے سبکدوش نہیں ہوسکتے وہ پیغام آج بھی موجود ہے لیکن کہاں ہیں ان کا کلمہ پڑھنے والے اور ان کی محبت وعقیدت کا دم بھرنے والے دیار عرب میں چند ماہ مولوی مسعود عالم

اِرْتَحَلْنَا مِنَ الطَّائِفِ اِلٰی مَكَّةَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ عَصْرًا فَعَبَرْنَا عَلٰی شَوَارِعِهٖ وَاَسْوَاقِهٖ وَكَانَتِ الْحَافِلَاتُ وَالشَّاحِنَاتُ غَاصَّاتٍ بِالْحُجَّاجِ تَحْمِلُهُمْ۔ فَكَانَ بَصَرِیْ اِلَی التَّعْمِیْرَاتِ لٰكِنَّ الْقَلْبَ مُمْتَلِیٌٔ بِالْحَنِیْنِ عَامِرٌ

بِمَشَاعِرِ الْحُبِّ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى كُلِّ حَجَرٍ وَّاُجْرَةٍ بِنَظَرِ الْوَلَهِ وَالتَّفَحُّصِ هَلْ هٰذا هُوَ الطَّائِفُ الَّذِى كَانَ رَفَضَ دَعْوَةَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هٰذِهِ هِىَ الْجِبَالُ وَالشُّعُوْبُ الْوَعِرَةُ الَّتِى تَلَطَّخَتْ فِيْهَا قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالدَّمِ وَكَانَتِ السَّيَّارَةُ تَسِيْرُ بَيْنَ هَضَبَتَيْنِ مُقَابِلَتَيْنِ وَعَقَبَاتٍ مُلْتَوِيَةٍ وَهٰذَا الْمُذْنِبُ يَقُوْلُ فِى قَلْبِهٖ/ نَفْسِهٖ تَكْرَارًا/ مِرَارًا هٰذَا الصِّرَاطُ لَايَصْلِحُ اَنْ يُّدَاسَ بِالسَّيَّارَةِ نَحْنُ نَزْعَمُ اَنَّنَا دُعَاةٌ/ دَاعُوْنَ ـ فَلِمَاذَا لَانَعْزِمُ عَلٰى اَنْ نَحْذُوَ حَذْوَ اَكْبَرِ الدُّعَاةِ اِلَى الْحَقِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَازَالَ هٰذَا الْحَالُ فِى تَمَامِ الطَّرِيْقِ وَاَضَافَ عَلَيْهَا السَّيِّدُ عَاصِمٌ حِيْنَ سَأَلَ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيهِ وَسَلَّمَ صَارَ عَلٰى هٰذَا قُلْتُ السَّبِيْلِ/ الصِّرَاطِ نَعَمْ ـ كَانَ هٰذا الصِّرَاطُ اُنْظُرُوْا اِلَى الْعِيْرِ هِىَ تَمُرُّ بِعَقَبَاتٍ ضَيِّقَةٍ مُلْتَوِيَةٍ فَلَعَلَّهَا تِلْكَ الْعَقَبَاتُ (الَّتِى مَرَّ بِهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيُمْكِنُ اَنَّ الطُّرُقَ قَدْ تَبَدَّلَتْ شَيْئًا عَلٰى مَرِّ ثَلٰثِ بَلْ اَرْبَعِ مِائَةٍ وَاَلْفِ سَنَةٍ لٰكِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْاَرْضُ هٰذِهٖ وَكَانَتِ الْجِبَالُ اَيْضًا هٰذِهٖ ـ هٰذِهِ الْاَرْضُ وَهٰذِهِ الْجِبَالُ كَمَا كَانَتْ لٰكِنْ اَيْنَ الْمُتَفَانُوْنَ فِى اِتِّبَاعِ هَدْىِ الرَّسُوْلِ النَّقِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْهَائِمُوْنَ عَلٰى سَبِيْلِ الْحَقِ ـ فَكُنْتُ مُشْتَبِكًا بِهٰذِهِ الْاَحَاسِيْسِ وَالْاَفْكَارِ اِذْ اَتَى الْمِيْقَاتُ وَوَقَفَتِ السَّيَّارَةُ فَنَزَلْنَا وَلِهِيْنَ وَاجْتَهَدْنَا اَنْ نَفْرُغَ مِنَ الْغُسْلِ بِعُجْلَةٍ تَطَيَّبْنَا الْجِسْمَ بِالطِّيْبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَ الْاِحْرَامِ ثُمَّ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَبَدَأْنَا التَّلْبِيَةَ بِنِيَّةِ الْعُمْرَةِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ ثُمَّ انْطَلَقَتْ قَافِلَتُنَا اِلٰى مَنْزِلِهَا الْمَقْصُوْدَةِ وَهِىَ عَلٰى مُسَافَةِ سَاعَةٍ وَنِصْفٍ اَوْ سَاعَتَيْنِ وَالْسِنَةُ الْجَمِيْعِ تَلْهَجُ بِ "لَبَّيْكَ" وَقُلُوْبُهُمْ مَلِيْئَةٌ بِمَشَاعِرِ الْاِشْتِيَاقِ وَالْوُدِّ صَلٰوةُ اللّٰهِ

وَسَلَامُهٗ بِعَدَدِ مِئَاتِ آلَآفٍ عَلٰی عَبْدِهِ الطَّاهِرِ وَالْمُطَهِّرِ الَّذِیْ بَلَّغَ رِسَالَةَ اللّٰهِ اِلٰی عِبَادِهِ مُتَحَمِّلاً الْآمًا وَمُعَرِّضًا نَفْسَهٗ وَرُوْحَهٗ لِلْخَطَرِ لَایُمْكِنُ لِلْعَالَمِ وَخَلْقِ الْعَالَمِ اَنْ یُكَافِئُوْا نِعَمَ هٰذِهِ الشَّخْصِیَّةِ الْكَرِیْمَةِ تِلْكَ الرِّسَالَةُ مَوْجُوْدَةٌ اِلٰی هٰذَا الْیَوْمِ اَیْضًا وَلٰكِنْ اَیْنَ مَوْجُوْدُوْنَ قَائِلُوْ كَلِمَةِ رِسَالَتِهٖ وَ دَاعُوْ حُبِّهٖ اَمْ مُحِبُّوْهُ۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۵۵) (مشق نمبر ۵۵)

اردو میں ترجمہ کریں۔

فِیْ كَبِدِ السَّمَآءِ

فِیْ صَبَاحِ الْخَمِیْسِ ۸ مَا یُوْسَنَةَ ۱۹۵۲ء تَوَجَّهْنَا بَعْدَ اَنْ اسْتَوْدَعْنَا اللّٰهَ اَهْلَنَا بِدِیْنِهِمْ وَاَمَانَتِهِمْ وَاَخَوَاتِیْمِ عَمَلِهِمْ اِلَی مَكْتَبِ شِرْكَةِ الطَّیْرَانِ الْهِنْدِیَةِ "ك، ل، م" بِالْقَاهِرَةِ وَهُنَاكَ سَعٰی لَوْ دَاعَنَا كَثِیْرٌ مِنْ اَمَاثِلِ الْاَصْدِقَاءِ وَفِی السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ وَالرُّبْعِ صَبَاحًا تَحَرَّكَتِ الطَّائِرَةُ الضَّخْمَةُ بَعْدَ اَنْ اَخَذْنَا اَمَاكِنَنَا دَاخِلَهَا تَحَرَّكَتْ اَجْنِحَتُهَا وَعَلٰی اَزِیْزِهَا، ثُمَّ دَرَجَتْ عَلَی الْاَرْضِ تَخْتَبِرُ اَجْزَاءَ هَا وَتُهَیِّئُ نَفْسَهَا لِلْوُثُوْبِ ثُمَ وَثَبَتْ وَاَزِیْزُهَا یَتَضَاعَفُ وَبَعْدَ دَقَائِقَ صَعَدَتْ فِی الْجَوِّ بِاسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ثُمَّ اسْتَوَتْ عَلَی الطَّرِیْقِ فِی الْفَضَاءِ الْوَسِیْعِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ" جَلَّ الْبَارِیُ الْمُصَوِّرُ الْمُبْدِعُ الْخَلَاقِ لَقَدْ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَی النَّاسِ عَظِیْمًا وَاطَلَّتْ عَلَیْنَا مُضِیْفَةُ الطَّائِرَةِ بِنَشَاطِهَا وَحَرَكَتِهَا الدَّائِبَةِ فَقَلَّمَتْ اِلَیْنَا اَكْوَابُ الْبُرْتُقَالِ الْمُثَلَّجِ وَبَعْدَهَا صُحُفًا وَمَجَلَّاتٍ اِنْجِلِیْزِیَةً وَفَرَنْسِیَةً لِلْمُطَالِعَةِ وَهٰكَذَا بَدَأْنَا نَنْسٰی

إِنَّنَا فِي الطَّائِرَةِ لَحَالَ حَوْلُ أَهْوَ إِلَهَا الْحَدِيثِ وَلَوْلَا هٰذَا لَأَزِيزُ لَظَنَنَّا أَنَّنَا نَرْكَبُ سَيَّارَةً لِأَحَدِ الْمُتْرَفِيْنَ فَالْمَقَاعِدُ مُرِيْحَةٌ وَالْمَكَانُ فَسِيحٌ نَظِيفٌ وَالْهَوَآءُ مَكِيفٌ وَالاسْتِعْدَادُ بِمَا يَحْتَاجُهُ الْمُسَافِرُوْنَ مِنْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَتَسْلِيَةٍ ظَاهِرٍ كَامِلٍ وَكَثِيْرًا مَاكَانَ يُخَيَّلُ إِلَى أَنَّنِي جَالِسٌ فِي مَكْتَبٍ وَثِيرٍ، بِجَوَارِهِ مَصْنَعٌ ذُوْ زَئِيْرٍ وَلٰكِنْ فَجَاءَةً تَهْوِيْ الطَّائِرَةُ ثُمَّ تَحَلَّقَ بِفِعْلِ التَخَلْخَلِ الْهَوَآئِي۔ فَاهْتَزَّ هَتْزَازًا خَفِيفًا فِي الْجِسْمِ وَالْفُؤَادِ وَاَتَذَكَّرُ أَنَّنَا فِي جَوْفِ طَيْرٍ هَائِلٍ۔ وَبَعْدَ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ وَنِصْفٍ وَصَلْنَا الْبَصْرَةَ وَهَبَطَتِ الطَّائِرَةُ فِي مَطَارِهَا لِتَسْرِيحٍ وَتَزَوَّدٍ وَبَدَتْ لِيَ اللَّهْجَةُ الْعِرَاقِيَّةُ غَرِيْبَةً عَلَيَّ غَيْرَ مَفْهُوْمَةٍ لِي۔ مَعَ أَنَّ الْقَوْمَ عَرَبٌ مُسْلِمُوْنَ۔ فَتَخَاطَبْتُ بِالْعَرَبِيَّةِ الْفُصْحٰى لِأَفْهَمَ وَاُفَهِّمَ حَمَاكَ اللّٰهُ بِلُغَةِ الْقُرآنِ وَلُغَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ مِنْ أَقْوَى الرَّوَابِطِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَاوَدَتِ الطَّائِرَةُ الْمَسِيْرَ وَتَعَالَتْ ثُمَّ تَسَامَتْ فَصَارَ الْاِرْتِفَاعُ شَاهِقًا وَكُنْتُ اَتَطَلَّعُ إِلَى الصَّحْرَاءِ الَّتِي تَشُقُّ سَمَاءُ هَا فَلَا نُحَقِّقُ شَيْئًا وَلَانَتَبَيَّنُ مَعَالِمَ وَإِنَّمَا هِيَ خُطُوطٌ تَبْلُوْ مِنْ بَعِيْدٍ وَهِيَ ظِلَالٌ تَلُوْحُ مُبْهَمَةٌ غَيْرُ مَحْدُوْدَةٍ وَلَقَدْ مَرَرْنَا عَلٰى بِحَارٍ وَاَنْهَارٍ فَمَا رَأَيْنَاهَا بِحَارًا وَلَا اَنْهَارًا إِنَّمَا شَاهَدْنَا هَا خُطُوْطًا زَرْقَاءَ

آسمان کی فضاء میں

جمعرات ۸ مئی ۱۹۵۲ء کی صبح کو ہم نے اپنے اہل وعیال کے دین ان کی امانت اوران کے آخری اعمال کو اللہ تعالٰی کے سپرد کر کے قاہرہ میں ہندوستانی فضائی کمپنی ک، ل، م کا رخ اپنایا۔ یہاں ہمارے بہت سے مخلص دوست ہمیں الوداع کہنے کے واسطے اکٹھے ہو گئے ۔دس بج کر ۱۵ منٹ پر جب ہم جہاز کے اندر اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو اس

بھاری بھرکم / دیو ہیکل جہاز نے حرکت کی اس کے پروں نے حرکت کی اور اس کا شور بلند ہوا اس کے بعد اس کے تمام تر پرزوں کو پرکھنے کے لئے آہستہ سے زمین پر جہاز چلا اور اپنے لحاظ سے وہ اڑنے کے لئے تیار ہوا پھر اس نے اڑان بھری اور شور اس کا ڈبل ہو گیا اور تھوڑے سے منٹوں بعد ہی وہ فضا میں چڑھ گیا۔ اللہ کے نام کے ساتھ اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے اور پھر وسیع خلا میں اپنے راستے پر سیدھا ہوا پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے اور بے شک ہم البتہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانے والے ہیں۔ بڑی عظمت والی ہے وہ ذات جو ایجاد کرنے والی صورت تیار کرنے والی، نت نئی چیزوں کو وجود بخشنے والی اور بڑی مہارت سے پیدا کرنے والی ذات ہے اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر بڑا فضل ہے۔ اب ایئر ہوسٹس اپنی چستی ہوشیاری اور نہ رکنے والی حرکت کے ساتھ ہمارے سامنے آئی۔ برف والے ٹھنڈے مالٹوں کی پیالیاں ہمیں دیں اس کے بعد انگریزی فرانسیسی اخبارات اور رسائل مطالعہ کے لئے دیئے گئے اس طرح ہم یہ بات بھولنے لگے کہ ہم جہاز میں ہیں۔ جہاز کی ہولناکیوں کے بارے میں بھی لمبی بات چیت ہوئی۔ اگر جہاز کا یہ شور نہ ہوتا تو ہم یہ گمان کرتے کہ ہم کسی امیر ترین پرتعیش حال آدمی کی موٹر میں سوار ہیں۔ سیٹیں آرام دہ ہیں جگہ کھلی اور صاف ستھری اور ایئر کنڈیشنر مسافروں کو کھانے پینے اور دل بہلانے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہو اسے ہم کو پورا کرنے کی قابلیت مکمل طور پر پائی جاتی ہو۔ کئی دفعہ مجھے خیال آتا کہ میں کسی نرم گداز دفتر میں بیٹھا ہوا ہوں جس کے پاس میں ایک شور پیدا کرنے والی فیکٹری ہے۔ لیکن اچانک جہاز نیچے کی طرف جھکتا ہوا اور پھر مخصوص فضائی حرکت کے ساتھ ہوا میں تیرنے لگا جس سے میرے جسم و جان میں ہلکا سا جھٹکا لگا اور مجھے یاد آ جاتا کہ ہم ایک خوفناک پرندے کے

پیٹ میں سفر کر رہے ہیں اور ساڑھے تین گھنٹوں کے بعد ہم لوگ بصرہ پہنچے اور جہاز اپنے اڈے پر اترنے لگا تا کہ کچھ آرام کرے اور ایندھن ڈلوائے۔ عراقی لوگوں کا لہجہ میرے لئے عجیب سا اور سمجھ میں نہ آنے والا تھا۔ اس کے باوجود کہ عرب قوم مسلمان ہے۔ پس میں فصیح عربی زبان میں مخاطب ہوا تا کہ ان کو سمجھاؤں اور سمجھوں، تیری حفاظت کرے اللہ تعالیٰ قرآن کی زبان اور محمدؐ کی زبان بے شک تو مسلمانوں کے درمیان مضبوط ترین جوڑ ہے۔ جہاز نے دوبارہ چلنا شروع کیا اور بلند ہوا فضاء میں اور پھر اوراوپر چڑھا۔ یہاں تک بلندی کی بہت اونچی سطح پر پہنچ گیا۔ میں صحراء کی فضاء میں جھانکتا تھا کہ اس کی فضاء کو جہاز چیرتا ہوا جا رہا تھا۔ لیکن ہم کسی کو نہ پہچان سکے اور نہ واضح طور پر آثار دیکھ پائے صرف لکیر جو دور سے نظر آتی ہیں اور بادل دھندلے سے نظر آتے ہیں بغیر کسی فرق کے۔ سمندروں اور دریاؤں پر ہم گزرے لیکن ہمیں وہ سمندر اور دریا نظر نہ آئے بلکہ نیلی سی لکیریں دکھائی دیں۔

وَاَقْبَلَ اللَّيْلُ فَلَفَّ الطَّائِرَةَ بِثِيَابِهِ السُّوْدِ وَكُنْتُ اَنْظُرُ مِنْ نَافِذَةِ الطَّائِرَةِ وَهِيَ تَسِيْرُ بِنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَلَا اَرٰى فِي الْخَارِجِ اِلَّا الظَّلَامَ اِنَّنَا نَضْرِبُ كَبِدَ اللَّيْلِ الرَّهِيْبِ الْبَهِيْمِ الشَّامِلِ بِاَقْصٰى سُرْعَةٍ مُمْكِنَةٍ لِاِنْتِهَابِ الظَّلَامِ وَلَا نَخْشَى الْاِصْطِدَامَ وَلَا تَصُدُّنَا خِيْفَةُ الْفَجَاَةِ فَيَا لِرَوْعَةِ الْخَلْقِ وَيَا لِجَلَالِ الْخَالِقِ۔

اور رات متوجہ ہوئی (آئی) تو اس نے جہاز کو اپنے سیاہ کپڑوں میں لپیٹ لیا اور میں جہاز کی کھڑکی سے دیکھ رہا تھا اور وہ ہم کو رات کے پیٹ میں لیکر چل رہا تھا میں باہر سوائے اندھیرے کے کچھ نہ دیکھتا تھا۔ بے شک ہم ایک خوفناک اندھیری اور ہر طرف سے گھری ہوئی رات کو طے کر رہے تھے۔ اتنی تیز رفتاری کے ساتھ جو کہ اندھیرے کو قابو میں لانے کی کوشش میں تھا اور ہم کو ٹکرا جانے کا خوف نہیں تھا۔ اور نہ

اچانک کوئی واقعہ پیش آنے کا فکر تھا۔ مخلوق کی اس شان اور بلندی کی کیا بات ہے اور خالق کائنات کا بھی مقام ہے۔

إِنَّ الطَّيَرَانَ نِعْمَةٌ كُبْرٰى وَقَدْ وَصَلَ إِلٰى دَرَجَةٍ مُدْهِشَةٍ مِنَ السُّرْعَةِ وَالرَّاحَةِ وَمَعَ ذَالِكَ لَايَزَالُ فِي طَوْرِ التَّجْرِبَةِ وَالْإِصْلَاحِ وَالتَّحْسِيْنِ وَإِنَّ مُسْتَقْبِلَ الطَّيْرَانِ لَيَطْوِيْ مَعَهُ إِسْرَارًا سَتُدْهِشُ الْعَالَمِيْنَ يَوْمَ يَجْتَازُ مَرْحَلَةَ التَّحْسِيْنِ وَالتَّكْمَلَةِ إِلٰى مَرْحَلَةِ التَّمَامِ وَالْإِسْتِوَاءِ

بے شک (جہاز کی) پرواز بہت بڑی نعمت ہے اور تحقیق یہ حیرت انگیز درجہ تک تیزی کے ساتھ پہنچ چکی ہے اور آرام دینے میں بہت آگے ہے اور اس کے باوجود یہ تجربہ اصلاح اور درستگی کے مرحلے میں ہے۔ اور بے شک پرواز کا مستقبل جہان کو حیرت میں ڈال دے گا جس دن اپنے ساتھ اسرار کو لپیٹ لے گا۔ اور جس دن خوبی کا مرتبہ بڑھ جائے گا اور جس دن یہ اصلاح اور تکمیل کے آخری مرحلے کو پہنچے گا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۶) (مشق نمبر ۵۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

عَلٰى وَجْهِ الْمَاءِ (پانی کی سطح پر سفر)

۲۹ مارچ ساحل بمبئی سے جہاز ۱۱ بجے شب کو چھوٹا تھا۔ رات تو خیر جوں توں کٹ گئی صبح اٹھ کر دیکھا تو ہر طرف عالم آب تھا۔ جہاں تک بھی نظر کام کرتی ہے، بجز پانی کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا تھا اپنی عمر میں یہ منظر کبھی کا ہے کو دیکھا تھا۔ بڑے بڑے دریا جواب تک دیکھے تھے وہ بھلا سمندر کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتے تھے۔ صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام اور شام سے پھر صبح نہ کہیں جہاز رکتا نہ ہے کوئی اسٹیشن آتا ہے۔ ہر وقت ایک ہی فضا محیط، ہر سمت ایک ہی منظر قائم دن طلوع ہوتے ہیں اور ختم ہو جاتے

ہیں راتیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں۔ نہ کوئی خط نہ کوئی تار نہ اخبارات نہ ڈاک کے انبار نہ کسی عزیز کی خبر نہ دوست کی نہ اپنوں کا حال معلوم نہ بیگانوں کا اپنی مٹی کا گھروندا ہے۔ کہ ہر لحظہ پیچھے چھوٹتا جا رہا ہے۔ پر وہ گھر جسے لامکاں کے مکین نے اپنا گھر کہہ کر پکارا ہے۔ ہرآن نزدیک سے نزدیک تر ہوتا جا رہا ہے۔ زمین چھوٹ گئی لیکن آسمان نہیں چھوٹا۔ ادھر جہاز ہوا اور پانی سے ہچکولے کھا رہا ہے اور ادھر دل کی کشتی ہے کہ یاس وامید کی کش مکش میں ابھی ڈوبی اور ابھی ابھری (خدا نہ کرے کہ کبھی ڈوبے) گھنٹہ دو گھنٹے نہیں دن دو دن نہیں پورا ایک ہفتہ ہوگیا اور خشکی کا نشان نہیں۔ جنگل کے درندے نہ سہی باغ و صحرا کے چرندے نہ سہی ہوا کے پرندے تک نہیں۔ ادھر پانی ادھر پانی آگے پیچھے دائیں بائیں ہر سمت پانی ہی پانی اوپر نیلا آسمان نیچے نیلا سمندر زمین کی بے بساطی اب جا کر محسوس ہوئی جس سمندر کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں تھک جاتی ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ وہ دنیا کے پانچ بڑے سمندروں میں سے صرف ایک ہے۔ دل نے کہا ہے کہ یہی وہ سمندر ہے جس کی بابت ارشاد ہوا کہ اگر سارا سمندر روشنائی بن جائے اور اس جیسا ایک اور سمندر بھی روشنائی بنا دی جائے جب بھی قدر الٰہیہ کے بحر بیکران کے کلمات لکھنے سے قلم قاصر رہے گا۔ (سفرنامہ حجاز عبدالماجد دریابادی)

كَانَتْ بَاخِرَتُنَا اِنْطَلَقَتْ من سَاحِلِ/ شَاطِئُ بَمْبَایَ فِي السَّاعَةِ الْحَادِيَةِ عَشَرَةَ من ۲۹ مارس فَانْقَرَضَ اللَّيْلُ اِنْقِرَاضًا وَلَمَّا شَاهَدْنَا فِي كُلِّ جَانِبٍ عَالَمَ الْمَاءِ لَايُنْظَرُ مُدَى النَّظَرِّ سِوَى الْمَآءِ لَمْ اَكُنْ شَاهَدْتُ هٰذَا الْمَنْظَرَ فِي سِنِّيْ / عُمْرِيْ وَكُنْتُ شَاهَدْتُ اِلَى الآن اَنْهَارًا كَبِيْرَةً لٰكِنْ لَاحَيْثِيَّهَ لَهَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْبَحْرِ تَمُرُّ عَلَيْنَا الصُّبْحِ اَلَى الظَّهِيْرَةِ وَمِنَ الظَّهِيْرَةِ اِلَى الْمَسَاءِ وَمِنَ الْمَسَاءِ اِلَى الصُّبْحِ لٰكِنْ لَاتَقِفُ الْبَاخِرَةُ مَكَانًا/ مَقَامًا وَلَا

تَظْهَرُ مُحَطَّةٌ وَيُحِيطُ بِنَا فِي كُلِّ آنٍ فَضَاءٌ وَحِيدٌ وَفِي كُلِّ جَانِبٍ يَسْتَمِرُّ مَنْظَرٌ وَحِيدٌ تَطْلِعُ الْاَيَامُ وَتَغْرُبُ وَتَجِئُ اللَّيَالِيُ وَتَمُرُّ وَلٰكِنْ لَارِسَالَةَ وَلَا بَرْقِيَةَ وَلَا الْجَرَائِدَ وَلَا كَوْمَ الْبَرِيْدَةِ وَلَا خَبَرَ عَنْ قَرِيْبٍ وَصَدِيْقٍ وَلَاعِلْمَ لِكَيْفِيَّةِ الْاَقَارِبِ وَالْاَجَانِبِ وَمَنْزِلُنَا مَسْكَنُنَا مِنَ الْلِيْنِ يَنْقَطِعُ عَنَّا لَحْظَةً فَلَحْظَةً۔ لٰكِنَّ الْمَسْكَنُ الَّذِىْ اَقَرَّهُ مُسْتَوِى الْعَرْشِ بِيْتَالَهُ يَقْرُبُ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ فَتَخَلَّفَتِ الْاَرْضَ لٰكِنِ السَّمَآءُ لَمْ تَتَخَلَّفْ۔ فَالْبَاخِرَةُ تَمَايَلَ هُنَا بِالرِّيْحِ وَالْمَآءِ وَفُلْكُ الْقَلْبِ اَيْضًا فِي نِزَاعٍ بَيْنَ الْيَأْسِ وَالرَّجَاءِ تَغْرُقُ حَالاً/ اٰنِفًا وَ تَخْرُجُ آنًا (وَلَافَعَلَ اللّٰهُ اَنْ تَغْرِقَ) مَامَضَتْ سَاعَةٌ وَلَا سَاعَتَانِ وَمَا مَضٰى يَوْمٌ وَلَايَوْمَانِ بَلْ اُسْبُوْعٌ وَاحِدًا كَامِلاً وَلَا اَثَرَ لِلْيُبُوْسَةِ فِي مَكَانٍ مَّا۔ وَلَاتُشَاهَدُ وُحُوْشُ الْغَابَاتِ وَلَاسَوَائِمُ الْبَسَاتِيْنِ وَالصَّحَارٰى بَلْ لَاتُوْجَدُ طُيُوْرُ الْهَوَآءِ اَيْضاً اَلْمَاءُ نَا وَ هُنَاكَ وَاَمَا مَنَا وَخَلْفَنَا وَعَنْ يَمِيْنِنَا وَيَسَارِنَا فَفِيْ كُلِّ جِهَةٍ مَآءٌ فَفَوْقَنَا السَّمَآءُ الزَّرْقَاءُ وَتَحْتَنَا الْبَحْرُ الْاَزْرَقُ فَشَعُرْنَا الْآنَ بِعِجْزِ الْاَرْضِ فَالْبَحْرُ الَّتِى تَتْعَبُ الْاَبْصَارُ بِمُشَاهَدَتِهٖ وَالَّذِىْ يُنْظَرُ لَايَنْقَطِعُ اَبَدًا فَهُوَ اَحَدٌ مِنْ بِحَارِ الْعَالَمِ الْخَمْسَةِ الْكَبِيْرَةِ فَقُلْتُ فِي قَلْبِيْ / نَفْسِيْ هٰذَا هُوَ الْبَحْرُ الَّذِىْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ، قُلْ لَوْكَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّىْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّىْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۷) (مشق نمبر ۵۷)

اردو میں ترجمہ کریں۔

اَلدَّفِيْنُ الصَّغِيْرُ۔ (کم سن میت)

اَلْآنَ نَفَضْتُ يَدَيَّ مِنْ تُرَابِ قَبْرِكَ يَابُنَيَّ وَعُدْتُ إِلٰى مَنْزِلِيْ كَمَا يَعُوْدُ الْقَائِدُ الْمُنْكَسِرُ مِنْ سَاحَةِ الْحَرْبِ۔ لَااَمْلِكُ إِلَّا دَمْعَةً لَا اَسْتَطِيْعُ إِرْسَالَهَا وَزَفْرَةً لَا اَسْتَطِيْعُ تَصْعِيْدَهَا۔ رَأَيْتُكَ يَابُنَيَّ فِيْ فِرَاشِكَ عَلِيْلاً فَجَزِعْتُ ثُمَّ خِفْتُ عَلَيْكَ الْمَوْتَ فَفَزِعْتُ وَكَاَنَّمَا كَانَ يَخِيْلُ إِلٰى أَنْ اَمُوْتَ۔ فَاسْتَشَرْتُ الطَّبِيْبَ فِيْ اَمْرِكَ فَكَتَبَ لِيَ الدَّوَاءَ وَوَعَدَنِيْ بِالشِّفَآءِ فَجَلَسْتُ بِجَانِبِكَ اَصُبُّ فِيْ فَمِكَ۔ ذَالِكَ السَّائِلُ الْاَصْفَرُ قَطْرَةً قَطْرَةً وَالْقَدَرُ يَنْزَعُ مِنْ جَنْبِكَ الْحَيَاةِ قِطْعَةً قِطْعَةً۔ حَتّٰى نَظَرْتُ فَإِذَا اَنْتَ بَيْنَ يَدَيَّ جُثَّةً بَارِدَةً لَاحَرَاكَ بِهَا۔ وَإِذَا قَارُوْرَةُ الدَّوَاءِ لَاتَزَالُ فِيْ يَدِيْ فَعَلِمْتُ اَنِّيْ قَدْ ثَكِلْتُكَ وَإِنَّ الْاَمْرَ اَمْرُ الْقَضَا لَا اَمْرَ الدَّوَاءِ۔

ابھی میں نے اپنے ہاتھوں کو تیری قبر کی مٹی سے جھاڑا ہے اے میرے بیٹے اور میں اپنے گھر کی جانب واپس ہوا ہوں جیسا کہ واپس ہوتا ہے۔ ٹوٹے ہوئے دل والا سپہ سالار جنگ کے میدان سے میں اب سوائے ایک قطرہ آنسو کے کسی چیز کی طاقت نہیں میں اس کو بہانے کی طاقت بھی نہیں رکھتا اور ایک لمبی آہ کی نہیں طاقت رکھتا میں سوائے اس کے بھرنے کے میں نے تجھے دیکھا اے میرے بیٹے تیرے بستر پر تجھ کو بالکل کمزور بیمار تو پس میں نے بے چینی کا مظاہرہ کیا۔ پھر میں نے تیری موت کی فکر کی تو پس میں پریشان (سہم) ہوگیا اور گویا کہ یوں خیال ہوا کہ اس بیماری سے موت واقع ہوگی۔ تیری مرض کے بارے ڈاکٹر سے مشورہ کیا تو اس نے مجھ کو دوائی لکھ کر دی اور مجھ سے شفاء کا

وعدہ کیا پس میں تیری ایک جانب بیٹھ گیا اور تیرے منہ میں وہ بہنے والی سیال زرد رنگ کی دوائی قطرہ قطرہ کر کے ڈالنے لگا اور تقدیر تیری زندگی کے پہلو میں پہنچی اور جو میرے ہاتھوں میں ایک ٹھنڈے لاشہ کی مانند ہے جس میں کوئی حرکت نہیں اور جبکہ دوائی کی شیشی ابھی جوں کی توں میرے ہاتھ میں تھی۔ پس میں سمجھ گیا میں تجھ کو گم کر چکا ہوں اور بے شک حکم حکم قضا کا ہے نہ کہ دوا کا حکم ہے۔

بَکَی الْبَاکُوْنَ وَالْبَاکِیَاتُ عَلَیْکَ مَاشَاؤُا وَتَفَجَّعُوْا حتّٰی اِسْتَنفَدُوْا مَاءَ شُئُوْنِهِمْ وَضَعُفَتْ قُوَاهُمْ عَنْ اِحْتِمَالِ اَکْثَرِ مِمَّا احْتَمَلُوْا لَجَاؤُا اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ فَسَکَنُوْا اِلَیْهَا وَلَمْ یَبْقَ سَاهِرًا فی ظُلْمَةِ هٰذَا اللَّیْلِ وَسَکُوْنُهُ غَیْرَ عَیْنَیْنِ قَرِیْحَتَیْنِ، عَیْنُ اَبِیْكَ الثَّاکِلَ السَّکِیْنِ وَعَیْنُ اُخْرٰی اَنْتَ تَعْلَمُهَا؟

روئے رونے والے اور رونے والیاں تجھ پر جتنا انہوں نے چاہا اور دکھ وغم کا اظہار کیا یہاں تک کہ ان کی آنکھوں کے آنسو کا پانی ختم ہو گیا ہے اور ان کے قویٰ کمزور ہو گئے اس سے زیادہ بوجھ اٹھانے سے کہ جو انہوں نے اٹھایا تو البتہ آئے وہ اپنی آرام گاہوں کی طرف پس انہوں نے وہاں سکون کیا اور کوئی نہیں باقی رہا جاگنے والا اس رات کی تاریکی میں اور اس کے سکون میں دو زخمی آنکھوں والا ایک بیٹا گم کئے ہوئے بیچارے تیرے والد کی آنکھ اور دوسری وہ آنکھ جو تجھے معلوم ہی ہے۔

دَفَنْتُكَ الْیَوْمَ یَابُنَیَّ! وَدَفَنْتُ اَخَاكَ مِنْ قَبْلِكَ وَدَفَنْتُ مِنْ قَبْلِکُمَا اَخَوِیْکُمَا، فَاَنَا فِی کُلِّ یَوْمٍ اَسْتَقْبِلُ زَائِرًا جَدِیْدًا وَاُوْدِعُ ضَیْفًا رَاحِلاً فَیَا لِلّٰهِ لِقَلْبٍ قَدْ لاَقٰی فَوْقَ مَاتَلاَقِی الْقُلُوْبُ وَاَحْمِلُ فَوْقَ مَاتَحْمِلُ مِنْ فَوَادِ الْخُطُوْبِ. لَقَدْ اَفْتَلَذَ کُلٌّ مِنکُمْ یَابُنَیَّ مِنْ کَبِدِیْ فَلَذَة، فَاَصْبَحَتْ هٰذِهِ الْکَبِدُ الْخَرْقَاءُ مُزَقًا مُبَعْثَرَةً فِی زَوَایَا الْقُبُوْرِ وَلَمْ یَبْقِ لِیْ مِنْهَا اِلاَّ ذِمَاءٌ قَلِیْلٌ لاَاَحْسِبُهُ بَاقِیًا عَلَی الدَّهْرِ وَلاَ اَحْسِبُ الدَّهْرَ تَارِکَهُ دُوْنَ اَنْ یَذْهَبَ بِهٖ کَمَا

ذَهَبَ بِاَخْوَانِهٖ مِنْ قَبْلُ۔

آج کے دن تجھ کو میں نے دفن کیا اے میرے بیٹے اور تجھ سے قبل تیرے بھائی کو دفن کیا اور تم دونوں بھائیوں سے قبل تمہارے ایک اور بھائی کو دفن کیا پس میں ہر دن ایک نئے مہمان کا استقبال کرتا ہوں اور الوداع کرتا ہوں کوچ کرنے والے مہمان کو پس ہائے اس دل کی بربادی جس نے تمام دلوں سے بڑھ کر ملاقات کی اور میں برداشت کرتا ہوں کہ اس چیز سے بڑھ کر جو جان لیوا حوادث ہیں۔ البتہ تحقیق اے میرے بیٹے تم میں سے ہر ایک نے میرے جگر کا ایک ایک ٹکڑا لے لیا ہے۔ پس اب یہ جگر جو کہ چھلنی ہو گیا ہے اس کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں قبروں کے کونوں میں اور اب میرے پاس کوئی چیز نہیں بچی مگر بالکل تھوڑا سا حصہ میں اس کے بارے گمان نہیں رکھتا کہ وہ زمانہ بھر رہے گا اور میں زمانے کو اس کا چھوڑنے والا گمان نہیں کرتا۔ سوائے اس کے کہ اس کو لے جائے تا کہ تیرے بھائی اس سے قبل چلے گئے۔

لِمَاذَا ذَهَبْتُمْ يَا بُنَيَّ بَعْدَ مَا جِئْتُمْ وَلِمَاذَا جِئْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ لَاتُقِيْمُوْنَ لَوْلَا مَجِيْئُكُمْ مَاسَفْتُ عَلٰى خَلُوِّ يَدَيَّ مِنْكُمْ۔ لِاَنَّنِيْ مَا تَعَوَّدْتُ اَنْ تَمْتَدَّ عَيْنِيْ اِلٰى مَالَيْسَ فِيْ يَدِيْ، وَلَوْاَنَّكُمْ اَلْكُمْ بَقِيْتُمْ مَاجِئْتُمْ مَا تَجَرَّعْتُ هٰذِهِ الْكَاْسَ الْمَرِيْرَةَ فِيْ سَبِيْلِكُمْ۔ (النظرات للمنفلوطی)

کس لئے تم جانے ہوا ے میرے بیٹو بعد اس کے کہ تم آئے اور کس لئے آئے تم ان کو تم جانتے تھے بے شک تم نہیں رہو گے۔ اگر نہ ہوتا تمہارا آنا تو میں اپنے ہاتھ پر تمہارے جانے پر افسوس نہ کرتا۔ اس لئے بے شک میں نے نہیں عادت ڈالی اس بات کی کہ میری آنکھ للچائی ہوئی نگاہ سے دیکھے اس چیز کی طرف کہ جو میرے ہاتھ میں ہے اور اگر تم آ کر باقی رہتے تو میں یہ پیالہ نہ پیتا نہ جو کہ جدائی کا کڑوا پیالہ ہے تمہارے راستے میں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٥٨) (مشق نمبر ٨٥)

(رِثَاءُ الْأُسْتَاذِ الْعَلَامِةِ السَّيِّدِ سُلَيْمَانَ النَّدْوِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ)

آہ! ۲۲ نومبر کی رات کو کراچی ریڈیو اسٹیشن سے جانکاہ خبر بجلی بن کر گری کہ حضرت الاستاذ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ علیہ اللہ نے ۲۲ اور ۲۳ کی درمیانی شب کو ساڑھے سات بجے اس جہاں فانی کو الوداع کہا۔ یہ خبر وابستگان دامن سلیمانی کے لئے واپسی ناگہانی اور ہوش ربا تھی کہ کچھ دیر سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہوگیا۔ مگر مشیت الٰہی پوری ہو کر رہی اور بالآخر یقین کرنا پڑا کہ اس مسیحا نفس نے بھی جان جان آفریں کے سپرد کردی جو عمر بھر اپنی زبان اور قلم سے مردہ دلوں میں روح پھونکتا رہا وہ شمع خاموش ہوگئی جو نصف صدی تک علم وفن کی ہر مجلس میں ضیا بار رہی پیغام محمدی کا وہ شارح وترجمان اٹھ گیا جس نے اپنی دینی بصیرت سے اس کے اسرار وحکم بے نقاب کئے۔

وَاَسَفَا فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ نُوْفِمْبَرَ وَقَعَ خَبَرُ مُحَطَّةَ الْاِذَاعَةِ لِكَرَاتَشِي وَقْعَتْ الصَّاعِقَةُ بِاَنَّ الْاُسْتَاذَ الْعَلَّامَةَ السَّيِّدَ سُلَيْمَانَ النَّدْوِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ ارْتَحَلَ عَنَ الْعَالَمِ الْفَانِيْ فِي السَّاعَةِ السَّابِعَةِ وَنِصْفٍ مِنْ اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ وَالْعِشْرِيْنَ فَدُهِشَ الْمُتَشَبِّثُوْنَ بِذَيْلِهِ بُرْهَةً مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُفَاجِي الْمُذْهِلِ لَايَعْلَمُوْنَ مَاذَاحَدَثَ لٰكِن تَمَّتْ مَشِيَّةُ اللّٰهِ فَاَيْقَنَّا آخِرَ الْاَمْرِ بِاَنَّ قَدْمَاتَ طَبِيْبُ النُّفُوسِ الَّذِى لَايَزَالُ يُلْقِى الرُّوحَ فِي النُّفُوْسِ الْمَيِّتَةِ بِلِسَانِهِ وَقَلَمِهِ طِيْلَةَ الْحَيَاةِ وَانْطَفَأَ الشَّمْعُ الَّذِىْ دَامَ يَصُبُّ الضِّيَاءُ عَلٰى كُلِّ حَفْلَةٍ مِنْ حَفَلَاتِ الْعِلْمِ وَالْفَنِّ مُنْذُ نِصْفِ قَرْنٍ اِرْتَفَعَ شَارِحُ الرِّسَالَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَتُرْجُمَانُهُ الَّذِىْ كَشَفَ النِّقَابَ عَنْ اَسْرَارِهَا۔

اس نے علم وادب کی ہر شاخ اور موضوع پر ہزاروں صفحات لکھے مگر اس کی عمر

عزیز کا بڑا اور بہترین حصہ آستانِ نبویؐ کی خدمت گزاری میں بسر ہوا اس کا سب سے بڑا علمی و دینی کارنامہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہے۔ جو سوانح نبوی کے ساتھ پیغام محمدی کا بھی خلاصہ وعطر ہے۔ دار المصنفین میں اس کی تصنیفی زندگی کا آغاز اسی مبارک کام سے ہوا تھا اور ابھی جلد ہفتم زیر تالیف تھی کہ اس پر اس کا خاتمہ ہو گیا اور رحمۃ اللعالمین کا مداح وسیرت نگار یہ سوغات لے کر خود اس کے حضور حاضر ہو گیا۔

وَ حِكْمُهَا بِبَصِيْرَتِهِ الدِّيْنِيَةِ۔ كَتَبَ الآفَ صَفْحَةٍ فِي كُلِّ فَرْعٍ وَّ مَوْضُوْعٍ مِنَ الْعِلْمِ وَالْاَدَبِ لٰكِنْ بَذَلَ اَكْثَرَ حَيَاتِهِ الْكَرِيْمَةِ وَاَحْسَنَهَا فِي خِدْمَةِ عَتَبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ هِيَ مَآثِرِهِ الْعِلْمِيَّةِ وَالدِّيْنِيَةِ۔ هِيَ تَالِيْفُ سِيْرَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ هِيَ جَوْهَرُ الرِّسَالَةِ الْمُحَمَّدِيَةِ وَلُبُّهَا بِجَانِبِ الْوَقَائِعِ النَّبُوِيَّةِ كَانَ بَدْأُ حَيَاتِهِ التَّصْنِيْفِيَّةِ بِهٰذَا الْعَمَلِ الْمُبَارِكِ فِي دَارِ الْمُصَنِّفِيْنَ وَتُوُفِّيَ اِذَا كَانَ الْمُجَلَّدُ السَّابِعُ تَحْتَ التَّصْنِيْفِ فَحَضَرَ مَدَّاحُ رَحْمَةَ الْلعَالَمِيْنَ وَكَاتِبُ سِيْرَتِهِ بِجَنَابِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ التُّحْفَةِ

بار الٰہا! تیرے دین متین کا خادم تیرے پیغام کا شارح و مبلغ تیرے محبوب نبی کا جگر گوشہ و سیرت نگار تیرے حضور حاضر ہے اس کے طفیل اس کو دامن رحمت سے ڈھانک لے اس کو شہداء و صدیقین کا درجہ عطا فرما اور اس کی تربت کو انوار رحمت سے معمور و منور اور جنت الفردوس کے پھولوں سے معطر فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ خَادِمَ دِيْنِكَ الْمَتِيْنِ وَشَارِحَ رِسَالَتِكَ وَمُبَلِّغِهَا وَفَلْذَةَ كَبِدِ نَبِيِّكَ الْحَبِيْبِ وَكَاتِبُ سِيْرَتِهِ حَاضِرٌ اَمَامَكَ فَتَغَمَّدَهُ بِرَحْمَتِكَ بِجَاهِهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الشُّهُدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَاَمْلَاءَ قَبْرَهُ وَنَوِّرْهُ بِاَنْوَارِ رَحْمَتِكَ وَعَطِّرْهُ بِاَزْهَارِ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ فَوَادِعًا۔

اے خدا کے مقبول بندے الوداع۔ اے استاذ شفیق الوداع۔

اَيُّهَا الْعَبْدُ الْبَارُّ فِي اَمَانِ اللّٰهِ اَيُّهَا الْاُسْتَاذُ الشَّفِيْقُ الْوِداعِ۔

(مولانا شاہ معین الدین معارف ۱۹۵۳)

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۹) (مشق نمبر ۵۹)

اردو میں ترجمہ کریں۔

اَلْاِمَامَانِ الشَّهِيْدَانِ (۱) دو شہید امام

هٰذَا وَقَدْ عَرَفْتَ عَلَى وَجْهِ الْاَجْمَالِ اَنَّ كُلَّ مَا ظَهَرَ مِنْ اَمَارَاتِ التَّجْدِيْدِ وَالْاِصْلَاحِ وَتَبَاشِيْرِ الْيَقْظَةِ وَالنَّهْضَةِ الدِّيْنِيَّةِ فِي الْهِنْدِ يَرْجِعُ الْفَضْلُ فِيْهِ اِلَى الْاِمَامِ وَلِيِّ اللّٰهِ الدِّهْلَوِيِّ وَاَنْجَالِهِ النُّجَبَاءِ وَتَلَامِيْذِهِ الْكِرَامِ، وَقَدْ فَاتَنَا اَنْ نُشِيْرَ اِلٰى اَنَّ مَسَاعِيَ الْاِمَامِ وَلِيِّ اللّٰهِ وَجُهُوْدَهُ الْمَشْكُوْرَةَ فَبَقِيَتْ مُنْحَصِرَةً فِي تَنْقِيْحِ الْاَفْكَارِ وَانْتِقَادِ الْآرَاءِ وَتَمْهِيْدِ السَّبِيْلِ وَتَذْلِيْلِ الْعَقَبَاتِ لِلْحَرَكَةِ الشَّامِلَةِ لِاِقَامَةِ الدِّيْنِ وَتَنْفِيْذِ مَشْرُوْعِ التَّجْدِيْدِ الدِّيْنِيِّ فِي جَمِيْعِ نَوَاحِي الْحَيَاةِ الْبَشَرِيَّةِ وَلَمْ يَتَمَكَّنْ بِنَفْسِهِ مِنَ الشُّرُوْعِ فِي تِلْكَ الدَّعْوَةِ الشَّامِلَةِ وَالْحَرَكَةِ الْخَطِيْرَةِ وَلٰكِنْ مِمَّا لَا مَجَالَ فِيْهِ لِلرَّيْبِ اَنَّ مُؤَلَّفَاتِ الْاِمَامِ وَلِيِّ اللّٰهِ وَمَسَاعِيْهِ الْمَيْمُوْنَةَ قَدْهَيَّاتِ الْقُلُوْبَ لِقَبُوْلِ الدَّعْوَةِ، وَالنُّفُوْسَ لِلْبَذْلِ وَالتَّضْحِيَةِ، وَالْعُقُوْلَ لِلتَّحَرُّرِ مِنْ رِبْقَةِ الْجُمُوْدِ وَالتَّقْلِيْدِ الْاَعْمٰى۔

یہ بات آپ تحقیق اجمالا جان چکے ہیں کہ یہ جو کچھ ظاہر ہوا تجدید و اصلاح اور بیداری کا شعور اور دینی ترقی کے آثار ہندوستان میں تو یہ تمام تر مہربانی امام ولی اللہ دھلوی کی طرف لوٹتی ہیں۔ اور اس لائق بیٹوں اور معزز شاگردوں کے کردار کی طرف۔ لیکن یہ

بات ہم سے رہ گئی کہ ہم اس بات کی طرف اشارہ کریں۔ کہ امام ولی اللہ کی مساعی جمیلہ اور جہود مشکورہ تحقیق وہ منحصر ہیں افکار کی تفتیش آراء کی تنقید دین کی ہمہ گیر راہ کو ہموار کرنے اور اس کی مشکلات پر قابو پانے اور انسانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں تجدید دین کا منصوبہ نافذ کرنے اور خود اس ہمہ گیر اور عالی شان دعوت کو شروع نہ کر سکے اور لیکن اس حقیقت میں شک کی گنجائش نہیں بے شک امام ولی اللہ کی تالیفات اور مبارک کوششوں نے دلوں کو دعوت قبول کرنے کیلئے تیار کر دیا اور نفوس کو خرچ کرنے اور قربانی دینے اور عقلوں کو اندھی تقلید اور جمود کے طوق سے آزادی کے لئے تیار کیا۔

وَكَانَ مِنْ اَثَرِ كُلِّ ذَالِكَ اَنَّهٗ لَمْ يَمْضِ عَلٰى وَفَاتِهٖ زَمَنٌ طَوِيْلٌ حَتّٰى بَلَغَ مِنْ بَيْنِ اَحْفَادِهٖ وَتَلَامِيْذِ اَبْنَائِهٖ مَنْ قَامَ بِدَعْوَةِ الْاِسْلَامِ الشَّامِلَةِ وَسَعٰى سَعْيَهٗ لِاِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَتَنْفِيْذِ الشَّرِيْعَةِ الْاِلٰهِيَّةِ فِى الْاَرْضِ وَجَاهَدَ فِى ذٰلِكَ جِهَادًا مَبْرُوْرًا۔ اُرِيْدَ بِهَا تِلْكَ الْحَرْكَةُ الْعَظِيْمَةُ الشَّامِلَةُ الْعَامَّةُ وَالدَّعْوَةُ الدِّيْنِيَّةُ الْجَامِعَةُ الْخَالِصَةُ الَّتِى حَمَلَ لِوَاءَ هَا وَاضْطَلَعَ بِاَعْبَائِهَا الْاِمَامَانِ الشَّهِيْدَانِ وَالْكَوْكَبَانِ النَّيِّرَانِ۔ السَّيِّدُ اَحْمَدُ ابْنُ عِرْفَانِ وَالشَّيْخُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْغَنِى بِنْ وَلِىِّ اللّٰهِ فِى النِّصْفِ الْاَوَّلِ مِنَ الْقَرْنِ الثَّالِثِ عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَلَعُمْرِ الْحَقِّ اَنَّ دَوْحَةَ الْاِصْلَاحِ وَالتَّجْدِيْدِ الَّتِى غَرَسَهَا الْمُجَدِّدُ السَّرْهِنْدِى بِيَدِهٖ وَسَقَاهَا الْاِمَامُ وَلِىُّ اللّٰهِ بِعِلْمِهٖ وَفِكْرَتِهِ النَّاضِحَةِ مَا اَثْمَرَتْ وَاٰتَتْ اُكُلَهَا اِلَّا بِالْخُطُوَاتِ الْعَمَلِيَّةِ الْجَبَّارَةِ الَّتِى رَسَمَهَا الْاِمَامَانِ الشَّهِيْدَانِ لِلْبَذْلِ وَالتَّضْحِيَةِ وَبِمَسَاعِى اَصْحَابِهِمَا الْمُتَوَاصِلَةِ الْمُتَتَابِعَةِ الَّتِى بَذَلُوْهَا فِى هٰذِهِ السَّبِيْلِ وَبِالدِّمَاءِ الزَّكِيَّةِ الطَّاهِرَةِ الَّتِى اَرَاقُوْهَا فِى سُهُوْلِ الْهِنْدِ وَجِبَالِهَا تَبْيِيْنًا لِمَعَالِمِ الْاِسْلَامِ وَاِحْيَاءِ لِنُظُمِهِ الشَّامِلَةِ وَدِفَاعًا عَنْ حَظِيْرَةِ الْمِلَّةِ الْحَنِيْفِيَّةِ الْبَيْضَاءِ۔

(تاریخ الدعوۃ الاسلامیۃ فی الھند للاستاذ مسعود الندویؒ)

یہ تمام ان ہی کا اثر تھا کہ ان کی وفات کو کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اپنے بیٹوں اور لائق شاگردوں میں سے بعض نے اسلام کی ہمہ گیر دعوت اور اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کی اور زمین میں شریعت الٰہیہ کے نفاذ کی کوشش کی اور اس کے لیے مبارک جہاد کیا اس سے مراد وہ عظیم تحریک ہے جو کہ ہر پہلو کو شامل تھی اور جو کہ جامع خالص دینی دعوت ہے اس کا جھنڈا اٹھایا اور اس کے دامن سے دو امام شہید اور دو روشن ستارے ظاہر ہوئے۔ یعنی سید احمد بن عرفان اور شیخ اسماعیل بن عبدالغنی بن ولی اللہ ہجرت نبویہ کی تیرھویں صدی کے نصف اول کے زمانے میں۔ بخدا بے شک اصلاح کا بیڑا اور تجدید کا شجر ثمر بار جس کو مجدد سرہندی نے اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس کو پانی دیا امام شاہ ولی اللہ نے اپنے علم سے اور اپنی پختہ فکر سے جس نے بار آور کر دیا اور اس کا پھل آیا مگر جن کی عملی اور انتھک اقدامات کوشش سے پھلا پھولا اس کا نام دو شہید اماموں نے مال خرچ کرنے اور قربانی دینے اور اپنے ساتھیوں کی لگاتار کوششوں کے طفیل پھلا پھولا۔ جو انہوں نے اس راستے میں خرچ کیں ان کے پاکیزہ خونوں کی بدولت جوان حضرات نے سر زمین ہندوستان کے میدانی اور اس کے پہاڑوں والے علاقوں میں بہایا اسلام کے شعائر اور اس کے ہمہ گیر نظام کو زندہ رکھنے اور روشن ملت اسلامیہ کے قلعہ کے دفاع کے لئے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٦٠) (مشق نمبر ٦٠)

عربی میں ترجمہ کریں۔

اَلْاَمَامَانِ الشَّهِيْدَانِ دو شہید امام (۲)

اس تحریک تجدید و جہاد کے بارے میں اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا کہ یہ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک تھی جو صحیح اسلامی نصب العین کو سامنے رکھ کر شروع کی گئی اور آخر دم تک اپنے مقصد پر قائم رہی۔ اس کی برکت اور اس کے علمبرداروں کے دم قدم

سے توحید وسنت کا جو بول بالا ہوا اور بدعات و مشرکانہ رسوم کا جس طرح استیصال ہوا، اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ مختصر یوں سمجھئے کہ آج اس برصغیر ہندو پاکستان میں ایمان وعمل کی جو بری بھلی متاع پائی جاتی ہے وہ انہی مردان حق کا فیض ہے اور انہی کے آفتاب علم وعمل کا پرتو۔

يَكْفِي لِتَعَارُفِ هٰذِهِ الْمُمَارَسَةِ لِتَجْدِيْدِ وَالْجِهَادِ بِأَنَّهَا كَانَتْ لِأَوَّلِ مُمَارَسَةٍ إِسْلَامِيَّةٍ ابْتُدِأَتْ نَظْرًا إِلٰى وِجْهَةِ النَّظَرِ الْإِسْلَامِيَّةِ الصَّحِيْحَةِ وَاسْتَقَامَتْ قَائِمَةً عَلٰى مَقْصُوْدِهَا حَتّٰى الْغَايَةِ۔ وَعَلَتْ كَلِمَةُ التَّوْحِيْدِ وَالسُّنَّةِ بِمَيْمُوْنَتِهَا وَهِمَمِ قَادَتِهَا۔ وَلَيْسَ الْمَقَامُ هٰهُنَا لِتَفْصِيْلِ اِسْتِيْصَالِ الْبِدْعَاتِ وَالرُّسُوْمِ الشِّرْكِ۔ اِعْلَمُوْا بِالْاِخْتِصَارِ الْيَوْمَ فِي شِبْهِ الْقَارَةِ الْهِنْدَ وَالْبَاكِسْتَانَ مَايُوْجَدُ مَهْمَا عَنِ الْاِيْمَانِ وَالْعَمَلِ هُوَ بِفَيْضِ رِجَالِ اللّٰهِ هٰؤُلَآءِ وَضَوْءُ شَمْسِ عِلْمِهِمْ وَعَمَلِهِمْ۔

یہ خیال درست نہیں کہ مشہد بالاکوٹ کے بعد یہ تحریک ختم ہوگئی اور اب تو یہ کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں کہ سید صاحب کی شہادت یعنی ۱۲۴۶ ہجری مطابق ۱۸۳۱ء سے لیکر بیسویں صدی کے آغاز تک سید شہید کے ماننے والے اور اس تحریک سے وابستگی رکھنے والے پوری طرح سرگرم عمل رہے اور برطانوی پولیس اور فوج کی تمام چنگیز سامانیوں کے باوجود اپنا فرض انجام دیتے رہے۔ (مولانا مسعود عالم ندوی)

هٰذَا الْفِكْرُ لَيْسَ بِصَحِيْحٍ أَنَّ بَعْدَ مَشْهَدِ بَالَاكُوت اِنْتَهَتْ هٰذِهِ الْحَرْكَةُ وَالْاٰنَ لَيْسَ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةُ خَفِيَّةً أَنَّ شَهَادَةَ السَّيِّدِ يعني سَنَةَ سِتٍّ وَّأَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَالْفٍ الْهِجْرِيَةِ الْمُطَابَقَةُ لِسَنَةِ اِحْدٰى وَثَلَاثِيْنَ وَثَمَانِ مِئَةٍ وَالْفٍ مِيْلَادِيَّةٍ اِلٰى ابْتِدَاءِ الْقَرْنِ الْعِشْرِيْنَ وَمَا زَالُوْا يَجِلُّوْنَ مَعَ اِسْتِبْدَادِ شُرْطَةِ الْبَرِيْطَانِيَةِ وَجَيْشِهَا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۱) (مشق نمبر ۶۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

رِسَالَةُ الْعَالَمِ الْاِسْلَامِيِّ

(اسلامی دنیا کا پیغام)

لَایَنْهَضُ الْعَالَمُ الْاِسْلَامِي اِلَّابِرِسَالَتِهِ الَّتِي وَكَّلَها اِلَيْهِ مُؤَسِّسَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاِيْمَانُ بِهَا وَالْاِسْتِمَاتَةُ فِي سَبِيْلِهَا وَهِيَ رِسَالَةٌ قَوِيَّةٌ وَاضِحَةٌ مُشْرِقَةٌ لَمْ يَعْرِفِ الْعَالَمُ رِسَالَةً اَعْدَلَ مِنْهَا وَلَا اَفْضَلَ وَلَا اَيْمَنَ لِلْبَشَرِيَّةِ مِنْهَا۔

اسلامی دنیا کو اس کے سردار یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو پیغام سونپ کر گئے ہیں اس پر ایمان لا کر اور اس کے راستے میں جان کا نذرانہ پیش کر کے ہی یہ دنیا ترقی کر سکتی ہے یہ پیغام ایسا طاقتور واضح اور روشن ہے کہ دنیا نے اس جیسا کوئی زیادہ عدل و انصاف والا پیغام نہیں پہچانا اور افضل اور برکت والا انسانی تقاضوں کے لئے کوئی پیغام نہیں پایا۔

وَهِيَ نَفْسُ الرِّسَالَةِ الَّتِي حَمَلَهَا الْمُسْلِمُوْنَ فِي فُتُوْحِهِمُ الْاُوْلٰى وَالَّتِي لَخَصَّهَا اَحَدُرُسُلِهِمْ فِي مَجْلِسِ يَزْدِ جَرْدٍ مَلِكِ اِيْرَانَ بِقَوْلِهِ اِبْتَعَثَنَا لِنُخْرِجَ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ اِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهُ وَمِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا اِلٰى سِعَتِهَا وَمِن جَوْرِ الْاَدْيَانِ اِلٰى عَدْلِ الْاِسْلَامِ، رِسَالَةٌ لَا تَحْتَاجُ اِلٰى تَغْيِيْرِ كَلِمَةٍ وَزِيَادَةِ حَرْفٍ فَهِيَ مُنْطَبِقَةٌ تَمَامَ الْاِنْطِبَاقِ، عَلَى الْقَرْنِ الْعِشْرِيْنَ اِنْطِبَاقُهَا عَلَى الْقَرْنِ السَّادِسِ الْمَسِيْحِي، كَاَنَّ الزَّمَانَ قَدِاسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمِ خَرَجَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ جَزِيْرَتِهِمْ لِاِنْقَاذِ الْعَالَمِ مِنْ بَرَاثِنِ الْوَثَنِيَّةِ

وَالْجَاهِلِيَّةِ۔

اور یہی وہ اصل پیغام ہے کہ کہ جس کے مسلمان قوم اپنی ابتدائی فتوحات میں حامل رہے اور یہی وہ پیغام ہے جس کا خلاصہ ان کے قاصدوں میں سے ایک قاصد نے ایران کے بادشاہ یزدجرد کی مجلس میں بیان کیا۔ بقول اس کے کہ اللہ نے ہم لوگوں کو اس لیے مبعوث کیا کہ ہم اس شخص کو بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ کی عبادت کی طرف لائیں جو کہ ایک ہے اور دنیا کی تنگی سے نکال کر اس کی وسعت کی طرف لائیں اور اس دنیا کے نظام ظلم سے نکال کر اسلام کے نظام عدل کی طرف لائیں۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جو کہ کسی کلمے کے برابر بھی تبدیلی کا محتاج نہیں اور نہ ہی ایک حرف کی زیادتی کا محتاج ہے۔ اور وہ پوری طرح بیسویں صدی پر جاری ہے جس طرح کہ وہ چھٹی صدی میں جاری ہوا۔ گویا کہ زمانہ پھر پھرا کر اس دن کی ہیئت پر آگیا ہے جس دن مسلمان اپنے جزیرے سے نکلے تھے۔ دنیا کو بتوں کی پوجا اور جاہلیت کے شکنجوں سے نکالنے اور بچانے کے لئے۔

فَلَا يَزَالُ النَّاسُ الْيَوْمَ عَاكِفِيْنَ عَلٰى اَصْنَامٍ لَهُمْ مِنْ اَوْثَانٍ مَنْحُوتَةٍ وَمَنْجُورَةٍ وَمَقْبُورَةٍ وَمَنْصُوبَةٍ۔ وَلَا تَزَالُ عِبَادَةُ اللّٰهِ وَحْدَهٗ مَغْلُوبَةً غَرِيْبَةً، وَلَا تَزَالُ الْفِتْنَةُ قَائِمَةً عَلٰى قَدَمٍ وَسَاقٍ وَلَا يَزَالُ اِلٰهُ الْهَوٰى يُعْبَدُ، وَلَا يَزَالُ الْاَحْبَارُ وَالرُّهْبَانُ وَالْمُلُوْكُ وَالسَّلَاطِيْنُ وَاَصْحَابُ الْقُوَّةِ وَالثَّرْوَةِ وَالزُّعَمَاءِ وَالْاَحْزَابِ السِّيَاسِيَّةِ اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تُقَرِّبُ لَهَا الْقَرَابِيْنَ وَيُنْصَبُ لَهَا الْجَبِيْنُ۔

لیکن آج بھی ہمیشہ کی طرح بتوں پر جمے بیٹھے ہیں جو کہ بعض تراشے ہوئے ار چھیلے کترے ہوئے اور دفن کئے ہوئے اور بعض گاڑھے ہوئے ہیں اور اللہ کی عبادت تنہا مغلوب اور اجنبی رہی اور انسانیت کے پاؤں، پنڈلیوں سمیت ہمیشہ سے فتنوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور خواہش کے معبود کی ہمیشہ سے عبادت کی جارہی ہے اور ہمیشہ سے اللہ کے مقابلے میں دنیا پرست علما، راہب، ملوک وسلاطین اور طاقت اور دولت والے بڑے لیڈر

اور سیاسی جماعتیں مجازی خدا بنتے چلے آرہے ہیں۔

نَعَمْ وَهُنَاكَ اَدْيَانٌ بِغَيْرِ اِسْمِ الْاَدْيَانِ لَاتَقِلُّ فِي نُفُوْذِهَا وَسُلْطَانِهَا وَلَاتَقِلُّ فِي جَوْرِهَا وَعَدَاوَتِهَا وَعَبْثِهَا بِعُقُوْلِ اَتْبَاعِهَا وَفِي عَجَائِبِهَا۔ عَنِ الْاَدْيَانِ الْقَدِيْمَةِ وَهِيَ النُّظُمُ السِّيَاسَةُ وَالنَّظْرِيَاتُ الْاِقْتِصَادِيَةُ الَّتِي يُؤْمِنُ بِهَا النَّاسُ كَدِيْنٍ وَرِسَالَةٍ كَالْجِنْسِيَةِ وَالْوَطْنِيَةِ وَالدِّيْمقْرَاطِيَةِ وَالْاِشْتِرَاكِيَةِ وَالدِّكْتَاتُورِيَةِ وَا وَالشُّيُوْعِيَةِ وَهِيَ اَقَلُّ مُسَامَحَةً لِمَنْ لَايَدِيْنَ وَاَشَدُّ قَسْوَةً عَلٰى مُنَافِسِيْهَا وَاَضْيَقُ عَطْفًا مِنَ الْاَدْيَانِ الْجَاهِلِيَةِ، وَالْاِضْطِهَادُ السِّيَاسِي الْيَوْمِ اَفْظَعُ مِنَ الْاِضْطِهَادِ الدِّيْنِيِّ فِي الْقُرُوْنِ الْمُظْلِمَةِ، فَاِذَا تَغَلَّبَ حِزْبٌ مِنَ الْاَحْزَابِ الْوَطْنِيَةِ اَوْسَادَ مَبْدأً مِنَ الْمَبَادِى السِّيَاسِيَةِ وَانْتَصَرَ فَرِيْقٌ عَلٰى فَرِيْقٍ فِي الْاِنْتِخَابِ سَدَّ فِي وَجْهِ مُنَافِسِهِ الْاَبْوَابِ، وَعَذَّبَهُ اَشَدَّ الْعَذَابِ وَمَا حَرْب اَسْبَانِيَا الْاَهْلِيَةِ الَّتِي دَامَتْ مُدَّةً طَوِيْلَةً، وَسَفكَتْ فِيْهَا دِمَاءً غَزِيْرَةً وَمَا حَرْبُ الصِّيْنِ الْقَائِمَةُ بَيْنَ الْجَمْهُوْرِ يِيْنَ وَالشُّيُوْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الصِّيْنِ الْاَنْتِيجَةِ اِخْتِلَافٍ فِي الْعَقِيْدَةِ السِّيَاسِيَةِ وَالنَّظْرِيَاتِ الْاِقْتِصَادِيَةِ۔" فَرِسَالَةُ الْعَالَمِ الْاِسْلَامِي الدَّعْوَةُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالْاِيْمَانِ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَقَدْ ظَهَرَ فَضْلُ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَسَهُلَ فَهْمُهَا فِي هٰذَا الْعَصْرِ اَكْثَر مِن كُلِّ عَصْرٍ۔ فَقَدْ افْتَضَحَتِ الْجَاهِلِيَةُ وَبَدَتْ سَوَاتِهَا لِلنَّاسِ۔ فَهٰذا طَوْرٌ اِنْتِقَالِ الْعَالَمِ مِنْ قِيَادَةِ الْجَاهِلِيَةِ اِلٰى قِيَادَةِ الْاِسْلَامِ، لَوْنَهَضَ الْعَالَمُ الْاِسْلَامِي وَاحْتَضَنَ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ بِكُلِّ اِخْلَاصٍ وَحَمَاسَةٍ وَعَزِيْمَةٍ وَدَان بِهَا كَالرِّسَالَةِ الْوَحِيْدَةِ الَّتِي تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَنْقذَ الْعَالَمَ مِنَ الْاِنْهِيَارِ وَالْاِنْحِلَالِ۔

(ماذا خسر العالم للاستاذ ابي الحسن الندوی)

ہاں وہاں پر ادیان دین اسلام کے علاوہ ہیں لیکن وہ اپنے اثر و رسوخ اور اپنے

رعب اور دبدبے میں کم ہیں اور اپنے ظلم، دشمنی اور فضولیات میں زیادہ نہیں اپنے متبوعین کے عقلوں اور اپنی عجیب و غریب چیزوں پرانے دینوں سے کم نہیں ہیں۔ وہ منظم سیاست، اور اقتصادی نظریات جن پر کہ لوگ دین اور رسالت کا ایمان رکھتے ہیں جیسے کا وطنیت، جمہوریت اور سوشلزم، آمریت اور کمیونزم اور وہ کم تسامح کرتے ہیں ان سے جو کہ ان پر اعتقاد نہیں رکھتے اور زیادہ سخت ہیں۔ ان کی ریس کرنے پر اور زیادہ تنگ دل و تنگ نظر ہیں جاہلیت کے دینوں سے اور آج کے دور میں سیاسی پلیٹ فارم پر ظلم ظلمت سے بھری صدیوں کے مذہبی ظلم سے زیادہ خطرناک صورت میں موجود ہے جب وطن کی جماعتوں میں کوئی جماعت غلبہ حاصل کرلیتی ہے یا سیاست کے قوانین میں سے کسی قانون کو حق تسلط حاصل ہوتا ہے اور ایک فریق دوسرے فریق پر انتخاب میں کامیابی حاصل کرتا ہے تو اپنے حریف کے سامنے سارے دروازے بند کر دیتا ہے اور اس کو سخت عذاب دیتا ہے بہرحال ہسپانیہ کی گھریلو جنگ جو کہ ایک لمبے زمانے تک لڑی جاتی رہی اور اس میں بے بہا خون بہایا گیا اور چین کی جنگ جمہوریت کے پسند کرنے والوں اور کمیونسٹوں کے درمیان چھڑنے والی جنگ صرف سیاسی عقیدہ اور اقتصادی نظریات کے اختلاف کا ہی نتیجہ تھا۔ پس عالم اسلامی کا پیغام اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف اور ایمان اور آخرت کے دن کی دعوت دنیا ہے اور تحقیق اس پیغام کی فضیلت ظاہر ہوگئی اور اس کا سمجھنا زیادہ آسان ہوگیا اس زمانے میں ہر زمانے کی نسبت۔ پس تحقیق جاہلیت بے پردہ ہو چکی ہے اور اس کی برائیاں اور عیب واضح ہو کر لوگوں کے سامنے آگئے ہیں۔ بس یہی طریقہ ہے عالم کے منتقل ہونے کا جہالت کی قیادت سے اسلام کی قیادت کی طرف اور اگر عالم اسلام کمربستہ ہو جائے اور اس پیغام کو پورے اخلاص، حمیت اور جرأت کے ساتھ اپنے سینے سے لگالے اور ایسا یکتا پیغام سمجھ کر کہ جو کہ استطاعت رکھتا ہے عالم میں اس کو نافذ کیا جائے تو عالم کو تباہی و بربادی سے بچایا جا سکتا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٦٢) (مشق نمبر ٦٢)

اردو میں ترجمہ کریں۔

نِظَامُ الْحَيَاةِ الْاِسْلَامِي

(اسلام کا نظامِ زندگی)

آپ جانتے ہیں کہ زندگی بسر کرنے کے لئے بہرحال کچھ قاعدوں اور ضابطوں کی ضرورت ہے۔ دنیا کے امن و امان کا مدار بڑی حد تک ان قاعدوں اور ضابطوں ہی پر ہے۔ اگر آپ نے اپنی زندگی میں کچھ غلط قاعدے اور غلط اصول اختیار کر لئے تو زندگی کا بگاڑ یقینی ہے۔ آج جو لوگ امن تلاش کر رہے ہیں اور انہیں کسی طرح امن میسر نہیں آتا ان کی سب سے بڑی غلطی کہ جس کی وجہ سے انہیں ناکامی ہو رہی ہے یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے ضابطے بنانے کا کام خود ہی کرنا چاہتے ہیں۔ انسان کی عقل بہت تھوڑی ہے اس کے ساتھ خواہشات بھی لگی ہوئی ہیں۔ اس کو پچھلی تاریخ کا پورا اور صحیح علم نہیں اور آئندہ کے بارے میں تو وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ ابھی ایک سیکنڈ بعد کیا ہونے والا ہے۔ پھر انسانی زندگی کے واسطے ایک مکمل ضابطہ بنانے کے لئے سارے انسانوں کی فطرت کا جاننا اور ان سب کی ضروریات کا اندازہ لگانا انتہائی ضروری ہے کوئی ایک انسان یا بہت سے انسان مل کر بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔

اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بَعْضَ الْقَوَاعِدِ وَالضَّوَابِطِ لَازِمَةٌ لِنِظَامِ الْحَيَاةِ۔ فَمَحْوَرُ الْاَمْنِ وَسَلَامَةِ الدُّنْيَا مُنْحَصِرَةٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوَاعِدِ وَالضَّوَابِطِ كَثِيْرًا اِنِ اخْتَرْتُمْ فِيْ حَيَاتِكُمْ بَعْضَ الْقَوَاعِدِ وَالْاُصُوْلِ الْمُفْسِدَةِ فَلَزِمَ فَسَادُ الْحَيَاةِ۔ اَلْيَوْمَ الَّذِيْنَ يَتَلَمَّسُوْنَ الْاَمْنَ وَلٰكِنْ لَايَحْصُلُوْنَ الْاَمْنَ بِصُوْرَةٍ مَّا۔ اَخْطَاءُ هُمُ الْكِبَرُ الَّذِيْ لَايَفُوْزُوْنَ لِاَجْلِهٖ اِنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ وَضْعَ الْقَوَانِيْنَ وَالضَّوَابِطِ لِحَيَاتِهِمْ بِاَنْفُسِهِمْ۔ عَقْلُ الْاِنْسَانِ قَلِيْلٌ تَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَهْوَاءُ

اَیْضًا۔ لَیْسَ لَهٗ عِلْمٌ کَامِلٌ صَائِبٌ بِالتَّارِیْخِ الْمَاضِی وَاَمَّا الْمُسْتَقْبِلِ فَلَا یَعْلَمُ مَاذَا یَحْدُثُ بَعْدَ ثَانِیَةٍ۔ ثُمَّ لِحَیَاةِ الْاِنْسَانِ جَعْلُ ضَابِطَةٍ تَامَّةٍ مَعْرِفَةِ طَبَائِعِ جَمِیْعِ النَّاسِ ضَرُوْرِیٌّ۔ وَتَقْدِیْرُ حَوَائِجِهِمْ لَازِمه جِدًّا الٰکِنْ لَایَقْدِرُ اِنْسَانٌ اَوبَلْ اَنَاسٌ کَثِیْرٌ۔

ایسا ضابطہ بنانا دراصل انسان کا کام نہیں ہے۔ یہ کام تو اسی ہستی کا ہے جس نے انسان کو بنایا ہے۔ جس نے اس کے زندہ رہنے کے لئے آسمانوں سے بارش کا انتظام کیا ہے۔ زمین کو سورج سے گرم کیا ہے۔ ہواؤں کو زندگی کا سبب بنایا ہے۔ مٹی کو دانہ اگانے کی طاقت بخشی ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ جس خدا نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اس نے انسان کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت کہ زندگی کس طرح گزاری جائے اس کے بتانے کا انتظام نہ کیا گیا ہو؟ ایسا نہیں ہے اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا۔ یہ بات اس کی ربوبیت کے خلاف ہے اور اس کے انصاف سے دور ہے۔

هٰذَا لَیْسَ فِی وُسْعِ الْاِنْسَانِ اَنْ یَجْعَلَ الضَّابِطَةَ بَلْ هٰذَا عَمَلُ الْاِلٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَاَنْزَلَ الْمَاءَ مِنَ السَّمَاءِ لِبَقَاءِ حَیَاتِهٖ۔ وَحَمَاءِ الْاَرْضِ بِالشَّمْسِ وَجَعَلَ الرِّیَاحَ سَبَبًا لِلْحَیَاةِ۔ وَاَعْطَی الْقُوَّةَ التُّرَابَ لِاِنْبَاتِ الْحَبِّ۔ فَتَفَکَّرُوْا الَّذِی خَلَقَ کُلُّ هٰذَا لَمْ یُفَکِّرْ لِاَنْ یَهْدِیَ الْاِنْسَانَ اِلٰی اَکْبَرِ حَوَائِجِهٖ وَاَهَمُّهَا اَیْ کَیْفَ یَعِیْشُ لَیْسَ هٰکَذَا۔ بَلْ لَایُمْکِنُ هٰکَذَا۔ وَهُوَ لَایَلِیْقُ بِشَانِ رُبُوْبِیَّتِهٖ وَبَعِیْدٌ عَنْ عَدْلِهٖ۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس سب سے بڑی ضرورت کا انتظام اسی دن سے کیا ہے جس دن سے اس کو زمین پر بسایا ہے۔ سب سے پہلے انسان حضرت آدم کو اللہ نے اپنا نبی بنایا اس کو صحیح زندگی بسر کرنے کا صحیح ضابطہ سکھایا۔ پھر اس کے بعد ہزاروں نبیوں کے ذریعے بار بار اس ضابطہ کو بتایا۔ سب سے آخری بار یہ ضابطہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا والوں کو بتایا اس پر دنیا کے سارے کاموں کو چلا کر دکھایا اور یہ ثابت کر دیا

کہ اب یہ ضابطہ رہتی دنیا تک انسانوں کے کام آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی باتیں، خاص طور پر آپ پر اتری ہوگی کتاب قیامت تک اس صورت میں باقی رہے گی۔ جس صورت میں آپ پر اتری تھی اور یہی روشنی کا وہ مینارہ ہے جس سے بھٹکتے ہوئے مسافروں کو قیامت تک صحیح منزل کا نشان ملتا رہے گا۔ (الحسنات)

فَانْتَظَمَ اللّٰهُ اَكْبَرَ حَوَائِجِ الْاِنْسَانِ مِنْ يَوْمِ اِسْتَعْمَرَهٗ فِي الْاَرْضِ۔ فَجَعَلَ اَوَّلَ الْاِنْسَانِ آدَمُ نَبِيًّا لَهٗ عَلَّمَهٗ نِظَامًا صَحِيْحًا لِقَضَاءِ الْحَيَاةِ۔ ثُمَّ عَرَّفَ هٰذَا النِّظَامَ مِرَارًا بِالْآفِ نَبِيٍّ وَاحِدٍ عَرَّفَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَالَمَ بِهٰذَا النِّظَامِ وَاَدَارَبِهٖ اُمُوْرَ الْعَالَمِ كُلَّهَا۔ وَاَنْسَبَ لَهٗ هٰذِهِ الضَّابِطَةَ يَنْفَعُ كُلَّ اُنَاسٍ اِلٰى بَقَاءِ دُنْيَا۔ هٰذَا وَعَدُ اللّٰهِ اَنَّ كَلِمَاتِ رُسُوْلِ اللّٰهِ وَالْكِتَابُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ يَبْقٰى عَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ كَمَا اُنْزِلَ وَهٰذِهٖ مَنَارَةُ الضَّوْءِ الَّتِي يَهْتَدِيْ بِهَا الْمُسَافِرُوْنَ اِلٰى مُنَزَّلٍ صَحِيْحٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الْاِنْشَاءِ

تیسرا باب انشاء کے بیان میں

ترجمہ کا کام انشاء و مضمون نگاری کے مقابلہ میں زیادہ مشکل ہے مگر اس کے باوجود ہم نے پہلے آپ سے ترجمہ ہی کا کام لیا۔ اس سے ہماری غرض یہ تھی کہ عربی لغت و قواعد کی رو سے پہلے صحیح جملے لکھنے کی مشق آپ کو ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی الفاظ کا کچھ ذخیرہ بھی آپ کے پاس جمع ہو جائے۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں انشاء کی بنیاد ہیں۔

عربی انشاء کے سلسلہ میں الگ کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں اردو میں اگر آپ چھوٹے موٹے مضمون لکھ لیتے ہیں تو عربی میں بھی لکھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ عربی زبان کے مبادی سے آپ کو مناسبت ہوگئی ہو۔ پچھلی مشقوں میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ لغت و قواعد کی صحت کے ساتھ الفاظ کا کچھ ذخیرہ اور مختلف معانی کی تعبیر پر ایک حد تک قدرت حاصل ہو جائے، اب ہم آپ کو انشاء کی چند مفید باتیں بتاتے ہیں۔ فنی حیثیت سے اس کے اصول اور قواعد تیسرے حصہ میں بیان کئے جائیں گے۔

(۱) سب سے پہلے آپ صحیح عربی بولنے کی مشق کریں۔ اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ رفقاء درس اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ عربی ہی میں بات کریں اس طرح رفتہ رفتہ آپ کے اندر معانی کی صحیح تعبیر کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی جو بعد میں انشاء مضامین میں کام دے گی۔

(۲) درسی کتابوں میں جو مضامین آپ پڑھیں گے خصوصاً قصے اور واقعات ان کو اپنی عبارت میں بیان کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) جرائد و مجلات اور غیر درسی کتابوں میں اچھے معلومات ہوتے ہیں۔ تاریخی کہانیاں، جغرافیائی معلومات، بزرگوں کے حالات، اسلاف کی سیرتیں اور دوسرے بہت سے مفید مضامین بھی کچھ ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں جب آپ پڑھیں تو غور کے

ساتھ پڑھیں اور ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کریں کہ یہی معلومات آپ کی انشاء کے لئے مواد ہونگے اور مختلف موضوعات میں کام دیں گے۔

(۴) نظم ونثر کے اچھے ٹکڑے زبانی یاد کر لیجئے یا کم از کم اپنی کاپی پر نوٹ کر لیجئے پھر ان کو ہضم کر کے موقع بہ موقع استعمال کیجئے اس طرح فصیح عبارتوں سے آپ کو ایک لگاؤ ہوگا اور پھر رفتہ رفتہ ادب عربی کا ذوق صحیح اور انشاء کا ستھرا مذاق پیدا ہو جائیگا۔

(۵) مشق کیلئے سب سے پہلے واقعات و حوادث کا انتخاب کیجئے کیونکہ کسی خاص موضوع پر لکھنے کے مقابلہ میں واقعات کو قلمبند کرنا آسان ہوتا ہے۔ ہمارے گرد وپیش دن رات پچاسوں واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ انہیں میں کسی ایک واقعہ کو منتخب کر کے دو چار سطریں اس پر ضرور لکھئے شادی بیاہ، بیماری موت جلسے اور اجتماعات سفر اور تعلیمی بورڈ وغیرہ جیسے مواقع میں اگر شرکت کا موقع ملے تو اسے قلمبند کرنے کی کوشش کیجئے۔

اگلے صفحات میں مختلف انواع کے چند مضامین بطور نمونہ کے لکھے جارہے ہیں اور ساتھ ہی مشق اور تمرین کے لئے دوسرے عناوین بھی مع عناصر کے درج کئے جاتے ہیں۔ توقع ہے کہ آپ کی دلچسپی کے باعث ہوں گے اور اس طرح کام میں سہولت بھی ہوگی۔ ذیل میں ہم نفس موضوع کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتے ہیں انہیں بغور پڑھیں۔

(الف) سب سے پہلے نفس موضوع کے متعلق سوچ لینا چاہئے پھر اس موضوع کی غرض و غایت اور مقصد پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اصل موضوع سے آپ ہٹنے نہ پائیں گے مثلاً آپ کو کسی چیز کا وصف (حال) بیان کرنا ہے۔ کہ فلاں چیز ایسی اور ایسی ہوتی ہے۔ یا ایسی ہے۔ یا وصف کے بجائے آپ کے صرف قواعد و منافع کو بتانا چاہتے ہیں یا وصف وفوائد دونوں بیان کرنا چاہتے ہیں۔ پھر مضمون کی نوعیت بھی اسی طرز کی ہونی چاہئے۔

(ب) مضمون کی غرض اور مدعا سمجھ لینے کے بعد اس کے اجزاء کے متعلق غور وفکر کر لیجئے

کہ کون سا جز کتنا اہم ہے اور کون اہم نہیں ہے۔ کون کون سی باتیں قابل ذکر ہیں اور کون سی نہیں۔ مثلاً آپ کسی مدرسہ میں گئے، اس کے طلباء اور اساتذہ سے ملے مدرسہ کی عمارات دیکھی مسجد دیکھی دارالاقامہ دیکھا کھیل کا میدان دیکھا آپ ان سارے اجزاء کو ایک توازن کے ساتھ بیان کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی ایک ہی چیز کو آپ پورا مضمون بنا دیں ہاں اگر کوئی ایک ہی جز آپ کا موضوع ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر مضمون کی ابتداء بھی ایسی ڈھنگ سے ہونی چاہئے۔

(ج) بات بات کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اور ایک بات کا سرا دوسری بات سے ملتا ہے اگر آپ اپنے مضمون کو کچھ طول دینا چاہتے ہوں تو پھر اس میں ایسی چیزیں تلاش کریں جن کا تعلق مضمون اور موضوع سے صحیح قرار پا سکے بالکل ہی غیر متعلق اور بے جوڑ باتیں نہ ہونی چاہئیں۔ مثلاً مضمون کو طول دینے کے لئے مدرسے پر لکھتے ہوئے آپ یہ لکھ سکتے ہیں کہ ''شہر میں اور بھی مدرسے ہیں مگر ان کا نظم و نسق اتنا اچھا نہیں جتنا اس مدرسے کا ہے'' پھر اتنا تاثر اس کے مستقبل کے بارے میں اپنی رائے کو قابل اصلاح بات کہ اگر اس کی اصلاح کر دی جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے یہ اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں۔

(د) کسی چیز کے فوائد پر اگر آپ کچھ رہے ہوں تو اس کے جانب خلاف اور نقیض کا ذکر بھی مناسب اور ضروری ہے تا کہ بات زیادہ واضح ہو جائے مثلاً بارش کے فوائد پر لکھتے ہوئے اگر آپ یہ لکھیں کہ کھیتوں کا دارومدار اسی پر ہے جب بارش ہوتی ہے تو ہر طرف سبزہ اور ہریالی نظر آنے لگتی ہے۔ جانور اور چوپائے اسے چرتے ہیں۔ اب اس کے بعد یہ لکھیئے کہ ''اگر بارش نہ ہو تو ملک میں قحط سالی کا دور دورہ شروع ہو جائے انسان اور جانور سب بھوکوں مرنے لگیں وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد اب مختصراً ان باتوں کو سن لیجئے جن سے آپ کو بچنا اور احتراز کر

ہے۔

(۱) صرف ان لفظوں کو استعمال کیجئے جن کے معنی ومفہوم میں آپ کو کوئی شک نہ ہو۔ کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کیجئے جس کے معنی اور محل استعمال آپ بہ خوبی نہ جانتے ہوں۔

(۲) مضمون سادہ اور سلجھا ہوا ہو جیسے آپ اپنے ساتھی سے باتیں کریں۔ شاعری، لفاظی طول طویل تمہید، فلسفیانہ باتوں سے بالکل پرہیز کیجئے۔

(۳) ابھی کچھ عرصہ تک قافیہ ناجائز سمجھئے۔

(۴) چھوٹے چھوٹے جملے ہلکے اور آسان لفظ استعمال کرنے کی کوشش کریں۔

(۵) ضمائر، اسم موصول، اسم اشارہ کی تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ اور جمع کے استعمال میں غلطی نہ کیجئے۔ اسی طرح واؤ جمع اور ھم جو عاقل کی ضمیر ہیں۔ غیر عاقل کے لئے نہ لکھئے، تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے اعراب میں غلطیاں نہ کیجئے۔ موصوف وصفت کی مطابقت کا پورا خیال رکھئے۔ خصوصیت کے ساتھ ان کا ذکر پھر ہم اس لئے کر رہے ہیں کہ ہندوستانی طلباء و آخر تک ان غلطیوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

اكتب ماتعمله كل يوم من وقت استيفاظك حتى تذهب الى المدرسة

اپنی بیداری کے وقت سے لیکر مدرسہ کی طرف جانے تک ہر دن تو جو کام کرتا ہے اس کو نوٹ کر۔

العناصر: اجزاء:	الاستيقاظ جاگنا	التهيؤ الصلوة نمازی کی تیاری	التنزه سیر کرنا	تناول الفطور ناشتہ کرنا
	التهيؤ	للذهاب الى المدرسة جانے کی تیاری کرنا	السير فى الطريق راستے میں چلنا	الوصول الى المدرسة مدرسہ میں پہنچنا

الاستماع الی الدرس اور سبق کی طرف توجہ کرنا	الجلوس فی الصف کلاس میں بیٹھنا	الاخوان ساتھیوں سے ملاقات	لقاء بھائیوں	

نموذج للاجابة: جواب کا نمونہ

اَنَا اَسْتَيْقِظُ مِنَ النَّوْمِ مُبَكِّرًا فَاَقْضِي حَاجَتِي ثُمَّ اَتَوَضَّأُ وَاُصَلِّي وَاَتْلُو الْقُرْآنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَتْلُوا ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَى الْحُقُوْلِ وَالْمَزَارِعِ اَوِالْحَدَائِقِ وَالْبَسَاتِيْنِ اَتَنَزَّهُ فِيْهَا سَاعَةً وَتَارَةً اَخْرُجُ اِلٰى شَوَاطِئِ الْاَنْهَارِ، فَاَحَسُّ النَّسِيْمَ عَلِيْلًا وَاَسْتَنْشِقُ الْهَوَاءَ صَافِيًا ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰى مَنْزِلِي فَاَتَنَاوَلُ فُطُوْرِيْ وَاَرْتَدِيْ مَلَابِسِي وَبَعْدَ ذَالِكَ اُرَتِّبُ كُتُبِيْ فِي حَقِيْبَتِي ثُمَّ اُسَلِّمُ عَلٰى اَبَوَيَّ وَاَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ فَرْحَانَ نَشِيْطًا۔

میں صبح سویرے جاگتا ہوں پھر قضائے حاجت کرتا ہوں پھر وضو کرتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور جتنا اللہ چاہے قرآن کی تلاوت کرتا ہوں پھر کھیتوں، فصلوں یا باغیچوں اور باغوں کی طرف نکلتا ہوں تا کہ ان میں کچھ وقت سیر کروں اور کبھی میں نہروں کی طرف نکل جاتا ہوں پھر میں شبنم پر تھوڑا نظر جماتا ہوں اور صاف ہوا کو سونگھتا ہوں پھر اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہوں پھر میں اپنا ناشتہ کرتا ہوں اور اپنا لباس تبدیل کرتا ہوں اور اس کے بعد میں اپنے بستے میں اپنی کتابیں ترتیب دیتا ہوں پھر اپنے والدین کو سلام کرتا ہوں اور میں مدرسہ کی طرف خوشی اور نشاط کے ساتھ جاتا ہوں۔

اَسِيْرُ عَلٰى جَانِبِ الشَّارِعِ الْاَيْسَرِ مُعْتَدِلًا لَا اَلْتَفِتُ يُمْنَةً وَلَا يُسْرَةً حَتّٰى اَصِلَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ فَاُقَابِلُ اِخْوَانِي التَّلَامِيْذَ بِاَدَبٍ وَلُطْفٍ، وَاَبْقٰى اَنْتَظِرُ فِي فِنَاءِ الْمَدْرَسَةِ حَتّٰى يُدَقُّ الْجَرَسُ فَاِذَا صَلْصَلَ الْجَرَسُ وَقَفْتُ فِي الصَّفِ

مُنْتَظِمًا۔ ثُمَّ اَمْشِي مَعَ زُمَلَائِي الطَّلَبَةِ هَادِئًا مُعْتَدِلاً وَاَدْخُلُ حُجْرَةَ الدَّرْسِ فِي سُكُوْنٍ وَهُدُوْءٍ ثُمَّ اَضَعُ حَقِيبَتِي عَلَى الْمِنْضَدَةِ وَاُخْرِجُ مِنْهَا مَايَلْزَمُنِي مِنَ الْكُتُبِ وَاَدَوَاتِ الْكِتَابَةِ ثُمَّ يَجِيءُ الْمُعَلِّمِ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَاقِفًا ثُمَّ اَجْلِسُ فِي مَكَانِي مُصْغِيًا اِلَيْهِ اَسْتَمِعُ لِمَّا يُلْقِي مِنَ الدُّرُوْسِ وَاُنْصِتُ لَهُ فَاِذَا صَعُبَ عَلَى شَيْءٍ سَأَلْتُهُ عَنْهُ بِاَدَبٍ وَاِحْتِرَامٍ۔

میں سڑک کے دائیں طرف اعتدال کے ساتھ چلتا ہوں میں دائیں بائیں توجہ نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ میں مدرسے پہنچ جاتا ہوں تو اپنے طالب بھائیوں سے ملاقات کرتا ہوں ادب اور مہربانی کے ساتھ اور باقی وقت مدرسے کے صحن میں انتظار کرتا ہوں یہاں تک گھنٹی بجتی ہے پس اس گھنٹی کی آواز صلصلۃ الجرس کی طرح ہوتی ہے۔ پھر میں سکون کے ساتھ قطار میں کھڑا ہوتا ہوں پھر اپنے طالب علم ساتھیوں کے ساتھ چلتا ہوں نہایت اعتدال کے ساتھ اور میں سکون اور احترام کے ساتھ کلاس کے کمرے میں داخل ہو جاتا ہوں پھر میں اپنا بستہ میز پر رکھتا ہوں اور پھر کتابوں اور لکھنے سے متعلق جو چیزیں ضروری ہوتی ہیں وہ نکالتا ہوں پھر استاد آتا ہے پس میں اسے سلام کرتا ہوں کھڑے ہوکر پھر میں اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہوں اس کی طرف توجہ کر کے۔ میں سنتا ہوں جب وہ سبق پڑھاتا ہے اور خاموش رہتا ہوں اور جب کوئی مشکل بات آجائے تو میں ادب اور احترام کے ساتھ استاد سے اس کے بارے سوال کرتا ہوں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۳) (مشق نمبر ۶۳)

اُكْتُبْ تَعْلَمُهُ عَقَبَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ اِلَى وَقْتِ النَّوْمِ۔

مدرسے کے نکلنے سے سونے کے وقت تک جو کام تو کرتا ہے اس کو لکھ۔

اَلْعَنَاصِرُ: اجزاء

السير على جانب الطريق حتى المنزل خلع الملابس و تنظيفها

اخراج الكتب من الحقيقة وضعها على المنضدة، غسل الوجه واليدين، تناول الطعام، قضا فترة فى الراحة والقيلولة، الوضوء والصلوة الجلوس لا استذكار الدروس و عمل الواجبات المدرسية، وصلوة العصر الفطور، التربض والتزة، المغرب، ثم الجلوس لاستذكار الدروس تناول الطعام، صلوة العشاء، ثم النوم۔

گھر تک راستے کے ایک جانب چلنا۔ کپڑوں کو اتارنا اور ان کو صاف بستے سے کتابوں کو نکالنا اور ان کو میز پر رکھنا۔ چہرے کا اور ہاتھوں کا دھونا، کھانا کھانا، تھوڑی دیر کیلئے آرام کرنا (سونا)، وضو کرنا اور نماز پڑھنا اسباق کو یاد کرنے کے لئے سونا اور مدرسے کا میہ کام کرنا، اور عصر کی نماز پڑھنا، کھانا کھانا، سیر کرنا، مغرب کا ہونا، مدرسہ کے اسباق کو بیٹھ کر یاد کرنا، کھانا کھانا، عشاء کی نماز پڑھنا اور پھر سونا۔

الجواب

إِذَا جَاءَ وَقْتُ اِخْتِتَامِ الدُّرُوْسِ فَيَدُقُّ الْفَرَّاشُ جَرْسَ الْمَدْرَسَةِ وَاَنَا اُرَتِّبُ كُتُبِيَّ وَاَضَعُهَا فِي حَقِيْبَتِي وَاُسَلِّمُ عَلٰى اُسْتَاذِيْ وَاَسِيْرُ اِلَى بَيْتِي بِا التَّعْجِيْلِ عَلٰى طَرْفِ الشَّارِعِ وَلَا اَتَوَجَّهُ اِلٰى يَمِيْنٍ وَيَسَارٍ۔ اذَا وَصَلْتُ فِي بَيْتِيْ اسَلِّمُ عَلٰى كُلِّ فَرْدٍ مِنْ اَفْرَادِ بَيْتِي۔ ثُمَّ اَضَعُ حَقِيْبَتِي فِي الْخِزَانَةِ وَاَتَبَدَّلُ الثِّيَابَ وَاَغْسِلُ وَجْهِيْ وَاَيْدِيَّ لِاَكْلِ الطَّعَامِ۔ بَعْدَ اَكْلِ الطَّعَامِ اَنُوْمُ لِوَقْتٍ قَلِيْلٍ وَبَعْدَهُ اَسْتَيْقِظُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ بَعْدَ اَدَاءِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ اَسْتَذْكِرُ دُرُوْسَ الْمَدْرِسَةِ الْوَاجِبَةَ وَبَعْضَهَا اَكْتُبُ فِي الْكُرَاسَاتِ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ۔ اِذَا اَنَّ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ اَضَعُ الْكُتُبَ فِي حَقِيْبَتِيْ واَضَعُهَا فِي الْخِزَانَةِ وَاَذْهَبُ اِلَى الْمَسْجِدِ اُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْجَمَاعَةِ۔ بَعْدَ الْفَرَاغَةِ اَذْهَبُ لِلنُّزْهَةِ اِلَى الْحُقُوْلِ وَالْمَزَارِعِ وَعِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ

وَاَذْهَبُ اِلَى الْمَسْجِدِ اُصَلِّى صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَاَجِئُ اِلٰى بَيْتِى وَاٰكُلُ طَعَامَ الْعَشَاءِ بَعْدَ كُلِ الطَّعَامِ اَكْتُبُ اَدْرُسُ شَيْئًا مِنَ الْاَسْبَاقِ الْوَاجِبَةِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعِشَاءِ بَعْدَ اَدَاءِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اَنُوْمُ حَتَى الصَّبَاحِ الْبَاكِرِ۔

جب اسباق ختم ہونے کا وقت ہو جائے تو چوکیدار گھنٹی بجاتا ہے اور میں اپنی کتابیں ترتیب دیتا ہوں اور ان کو اپنے بستے میں ڈالتا ہوں اور اپنے استاذ کو سلام کر کے گھر کی طرف چلتا ہوں جلدی کے ساتھ سڑک کے ایک طرف اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا۔ جب میں گھر پہنچتا ہوں تو اپنے گھر کے تمام افراد میں سے ہر ایک کو سلام کرتا ہوں۔ پھر اپنا بستہ رکھتا ہوں۔ اپنے کپڑے تبدیل کرتا ہوں اور ہاتھ اور منہ دھوتا ہوں کھانا کھانے کے لئے، کھانا کھانے کے بعد میں تھوڑی دیر کے لئے سوتا ہوں پھر اس کے بعد ظہر کی نماز کے لئے اٹھ جاتا ہوں۔ نماز ادا کرنے کے بعد میں مدرسہ کے ذمیہ اسباق کو یاد کرتا ہوں۔ اور بعض کو کاپیوں میں لکھتا ہوں عصر تک۔ جب موذن عصر کی اذان دے دیتا تو میں اپنی کتابوں کو بستے میں ڈال کر اس کو الماری میں رکھتا ہوں اور مسجد کی طرف چلا جاتا ہوں اور عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں کھیتوں اور فصلوں کی طرف سیر کے لئے چلا جاتا ہوں۔ سورج غروب ہونے کے نزدیک میں واپس گھر آ جاتا ہوں۔ اور مسجد جا کر مغرب کی نماز ادا کرتا ہوں اور پھر گھر آتا ہوں اور شام کا کھانا کھاتا ہوں اور عشاء تک ذمیہ اسباق میں سے کچھ اسباق لکھتا اور یاد کرتا ہوں پھر عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد میں صبح صادق تک سوتا ہوں۔

مَرِضَ اَحَدُ اَصْدِقَائِكَ فَعُدْتَهُ وَ دَعَوْتَ لَهُ طَبِيْبًا حَتّٰى عُوْفِيَ صِفْ ذَالِكَ فِي عَشَرَةِ اَسْطُرٍ۔

تیرے دوستوں میں سے کوئی دوست بیمار ہو گیا تو تو نے اس کی عیادت کی اور اس کیلئے ڈاکٹر کو بلایا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گیا۔ تو اس بات کو دس سطروں میں بیان کریں۔

العناصر: الصداقة بينه و بينك، غيابة عنك اياماً، تفقد حاله، علمك بمرضه، ذهابك الى ببيتة للعيادة،دعوة الطبيب و وصفه له الدواء التردد اليه شفاء ہ من مرضه فرحك و فرح هله۔

اجزاء: اس کے اور تیرے درمیان دوستی، اس کا تجھ سے کئی دن غائب ہونا۔ اس کے حال کا نامعلوم ہونا، اس کے مریض ہونے کا علم ہونا، تیرا اس کے گھر پر عیادت کے لئے جانا اور ڈاکٹر کو بلانا اور اس کے دوائی کو تجویز کرنا اس طرف اس کی مرض ہے، صحت کا لوٹ آنا تیرا اور اس کے گھر والوں کا خوش ہونا۔

نموذج لِلاجابة: كَانَ لِیْ صَدِيقٌ كُنْتُ اُحِبُّهٗ وَاُخْلِصُ لَهُ الْمَوَدَّةَ لِدِيْنِهٖ وَاَدَبِهٖ۔ فَغَابَ عَنِّیْ اَيَّامًا۔ فَسَاَلْتُ اِخْوَانِی التَّلَامِيْذَ عَنْ سَبَبِ غِيَابِهٖ فَاَخْبَرُوْنِی اَنَّهٗ مَرِيْضٌ مُنْذُ ثَلَاثَةَ اَيَامٍ فَدَعَانِی وَاجِبَ الْاَخَاءِ اَنْ اَزُوْرَهٗ فِی بَيْتِهٖ فَذَهَبْتُ اِلَيْهِ اَعُوْدُهٗ، فَلَمَّا وَصَلْتُ اِلَى الدَّارِنَا دَيْتُ بِاِسْمِهٖ فَخَرَجَ اَخُوهُ الْكَبِيْرُ وَذَهَبَ بِیْ اِلٰی غُرْفَتِهٖ حَيْثُ كَانَ هُوَ مُضْطَجِعًا عَلٰی فِرَاشِهٖ وَكَانَ يَشْتَكِیْ الْحُمّٰی وَلَمْ يَدْعُ اَهْلُهٗ طَبِيْبًا حَتّٰی الْاٰنَ وَسَقَوْهُ مَاكَانَ عِنْدَهُمْ مِنَ الْعَقَاقِيْرِ الطِّبِّيَةِ ظَانِيْنَ اَنَّهَا مِنَ الْحُمِّيَاتِ الْفَصْلِيَه۔ فَاسْتَاْذَنْتُهُمْ اَنْ اَدْعُوْلَهٗ طَبِيْبًا فَاَذِنُوْا فَخَرَجْتُ دَعَوْتُ لَهٗ طَبِيْبًا نَطَاسِيًّا۔ فَجَاءَ وَجَسَّ يَدَهٗ وَقَاسَ الْحَرَارَةَ وَامْتَحَنَ صَدْرَهٗ بِالْمُسْمِعَةِ ثُمَّ وَصَفَ لَهُ الدَّوَاءُ وَاَوْصٰی اَنْ يَجْتَنِبَ عَنِ الْمَاءِ الْبَارِدِ وَلَا يَتَنَاوَلُ اِلَّا مَاءَ الشَّعِيْرِ وَمَاءَ الْفَوَاكِهِ وَسَاَلْتُ الطَّبِيْبَ عَنْ مَرْضِهٖ فَقَالَ اِنَّهَا "اَلْحُمَى الْوَاقِدَةُ" يَجِبُ اَنْ تَعَهَّدُوا الْمَرِيْضَ وَتَحْمُوْهُ مِمَّا يَضُرُّهٗ ثُمَّ جَاءَ اَهْلُهٗ بِالدَّوَاءِ وَسَقَوْهُ۔ وَظَلْتُ اَتَرَدَّدُ اِلَيْهِ وَاَسْاَلُ عَنْ حَالِهٖ حَتّٰی عُوْفِیَ فَفَرِحْتُ كَثِيْرًا وَفَرِحَ اَهْلُهٗ وَحَمِدُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔

جواب کا نمونہ: میرا ایک دوست تھا میں اس سے محبت کرتا تھا اور میں اس کے ساتھ اس

کے دین اور ادب کی وجہ سے خالص محبت کرتا تھا کئی دن تک وہ مجھ سے غائب ہو گیا۔ میں نے اپنے طالب علم ساتھیوں سے اس کے غائب ہونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے اس کے بارے میں تین دن سے بیمار ہونے کی خبر دی۔ پس اس نے مجھے اپنے گھر میں زیارت کے لئے بلایا پس میں اس کی عیادت کے لئے اس کے پاس گیا پس جب میں گھر پہنچا تو میں نے اس کے نام کے ساتھ آواز لگائی تو اس کا بڑا بھائی نکلا اور مجھ کو اس کے کمرے میں لے گیا جہاں وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا اور بخار سے کراہ رہا تھا اور اس کے گھر والوں نے ابھی تک ڈاکٹر کو نہیں بلایا تھا اور جو کچھ ان کے پاس دیسی جڑی بوٹیوں سے تھا انہوں نے پلایا اس گمان کے ساتھ کہ بخار ٹوٹ جائے گا۔ پس میں نے ان سے اجازت طلب کی کہ میں اس کے لئے ڈاکٹر کو بلا لاؤں تو انہوں نے اجازت دی تو میں جلدی سے ماہر ڈاکٹر کو بلا لایا پس وہ آیا اور اس نے اس کے ہاتھ کو چھوا اور بخار کو چیک کیا اور سینے کا معائنہ کیا خفیف ترین آلے کے ساتھ پھر اس کے لئے دوائی تجویز کی اور اس نے نصیحت کی کہ ٹھنڈے پانی سے بچے اور سوائے جو کے پانی اور پھلوں کے جوس کے کوئی چیز استعمال نہ کرے۔ اور میں نے ڈاکٹر سے اس کے مرض کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ بخار ہے مریض کا خیال رکھیں اور اس کو اس چیز سے بچائیں جو اس کو نقصان دے پھر اس کے گھر والے دوائی لائے اور اس کو پلائی اور میں اس کے بارے غور و فکر کرنے لگا اور اس کے حال کے متعلق پوچھنے لگا یہاں تک وہ ٹھیک ہو گیا تو میں بہت خوش ہوا اور اس کے گھر والے بھی خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۶۴) (مشق نمبر ۶۴)

مَاتَ اَحَدُ اَصْدِقَائِكَ فَشَهِدْتَ جَنَازَتَهُ وَحَزِنْتَ عَلَيْهِ (صِفِ الرَّزِيْئَةَ فِي ۱۵ اَسْطُرًا)

تیرے دوستوں میں ایک دوست فوت ہو گیا تو تو اس کے جنازے میں شریک ہوا اور اس پر غمگین ہوا (اس کیفیت کو ۱۵ سطروں میں لکھ)

العناصر: مرضه، مجئ الطبيب ووصفه الدواء اشتداد مرضه فزع اهله وخوفهم عليه۔ سحرهم عليه طوال الليالى، كثرة ترددك اليه، الليلة التى مات فيها، حزن اهله و بكاؤهم عليه۔ الغسل والتكفين و حمله الى المدفن، اجتماع الناس و الصلوة عليه الدفن ذهابك الىٰ هلهٖ وتسليتك اياهم۔

اجزا: اس کا بیمار ہونا، ڈاکٹر کا آنا، اس کا دوائی تجویز کرنا اور مرض کا بڑھ جانا اس کے گھر والوں جز فزع کرنا اور اس پر پریشان ہونا اور پوری پوری راتیں جاگنا۔ اس کے متعلق زیادہ پریشان ہونا۔ اس رات میں اس کا فوت ہونا اس کے گھر والوں کا غمگین ہونا اور ان کا اس پر رونا، غسل دینا اور کفن دینا اور اس کو قبرستان کی طرف اٹھالے جانا لوگوں کا جمع ہونا اور اس پر جنازہ پڑھنا دفن کرنا اور تیرا اس کے گھر والوں کے پاس آنا اور ان کو تسلی دینا۔

الجواب: رَجَعْتُ اَنَا وَصَدِيْقِى حَامِدٌ يَوْمَ السَّبْتِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ عِنْدَ الظَّهِيْرَةِ فِى حَرِّ الشَّمْسِ فَاِذَا وَصَلْتُ يَوْمَ الْاَحَدِ فِى الْمَدْرسَةِ لَمْ اَجِدْ صَدِيْقِى حَامِدًا فِى فَصْلِى وَسَئَلْتُ عَنْهُ عَنْ جَارِهٖ اَحْمَدَ فَاَخْبَرَنِى عَنْهُ اَنَّهٗ قَدْ مَرِضَ مَرْضًا شَدِيْدًا بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فَاِذًا كُنْتُ اَنَا مَهْمُوْمًا بِغَيْبَةِ صَدِيْقِى۔ فَاِذا رَجَعْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ اِلَى الْبَيْتِ وَضَعْتُ حَقِيْبَتِى فِى الْبَيْتِ وَلَمْ اٰكُلْ طَعَامًا وَذَهَبْتُ سَرِيْعًا اِلٰى عِيَادَةِ صَدِيْقِى حَامِدٍ فَاِذَا دَخَلْتُ فِى غُرْفَتِهٖ وَهُوَ كَانَ يَبْكِى عَنْ شِدَّةِ الْحُمّٰى وَسَئَلْتُ عَنْهُ عَنِ الدَّوَاءِ وَالطَّبِيْبِ وَلَمْ اَجَابَنِى فَاسْتَاذَنْتُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ دَعْوَةِ الطَّبِيْبِ فَاَذَنْ لِىْ فَهَرَبْتُ سَرِيْعًا اِلَى الطَّبِيْبِ وَقُلْتُ لَهٗ اَنَّ صَدِيْقِى مَرِيْضٌ شَدِيْدٌ وَجَاءَ الطَّبِيْبُ مَعِى بِسُرْعَةٍ وَامْتَحَنَ الطَّبِيْبُ مِنْ رِجْلَيْهِ اِلٰى رَأْسِهٖ وَوَصَفَ لَهُ الدَّوَاءَ بَعْدَ ذِهَابِ الطَّبِيْبِ شَرَعَتْ دَرْدٌ شَدِيْدٌ

فِي قَلْبِهِ فَهُوَ يَبْكِي شَدِيْدًا وَاُغْمِيَ عَلَيْهِ شَدِيْدًا بَعْدَهٗ شَرِعَتْ لَهٗ سَكَرَاةُ الْمَوْتِ فَكُلُّ فَرْدٍ مِنْ اَهْلِهٖ كَانَ يَبْكِي عَلٰى فِرَاقِهٖ وَمَوْتِهٖ وَخَرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ جَسَدِهٖ فَمَاتَ فِي حَالَةِ الْمَرَضِ۔ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلٰى بَيْتِهٖ كَانَ كُلُّ فَرْدٍ مَغْمُوْمًا عَلٰى مَوْتِهٖ فِي حَالَتِ الشَّبَابِ، فَشَرَعْنَا فِي تَغْسِيْلِهٖ وَتَكْفِيْنِهٖ۔ بَعْدَ فَرَاغَةِ التَّكْفِيْنِ حَمَلْنَا جَنَازَتَهٗ اِلَى الْمُصَلّٰى وَصَلَّيْنَا صَلٰوتَهُ الْجَنَازَةَ۔ وَبَعْدَهٗ حَمَلْنَا اِلَى الْمَدْفَنِ وَوَاضَعْنَاهُ فِي لَحْدِهٖ وَاَهَلْنَا عَلَيْهِ التُّرَابَ بَعْدَ فَرَاغَةِ الدَّفْنِ رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِهٖ لِتَسْلِيَةِ عَلٰى مَوْتِهٖ وَفِرَاقِهٖ فَقُلْتُهُمْ رَضُوْا بِقِسْمَةِ الْجَبَّارِ فِي الدُّنْيَا۔

میں اور میرا دوست حامد ہفتہ کے دن دوپہر کے وقت سورج کی تیز دھوپ میں واپس آئے جب میں اتوار کے دن مدرسے میں پہنچا تو میں نے اپنے دوست حامد کو اپنی جماعت میں نہ پایا تو میں نے اس کے پڑوسی احمد سے پوچھا تو اس نے مجھے اس کے متعلق بتایا کہ وہ سخت بیمار ہوگیا تھا ظہر کی نماز کے بعد۔ پس میں اسی وقت ہی مغموم ہوگیا اپنے دوست کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے پھر جب میں مدرسے سے گھر کی طرف لوٹا تو میں اپنا بستہ گھر میں رکھا اور میں نے کھانا نہ کھایا اور جلدی سے اپنے دوست حامد کی عیادت کی طرف گیا پس جب میں اس کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ بخار کی شدت کی وجہ سے رو رہا تھا تو میں نے اس سے دوا اور ڈاکٹر کے متعلق پوچھا تو اس نے مجھے جواب نہ دیا تو میں نے اس کے باپ سے ڈاکٹر کو بلانے کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی پس میں جلدی سے ڈاکٹر کی طرف بھاگا اور اس کو کہا کہ میرا دوست سخت بیمار ہے اور وہ جلدی سے میرے ساتھ آیا اور اس نے اس کی ٹانگوں سے لیکر سر تک معائنہ کیا اور اس کے دوائی تجویز کی اور ڈاکٹر چلا گیا تو میرے دوست کے دل میں درد ہونا شروع ہوا تو وہ بہت رونے لگا اور اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی اس کے بعد اس پر سکرات کی کیفیت جاری ہوگئی پس ہر فرد اس کے گھر والوں سے اس کی جدائی اور موت پر رو رہا تھا اور اس کے جسم سے

روح نکلی تو وہ انتقال کر گیا اسی مرض کی حالت میں پس لوگوں نے اس کے گھر پر جمع ہونا شروع کر دیا اور ہر آدمی مغموم تھا۔ اس کی جوانی کی موت پر۔ پس ہم اس کے غسل اور کفن کی تیاری میں لگ گئے کفن سے فارغ ہونے کے بعد اس کو ہم اٹھا کر جنازہ گاہ کی طرف لے گئے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اس کے بعد اس کو ہم اٹھا کر قبرستان کی طرف لے گئے اور ہم اس کو اس کی لحد میں رکھا اور اس پر مٹی ڈالی اور دفن سے فارغ ہونے کے بعد میں اس کے گھر والوں کے پاس لوٹا اور اس کو تسلی دی اس کی جدائی اور موت پر اور میں نے ان کو کہا کہ اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا چاہیے۔

وَصْفُ حَادِثَةِ اصْطِدَامِ

۶ ایک ایکسیڈنٹ کا واقعہ

العناصر: سبب الحادثة، وصف الحادثة والمصاب اجتماع الناس تضميد الجراح، مجيء الشرطة ورجال الاسعاف حمله، اِلى المستشفى، عيادته، برؤه و شفاوه۔

اجزاء: حادثے کا سبب، حادثے اور مصیبت کا حال۔ لوگوں کا جمع ہونا جراح کا مرہم پٹی کرنا، پولیس کا آنا اور ابتدائی طبی امداد کے لوگوں کا ہسپتال کی طرف اٹھا کر لے جانا۔ اس کی عیادت کرنا اور زخمی کا درست اور اس کا صحت یاب ہونا۔

نموذج لِلاجابة: خَرَجْتُ يَوْمًا اِلَى السُّوْقِ لِبَعْضِ شَأنِي مَعَ صَدِيْقٍ لِي فَبَيْنَمَا كُنَّا نَمُرُّ آخِذِيْنَ بِاَطْرَافِ الْحَدِيْثِ اِذْهَمَّ صَدِيْقِي اَنْ يَعْبُرَ الطَّرِيْقَ فَمَرَّتْ بِهٖ سَيَّارَةٌ مُسْرِعَةٌ فَصَدَمَتْهُ وَاَلْقَتْهُ عَلَى الْاَرْضِ يَتَخَبَّطُ فِي دَمِهٖ فَطَارَ لُبِّي وَفَقَدْتُ صَوَابِي وَلَمْ اَدْرِمَا اَصْنَعُ وَاَسْرَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَالْتَفُّوْا حَوْلَهٗ يُحَاوِلُوْنَ تَخْفِيْفَ آلَامِهٖ وَتَضْمِيْدَ جِرَاحِهٖ۔ وَقَدْ سَبَقَهُمُ الشُّرْطِي اِلٰى مَكَانِ الْحَادِثِ فَقَبَضَ عَلَى السَّائِقِ۔ وَبَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيْلَةٍ اَقْبَلَتْ سَيَّارَةُ الْاَسْعَافِ

وَبَذَلُوْا جُهْدَهُمُ الْمُسْتَطَاعُ وَنَشَاطَهُمُ الْعَظِيْمَ حَتّٰى وَقَفُوا الدِّمَاءَ الْمُتَفَجِّرَةَ ثُمَّ حَمَلُوْهُ فِي سَيَّارَتِهِمْ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى وَاَمَّا السَّائِقُ فَقَدْ سِيْقَ اِلٰى مَحَلِّ الشُّرْطَةِ وَمِنْ هُنَا اِلَى الْمَحْكَمَةِ۔

جواب کا نمونہ: ایک دن میں بازار کی طرف نکلا اپنی بعض ضرورتوں کی وجہ سے اپنے دوست کے ساتھ پس ہم ادھر ادھر کی باتوں میں لگے ہوئے گزر رہے تھے اچانک میرے دوست نے سڑک پار کرنے کا ارادہ کیا تو پس اچانک اس کے پاس سے ایک گاڑی تیزی کے ساتھ گزری اور اس کے ساتھ ٹکرا گئی اور اس کو زمین پر گرا دیا اس کے حواس باختہ ہو گئے اور پس میری عقل اڑ گئی اور میں اپنے اوسان کھو بیٹھا اور میں نہیں جانتا تھا کہ میں کیا کروں اور لوگ تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگے اور اس کے اردگرد جمع ہو گئے اور اس کے درد کو بانٹنے لگے اور اس کے زخموں کی مرہم کرنے لگے اور جلدی سے پولیس کی گاڑی حادثہ کی جگہ پر پہنچی اور اس نے ڈرائیور کو پکڑ لیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد ایمبولینس کی گاڑی بھی پہنچ گئی اور انہوں نے حتی الامکان اپنی کوشش کی اور بڑی ہوشیاری کے ساتھ انہوں نے درد والے اعضاء کو جان لیا پھر اسے وہ اٹھا کر ہسپتال کی جانب لے گئے اور بہر حال ڈرائیور کو تھانے کی طرف لے جایا گیا اور وہاں سے عدالت کی طرف۔

وَاكْتَرَيْتُ اَنَا مَرْكَبًا اٰخَرَ حَمَلَنِيْ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى فَوَجَدْتُهٗ قَدْ اَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهٖ فَسُرِّيَ هَمِّيْ، وَسَاَلْتُ الْمُمَرِّضِيْنَ وَالْاَطِبَّاءَ عَنِ الْجَرْحِ وَمِقْدَارِهٖ، فَقَالُوْا لَابَاْسَ بِهٖ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَبَعْدَ بُرْهَةٍ رَجَعْتُ ثُمَّ مَازِلْتُ اَخْتَلِفُ اِلَيْهِ وَاَتَرَدَّدُ لِعِيَادَتِهٖ حَتّٰى اَبَلَّ مِنْ مَرَضِهٖ وَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالشِّفَاءِ۔

اور میں نے ایک دوسری گاڑی کرائے پر لی جو مجھے ہسپتال کی طرف لے گئی تو پس میں نے وہاں پر اس کو غشی سے کچھ افاقہ میں پایا۔ میری کچھ پریشانی کم ہوئی اور میں نے معالجوں اور ڈاکٹروں سے زخم اور اس کی مقدار کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں پس میں نے اللہ کی تعریف کی اور اس کے تھوڑی دیر بعد میں لوٹا پھر میں

بار بار اس کے پاس جاتا رہا اور اس کی تیمارداری میں غور کرتا رہا یہاں تک وہ صحت یاب ہوگیا اپنے مرض سے اور اللہ نے اس پر شفاء کے ذریعے احسان کیا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٦٥) (مشق نمبر ٦٥)

اشرف صبیٌّ علی الغرق فنجاہ کشاف (صف الحادثة)

اشرف نامی بچہ ڈوب گیا تو اس کو کشاف (غوطہ خور) نے بچایا (حادثہ کو بیان کریں)

العناصر: الذهاب الی ترعة للاستحمام، وصف الترعة والمستحمين كيفية الغرق، استغاثه الغريق، اجتماع الناس وجزعهم مجئ الكشاف وانقاذه اياهُ، حمله الى المستشفى، بروءه و شفاؤه فرح اهله و شكرهم للكشاف۔

اجزاء: بچہ کا نہانے کے لیے تالاب کی طرف جانا۔ تالاب اور نہانے والوں کا حال اور ڈوبنے کی کیفیت ڈوبنے والے کا مدد طلب کرنا۔ لوگوں کا جمع ہونا اور ان شور مچانا، غوطہ خوروں کا آنا اور اس کو بچانا اس کو ہسپتال کی طرف اٹھا لے جانا۔ اس کا تندرست صحت یاب ہونا اس کے گھر والوں کا خوش ہونا اور کشاف (غوطہ خور) کا شکر ادا کرنا۔

(اَلْحَادِثَةُ)

ذَهَبْتُ اَنَا وَزَيْدٌ اِلَى تُرْعَةٍ لِلْاِسْتِحْمَامِ هُنَاكَ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيْرُوْنَ لِلْغُسْلِ وَمَعَهُمْ صِبْيَانٌ صَغِيْرُوْنَ اَيْضًا اِذَا اَرَدْنَا اَنْ نَدْخُلَ فِي التُّرْعَةِ لِلْغُسْلِ فَاِذَا سَمِعْنَا جَزْعَ النَّاسِ غَرَقَ الصَّبِيُّ غَرَقَ الصَّبِيُّ" فَكَانَ النَّاسُ يَسْعَوْنَ لِاِنْقَاذِ الصَّبِيِّ وَلٰكِنْ لَمْ يَنْجَحُوا فِي اِنْقَاذِ الصَّبِيِّ فَدَعَ بَعْضُ النَّاسِ الْكَشَّافَ فَبَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيْلَةٍ جَاءَ الْكَشَّافُ وَغَاصَ فِي الْمَاءِ فَاَشَرْنَاهُ اِلٰى مَغْرَقِهِ وَذَهَبَ اِلَى مَغْرَقِهِ فَجَاءَ بِهِ بَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيْلَةٍ فَصَبِيٌّ كَانَ فِي كَيْفِيَّةِ الْحَيَاةِ وَ الْمَوْتِ۔ فَحَمَلَهُ بَعْضُ النَّاسِ اِلَى الْمُسْتَشْفِيٰ۔ جَاءَ الْمُمَرِّضُوْنَ

والْاَطِبَّاءُ حَوْلَهٗ فَشَاوَرُوْا عَنْهُ فَوَضَعُوْهِ مُنْقَلِبًا عَلَى الْجَرَّةِ۔ وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ وَبَصَرَ اِلَيْنَا۔ فَاِذَا هُوَ فِي نِشَاطٍ قَلِيْلٍ وَوَصَفَ لَهُ الْاَطْبَاءُ الدَّوَاءَ فَبَعْدَ يَوْمٍ وَاحِدٍ عَادَتْ اِلَيْهِ الصِّحَّةُ الْكَامِلَةُ۔ فَحَمِدْنَا وَشَكَرْنَا اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى عَوْدِ حَيَاتِهِ وَشَكَرْنَا الْكَشَّافَ اَيْضًا۔

حُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے حقوق

العناصر: فضل الام، الحمل، الرضاعة، الشفقة، العناية، فضل الاب، النفقه، حُسْن التربية، العمل على اسعاد الابناء۔

حقوق الوالدين، طاعتهما، احترامها، محبتهما، العناية، وبهما في الكبر۔

اجزا: ماں کا مرتبہ، حمل، دودھ پلانا، پیار، مہربانی، باپ کا مرتبہ، خرچ، اچھی تربیت، بیٹے کی سعادت، روزی کے لئے محنت وکوشش کرنا، دوسروں کے حقوق، ان کی اطاعت کرنا، احترام کرنا، ان کے ساتھ محبت کرنا، بڑھاپے میں ان کی مدد کرنا۔

نَمُوْذَجٌ لِلْاِجَابَةِ: اِنَّ اَقْرَبَ النَّاسِ اِلَى الْمَرْءِ وَاَشْفَقُهُمْ عَلَيْهِ اُمُّهٗ وَاَبُوْهُ، فَالْوَالِدَانِ هُمَا اللَّذَانِ يُرَبِّيَانِ الْوَلَدَ صَغِيْرًا وَ يُعْنِيَانِ بِهٖ وَيَسْهَرَانِ لِرَاحَتِهٖ وَيَشْقِيَانِ لِاِسْعَادِهٖ وَيُحِبَّانِ لَهُ الْخَيْرَ وَيَتَمَنَّيَانِ لَهُ الْهَنَاءَ فَالْاُمُّ هِيَ الَّتِي تَحْمِلُهٗ فِي بَطْنِهَا تِسْعَةَ اَشْهُرٍ تَلَا فِي فِيْهَا صُنُوْفِ الْعَذَابِ وَاَنْوَاعِ الْآلَامِ ثُمَّ اِذَا وَضَعَتْهُ تَحْمِلُهٗ عَلٰى ذِرَاعَيْهَا وَتَغْمُرُهٗ بِعَطْفِهَا وَتَشْمِلُهٗ بِعِنَايَتِهَا حَتّٰى يَنْمُوَ وَيَتِرَعْرَعُ فَاِذَا نَزَلَ بِهٖ مَرَضٌ هَجَرَتْ رَاحَتَهَا لِرَاحَتِهٖ وَنَسِيَتْ نَفْسَهَا لِنَفْسِهٖ وَبَذَلَتْ كُلَّ مَا فِي وُسْعِهَا لِتَخْفِيْفِ آلَامِهٖ وَاِزَالَةِ اَوْجَاعِهٖ وَسِقَامِهٖ۔

وَاَمَّا الْاَبُ فَهُوَ الَّذِی یَکِدُّ لِرَاحَتِهٖ وَیَشْقٰی لِسَعَادَتِهٖ لِیُمَتِّعَهٗ بِلَذَاتِ الْحَیَاةِ وَنَعِیْمِهَا وَهُوَ الَّذِیْ یَلْحَظُه بِعِنَایَتِهٖ وَیَشْمُلُهٗ بِرِعَایَتِهٖ ثُمَّ یَقُوْمُهٗ بِتَهْذِیْبِهٖ وَیَتَمَنّٰی لَهٗ نَجَاحًا بَاهِرًا وَمُسْتَقْبِلًا زَاهِرًا فَلِاَجْلِ ذٰلِكَ اَوْجَبَ اللّٰهُ طَاعَتَهُمَا وَعَظَّمَ حَقَّهُمَا بَعْدَ حَقِّهٖ، حَیْثُ قَالَ "وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ تَعْبُدُوْا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَلَاتَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِیْمًا، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِی صَغِیْرًا۔ فَیَجِبُ عَلَیْنَا اَنْ نُحِبَّهُمَا وَنُطِیْعَ اَمْرَهُمَا وَنَخْدِمُهُمَا فِی الْكِبَرِ وَنَحْتَرِمُهُمَا وَنَسْأَلُ لَهُمَا الْخَیْرَ۔

بے شک لوگوں میں سے سب سے زیادہ قربت کے لحاظ سے آدمی کا اور ان میں سے زیادہ شفیق اس کی ماں اور اس کا باپ ہے پس والدین وہ ہیں کہ جو بچے کی چھوٹی عمر میں پرورش کرتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس کے آرام کے لئے رات کو جاگتے ہیں۔ اس کی سعادتمندی کے محنت وکوشش کرتے ہیں اور اس کے لیے بھلائی کو پسند کرتے ہیں اور اس کی خوش قسمتی کی تمنا کرتے ہیں پس ماں وہ ہے کہ جو کہ اس کا بوجھ پیٹ میں اٹھاتی ہے ۹ ماہ تک اور طرح طرح کے درد اور دکھ برداشت کرتی ہے، پھر جب اس کو جنم دیتی ہے تو اسے اپنے بازوؤں پر اٹھاتی ہے اور اس کے لئے اپنی محبت کی وجہ سے اپنے آپ سے بے پرواہ ہو جاتی ہے اور اس کی ہر طرح کی خدمت کرتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ بڑھتا ہے۔ اور جواں ہوتا ہے پس جب اس کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ تو اس (بیٹے) کے آرام کے لئے اس کا آرام چلا جاتا ہے اور اپنی جان کو اس کی جان کے لئے بھول جاتی ہے اور اس کے دکھ اور درد اور بیماری کے کم کرنے کے لئے جو کچھ اس کے بس میں ہوتا ہے وہ کر ڈالتی ہے۔ بہرحال باپ وہ ہے کہ جو اس کی راحت کے لئے مشقت اور اس کی سعادت مندی کے لئے محنت کرتا ہے تاکہ وہ زندگی کی نعمتوں اور اس کی لذتوں سے فائدہ اٹھائے اور وہ اس کی عنایت کا لحاظ کرتا ہے اور اس کی ہر ضرورت کی رعایت

رکھتا ہے پھر اس کی اچھی تربیت کا انتظام کرتا ہے۔ اور تعلیم دلاتا ہے اور ہر لحاظ سے کامیابی اور مستقبل میں کامرانی کی خواہش کرتا ہے پس اسی وجہ سے اللہ نے ان دونوں کی اطاعت اس پر لازم کردی ہے اور اپنے حق کے بعد ان دونوں کا حق بڑا قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا اللہ کی ذات نے فیصلہ فرمادیا تیرے پروردگار نے یہ کہ عبادت کرو تم مگر اسی کی اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب ان دونوں میں سے کوئی ایک جب بڑھاپے کو پہنچ جائے یا دونوں تو ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان سے نرمی کے انداز میں بات کرو اور نیچے رکھو اپنے پروں کو رحمت سے اور کہہ دیجئے اے پروردگار رحم فرما ان دونوں پر جیسا کہ ان دونوں نے مجھ کو چھوٹی عمر میں پالا پس لازم ہے ہم پر کہ ہم ان دونوں سے محبت کریں اور ان کے حکم کی اطاعت کریں اور بڑھاپے میں ان کی خدمت کریں اور ان دونوں کا احترام کریں اور ان دونوں کیلئے خیر کا سوال کریں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٦٦) (مشق نمبر ٦٦)

لِجَارِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ فَكَيْفَ تَقُوْمُ بِهٖ

تیرے پڑوسی کا تجھ پر حق ہے تو اس کو کس طرح ادا کرتا ہے

العناصر: بدؤه بالتحية، مساعدته اذا احتاج السوال عنه اذا غاب، زيارته في المرض، تعزيته في المصيبة، تهنئة في الفرح، كف الاذى عنه، الصفح عن زلاته، المحافظ على ماله في غيبته، ترك التطلع الٰى عوزاته، بعض ما ورد في القران والحديث عن الجار و حقوقه

اجزا: سلام کی ابتداء، اس کی ضرورت میں کوشش کرنا، جب غائب ہو تو پوچھنا، مرض میں اس کی زیارت کرنا، مصیبت میں تسلی دینا، خوشی میں مبارکباد دینا، تکلیف کو دور کرنا، اس کی غلطی سے درگزر کرنا، اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی حفاظت کرنا، اس کے رازوں کو چھپانا اور بعض وہ چیزیں جو قرآن اور حدیث میں پڑوسی اور اس کے حقوق کے متعلق وارد ہوئی ہیں ان کا ذکر کرنا۔

قَدْ انْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ نِعَمَائِهِ الْكَامِلَةِ وَلٰكِنْ الْجَارُ الصَّالِحُ نِعْمَةٌ عَظِيْمَةٌ اِسْمُ جَارِيْ مُحَمَّدٌ وَسِيْمٌ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ مَعَ اَهْلِهِ وَعَيَالِهِ هُوَ مُوَاظِبٌ عَلٰى صَلَوَاتِهِ وَصِيَامِهِ هُوَلَا يُؤْذِي اَحَدًا مِنْ جِيْرَانِهِ وَيُعَامِلُ بِهِمْ بِالدِّيَانَةِ وَالْاَمَانَةِ وَلِهٰذَا هُوَ مَعْرُوْفٌ بِالصَّادِقِ وَالْاَمِيْنِ اِذَا لَقِيْتُهُ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ وَيَسْئَلُنِي عَنْ صَحِةِ اَهْلِي وَاَوْلَادِيْ۔ كُلُّ فَرْدٍ مِنْ جِيْرَانِهِ مَسْرُوْرٌ بِهِ، حِيْنَئِذٍ يَسْئَلُنَا عَنْ شَيْئٍ فَنَحْنُ نُسَاعِدُ لَهُ وَاِذَا غَابَ عَنَّا فَنَحْنُ نَسْئَلُ عَنْهُ مِنْ اَوْلَادِهِ وَاِذَا مَرِضَ نَذْهَبُ لِزِيَارَتِهِ فِي بَيْتِهِ وَنُعَزِّيْهِ فِي الْمُصِيْبَةِ۔ اِذَا اَصَابَهُ الْفَرْحُ فَنُهَنِّئُهُ نَحْنُ نُحَافِظُ و نُحَارِسُ بَيْتَهُ وَمَالَهُ وَعَيَالَهُ اِذَا ذَهَبَ اِلَى السَّفَرِ الطَّوِيْلِ نَحْنُ لَانُفَتِّشُ عَنْ اَسْرَارِهِ وَعَوْرَاتِهِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْله مَفْهُوْمُهُ وَلِجَارِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ اَوْ كَمَا قَالَ قِيْلِ۔

یقیناً اللہ نے ہم پر اپنی کامل نعمتوں میں سے بہت سے انعام عطا فرمائے لیکن نیک پڑوسی ایک عظیم نعمت ہے۔ میرے پڑوسی کا نام محمد وسیم ہے وہ بمع اہل وعیال کے ایک نیک صفت آدمی ہے وہ صلوم وصلوٰۃ کا پابند ہے وہ اپنے پڑوسیوں میں سے کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور ان کے ساتھ دیانتداری اور امانتداری معاملہ کرتا ہے اسی وجہ سے وہ صادق اور امین مشہور ہے۔ جب میں اس سے ملوں تو وہ سلام میں پہل کرتا ہے اور میری اور میرے بیوی بچوں کی صحت کا پوچھتا ہے اس کے پڑوسیوں میں سے ہر ایک اس سے خوش ہے جب وہ ہم سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو ہم اس کی مدد کرتے ہیں اور وہ ہم سے۔ جب وہ ہمیں دکھائی نہ دے تو ہم اس کے بچوں سے پوچھتے ہیں اور جب وہ بیمار ہو جائے تو ہم اس کے گھر میں زیارت کے لئے جاتے ہیں اور مصیبت میں اس کو تسلی دیتے ہیں جب اس کو کوئی خوشی پہنچتی ہے تو ہم اس کو مبارکباد دیتے ہیں اور ہم اس کے گھر کے مال کی اور بیوی بچوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور جب وہ لمبے سفر پر چلا جائے تو ہم اس کے رازوں اور پردوں کے متعلق تفتیش نہیں کرتے اور تحقیق اللہ نے اور اس کے رسول

نے فرمایا جس مفہوم یہ ہے کہ تیرے پڑوسی کا تیرے اوپر حق ہے۔

صِفُ الْفِيْلَ وَبَيِّنْ فَوَائِدَهٗ

ہاتھی کی خوبیاں اور اس کے فوائد کو بیان کریں

العناصر : (الف)۔ ضخامته، جشته، جلد الغليظ، رَأسُهٗ، واذناه، خرطومه، ناباه عنقه قوائمه الغليظه ذيله۔

(الف): اس کے جسم کا موٹا ہونا ہوتا، اس کے چہرے کا گندا ہونا، اس کا سر اس کے کان، اس کی آنکھیں، اس کی سونڈ، اس کے دانت اس کی گردن اس کی بھدی ٹانگیں۔

(ب) يحمل الاثقال: ينفع في صيد الوحش، كان يستخدم، في الحروب قديمًا، يؤخذمنه العاج، تصنع منه العقود، وانواع الحلى وايدى العصى والسكاكين غيرها۔

(ب) وزن اٹھاتا ہے، جنگلی جانوروں کے شکار میں نفع دیتا ہے، پرانے وقتوں میں جنگوں میں کام لیا جاتا تھا، اس سے ہاتھی دانت حاصل کئے جاتے ہیں اس ہار بنائے جاتے ہیں اور قسم وقسم کے زیور اور چھڑیوں کے دستے اور چھریوں وغیرہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

نموذج لِلاجابة: اَلْفِيْلُ حَيَوَانٌ بَرِّيٌّ مِن ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ، وَهُوَا اَعْظَمُ حَيْوَانَاتِ الْاَرْضِ جُثَّةً وَاَشَدُّهَا بِأَسَالَةِ رَأْسٍ كَبِيرٍ ضَخْمٍ فِيْهِ عَيْنَانِ صَغِيْرَتَانِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى ضَخَامَةِ جُثَّتِهٖ وَاُذُنَاهُ كَبِيْرَتَانِ مُسْتَدِيْرَتَانِ كَالْمِرْوَاحِ يُحَرِّكُهُمَا لِيَذُبَّ بِهِمَا الذُّبَابَ وَلَهٗ خُرْطُوْمٌ طَوِيْلٌ يَرْفَعُ بِهِ الْاَحْمَالَ الثَّقِيْلَةَ وَيَقْتَلِعُ بِهِ الْاَشْجَارَ وَيَتَنَاوَلُ بِهٖ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَيُوَجِّهُهٗ حَيْثُ يَشَاءُ وَفِي طَرَفِهٖ زَائِدَةٌ يَلْتَقِطُ بِهَا الْاَشْيَاءَ الدَّقِيْقَةَ حَتّٰى الْاِبر وَلَهٗ نَابَانِ طَوِيْلَتَانِ بَارِزَتَانِ مِنْ فِيْهِ

كَأَنَّهُمَا سَيْفَانِ، وَعُنُقُهُ قَصِيْرٌ وَلٰكِنَّهُ ضَخْمٌ وَقَوَائِمُهُ الْاَرْبَعُ غَلِيْظٌ كَالْعَمَدِ فِي شَكْلِهَا وَذَيْلُهُ صَغِيْرٌ بِالنِّسْبَةِ اِلَى جِسْمِهِ وَجِلْدُ الْفِيْلِ غَلِيْظٌ مَتِيْنٌ لَايَكَادُ السَّيْفُ يَعْمَلُ فِيْهِ وَكَانَ الْفِيْلُ يُسْتَخْدَمُ فِي الْحُرُوْبِ فِي زَمَانِ الْقَدِيْمِ وَالْيَوْمُ يُسْخَرُ لِقَلْعِ الْاَشْجَارِ وَحَمْلِ الْاَثْقَالِ وَنَقْلِهَا مِنْ مَكَانٍ اِلَى مَكَانٍ، وَيُسْتَخْدَمُ فِي الْمَصَانِعِ لِلْحَمْلِ وَالنَّقْلِ وَفِي بِلَادِنَا الْهِنْدِ يُرَبِّيْهِ كَثِيْرٌ مِنَ الْاَثْرِيَاءِ لِلرُّكُوْبِ وَالزِّيْنَةِ وَيُتَّخَذُ مِنْ جِلْدِهِ التُّرُوْسُ لِاَنَّهُ لَايُؤَثِّرُ فِيْهِ ضَرْبُ السَّيْفِ وَمِنْ عَاجِهِ تُصْنَعُ اَيْدِي الْعِصِيِّ وَالْمِظَلَّاتِ وَالْمَقَابِضِ النَّفِيْسَةِ لِلسَّكَاكِيْنِ وَغَيْرِهَا مِنْ اَدَوَاتِ الزِّيْنَةِ وَاَنْوَاعِ الْحُلِيِّ كَالْمَحَابِرِ وَالْاَقْلَامِ وَالْعُقُوْدِ وَغَيْرِ۔

جواب کے لئے نمونہ: ہاتھی چار ٹانگوں والا خشکی کا جانور ہے۔ اور وہ زمین کے جانوروں میں سے جسامت کے اعتبار سے بڑا ہے اور نرم ہونے کے اعتبار سے سخت ہے۔ اس کا سر بڑا ہے۔ اس میں دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں اس کی جسامت کے اعتبار سے اور دو بڑے کان ہیں۔ جو پنکھے کی طرح ہلتے رہتے ہیں۔ وہ ان دونوں کو حرکت دیتا ہے تا کہ ان کے ذریعے مکھیوں کو بھگائے، اور اس کی ایک لمبی سونڈ ہوتی ہے اس کے ذریعے وہ بھاری وزن اٹھاتا ہے اور درختوں کو اکھیڑتا ہے اور اس کے ذریعے اپنا کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور جدھر کو چاہتا ہے چل پڑتا ہے۔ اس کے اطراف میں دکھائی دینے والی چھوٹی چھوٹی اشیاء کو اٹھالیتا ہے، یہاں تک کہ سوئی اور اس کے دو لمبے دانت اس کے منہ سے باہر نکلے ہوئے ہوتے ہیں گویا کہ وہ دو تلواریں ہیں اور اس کی گردن چھوٹی ہوتی ہے اور لیکن بہت موٹی ہوتی ہے اور اس کی چاروں ٹانگیں بھدی ہوتی ہیں جو کہ ستون کی طرح ہوتی ہیں اس کے جسم کا آخری حصہ چھوٹا ہے نسبت اس کے جسم کے اور ہاتھی کی جلد بھدی ہوتی اور مضبوط ہوتی ہے اس میں تلوار اثر نہیں کرتی اور ہاتھی سے پرانے وقتوں میں جنگوں کے اندر خدمت لی جاتی تھی اور آجکل وہ درختوں کے اکھاڑنے میں اور وزن کے اٹھانے

اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں کامیاب ہے اور اس کے ذریعے فیکٹریوں میں بوجھ کے اٹھانے اور منتقل کرنے میں خدمت لی جاتی ہے اور ہمارے ہندوستان کے علاقے میں بہت سے مالدار لوگ اس کو سواری اور زینت کے تحت پالتے ہیں اور اس کی جلد سے ڈھالیں بنائی جاتی ہیں اس لئے اس میں تلوار کی ضرب اثر نہیں کرتی اور اس کے دانتوں سے چھڑیوں اور چھتریوں اور چھریوں کے نفیس دستے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ اور خوبصورت برتن اور قسم وقسم کے زیور جیسے دواتیں، قلمیں اور دستے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٦٧) (مشق نمبر ٦٧)

صف البقرة و بين فوائدها۔

گائے کی صفات اور اس کے فوائد کو بیان کریں۔

العناصر: الوصف، جسمها، شعرها، لونها، الراس ومافيه، قرناها، اذناها، عيناها، العنق، الأرجل، الذيل، طباعها، هادئةٌ وديعةٌ

الفوائد: الانتفاع بلبنها وعجلها اكل لحمها مذبوحة الانتفاع بجلدها واظلافها وعظامها، والانتفاع بروثها في الوقود۔

اَلْبَقَرَةُ وَفَوَائِدُهَا

اَلْبَقَرَةُ حَيَوَانٌ مِنْ حَيَوَانَاتِ الْاَهْلِيَّةِ وَهِيَ حَيَوَانٌ حَلَالٌ عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مِنْ اَوْصَافِهَا جِسْمُهَا وَعَلٰى جِلْدِهَا اَشْعَارٌ كَثِيْرَةٌ وَلٰكِنَّهَا صَغِيْرَةٌ وَلَوْنُهَا اَحْمَرُ، اَصْفَرُ وَاَبْيَضُ وَاَسْوَدُ وَفِي بَعْضِهَا اَرْقَطُ۔ وَرَأْسُهَا كَبِيْرٌ وَفِيْهَا اُذُنَانِ وَقَرْنَانِ جَمِيْلَتَانِ وَعَيْنَانِ كَبِيْرَتَانِ، وَقَوَائِمُهَا الْاَرْبَعَةُ قَوِيَّانِ كَبِيْرَتَانِ۔ وَمِنْ فَوَائِدِهَا نَحْنُ نَحْصُلُ بِهَا لَحْمًا وَلَبَنًا خَالِصًا وَمِنْ جِلْدِهَا تُصْنَعُ الْاَحْذِيَةُ وَ اَشْيَاءٌ اُخْرٰى لِاسْتِعْمَالِ اُنَاسٍ وَمِنْ عِظَامِهَا تُصْنَعُ الْاَزْرَارُ

وَقُبُضُ السِّكِّيْنِ وَبَرَوُثِهَا نَحْصُلُ فَوَائِدَةً كَثِيْرَةً اَنْتُثِرَ رَوْثُهَا فِي الْحُقُوْلِ وَالْمَزَارِعَ لِحُصُوْلِ غَلَّةٍ كَثِيْرَةٍ، وَبِلَبَنِهَا نَحْصُلُ زُبْدَةً وَسَمْنًا وَجُبْنًا وَالرَّوْبَ الْمُثَلَّجَ۔

گائے پالتو جانوروں میں سے ایک جانور ہے اور وہ مسلمانوں کے ہاں حلال جانور ہے۔ اس کی خوبیاں یہ ہیں کہ اس کا جسم متوسط درمیانہ ہوتا ہے اور اس کی جلد پر بال کثرت سے لیکن چھوٹے ہوتے ہیں اور اس کا رنگ سرخ، زرد، سفید، سیاہ اور بعض کا رنگ چتکبرا (چینہ) ہوتا ہے اور اس کا سر بڑا ہوتا ہے اور اس میں دو کان دو خوبصورت سینگ اور دو بڑی آنکھیں ہوتی ہیں اور اس کی چار مضبوط ٹانگیں ہوتی ہیں اور اس کے فوائد یہ ہیں کہ ہم اس سے گوشت اور خالص دودھ حاصل کرتے ہیں اور اس کی جلد سے ہم جوتے اور دوسری انسانی استعمال کی اشیاء تیار کرتے ہیں اور اس کی ہڈیوں سے بٹن اور چھریوں کے دستے اور گوبر سے بھی ہم بہت سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ اس کی گوبر کو کھیتوں اور فصلوں میں زیادہ غلہ حاصل کرنے کے لئے ڈالا جاتا ہے اور اس کے دودھ سے مکھن، گھی اور پنیر اور لسی حاصل کرتے ہیں۔

صِفِ السَّيَّارَةَ وَتَحَدَّثْ عَنْ فَوَائِدِهَا وَمَضَارِهَا

گاڑی کا ذکر کریں اور اس کے فوائد اور نقصانات کو بیان کریں

العناصر:

الوصف: مركب كبير يسير بالبترول، شكلها، عجلاتها وما حولها من المطاط، مقاعدها ومساندها۔

الفوائد: توفير الزمن والوقت، تسهيل الاعمال، حمل اثقال ونقلها، يستخدمها رجال الاسعاف والشرطة۔

المضار: تحدث الجبلة وتكدر الجو وابها تدوس الناس۔

نموذج لِلاجابة: مَرْكَبَةٌ سَرِيْعَةٌ

اَلسَّيَّارَةُ مَرْكَبَةٌ سَرِيْعَةٌ تَسِيْرُ بِالْبِتْرُوْلِ وَهِيَ كَالصَّنْدُوْقِ الْكَبِيْرِ فِي شَكْلِهَا وَلَهَا اَرْبَعُ عَجَلاتٌ مِنَ الْحَدِيْدِ حَوْلَ كُلِّ عَجَلَةٍ اِطَارٌ مِنَ الْمَطَاطِ مَمْلُوْءٌ بِالْهَوَاءِ لِيَسْهَلَ يَسِيْرُهَا وَيُرِيْحُ الرَّاكِبِيْنَ وَاَنَّهَا لَاتَتَقَيَّدُ بِقُضْبَانِ الْحَدِيْدِ كَالْقِطَارِ اَوِالتَّرَامِ وَتَكُوْنُ فِيْهَا الْاَمَاكِنُ الْمُرِيْحَةُ لِجُلُوْسِ الْمُسَافِرِيْنَ يَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا مَثْنٰى اَوْثُلٰثَ وَرُبَاعَ وَبِهَا شَبَابِيْكٌ نَوَافِذُ يَدْخُلُ مِنْهَا الضَّوْءُ وَالْهَوَاءُ وَيُنِيْرُهَا مَصَابِيْحُ كَهْرُبَائِيَّةٌ لَيْلاً وَاَمَامُهَا مِصْبَاحَانِ سَاطِعَا النُّوْرِ كَالْعَيْنَيْنِ التَّخَلاوِيْنِ۔

گاڑی ایسی تیز سواری ہے جو کہ پٹرول سے چلتی ہے اور یہ مثل بڑے صندوق کے ہوتی ہے شکل میں اور اس کے کل چار لو ہے کے پہیے ہوتے ہیں جن کے چاروں طرف ربڑ کا ٹائر چڑھا ہوتا ہے جو کہ ہوا سے بھرا ہوتا ہے تا کہ اس کا چلنا آسان ہو جائے اور سواروں کو آرام دیتی ہے اور وہ ریل گاڑی یا ٹرام کی طرح لوہے کی پٹڑیوں کے ساتھ مقید نہیں ہوتی۔ اس میں مسافروں کے بیٹھنے کے لیے آرام دہ سیٹیں ہوتی ہیں جس پر وہ دو، دو، تین، تین یا چار چار بیٹھتے ہیں اور اس میں کھڑکیاں ہوتی ہیں جس سے روشنی اور ہوا داخل ہوتی ہے اور رات کے وقت کرنٹ (بجلی) سے چلنے والی لائٹیں۔ اس کے سامنے روشنی کرنے کے لئے دو بڑی لائٹیں ہوتی ہیں۔

اَلسَّيَّارَةُ اِخْتِرَاعٌ اَرَاحَ النَّاسَ وَخَفَّفَ عَنْهُمْ كَثِيْرًا مِنَ الْمَتَاعِبِ هِيَ تَحْمِلُ الْبَضَائِعَ وَالْمُسَافِرِيْنَ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ يَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَتَطْوِي الْمُسَافَاتِ الشَّاسِعَةَ وَتَصِلُ اِلَى الْاَمْكِنَةِ الْبَعِيْدَةِ فِي وَقْتٍ قَصِيْرٍ وَ زَمَنٍ يَسِيْرٍ وَيَسْتَخْدِمُهَا رِجَالُ الْاِسْعَافِ وَالْاِطْفَاءُ فِي حَمْلِ الْمُصَابِيْنَ وَاِغَاثَةُ الْمَلْهُوْفِيْنَ وَنَجْدَةُ الْمَنْكُوْبِيْنَ كَمَا يَسْتَخْدِمُهَا اَهْلُ الْبَرِيْدِ فِي حَمْلِ الْبَرِيْدِ وَنَقْلِهِ وَالشُّرْطِ فِي مَصَالِحِهِمْ۔ فَلِلسَّيَّارَاتِ فَوَائِدُ

جَمَّةٍ وَمَنَافِعُ عَظِيْمَةٍ غَيْرَ اَنَّهَا تَثِيْرُ الْغُبَارَ وَتُكَدِّرُ الجَوَّ وَتَحْدَثُ جَلَبَةً وَضَجِيْجًا وَتَدُوْسُ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ فَتَدُقُّ عِظَامَهَا وَتَقْضِي عَلَى حَيَاتِهِمْ۔

گاڑی ایک ایسی ایجاد ہے کہ جس نے لوگوں کو آرام پہنچایا اور ان سے بہت سی مشقت کو ختم کر دیا وہ سامان اور مسافروں کو ایک شہر سے دوسرے شہر تک لے جاتی ہے جو کہ وہاں تک بڑی مشقت سے پہنچتے۔ وہ بہت جلدی سے دور کی مسافتوں کو لپیٹتی ہے اور وہ تھوڑے سے وقت میں دور دور کے مقامات پر پہنچ جاتی ہے۔ اور اس کے ابتدائی طبی امداد اور فائر بریگیڈ کے مصیبت زدہ لوگوں اور غمزدہ لوگوں کی مدد اور مصیبت میں گھرے لوگوں کی مدد کرنے والے لوگ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ڈاک والے، ڈاک اٹھانے اور منتقل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور پولیس والے اپنی ضروریات کے لئے استعمال کرتے ہیں پس گاڑیوں کے بہت سارے فوائد اور عظیم منافع ہیں۔ سوائے اس کے وہ آلودگی پیدا کرتی ہے اور فضا کو گندا کرتی ہے اور شور شرابہ پیدا کرتی ہیں اور بہت سے لوگوں کو روند دیتی ہیں اور ہڈیوں کو پیس دیتی ہیں اور ان کی زندگی ختم کر دیتی ہیں۔

وَالْيَوْمَ تَعَدَّدَتِ السَّيَّارَةُ وَتَنَوَّعَتْ صُنُوْفُهَا فَغَصَّتْ بِهَا الشَّوَارِعُ وَضَاقَتْ بِهَا الطُّرُقُ تُحَاوِلُ كُلٌّ مِّنْهَا اَنْ تَسَابَقَ الرِّيْحَ اَوْتَطْوِى الطُّرُقَاتِ طَيًّا حَافِلَةً بِرَاكِبِيْهَا اَوْمُثَقَّلَةً بِالْبَضَائِعِ فَيُصْبِحُ عُبُوْرُ الشَّوَارِعِ مَحْفُوْظًا بِالْاَخْطَارِ وَقَدْ يَعْبَثُ السَّوَّاقُوْنَ بِالنِّظَامِ فَتَكْثُرُ حَوَادِثُ الْاِصْطِدَامَاتِ الْمُرَوَّعَةِ۔

اور آجکل بے شمار گاڑی ہیں اور ان کی مختلف اقسام ہیں پس سڑکیں میں ان کی وجہ سے بھر گئی ہیں اور راستے ان کی وجہ سے تنگ ہو گئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ دوسرے آگے نکل جائے اور راستوں کو لپیٹ دے اپنے سواروں کو اٹھائے ہوئے یا سامان کی وجہ سے بوجھل ہے پس سڑکوں کو عبور کرنے والے خطروں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۸) (مشق نمبر ۶۸)

اُكْتُبْ عَنِ الْمِذْيَاعِ (اَلرَّادِيُوْ)

العناصر: وسيلة عظيمة للدعاية واداة اتصال بالجماهير ونشر الثقافة والتعليم، اذاعة اخبار العالم تهذيب الاطفال وارشاد الامهات۔

ولكنها ضائعة لانها لاتنشر الخير وما ينفع الناس انما تنشر الخلاعة والكذب والهزل۔

"اَلْمِذْيَاعُ" (اَلرَّادِيُوْ) (ریڈیو)

مُخْتَرَعٌ غَرِيْبٌ فَذٌّ وَعَجِيْبَةٌ مِنْ عَجَائِبِ الدَّهْرِ مَلَكَ عَلَى النَّاسِ اَفْئِدَتُهُمْ يَصْمُتُ اِذَا اَرَدْتَ الصَّمْتَ وَيَتَكَلَّمُ اِنْ شِئْتَ الْكَلَامَ اَلْمِذْيَاعُ يُسْمِعُنَا اَخْبَارَ بِلَادِنَا وَاَخْبَارَ الْعَالَمِ وَيَنْتَقِلُ بِنَا مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ وَنَحْنُ جَالِسُوْنَ لَانُحَرِّكُ قَدَمًا۔

ریڈیو زمانے کی عجیب وغریب اور بے مثال ایجاد ہے لوگوں کے دل ان پر مالک ہو گئے وہ جب تو ارادہ کرے تو خاموش ہو جاتا ہے اور جب تو چاہے تو بولنے لگتا ہے۔ ریڈیو ہمیں ہمارے شہروں کی اور پوری دنیا کی خبریں سناتا ہے اور ہمیں ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچا دیتا ہے حالانکہ ہم بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور ایک قدم بھی حرکت نہیں کرتے۔

نَسْمَعُ مِنَ الْمِذْيَاعِ الْمُحَاضَرَاتِ الْعِلْمِيَّةَ وَالْاَبْحَاثِ الْمُفِيْدَةِ وَالدُّرُوْسِ النَّافِعَةِ فَنَسْتَفِيْدُ فَائِدَةً عِلْمِيَّةً ثَمِيْنَةً يُقَدِّمُ الْعُلَمَاءُ وَالْمُفَكِّرُوْنَ وَالْبَاحِثُوْنَ وَالْكِتَابُ اِلَى النَّاسِ اَلْوَانًا مِنَ الْاَدَبِ وَطَوَائِفَ مِنْ كُلِّ عِلْمٍ وَفَنٍّ

ہم ریڈیو سے علمی باتیں اور مفید معلومات اور نفع دینے والے اسباق سنتے ہیں،

پس ہم ایک علمی اور قیمتی فائدہ حاصل کرتے ہیں، اس میں علماء اور مفکر لوگ اور تبصرہ نگار آتے ہیں اور لوگوں کی طرف سے پیغامات اور مختلف قسم کی ادبی باتیں اور ہر علم وفن کی عمدہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

اَلْاِذَاعَةُ مَدْرَسَةٌ اِنْ طَابَتْ دُرُوْسُهَا اَفَادَتْ وَاِنْ خَبُثَتْ اَسَاءَتْ وَقَدْ غَلَبَتْ عَلَيْهَا (مَعَ الْاَسَفِ) الْخَلَاعَةُ وَالْمُجُوْنِ لِاَنَّ غَالِبَ الْحُكُوْمَاتِ لَاتَعْتَنِى بِاَخْلَاقِ الشُّعَبِ وَتَرْبِيَتِهِ الصَّحِيْحَةِ

ریڈیو ایک مدرسہ ہے اگر اس کے اسباق اچھے ہوں گے تو فائدہ دے گا اگر برے ہوں تو وہ برا بنائے گا اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس پر بے حیائی اور فحاشی غالب آگئی ہے۔ اس لئے حکومت کے اکثر لوگ اخلاق اور صحیح تربیت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

سِيْرَةُ عُمَرِ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر ابن خطابؓ کی سیرت کا ذکر

العناصر: مولده ومنشاه، سيرته الاجمالية قبل الاسلام، اسلامه و هجرته الى المدينة، نضاله مع المشركين و اعداء الاسلام، عهد الخلافة اليه و قيامه بها، سياسته في الحكم، حكمته وتدبر، زهد في نعيم الدنيا و تقشفه، مقتلهٔ۔

نموذ للاجابه: وُلِدَ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقُرَشِىُّ بَعْدَ مَوْلِدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثَ عَشَرَ سَنَةً، وَنَشَأَ نَشْأَةَ الْفِتْيَانِ مِنْ قُرَيْشٍ فَرَعَى الْمَاشِيَةَ صَغِيْرًا وَمَارَسَ التِّجَارَةَ وَالْحَرْبَ كَبِيْرًا۔ ثُمَّ اَخَذَ نَفْسَهٗ بِثَقَافَةِ الْاَشْرَافِ مِنْ قَوْمِهٖ فَتَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ وَتَقَلَّبَ فِى التِّجَارَاتِ بَيْنَ الْيَمَنِ وَالْحَبْشَةِ جُنُوْبًا وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ شِمَالًا۔ حَتّٰى فَخَمَ اَمْرُهٗ، وَعَظُمَ قَدْرُهٗ

وَاشْتَهَرَ فِي النَّاسِ بِبَلَاغَةِ اللِّسَانِ وَثَبَاتِ الْجَنَانِ وَقُوَّةِ الشَّكِيْمَةِ وَمَضَاءِ الْعَزِيْمَةِ فَجَعَلَتْ لَهُ قُرَيْشٌ السَّفَارَةَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فِي السِّلْمِ وَالْحَرْبِ۔

ابو حفص عمر بن الخطاب جو قریش سے تھے حضور ﷺ کی ولادت کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے اور آپ نے ابتدائی تربیت جوانی تک قریش سے حاصل کی پس آپ نے چھوٹی عمر میں گلہ بانی کی اور آپ نے تجارت اور جنگ میں بڑی مہارت حاصل کی۔ پھر آپ نے اپنی قوم کے شریف لوگوں کی تہذیب کو اپنایا پس آپ نے یمن جنوبی حبشہ شام اور شمالی عراق کی تجارت کے دوران لکھنا سیکھ لیا یہاں تک کہ آپ کا معاملہ عظیم اور آپ کا مرتبہ بڑا ہو گیا اور آپ لوگوں میں زبان کی بلاغت، مضبوط دل خود دار اور مصمم ارادے والے مشہور ہو گئے۔ پس قریش نے ان کو اپنے اور عرب قبائل کے درمیان سلامتی اور جنگ کا سفیر بنا دیا۔

وَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ عَارَضَهُ وَنَاهَضَهُ وَلَجَّ فِي الْخُصُوْمَةِ وَالْإِنْكَارِ عَلَى مُتَّبِعِيْهِ وَالْمُسْلِمُوْنَ يَوْمَئِذٍ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَى خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِيْنَ رَجُلًا وَثَلٰثَ عَشَرَةَ امْرَأَةً، يَجْتَمِعُوْنَ سِرًّا فِي دَارِ الْأَرْقَمِ الْمَخْزُوْمِي فَكَانَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ اللّٰهَ أَنْ يُعِزَّ الْإِسْلَامَ بِهِ أَوْ بِأَبِي جَهْلٍ، فَاخْتَارَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ السَّعَادَةِ وَشَرَحَ صَدْرَهُ لِلشَّهَادَةِ۔ وَذَالِكَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَتَنِهِ يُؤَنِّبُهُ وَ يُعَذِّبُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَلَحِقَتْهُ أُخْتُهُ وَأَخْرَجَتْ لَهُ صَحِيْفَةً فِيْهَا آيَاتٌ مِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ۔ فَلَمَّا قَرَأَهَا تَعَظَّمَتْ فِي صَدْرِهِ۔ وَقَالَ: أَمِنْ هٰذَا الْفَرَّتْ قُرَيْشٌ؟ ثُمَّ سَأَلَ أَيْنَ الرَّسُوْلُ؟ فَقِيْلَ لَهُ فِي دَارِ الْأَرْقَمِ قَالَ عُمَرُ "فَأَتَيْتُ فَضَرَبْتُ الْبَابَ فَاسْتَجْمَعَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ حَمْزَةُ مَالَكُمْ؟ قَالُوْا عُمَرُ قَالَ: وَعُمَرُ اِفْتَحُوْا لَهُ فَإِنْ أَقْبَلَ قَبِلْنَا مِنْهُ وَإِنْ أَدْبَرَ قَتَلْنَاهُ، فَسَمِعَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَتَشَهَّدْتُ فَكَبَّرَ أَهْلُ الدَّارِ تَكْبِيْرَةً سَمِعَهَا أَهْلُ مَكَّةَ۔ فَقُلْتُ

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ؟ قَالَ بَلٰى قُلْتُ فَفِيْمَ الْاِخْتِفَاءُ؟ فَخَرَجْنَا صَفَّيْنِ أَنَا فِي أَحَدِهِمَا وَحَمْزَةُ فِي الْآخِرِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَنَظَرَتْ قُرَيْشٌ إِلَيَّ وَإِلٰى حَمْزَةَ فَأَصَابَتْهُمْ كَآبَةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَارُوْقَ يَوْمَئِذٍ۔ كَانَ ذَالِكَ سِنُّهٗ سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً وَالْأَذٰى قَدْ اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَمَلَ مِنْهُ نَصِيْبَهٗ وَعَادٰى فِي اللّٰهِ صَدِيْقَهٗ وَنَسِيْبَهٗ۔

اور جب اسلام آیا تو اس کا معارضہ کیا اور جھگڑے اور انکار میں تیز ہو گئے اس کے متبعین پر اور مسلمان اس وقت ۴۵ آدمی اور تیرہ عورتوں سے زیادہ نہ تھے دار ارقم مخزومی میں چھپ کر جمع ہوتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ ابو جہل یا عمر کے ذریعے اسلام کو عزت دے پس اللہ نے اس سعادت کے لئے عمر کو چن لیا۔ اور گواہی کے لئے (مسلمان ہونے کے لئے) اس کا سینہ کھول دیا اور وہ اس طرح کہ وہ اپنے بہنوئی کے پاس گئے اس کو ڈانٹ رہے تھے اور سزا دے رہے تھے! اسلام لانے پر آپ کی بہن زخمی ہوگئی اور اس نے آپ کے لئے قرآن نکالا جس میں سورہ طٰہٰ کی آیت لکھی ہوئی تھی۔ پس جب آپ نے ان کو پڑھا تو ان کے دل میں ان آیات کی عظمت پیدا ہوئی اور کہا کیا اسی سے قریش نے فرار اختیار کیا؟ پھر پوچھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں ان کو بتایا گیا کہ دار ارقم میں ہیں تو عمر نے کہا میں آیا اور میں نے دروازہ کھٹکایا پس قوم جمع ہوگئی تو حمزہ نے ان کو کہا تم کو کیا ہے تو انہوں نے کہا عمر ہے۔ اس کے لیے دروازہ کھول اگر ہماری طرف آیا تو قبول کریں اس سے اگر پیٹھ پھیرے تو ہم اس کو قتل کریں گے۔ پس یہ بات نبی کریم نے سن لی تو پس آپ نکلے پس میں نے کلمہ پڑھا اور مکان میں موجود لوگوں نے زوردار نعرہ لگایا جو مکہ والوں نے سن لیا۔ تو میں نے رسول اللہ سے پوچھا کیا ہم حق پر نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں تو میں نے کہا پھر چھپنا کس وجہ سے تو ہم دو صفوں میں نکلے میں ان دونوں میں سے ایک میں تھا اور حمزہ دوسری میں تھے۔

یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہوگئے جب قریش والوں نے میری طرف اور حمزہ کی طرف دیکھا پس ان کو بہت تکلیف پہنچی تو نبی کریم نے اسی دن سے میرا نام فاروق رکھ دیا اس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال تھی اور تکالیف مسلمانوں کے ساتھ بڑھ گئیں۔ اور آپ نے اس کی وجہ سے سب کچھ برداشت کیا اور اللہ کے لئے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے لڑائی کی۔

حتٰی تَسَلَّلَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِوَاذًا اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَارِّیْنَ مِنَ الْعَذَابِ وَالْفِتْنَةِ فَلَمْ یَشَأْ عُمَرُ الْجَرِیْئُ الْبَاسِلُ اَنْ یَخْفِیَ هِجْرَتَهٗ وَاِنَّمَا تَقَلَّدَ سَیْفَهٗ وَتَنَكَّبَ قَوْسَهٗ۔

حتٰی کہ ایمان والے لوگوں نے مدینے کی جانب جائے پناہ اختیار کرنے کیلئے کوچ کیا تکالیف اور فتنوں سے بچ نکلے پس عمر جو کہ دلیر اور بہادر تھے انہوں نے اپنی ہجرت کو چھپانا پسند نہ کیا انہوں نے تلوار گلے میں لٹکائی اور اپنی کمان کندھے پر رکھی۔

وَاَتَى الْكَعْبَةَ، وَاَشْرَافُ قُرَیْشٍ بِفَنَائِهَا فَطَافَ وَصَلّٰی، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَیْهِمْ وَقَالَ "شَاهَتِ الْوُجُوْهُ! مَنْ اَرَادَ اَنْ تَثْكُلَ اُمُّهٗ وَیَیْتَمَّ وَلَدُهٗ وَتَرْمَلُ زَوْجَتُهٗ فَلْیَلْقَنِیْ وَرَاءَ هٰذَا الْوَادِیْ" فَلَمْ یَتْبَعْهُ اَحَدٌ۔ وَلَمْ یَزَلْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ الصَّاحِبَ الْاَمِیْنَ یُؤَیِّدُهٗ بِسِنَانِهٖ وَلِسَانِهٖ، وَیَرَى لَهُ الرَّاْیَ فَیُقَرُّهُ الْقُرْآنُ فِیْ بَعْضِ الْحَوَادِثِ۔ حَتّٰى قُبِضَ الرَّسُوْلُ، وَاخْتَلَفَ الْاَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ فِیْمَنْ یَكُوْنُ الْخَلِیْفَةَ فَاَیَّدَ هُوَاَبَا بَكْرٍ حَتّٰى تَمَّتْ لَهُ الْبَیْعَةُ وَقَامَ مِنْهُ فِیْ خِلَافَتِهٖ مَقَامَ الْمُسْتَشَارِ الْمُؤْتَمَنِ وَالْقَاضِیِ وَالْعَدْلِ حَتّٰى حَضَرَ الْمَوْتُ اَبَابَكْرٍ فَلَمْ یَجِدْهُ غَیْرَهٗ مَنْ یَعْهَدُ اِلَیْهِ بِالْخِلَافَةِ فَتَوَلَّاهَا بِقُوَّةِ الْمُؤْمِنِ الْمُخْلِصِ وَعَزْمَةِ الْقَوِیِّ الشُّجَاعِ وَحَنْكَةِ الشَّیْخِ الْمُجَرَّبِ، وَحِكْمَةِ الْعَبْقَرِیِّ الْاَرِیْبِ وَوَضَعَ یَدَهٗ عَلَى مَلَكُوْتِ كِسْرٰی وَقَیْصَرَ وَطَفِقَ وَحْدَهٗ

وَهُوَ فِي قَلْبِ الصَّحْرَاءِ الْجَدِيبَةِ وَيُدَبِّرُهُ وَيَسُوسُهُ فَيُوَلِّي الْوُلَاةَ وَيُخْتَارُ الْقُضَاةَ وَيُنَصِّبُ الْقُوَادَ وَيُحَرِّكُ الْأَجْنَادَ۔ وَيَبْعَثُ الْأَمْدَادَ وَيُرَسِّمُ الْخُطَطَ يُخَطِّطُ الْمُدُنَ وَيُسَنُّ السِّنَنَ وَيُقَسِّمُ الْفَيْءِ وَيُقِيمُ الْحُدُودَ مِماَّ يَنُوءُ بِالْحُكُومَاتِ وَيَلْتَوِي عَلَى الْمَجَالِسِ وَكُلَّ ذَالِكَ فِي سِدَادِ رَائٍ وَثُقُوبِ ذِهْنٍ وَبَعْدِ نَظْرٍ وَمضَاءِ عَزْمٍ وَكُلُّ ذَالِكَ وَهُوَ يَفْتَرِشُ الْغَبْرَاءَ و يَعَايِشُ الدَّهْمَاءِ وَيَتَدَثَّرُ بِالثَّوْبِ الْخَلْقِ، يَاتَدِمُ بِالْخَلِّ وَالزَّيْتِ وَلَاتَزِيْدَ نَفَقَتَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ عَلَى دِرْهَمَيْنِ فِي الْيَوْمِ وَلَاتَزَالُ خَلَافَتَهُ مَثَلاً مِنَ الْمُثُلِ الْعُلْيَا فِي النِّظَامِ وَالعَدَلِ وَالْأَمَنِ۔

اور کعبہ آئے اور قریش کے بڑے لوگ اس کے صحن میں آئے طواف کیا اور نماز پڑھی پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا چہرے سیاہ ہو جائیں جو ارادہ کرے کہ اس کی ماں اس کو گم پائے (روئے) اس کے بچے یتیم ہوں اور اس کی بیگم رنڈوہ ہو پس میرے ساتھ اس وادی کے پیچھے لڑائی کرے کسی نے آپ کے پیچھے آنے کی جرأت نہ کی۔ اور آپ ہمیشہ حضورؐ کی تلوار اور زبان کی تائید کرتے رہے اور بعض اوقات آپ جو رائے حضورؐ کو دیتے تھے تو وہ قرآن بن جاتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ چلے گئے اور انصار اور مہاجرین نے اختلاف کیا کہ خلیفہ کن لوگوں سے ہو آپ نے جس کی تائید کی وہ ابوبکر تھے یہاں ان پر بیعت مکمل ہوگئی اور آپ ان کے دور میں مشیر قاضی مقرر ہوئے یہاں تک کہ ابوبکر انتقال فرما گئے تو انہوں نے عمر کے علاوہ کسی کو نہ پایا جو اس عہدہ کے اہل ہو خلافت کے لئے پس ان کو مخلص مومن کی طاقت کی وجہ سے اور طاقتور بہادر اور تجربہ کار اور ذہین ہونے کی وجہ سے چن لیا اور انہوں نے اپنا ہاتھ قیصر وکسریٰ کی بادشاہت پر ڈالا تن تنہا کامیاب ہوگئے حالانکہ وہ قحط زدہ صحراء کے دل میں تھی آپ نے اس کے متعلق غور وفکر کیا اور اس کو سنوارا پس گورنروں کو مقرر کرتے اور قاضیوں کو چنتے اور لشکر تیار کئے اور کمکیں بھیجیں اور رسم الخط کو رائج کیا شہروں کی حد بندی کی اور سن ہجری کا اجراء کیا اور مال فئی

تقسیم کیا حدود قائم کی اور ان مقامات کی حد بندی کی جو کہ حکومتوں سے کافی دور تھے اور عدالتیں قائم کیں۔ یہ سب رائے کی درستی تھی اور ذہن کی پختگی تھی اور دور اندیشی اور مصمم ارادے ہونے کا کمال تھا لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود آپ نے مفلسی کا بچھونا استعمال کیا اور لوگوں میں گھل مل کر زندگی گزاری اور پرانا کپڑا استعمال کرتے تھے۔ سر کے اور زیتون کے ساتھ روٹی کھاتے اور بیت المال سے ایک دن میں دو درہموں سے زیادہ اپنا نفقہ نہ لیتے۔ آپ کی حکومت نظم وضبط، انصاف اور امن کی بہت بڑی مثال بنی رہی۔

وَلٰكِنْ عُمَرُ الَّذِی اَرْضَی اللّٰهَ وَالنَّاسَ بِعَدْلِهٖ وَفَضْلِهٖ لَمْ يَرْضَ عَبْدًا مَجُوْسِيًّا اِسْمُهٗ، "لؤلؤ۔ اِذْ نَصَحَ لَهٗ اَنْ يُّحْسِنَ اِلٰی مَوْلَاهُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَاَنْ لَايَسْتَكْثِرَ عَلَيْهِ دِرْهَمَيْنِ فِی الْيَوْمِ يُؤَدِّيْهِمَا اِلَيْهِ وَهُوَ نَجَّارٌ، وَنَقَّاشٌ حَدَّادٌ، فَاحْتَقَدَ عَلَيْهِ هٰذِهِ النَّصِيْحَةَ وَدَبَّ اِلَيْهِ فِی الْغَلَسِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّی بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَطَعَنَهٗ بِخَنْجَرٍ ذِی نَصْلَيْنِ طَعَنَاتٍ كَانَتْ سَبَبَ مَوْتِهٖ، وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ لِثَلٰثٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِی الْحَجَّةِ سَنَةَ ۲۳ھجری۔

اور لیکن عمرؓ نے اللہ اور لوگوں کو راضی کیا لیکن ایک مجوسی غلام جس کا نام لؤلؤ تھا۔ جب اس کو نصیحت کی کہ وہ اپنے مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ بھلائی کریں اور یہ کہ دو درہم سے زیادہ نہ ہونے دے ان کو اس کی طرف ادا کرے وہ بڑھئی نقاش اور لوہار تھا۔ پس اس پر یہ نصیحت گراں گزری۔ آپ کی طرف اندھیرے میں چلا آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اس نے آپ کو تیز دھاری دار زہر آلود خنجر گھونپ دیا تو وہ آپ کی موت کا سبب بنا ذی الحجہ کے ۲۷ بدھ کی رات آپ پر حملہ ہوا اور یکم محرم الحرام کو شہادت پائی۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۹)(مشق نمبر ۶۹)

اُكْتُبْ عَنْ حَيَاةِ عُمَرِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ"

العناصر: مولده، و منشاه حیاته قبل الخلافته (یتقلب فی اعطاف النعیم و بکثر الطیب) انتقال الخلافة الیه مفاجاه، التحول فی حیاته زهده فی النعیم وتقشفه، بعض امثلة زهده و تقشفه سیاسته فی الحکم، تاثیر حکمه فی الحیاة والمجتمع وفاته، الخسارة بوفاته، حاجته العالم الیوم الیٰ مثله۔

عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ

وُلِدَ سَیِّدُنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بِالْمَدِیْنَةِ سَنَةَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ۔ یَبْلُغُ نَسَبُهٗ لِاَبِیْكِ اِلٰی مَرْوَانَ وَیَبْلُغُ نَسَبُهٗ مِنْ اُمِّهٖ اِلٰی سَیِّدنا عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابؓ وَاهْتَمَّ بِتَرْبِیَتِهٖ سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرؓ وَبِذَالِكَ بَلَغَ دَرَجَةَ الْفَضْلِ وَالسَّعَادَةِ و دَرَجَةَ اَشَدِّ كَمَالِ الْعِلْمِ وَالدِّیْنِ۔ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَجُلاً مِنْ اَفْرَادِ الدَّهْرِ۔ كَانَ فَرْدُ الْمِائَةِ الْاُوْلٰی تَوَجَّهَ اِلَی رَحْمَةِ اللّٰهِ مَعَ اِخْتِتَامِ الْقَرْنِ الْاَوَّلِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَبَعْدَهَا بَدَّلَ مِمَّا كُلَّ جَوَانِبِهٖ مِنَ الْمُمْلِكَةِ وَالْبِلَادِ عَمَّا كَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ الْحُكْمِ وَالسُّلْطَانِ۔ قَبَضَ عَلٰی یَدِ الظَّالِمِ وَاَغَاثَ الْمَظْلُوْمِ وَاَعَادَ الْحَقَّ اِلٰی صَاحِبِ الْحَقِّ وَكَمُلَ الْاَمْرَ مَرَّةً اُخْرٰی لِلدِّیْنِ الْاِسْلَامِ وَ السَّعَادَةِ الْاُخْرَوِیَّةِ۔ وَلَمَّا كَانَ یَنْتَمِی اِلَی الْاَصْلِ الْاُمَوِی فَازَ بِمَنْصَبٍ خَطِیْرٍ مَنْصَبُ الْاَمَارَةِ عَلَی الْمَدِیْنَةِ سَهَّلَ لَهٗ ذَالِكَ وَاَرَادَةَ اللّٰهِ وَمَیْلُ نَفْسِهٖ اِلَی الدِّیْنِ وَعِلْمِهٖ اَنْ یَغْتَرِفَ مِنْ عِلْمِ الدِّیْنِ وَالتَّقْوٰی شَیْئًا كَثِیْرًا وَاتَّصَلَ بِالْعُلَمَاءِ وَاَهْلِ الدِّیْنِ فَاَخَذَ مَا عِنْدَهُمْ وَتَاَثَّرَ شَخْصِیَاتِهِمْ وَتَزَوَّدَ لِنَفْسِهٖ مِمَّا یَمْلِكُوْنَهٗ لٰكِنَّهٗ لِتَرْبِیَّتِهٖ فِی بِیْئَةٍ عَالِیَةٍ مَلَكِیَةٍ۔ كَانَ رَفِیْعُ الذَّوْقِ مُرْهَفُ الْحِسِّ وَیَلْبَسُ نَفِیْسًا وَیَاْكُلُ لَذِیْذًا وَیُعَطِّرُ مَلْبَسَهٗ بِرَوَائِحَ فَائِحَةٍ۔ فَلَمَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ وَبِالْاُمَّةِ

الْاِسْلَامِيَةِ خَيْرًا اِنْتَقَلَتِ الْخِلَافَةُ اِلَيْهِ بَغْتَةً لَمْ يَكُنْ يَرْجُوْهَا عَلٰى بَالِ اَحَدٍ اَنَّ ذَالِكَ كَائِنٌ فَتَجَرَّدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ مِنْ جَمِيْعِ مَاكَانَ يَخْتَصُّ بِهٖ مُتَنَعِّمًا، وَتَزَهَّدَ فِي الدُّنْيَا اَقْصٰى غَايَةِ الزُّهْدِ۔

وَاَخَذَ النَّاسَ عَلَى الْبَاطِلِ وَاَخَذَ الزَّكٰوةَ، وَسَمِعَ لِلْمَظْلُوْمِ وَنَصَرَ الْحَقَ۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحْمَةُ اللّٰهِ لَمْ يَبْقَ وَالِيًا لِلْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا سَنَتَيْنِ ثَبَتَ فِيْهِمَا لِلْعَالَمِ اِنَّ الْاِسْلَامَ مُلَائِمٌ لِكُلِّ عَصْرٍ۔ اِنْتَقَلَ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ فِي السَّنَةِ الْوَاحِدَةِ بَعْدَ الْمِائَةِ الْاُوْلٰى طَيَّبَ اللّٰهُ ثَرَاهُ وَرَفَعَ دَرَجَاتِهٖ۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیز مدینہ میں ۶۱ ھجری کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نسب آپ کے والد کی طرف سے مروان تک اور آپ کی والدہ کی طرف سے سیدنا عمرؓ ابن خطاب تک پہنچتا ہے۔ آپ کی تربیت کا اہتمام سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ نے کیا اور اسی وجہ سے آپ فضیلت اور سعادت کے بلند مرتبے کو پہنچے اور علم اور دین درجہ کمال تک پہنچے عمر بن عبدالعزیز زمانہ ساز افراد میں سے تھے آپ پہلی صدی کے فرد تھے کہ اللہ کی رحمت کی طرف سے متوجہ ہوئے باوجود پہلی صدی ہجری کے ختم ہونے کے اور بعد تبدیلی لانے اپنے اردگرد کی سلطنتوں اور ممالک کو اپنی حکومت میں جس پر حاکم اور سلطان تھے۔ آپ نے ظالم کا ہاتھ پکڑا اور مظلوم کی مدد کی اور حق کو حق والے کی طرف لوٹایا اور ایک مرتبہ دوبارہ معاملہ دین اسلام اور آخرت کی سعادت کے لیے مکمل ہوگیا۔ اور چونکہ آپ اموی نسل میں سے تھے اس لئے آپ مدینہ کی گورنری کے عہدے پر فائز ہوئے۔ اس چیز نے آپ کے لئے آسانی پیدا کر دی اور اللہ کی مشیت اور دین کی طرف اور علم کی طرف کا میلان ہوا کہ آپ نے علم دین اور تقوی سے بہت کچھ حاصل کرلیں اور علماء اور دین والوں کے ساتھ مل جائیں۔ پس آپ نے جو کچھ ان کے ارد گرد تھا لے لیا اور ان کی شخصیات سے متاثر ہوئے اور اپنے لئے بہت سا توشہ لے لیا جس کے وہ مالک تھے۔ لیکن شاہانہ ماحول میں تربیت پانے کے باوجود آپ اونچے ذوق اور ذہین حسن والے

تھے اور عمدہ لباس اور لذیذ کھانا اور اپنے کپڑوں پر خوشبو عمدگی سے لگاتے تھے۔ پس جب اللہ نے آپ کے ذریعے امتہ اسلامیہ کی بھلائی کا ارادہ کیا تو آپ کو اجازت خلافت منتقل ہوگئی اور کسی کو اس کی امید نہ تھی کہ اس طرح ہونے والا ہے۔ پس عمر بن عبدالعزیز نے اپنے آپکو تمام ان چیزوں سے الگ تھلگ کرلیا جو کہ آپ کے ساتھ عیش وعشرت کے لحاظ سے خاص تھیں اور آپ نے دنیا سے انتہاء درجے تک زھد (پرہیز) اختیار کیا۔ جھوٹ پر لوگوں کی گرفت کی زکوۃ وصول کی مظلوم کی دادرسی کی اور حق کی مدد کی آپ مسلمانوں کے دوسال خلیفہ رہے اور پورے عالم میں ثابت کردیا کہ اسلام ہر زمانے کیلئے سازگار ہے۔ آپ پہلی صدی کے بعد ایک سال کے دوران انتقال فرما گئے اللہ قبر کو معطر اور درجات کو بلند کرے۔

اَلتَّمرِيْنُ (۷۰) (مشق نمبر ۷۰)

قِصَّةُ عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ الْعَجُوْزِ

العناصر: اعتاد ان یغیر زیه و یخرج لیلا لیعلم من اخبار الناس ذات لیلة رایٰ نارا تو قد فلدنا الیها۔ اذهو بعجوز حولها صبیان یبکون سوال عمر عن بکائهم ثم ماجال بینه و بین العجوز من الحوار قلقه واضطرابه اسراعه الی بیت المال، حمله الاقیق والسمن الی العجوز قیامه بالطبخ وإطعامه الصغار، هدوؤهم ومرحهم دعاؤه العجوز ونلمها حین لهھر لها السِرّ تسلية عمر اياها وامره برانب شهری لها۔ دعاء العجوز لعمر رضی الله عنه۔

كَانَ عُمَرُ خَلِيْفَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَكَانَ يَخْرُجُ لَيْلاً لِيَعْلَمَ مِنْ اَخْبَارِ النَّاسِ مَرَّةً خَرَجَ مَطَابِقًا لِعَادَتِهِ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ رَاىٰ نَارًا فِي بَيْتٍ تُوْقَدُ فَدَنَا اِلَيْهَ وَدَخَلَ فِي الْبَيْتِ وَرَاٰى هُنَاكَ عَجُوْزَةً حَوْلَهَا كَانَ الصِّبْيَانُ يَبْكُوْنَ

فَسَئَلَ عُمَرُ عَن بُکَاءِ الصِّبْیَانِ فَقَالَتِ الْعَجُوْزَۃُ اَنَا فَقِیْرَۃٌ وَلَیْس لِیُ مَالٌ وَشَیٌٔ عِنْدِی اَنْ اُطْعِمَھُمْ وَکَانَتِ الْقِدْرُ تَغْلِیُ وَکَانَ فِیْھَا مَاءٌ فَتَحَیَّرَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذَھَبَ اِلٰی بَیْتِ الْمَالِ سَرِیْعًا وَحَمَلَ الدَّقِیْقَ وَالسُّمْنَ وَرَجَعَ سَرِیْعًا اِلٰی بَیْتِ الْعُجُوْزِ وَقَامَ اِلٰی وَقْتٍ طَبَخَتِ الْعَجُوْزُ وَاَطْعَمَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الصِّبْیَانَ ۔ فَفَرِحَتِ الْعُجُوْزُ جِدًّا بِھٰذَا الْعَمَلِ وفَرِحَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَکْلِھِمْ وَلُعْبِھِمْ۔ ودَعَتِ الْعَجُوْزُ لِعُمرَ اَنْ یَجْعَلَ اللّٰہَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَدَعا الْعَجُوْزَ اِلٰی دَارِ الْخِلَافَۃِ وَرَجَعَ اِلٰی بَیْتِہٖ۔ فَاِذا جاءَتِ الْعَجُوْزُ فِی دَارِ الْخِلَافَۃِ وَرَاَتْ عُمَرَ جَالِسًا فَنَدِمَتْ لِظُھُوْرِ سِرِّھَا۔ فَتَسَلّٰی عُمَرُ اِیَّاھَا وَقَالَ لَھَا کَانَ لَكَ حَقٌّ عَلَیَّ اَنْ اَخْدِمَكِ وَلٰکِنْ لَمْ اُخْبِرْ عَنْكِ فَدَعَتِ الْعَجُوْزُ لِعُمرؓ وذَھَبَتْ اِلٰی بَیْتِھَا۔

حضرت عمرؓ مومنین کے خلیفہ تھے اور وہ رات کو لوگوں کے حالات کی خبر لینے کے لئے نکلا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ اپنی عادت کے مطابق اندھیری رات میں نکلے تو انہوں نے کسی گھر میں آگ جلتی ہوئی دیکھی تو وہ اس کے قریب ہوئے اور گھر میں داخل ہوئے اور وہاں پر انہوں نے ایک بڑھیا کے اردگرد بچوں کو دیکھا کہ رو رہے تھے۔ پس حضرت عمرؓ نے بچوں کے رونے کے متعلق پوچھا تو بڑھیا نے کہا کہ میں غریب نادار ہوں اور میرا کوئی مال نہیں اور کوئی چیز میرے پاس نہیں کہ میں ان کو کھانے کو دوں اور ایک ہنڈیا جس میں پانی تھا وہ ابل رہی تھی۔ پس امیر المومنین حیران ہوئے اور بیت المال کی طرف تیزی سے گئے اور آٹا گھی وغیرہ اٹھایا اور جلدی سے بڑھیا کے گھر کی طرف لوٹے اور اس وقت تک ٹھہرے رہے کہ جس وقت تک بڑھیا نے کھانا پکایا اور امیر المومنین نے بچوں کو کھلا لیا تو بڑھیا اس عمل سے بڑی خوش ہوئی اور امیر المومنین بھی بچوں کے کھانا کھانے اور کھیلنے کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور بڑھیا نے حضرت عمرؓ کو دعا دی کہ اللہ تجھے امیر

المومنین بنائے پھر حضرت عمرؓ نے بڑھیا کو دارالخلافہ میں آنے کی دعوت دی اور واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔ پس جب بڑھیا دارالخلافہ آئی تو اس نے حضرت عمرؓ کو بیٹھا ہوا دیکھا تو وہ اپنے راز کے ظاہر ہونے کی وجہ سے شرمندہ ہوئی تو پس حضرت عمرؓ نے اس کو تسلی دی اور فرمایا یہ آپ کے لئے میرے اوپر حق تھا کہ میں آپ کی خدمت کروں لیکن مجھے آپ کے حال سے متعلق خبر نہیں دی گئی تھی پس حضرت عمر کو بڑھیا نے دعا دی اور اپنے گھر کی طرف چلی گئی۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي الرَّسَائِلِ

(چوتھا باب خطوط کے متعلق)

پہلے حصہ میں رسائل کے بعض نمونے لکھ کر آپ کو بتایا جاچکا ہے کہ خط کے چار حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ مقدمہ (دیباچہ) پر مشتمل ہوتا ہے اور دوسرا حصہ افتتاح (سلام و تحیتہ) اس کے بعد تیسرے حصہ میں غرض بیان کی جاتی ہے اور چوتھے حصہ میں اختتام ہوتا ہے۔

(۱) دیباچہ میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ القاب و آداب لکھے جاتے ہیں مثلاً بڑوں کے لئے سیدی الجلیل حرسه اللّٰه، والدی الشفیق حفظه اللّٰه، حضرة الاستاذ الجلیل وغیره۔

دوست احباب کے لئے: صدیقي الحمیم، الاخ الفاضل، اخی المخلص، اخي العزیز وغیره۔

چھوٹوں کے لئے: ولدی و فلذة کبدی، اخي و قرة عینی، اخی العزیز، عزیزی فلان۔

(۲) افتتاح میں سلام و تحیات کے ساتھ مرسل الیہ کے حسب مرتبہ اس کی تعظیم و کریم یا اخلاص و مودت یا شفقت و محبت کا اظہار بھی مختصر الفاظ میں ہوتا ہے۔

(۳) غرض میں بات کو طول دینا چاہئے کیوں کہ مقصود دراصل یہی ہوتا ہے جو کچھ لکھنا ہو اس پر اچھی طرح غور و فکر کر کے ذہن میں پہلے اس کی ترتیب قائم کر لینی چاہئے۔ اس کے بعد پھر قلم اٹھانا چاہئے۔

اختتام میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ دعا خیر اور سلامتی کی تمنا کے ساتھ ''غرض'' کے مناسب حال و موقع شکر یا صبر یا اخلاص و مودت یا تعظیم و تکریم کے کلمات بھی لکھنے چاہئیں۔

رسائل مختلف انواع واقسام کے ہوتے ہیں۔مثلاً طلب خیریت اور مزاج پرسی کا خط تہنیت اور مبارکبادی کا خط،تعزیت وغمخواری کا خط،شکرگزاری کا خط، معذرت خواہی کا خط،تجارتی امور سے متعلق خطوط وغیرہ وغیرہ،اس لئے جس نوعیت اور جس قسم کا خط لکھنا ہو مضمون کے ساتھ طرز تحریر بھی ویسا ہی اختیار کرنا چاہئے مثلاً شکرگزاری کے خط میں محسن کے مرتبے کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے شکر کے کلمات لکھے جائیں اور اس کے احسان کا ذکر کیا جائے تعزیت کے خط میں مرسل الیہ کے رنج والم میں مشارکت اپنے حزن وملال کا اظہار صبر کی تلقین اور تسلی کے کلمات ہونے چاہئیں،کتاب کے آخر میں چند نمونے اصلی خطوط کے بھی دیئے جارہے ہیں مشق سے پہلے ان کا مطالعہ مناسب اور مفید ہوگا۔

رِسَالَةٌ مِنْ وَالِدٍ لِوَلَدِهٖ

باپ کا بیٹے کی طرف خط جس میں

(یحثه علی الجد والاجتهاد فی القرأة)

اس کواور پڑھنے میں محنت اور کوشش کرنے پر ابھارا گیا ہو۔

العناصر: الدیباجه ، الافتتاح، الغرض، (الحث علی الجد والاجتهاد واداء الواجب من القرأة والکتابة والتحلّی بالصفات الحمیدة، التحذیر من زخارف الحیاة المدنیة)

الاختتام:

وَلَدِیَ الْعَزِیْزُ!

مَا کَانَتْ نَفْسِی لِتَطِیْبَ بِفِرَاقِكَ لَوْلَا مَا اَتَمَنَّاهُ لَكَ مِنْ سَعَادَةٍ وَمَا اَبْغِیْهِ مِنْ رَقِیٍّ وَرِفْعَةٍ وَاِنِّی لَاَنْتَظِرُ ذَالِكَ الْیَوْمَ الَّذِیْ تَعُوْدُ فِیْهِ اِلٰی وَطَنِكَ

مُتَحَلِّيًا بِالْفَضَائِلِ وَالْعُلُوْمِ النَافِعَةِ، تَسْتَقْبِلُكَ الْقُلُوْبُ وَتَقَرَّبُكَ الْعُيُوْنُ وَاِنِّیْ وَاِنْ وَثِقْتُ بِغَزَارَةِ عَقْلِكَ وَطَهَارَةِ اَصْلِكَ فَلَا يَمْنَعُنِیْ مِنْ تَزْوِيْدِكَ النَصَائِحِ الْمُفِيْدَةِ، اَلَاوَاِنَّ خَيْرَ الزَادِ التَقْوٰی۔ اِنَّ عَلٰی كَاهِلِكَ يَابُنَیَّ وَاجِبًا مُقَدَّسًا۔ وَفِیْ عُنُقِكَ اَمَانَةٌ لِاُمَّتِكَ وَدِيْنِكَ فَاَخْلِصْ فِیْ اَدَائِهَا وَاِيَّاكَ اِنْ تَرْكَنُ اِلَی الْكَسَلِ اَوْيَتَسَرَّبُ الضُعْفُ اِلٰی قَلْبِكَ بَلْ كُنْ كَعَهْدِیْ بِكَ نَشِيْطًا مُحِبًّا لِدُرُوْسِكَ مُكِبًّا عَلٰی عَمَلِكَ فَلَنْ يَضِيْعَ اللّٰهُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلاً۔

وَمَنْ تَكُنِ الْعُلْيَاءُ هِمَّةً نَفْسَهٗ، فَكُلُّ الَّذِیْ يَلْقَاهُ فِيْهَا مُحَبَّبٌ يَابُنَیَّ! فِیْ بَلَدٍ يَذْخَرُ بِالْعُلُوْمِ فَاكْتَسِبْ مِنْهَا اَكْبَرَ نَصِيْبِكَ وَاِيَاكَ اِنْ تَسْتَهْوِيْكَ زَخَارِفُ الْحَيَاةِ الْمَدَنِيَّةِ وَتَلْعَبُ بِنَفْسِكَ الْاَهْوَاءُ وَالْفِتَنُ، فَعَاقِبَةُ ذٰلِكَ وَخِيْمَةٌ، لَايَرْضَاهَا عَاقِلٌ جَشَّمَ نَفْسَهٗ مُتَاعِبُ السَفَرِ وَفَارِقُ الْاَهْلِ وَالْوَطَنِ۔ وَاِنِّیْ لَيَمْلَاُنِیْ سُرُوْرًا اَنْ تَظِلَّ حُسْنَ السِيْرَةِ قَوِيْمِ الْاَخْلَاقِ۔

اَسْبَغَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ وَاَقَرَّبِكَ عَيْنَ وَالِدِكَ وَاَعَزَّبِكَ دِيْنَكَ

اَبُوْكَ الْعَزِيْزُ محمد عظيم الصالح۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۷) (مشق نمبر ۱۷)

اُكْتُبْ رِسَالَةً لِاَخِيْكَ التِّلْمِيْذِ

(نَاصِحًا لَهٗ بِمَا يَجِبُ اَنْ يَتَحَلّٰى بِهٖ فِیْ حَيَاتِهِ الْمَدْرَسِيَّةِ)

اپنے طالب علم بھائی کی طرف خط لکھیں جس میں اس کو نصیحت کریں کہ مدرسے کی زندگی میں اپنے آپ کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرے۔

العناصر:

الديباچه، الافتتاح، الغرض، الجد، الاجتهاد، المواظبة، الانتباه

فی اثناء الدروس، حسن معاملة التلامیذ، احترام المعلمین، العنایة بالنظافة، تنظیم الادوات، والعمل والوقت، التحلی بالأخلاق الکریمة، کالصدق والأمانة وغیرهما، المحافظة علی الصلوة والجماعة، الحضّ علی تلاوة القران الاختتام، (تمنیٰ الخیر والنجاح، الدعا بالتوفیق وحسن المستقبل۔

اَلرِّسَالَةُ اِلَی الْاَخِ التِلْمِیْذِ

طالب علم بھائی کی طرف خط

اَلدِّبَاجَۃُ: اَخِیْ الْعَزِیْزُ سَلْمَانُ حَفِظَکَ اللّٰہُ

اَلْاِفْتِتَاحُ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَخِی الصَّغِیْرُ الْعَزِیْزَ کَیْفَ اَنْتَ صِحَّةً وَطَبِیْعَةً قَدْ اَخْبَرَنِی وَالِدِی الشَّفِیْقُ عَنْ کُلِّ اَحْوَالِكَ فِی الْمَدْرَسَةِ وَنَصَحَنِی اَنْ اَکْتُبَ اِلَیْكَ الرِّسَالَةَ لِاِصْلَاحِكَ۔

اَلْغَرْضُ: یَا ابْنَ اُمِّی! هٰذِهٖ اَزْمَةٌ خَانِقَةٌ لِکُلِّ اُسْرَتِنَا لِاَنَّكَ تَضِیْعُ اَوْقَاتِكَ فِی هٰذِهِ الْاَیَّامِ وَتَعْرِضُ عَنْ دُرُوْسِكَ اَخِی الْمَحْبُوْبُ اُنْظُرْ اِلٰی حَالِكَ وَتَفَکَّرْ فِی مُسْتَقْبِلِكَ وَتَخَیَّلْ فِی قَلْبِكَ بِتَوَجُّهٍ کَامِلٍ مَا ذَا تَفْعَلُ فِی عُمَرِكَ الصَّغِیْرِ وَمَا تَعْمَلُ فِی عُمَرِكَ الْکَبِیْرِ۔

یَااَخِی الصَّغِیْرَ الْمَحْبُوْبَ اِسْمَعْ کَلَامِی وَنَصِیْحَتِی بِقَلْبِكَ وَاعْمَلْ عَلَیْهِ هَلْ لَاتَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِهٖ خَیْرًا یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ۔ وَقَالَ فِی مَقَامٍ آخَرَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ ۔ وَقَالَ فِی مَقَامٍ آخَرَ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءُ هٰذَا الْکَلَامُ یَکْفِیْكَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

وَقَالَ الشَّاعِرُ عَنْ جُهْدِ الْإِنْسَانِ۔

مَنْ طَلَبَ الْعُلٰی سَهِرَ اللَّیَالِیْ۔ مَنْ سَهِرَ اللَّیَالِیْ وَجَدَ الْمَعَالِیْ۔

فِیْ آخِرِ الرِّسَالَةِ اَنَا اَنْصَحُكَ مَرَّةً اُخْرٰی یَا اَخِیْ وَاظِبْ فِیْ دُرُوْسِكَ وَصَلَوَاتِكَ وَنَظِّفْ ثِیَابَكَ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَرَتِّبْ اَدَوَاتِكَ فِیْ غُرْفَتِكَ بِتَرْتِیْبٍ حَسَنٍ۔ وَاخْدِمْ لِكُلِّ اَسَاتِذَتِكَ وَاسْتَعِدَّ بِنَفْسِكَ لِخِدْمَتِهِمْ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ۔

الْاِخْتِتَامُ: اَنَا اَرْجُوْ عَلَیْكَ اَنْ تَعْمَلَ عَلٰی نَصَائِحِیْ وَاَنَا اَدْعُوْ لَكَ اَیْضًا عَنْ نَجَاحِكَ فِی الْمُسْتَقْبَلِ حَفِظَكَ اللّٰهُ فِی الدَّارَیْنِ عَنْ كُلِّ آفَةٍ۔

اے میرے پیارے چھوٹے بھائی آپ صحت اور طبیعت کے لحاظ سے کیسے ہیں مجھے مشفق والد صاحب نے مدرسے آپ کے نام احوال سے متعلق خبر دی اور مجھ نصیحت کی کہ میں آپ کی طرف آپ کی اصلاح کے لئے خط لکھوں۔

اے میرے مادر زاد یہ ہمارے سارے خاندان کے لئے تکلیف دہ بات ہے کہ تو ان دنوں مدرسے میں اپنے اوقات کو ضائع کرتا ہے اور اپنے اسباق سے روگردانی کرتا ہے۔ میرے پیارے بھائی اپنے حال کی طرف غور کر اور اپنے مستقبل کے متعلق سوچ اور دل میں دھیان پیدا کر مکمل توجہ کے ساتھ کہ تو چھوٹی عمر میں کیا کر رہا ہے اور اپنی بڑی عمر میں کیا کرے گا۔

اے میرے بھائی میری بات اور میری نصیحت توجہ سے سن اور اس پر عمل کر کیا تو نہیں جانتا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ یہ بات تجھے کافی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

شاعر نے انسان کی کوشش کے متعلق کہا۔

مَنْ طَلَبَ الْعُلٰی سَهِرَ اللَّیَالِیْ مَنْ سَهِرَ اللَّیَالِیْ وَجَدَ الْمَعَالِیْ

خط کے آخر میں تجھے دوبارہ نصیحت کرتا ہوں اے میرے بھائی اپنے سبقوں میں باقاعدگی، نمازوں وتلاوۃ القرآن اور اپنے کپڑوں کو بروقت صاف اور چیزوں کو اپنے کمرے میں اچھی ترتیب کے ساتھ رکھ اور ہر استاد کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھ۔

اختتام: میں امید کرتا ہوں کہ تو میری نصیحتوں پر عمل کرے گا میں بھی مستقبل میں تیری کامیابی کے لئے دعا کروں گا اللہ تجھے دونوں جہانوں میں ہر آفت سے بچائے۔

رسالة تلميذ نقل احد اساتذته من المدرسة

(فَكَتَبَ اِلَيْهِ يَتَاَسَّفَ فِيها عَلٰى فِرَاقِهٖ وَيَتَذَكَّرُ فَضْلَهٗ وَ اَيَادِيْهٖ)

مدرسے سے استاد کے چلے جانے پر شاگرد کا خط جس میں اس کی جدائی پر افسوس اور ان کی مہربانیوں اور خدمات کا ذکر ہو۔

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، اظهار التاسف، علىٰ نقله و ذكرا يادیه و فضله، الختام تمنى الخير و اظهار المودة والاحترام۔

سَيِّدِىْ وَ اُسْتَاذِىْ الْجَلِيْلُ

تَحِيَّةً وَاحْتِرَامًا مِنْ قَلْبٍ يَفِيْضُ بِحُبِّكَ وَنَفْسٌ مُعْتَرِفَةٌ بِفَضْلِكَ فَقَدْنَا سَفْنَا كَثِيْرًا عَلٰى نَقْلِكَ مِنْ هٰذِهِ الدَّارِ، وعَزَّ عَلٰى اَنْفُسِنَا بُعْدُكَ وَسَاءَنَا فِرَاقُكَ۔ قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ عَلَيْكَ نَعْلَمُ اَنَّكَ سَتَمْكُثُ بَيْنَنَا حَتّٰى نَتَخَرَّجُ عَلٰى يَدَيْكَ وَلٰكِنَّ معَ الْاَسَفِ۔ حَالَتْ مَشِيَّةُ اللّٰهِ دُوْنَ رَجَائِنَا فَسَافَرْتَ مِنْ هُنَا

وَنَحْنُ لانَزَالُ فِي حَاجَةٍ اِلَيْكَ وَالرَّغْبَةِ فِي الْاِرْشَافِ مِنْ مَنْهَلِكَ الْعَذْبِ وَالْمِيْلُ اِلَى الْاِسْتِزَادَةِ مِنْ عِلْمِكَ الْوَاسِعِ وَفَضْلِكَ الْعَظِيْمِ وَكَمْ كُنَّا نَوَدُّ اَنَّ يَتِمَّ مَابَدَأْتَ، وَاَنْ تَرَى ثِمَارَ غَرْسِكَ قَدْ اَيْنَعَتْ وَاٰتَتْ اُكُلَهَا۔

سَيِّدِيْ الْجَلِيْلُ! اِنَّنَا نَتَاَسَّفُ عَلٰى مَاضَيَّعْنَا تِلْكَ الْفُرْصَةِ السَّعِيْدَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاصِلَةً لَنَا بِقِيَامِكَ فِيْنَا، وَكَانَ مِنَ الْمَيْسُوْرِ اَنْ نَسْتَزِيْدَ مِنْ تَوْجِيْهَاتِكَ النَّافِعَةِ وَاِرْشَادِكَ الْقَوِيْمِ وَدَلَالَتِكَ عَلَى الْخَيْرِ وَعِنْدَمَا نَتَاَسَّفُ عَلٰى ضِيَاعِ هٰذِهِ الْفُرْصَةِ۔ نَذْكُرُ اَيَادِي الْاُسْتَاذِي۔ فَاِنَّهٗ قَدْقَوَّمَ اَخْلَاقَنَا وَهَذَّبَ نُفُوْسَنَا ثَقِفَ عُقُوْلَنَا وَاَخَذْبِنَا اِلٰى مَعَالِمَ الرُّشْدِ وَالْهُدٰى۔ وَنَفَخَ فِي قُلُوْبِنَا رُوْحَ الْحَمَاسِ عَلَى الدِّيْنِ وَالْغَيْرَةِ عَلَى الْحَقِّ فَنَحْنُ نَشْكُرُ فِيْكَ اللّٰهَ وَنَسْاَلُهٗ لَكَ كُلَّ خَيْرٍوَ عَافِيَةٍ۔ اَدَامَ اللّٰهُ۔ صِحَةَ الْاُسْتَاذِ وَاَسْبَغَ عَلَيْهِ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ۔

وَتَفَضَّلْ بِقَبُوْلِ لَائِقِ التَّحِيَةِ وَفَائِقِ الْاِحْتِرَامِ وَالْاِجْلَالِ تِلْمِيْذُكَ الْوَفِيُّ۔

مودبانہ سلام، دل کی گہرائیوں سے قبول ہو اور یقین کیجئے نفس آپ کی عنایتوں کا اعتراف کرنے والا ہے، یقیناً ہم نے آپ کے اس گھر سے منتقل ہو جانے پر بہت افسوس کیا اور آپ کی دوری ہماری جانوں پر گراں گزری اور آپ کی جدائی نے ہمیں غمگین کر دیا ہم آپ سے سبق پڑھتے تھے۔ اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ ہمارے درمیان یہاں تک ٹھہریں گے کہ ہم آپ کے سامنے فارغ ہوں گے لیکن افسوس کے ساتھ کہ اللہ کی مرضی حائل ہوگئی نہ کہ ہماری مرضی۔ پس آپ نے یہاں سے سفر کیا۔ ہم ہمیشہ آپ کی ضرورت محسوس کریں اور آپ کے میٹھے چشمے کی رغبت کرتے رہیں گے اور آپ کے علم اور وسیع علم اور بڑی عنایت سے کچھ توشہ لینے کی طرف میلان رہے گا۔ ہماری بڑی تمنا تھی کہ جو آپ نے شروع کیا اس کو ختم کریں اور آپ اپنے لگائے ہوئے پودے کا پھل دیکھ لیں

تحقیق پک چکا ہے اوراس کا پھل آچکا ہے۔

ہمارے سردار، بے شک ہم افسوس کرتے ہیں۔ اس سعادتمند موقع کا جس کو ہم نے ضائع کیا جو کہ آپ کے رہتے ہوئے ہم کو حاصل تھا اور یہ آسان تھا کہ ہم آپ کی نفع مند توجیہات سے زیادہ فائدہ اٹھاتے اور آپ کی مضبوط رہنمائی اور خیر پر کی دلالت پر عمل کرتے اور اب ہمارا اس وقت افسوس کرنا فضول ہے۔ ہم استاد جیسی نعمت کو یاد کرتے ہیں بے شک انہوں نے ہمارے اخلاق مضبوط کو کیا ہمارے نفوس کو مہذب بنایا اور ہماری عقلوں کو روشن کیا اور ہمیں رشد و ہدایت کے نشان بتائے اور ہمارے دلوں میں دین کی خاطر جنگ کی روح پھونکی اور اسی طرح حق پر غیرت پیدا کی۔ پس ہم آپ کا اس بارے میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اسی سے بڑی بھلائی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ استاد کو لمبی صحت عطا کرے اور اس پر عافیت کا پردہ ڈالے۔

اور برائے مہربانی لائق شان اور نہایت احترام کے ساتھ سلام پیش کرتے ہیں قبول فرمائیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۲) (مشق نمبر ۷۲)

اِنتَقَلَ خَالُكَ اِلٰى بَاكِسْتَانَ فَاكْتُبْ اِلَيْهِ رِسَالَةً (تَاَسَّفْ فِيْهَا وَ تَذْكُرَ عَلَيْكَ فَضْلَهٗ وَ عَنَايَتَهٗ بِكَ)

تیرا خالو پاکستان کی طرف منتقل ہو گیا پس اس کی طرف افسوس بھرا خط لکھیں اور اپنے آپ ان کی مہربانی اور شفقت کا ذکر کریں۔

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، اظهار التأسف على فراقه (ذكر فضله عليه و عنايته بك، حنينك الىٰ لقائه، الختام (تمنى الخير و دوام الصحة)

اَلرِّسَالَةُ اِلَى الْخَالِ

ماموں یا خالو کی طرف خط

خَالِيْ الْجَلِيْلُ!

اَلسَّلَامُ :عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بَعْدَ سَلَامٍ مَسْنُوْنٍ اَكْتُبُ اَحْوَالَ قَلْبِيْ وَكَيْفِيَةَ اَهْلِ بَيْتِيْ۔

يَاخَالِيْ الْجَلِيْلَ! اَلْيَوْمَ فِي الصَّبَاحِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ اِذَا خَرَجْتُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَخْبَرَنِي اَبِيْ عَنْكَ اَنَّ خَالَكَ سَيَنْتَقِلُ مِنَ الْهِنْدِ اِلَى الْبَاكِسْتَانَ صَدِّقْ يَاخَالِيْ قَدْ صِرْتُ مَغْمُوْمًا وَمُدْهِشًا وَمُتَحَيِّرًا۔ وَبَعْدَ وَقْتٍ قَلِيْلٍ تَفَكَّرْتُ عَنْ فِرَاقِكَ وَتَسَلَّيْتُ قَلْبِيْ وَقُلْتُ فِيْ قَلْبِيْ هٰذَا الْفِرَاقُ عَارِضِيٌّ وَلٰكِنْ مَتٰى اَتَخَلَّلُ عَنْ شَفْقَتِكَ وَحُبِّكَ لِاَنَّكَ كُنْتَ لِيْ كَاَبِيْ وَكَانَتْ خَالَتِيْ كَاُمِّيْ وَكَانَ حَامِدٌ وَحَمِيْدَةٌ كَاَخِيْ وَاُخْتِيْ۔ لَيْسَ هٰذَا الْفِرَاقُ اِلَّا مِنْ كُلِّ الْاَفْرَادِ كَيْفَ اَنْسَاهُ فِيْ عُمْرِيْ۔ كَانَ حَامِدٌ يَلْعَبُ مَعِيْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَتْ حَمِيْدَةُ تَلْعَبُ مَعَ اُخْتِيْ۔ كَيْفَ اَنْسَى وَقْتَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ وَكُنَّا دَرَسْنَا وَحَفِظْنَا الدُّرُوْسَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِاَيِّ وَلَدٍ اَحْفِظُ دُرُوْسِيَ الْآنَ۔ اَنَا اَتَأَسَّفُ عَلٰى فِرَاقِكُمْ وَلٰكِنْ اَرْضِيْ بِقِسْمَةِ الْجَبَّارِ فِيْنَا لِاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ رَاحِلَةٌ۔

فِيْ آخِرِ رِسَالَتِيْ اَدْعُوْ اللّٰهَ لَكُمْ اَنْ يُسْبِغَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ۔ آمين

اِبْنُ اُخْتِكَ الصَّغِيْرَةِ۔ يَحْيٰى

سلام مسنون کے بعد میں اپنے دل کے احوال اور گھر والوں کی کیفیت لکھتا ہوں۔

اے بزرگ ماموں آج صبح کے وقت فجر کی نماز کے بعد جب میں مسجد سے نکلا تو مجھے آپ کے بارے میں میرے والد نے خبر دی کہ آپ کے خالو ہندوستان سے عنقریب پاکستان منتقل ہو جائیں گے۔ اے میرے خالو آپ یقین کریں میں مغموم مدہوش اور حیران ہوگیا۔ اور تھوڑے سے وقت کے بعد میں نے آپ کی جدائی کے متعلق سوچا اور میں نے اپنے دل کو تسلی دی اور میں نے اپنے دل میں کہا یہ عارضی جدائی ہے لیکن جس وقت بھی میں آپ کی شفقت اور آپ کی محبت کا خیال دل میں لاتا ہوں اس لئے کہ آپ میرے لئے میرے باپ کی طرح اور میری خالہ میری ماں کی طرح اور حامد اور حمیدہ میرے بھائی اور بہن کی طرح تھے۔ ان تمام افراد کی جدائی میں اپنی عمر میں کیسے بھولوں گا۔ حامد میرے ساتھ عصر کے بعد کھیلتا تھا۔ اور حمیدہ میری بہن کے ساتھ کھیلتی تھی میں عصر کے بعد کے وقت کو کیسے بھول جاؤں اور ہم مغرب کی نماز کے بعد سبق پڑھتے اور یاد کرتے تھے۔ اب میں کس لڑکے کے ساتھ اپنے اسباق یاد کرونگا۔ میں آپ کی جدائی پر افسوس کرتا ہوں لیکن میں اللہ کی تقسیم پر راضی ہوں اس لئے کہ ہر چیز کوچ کر جانے والی ہے۔

اپنے خط کے آخر میں اللہ سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو عافیت کا کپڑا اوڑھا دے۔ آمین!

آپ کا بھانجا یحییٰ

رِسَالَةُ صَدِيْقٍ فِي الْاِعْتِذَارِ

دوست کے نام عذر پیش کرنے کا خط

العناصر:

الدیباجه، الافتتاح، الغرض (ذکر المودة بینهما، المانع الذی حال درن الکتابة الیه، الاعتذار، الختام۔

اَخِیْ الْوَفِیْ وَصَدِیْقِی الْحَمِیْم

اَهْدِیْ اِلَیْكَ تَحِیَّةً وَسَلَامًا وَاَبُثُّ اِلَیْكَ اَشْوَاقِیْ وَاَرْجُوْ لَكَ الْخَیْرَ

وَالْهَنَاۃ وبعد:

فَقَدْ وَصَلَتْ رِسَالَتُكَ مُعَبِّرَةٌ عَنْ رَقِيْقِ شُعُوْرِكَ وَصَفَاءِ وُدِّكَ وَصَادِقِ حُبِّكَ۔ وَاِنَّكَ قَدْ عَاتَبْتَ اَخَاكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكْتُبْ اِلَيْكَ مُنْذُ شَهْرَيْنِ وَلَمْ يَرُدَّ اِلَيْكَ جَوَابَ رِسَالَتِكَ وَلَكَ حَقٌّ لِلْعِتَابِ۔ وَلٰكِنْ لِيَعْلَمُ الْاَخُ اَنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْكِتَابَةِ طُوْلَ هٰذِهِ الْفَتْرَةِ اِلَّا اِسْتِعْدَادِي لِاِمْتِحَانِ لِشَهَادَةِ الْاِبْتِدَائِيَةِ فَاَرْجُوْ مِنْكَ الْمَعْذِرَةَ، وَهَا اَنَا قَدْ اَدَّيْتُ الْاِمْتِحَانَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ وَفَضْلِهٖ عَلٰى اَحْسَنِ حَالٍ۔ وَفَرَغْتُ مِنْهُ فَبَادَرْتُ اِلَيْكَ بِالْكِتَابَةِ وَاِنِّي لَمُعْتَرِفٌ بِتَقْصِيْرِي فَاسْتَعْذِرُ اَخَاكَ۔

وَاِنِّي لَاَمْكُثُ هُنَا فِي الْمَدْرَسَةِ نَحْوَ اُسْبُوْعٍ حَتّٰى تَظْهَرَ النَّتِيْجَةُ وَلَقَدْ وَفَّقَ اللّٰهُ اِلَى السَّدَادِ فِي الْاِجَابَةِ فَاَرْجُو النَّجَاحَ حَقَّقَ اللّٰهُ لِيَ الْآمَالَ وَوَفَّقَنِيْ وَاِيَّاكَ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى۔

وَفِي الْخِتَامِ تَقَبَّلْ مِنْ اَخِيْكَ الْمُحِبِّ اَزْكَى التَّحِيَّاتِ وَاَكُوْنَ سَعِيْدًا لَوْ بَلَّغْتَ ذٰلِكَ حَضْرَةَ الْوَالِدِ الْجَلِيْلِ وَاِخْوَتَكَ الْاَعِزَّةَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اَخُوْكَ الْمُخْلِصُ، حَمِيْدٌ

میرے وفادار اور گہرے دوست

میں آپ کی طرف محبت اور عقیدت بھرا سلام ہدیہ کر رہا ہوں اور اپنے شوق سے واقف کرنا چاہتا ہوں۔

آپ کا خط ملا جو کہ آپ کے عمدہ شعور کی غمازی اور آپ کی محبت کی خوبی اور آپ کی محبت کی سچائی کو بیان کرتا ہے اور بے شک آپ نے اپنے بھائی کو اس بات پر معتوب ٹھہرایا کہ ان دو ماہ سے آپ کی طرف خط نہیں لکھا اور نہ ہی آپ کے خط کا جواب

دیا اور آپ کو عتاب کرنے کا حق ہے لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ مجھے کس چیز نے خط لکھنے، اور اس لمبے عرصے میں کسی چیز نے نہیں روکا مگر میری امتحان کی تیاری نے ابتدائی درجات کے لئے۔ پس میں امید کرتا ہوں آپ سے معذرت کی اور ہاں میں نے اللہ کے فضل سے امتحان دیدیا ہے۔ اور اچھی حالت میں دیا ہے۔ اور اس سے فارغ ہوگیا ہوں۔ پس میں آپ کی طرف خط لکھنے میں جلدی کررہا ہوں اور بے شک میں اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے معذرت طلب کرتا ہوں۔ اور بے شک میں یہاں ٹھہروں گا ایک ہفتے تک تا کہ نتیجہ آ جائے۔ اور اللہ نے مجھے جواب لکھنے کی توفیق دی پس میں کامیابی کی امید رکھتا ہوں حصہ بنا دے اللہ میری امیدوں کو اور مجھے اور آپ کو اس چیز کی توفیق دے جو وہ پسند کرتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے۔

اور آخر میں اپنے پیارے بھائی کی طرف سے پاکیزہ سلام قبول کریں اور میں خوش نصیب ہونگا کہ اگر آپ والد گرامی کی خدمت میں سلام پہنچا دیں اور اپنے پیارے بھائیوں کی طرف۔ والسلام

اَلتَّمْرِیْنُ (۷۳) (مشق نمبر ۷۳)

دَعَاكَ صَدِيْقٌ لِزِيَارَتِهٖ فِيْ مَدِيْنَةِ لَكْنُؤ

(ثُمَّ طَرَأَ مَا يَمْنَعُكَ فَاكْتُبْ اِلَيْهِ تَعْتَذِرُ)

تجھے تیرے دوست نے اپنی زیارت کے لئے لکھنؤ شہر میں آنے کی دعوت دی

(پھر تم کو اچانک کوئی عذر پیش آگیا تو آپ اس کی طرف اپنا عذر لکھیں)

العناصر:

الدیباجه، الافتتاح، الغرض، رغبته فی الاشارة الی جمال المدینه ومحاسنها العلمیة، المانع الذی طرأ، اسفك للتخلف، الختام۔

اَخِي الْمُحِبُّ وَصَدِيْقِي الْحَمِيْمُ! تَحِيَّةً وَسَلَامًا۔

بَعْدَ تَحِيَّةٍ وَسَلَامٍ فَقَدْ وَصَلَنِي خَطُّكَ فِي الْأُسْبُوْعِ الْمَاضِيَةِ وَكُنْتُ مَشْغُوْلًا فِي اَمْرٍ اَهَمَّ۔ اَلْيَوْمَ بَعْدَ الْفُطُوْرِ قَرَأْتُهٗ وَسُرِرْتُ وَفَرِحْتُ بِهٖ جِدًّا لِاَنَّكَ دَعَوْتَنِي اِلٰى مَدِيْنَتِكَ لَكْنَوْ لِزِيَارَتِكَ فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ۔

يَا صَدِيْقِي صَدِّقْ عَلٰى حُرُوْفِي وَكَلَامِي كُنْتُ مُسْتَعِدًّا لَمَّا عَلٰى سَفَرٍ اِلٰى مَدِيْنَةِ لِكْنَوْء وَلٰكِنْ لَمَّا اسْتَأْذَنْتُ عَنْ اَبِيْ وَاُمِّي۔ قَالَا لِي مَالَكَ يَازَاهِدُ لِمَ لَاتَذْهَبُ اِلٰى اُخْتِكَ الصَّغِيْرَةِ اِلٰى لَاهُوْرَ هٰذَا اَمْرٌ اَهَمٌّ فَاعْتَذِرْهُ الْآنَ يَااَخِي اَنَا اَسْتَعْذِرُ مِنْكَ لِاَنِّي لَااَقْدِرُ عَلٰى سَفَرٍ لِزِيَارَتِكَ فَتَقَبَّلْ مِنِّي هٰذَا الْعُذْرَ۔ وَاَعِدُ بِكَ اَنْ اٰتِيْكَ فِي السَّنَةِ الْآتِيَةِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ۔

اَخُوْكَ الْمُخْلِصُ وَالصَّدِيْقُ الْحَمِيْمُ۔

بعد سلام مسنون کے آپ کا خط مجھے گزشتہ ہفتہ میں وصول ہوا اور میں کسی اہم کام میں مصروف تھا۔ آج ناشتے کے بعد میں نے اس کو پڑھا اور مجھے اس سے مسرت اور بہت فرحت ہوئی اس لئے آپ نے مجھے اپنے شہر لکھنؤ کی زیارت کے لئے ان دنوں میں آنے کی دعوت دی ہے۔

اے میرے دوست! آپ میرے حروف اور کلام پر یقین کریں۔ میں آپ کے شہر لکھنؤ کی طرف سفر کے لئے بالکل تیار تھا لیکن جب میں نے اپنے والدین سے اجازت طلب کی تو ان دونوں نے مجھے کہا اے زاہد تو اپنی چھوٹی بہن صغیرہ کے پاس لاہور کیوں نہیں جاتا۔ یہ اہم کام ہے جس کا میں آپ سے عذر پیش کر رہا ہوں اے میرے بھائی میں آپ سے معذرت طلب کرتا ہوں اس لئے میں آپ کی زیارت کیلئے سفر کرنے پر قادر نہیں ہوں پس میری طرف سے یہ عذر قبول کریں اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ سال انشاء اللہ آپ کے پاس آؤنگا۔

تَهْنِئَةُ مَرِيْضٍ عُوْفِيَ

مریض کو صحت یاب ہوجانے پر مبارکباد دیں

العناصر: الدیباجہ، الافتتاح، الغرض، لالتهنئة، سرورہ و سرور الاخوان، الختام، تمنی الخیر و السعادۃ۔

اَخِي الْمُحِبُّ وصَدِيْقِي الْكَرِيْمِ .... اَمْتَعَنِي اللّٰهُ بِطُوْلِ حَيَاتِكَ

تَسَلَّمْتُ الْيَوْمَ رِسَالَةً مِنْ اَخِيْكَ الصَّغِيْرِ وَهِيَ تَحْمِلُ لِيَ الْبُشْرىٰ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ مَنَّ عَلَيْكَ بِالشِّفَاءِ وَاَلْبَسَكَ حُلَلَ الصِّحَةِ وَالْعَافِيَةِ فَلَهُ عَظِيْمُ الشُّكْرِ عَلٰى هٰذِهِ الْمِنَّةِ۔

اَخِي وَصَدِيْقِي! قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْاَنْبَاءَ بِخُطُوْرَةِ الْحَالِ وَجَفَاءَ الدَّهْرِ الْغَشُوْمِ فَكُنْتُ اَتَقَلَّبُ عَلٰى اَحَرَّ مِنَ الْجَمْرِ وَاَبِيْتُ اَتَضَرَّعُ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْهِ اَنْ يُعِيْدَ عَلَيْكَ صِحَتَكَ وَيَسْبِغَ عَلَيْكَ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ، فَمَا اَنْ سَمِعْتُ تِلْكَ الْبُشْرىٰ مِنْ اِبْلَالِكَ مِنْ مَرَضِكَ حَتّٰى كِدْتُ اَطِيْرُ فَرَحًا وَلَوْ كُنْتَ بَيْنَنَا مَعْشَرَ الْاَخْوَانِ لَشَهِدْتَ وُجُوْهًا عَلَيْهَا نَضْرَةَ الْفَرْحِ وَعُيُوْنًا تَلْمَعُ بِضِيَاءِ السُّرُوْرِ وَقُلُوْبًا تَفِيْضُ بِالْغِبْطَةِ وَلَالْاِبْتِهَاجِ وَكَيْفَ لَاتَهُزُّنَا هٰذِهِ الْبُشْرىٰ وَاَنْتَ زَهْرَةُ مَجْلِسِنَا كُلٌّ يُحِبُّكَ لِكَرِيْمِ سَجَايَاكَ وَطَهَارَةِ خُلُقِكَ وَحُبِّكَ لِلدِّيْنِ وَالْحَمِيَّةِ لَهُ۔

اَخِي الْوَفِيَّ! اِنَّ صَدِيْقٌ اَجِدُ فِيْهِ لِنَفْسِيْ حُسْنَ الْمَوَاسَاةِ وَجَمِيْلَ السَّلْوىٰ فِيْ كُلِّ نَازِلَةٍ فَاَحْرِصُ عَلٰى حَيَاتِكَ وَاَضُنُّ بِطُوْلِ بَقَائِكَ وَاَفْرَحُ بِصُحْبَتِكَ وَاُخُوَّتِكَ۔ فَنَشْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى هٰذِهِ النِّعْمَةِ الَّتِيْ وَهَبَهَا لَكَ وَنَسْاَلُهٗ اَنْ يَحْفِظَكَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

3

میرے پیارے بھائی اور معزز دوست۔ اللہ آپ کی لمبی زندگی سے مجھے نفع دے۔ میں نے آج آپ کے چھوٹے بھائی سے خط وصول کیا اور وہ میرے لئے خوشخبری لئے ہوئے تھا۔ کہ اللہ نے آپ پر شفاء کے ذریعے احسان فرمایا اور آپ کو صحت اور عافیت کا لباس پہنچایا۔ پس اس لئے اس احسان پر شکر عظیم ادا کرنا چاہیے۔

میرے بھائی اور میرے دوست۔ یقیناً میں حال کی بلندی اور ظالم زمانے کی جفا کی وجہ سے خبر سن چکا تھا۔ پس میں گویا کہ گرم انگاروں پر الٹ پلٹ ہونے لگا اور اللہ کے حضور آہ وزاری کرنے لگا اور اسی لئے عاجزی انکساری کرنے لگا کہ وہ آپ پر آپ کی صحت کو لوٹا دے اور آپ کو عافیت کی چادر اوڑھا دے پس جب میں نے آپ کی بیماری سے صحت یاب ہونے کی خبر سنی تو میں خوشی کی وجہ سے پھولے نہ سمایا۔ اگرچہ ہمارے درمیان بھائیوں جیسا تعلق ہے، البتہ تو چہروں کو دیکھے کہ ان پر خوشی کی رونق اور آنکھیں مسرت کی روشنی سے چمکتا ہوا دیکھے گا اور دلوں کو رشک کے ساتھ خوشی سے بھرا ہوا پاتا ہے۔ ہم اس خوشخبری کو کیسے روند سکتے ہیں اور تو ہماری مجلس کا پھول ہے۔ ہر ایک تجھ سے تیری طبیعت کی نرمی اور تیرے گروہ کی پاکیزگی اور تیری دین کی محبت اور مروت کا دم بھرتا ہے۔

میرے وفادار بھائی بے شک تو ایک دوست ہے کہ میں جس میں اپنے مدد کرنے کی خوبی اور ہر اترنے والی چیزیں شہد جیسی خوبصورتی دیکھتا ہوں پس میں تیری زندگی پر حرص کرتا ہوں اور لمبی زندگی کی خصوصی دعا کرتا ہوں میں تیری صحبت اور بھائی چارے سے خوش ہوں اور اللہ کا اس نعمت پر جو اس نے تجھے عطا کی شکر گزار ہوں اور میں اس سے سوال کرتا ہوں تیری حفاظت کا ہر بری چیز سے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۷)(مشق نمبر۴۷)

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى صَدِيْقِكَ

(تَهْنِئَةٌ بِنَجَاحِهٖ فِي الْاِمْتِحَانِ)

اپنے دوست کی طرف خط لکھئے جس میں اس کو امتحان

میں کامیاب ہونے پر مبارکباد دیں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، سرورهٗ و سرور اهل الاصدقاء، النجاح ثمرة جدّهٖ والستعامة علىٰ الطريق، السوىّ، حثه على العمل فى القابل، والاستعانه، باللّٰه، الختام۔

اَخِي الْمَحْبُوبُ وصَدِيْقِي الْحَمِيْمُ!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔ بَعْدَ سَلَامٍ مَسْنُوْنٍ۔ اَنَا بِخَيْرٍ وَالْحَمدُ لِلّٰهِ وَكَيْفَ صِحَّتُكُمْ بَعْدَ الْاِمْتِحَانِ والنَتِيْجَةِ قَدْ اَخْبَرَنِى اَبِىْ فى الصَبَاحِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَنَّ صَدِيْقَكَ الْحَمِيْمَ قَدْ نَجَحَ فِي الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ قَدْ كُنْتُ فَارِحًا وَ مَسْرُوْرًا فَاَخْبَرْتُ عَنْ نَجَاحِكَ لِكُلِّ صَدِيْقٍ فِى مَحَلَّتِي۔ فَكُلُّ فَرْدٍ كَانَ مَسْرُوْرًا بَسَمْعِ نَجَاحِكَ وَيُهَنِّئُكَ بِحُبِّ الْقَلْبِ۔

يا اَخِي هٰذِهٖ ثَمْرَةُ جُهْدِكَ فِي التَّعْلِيْمِ وَسَعْيِ اَسَاتِذَتِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ جُهْدَ الرَّجُلِ الْمُجْتَهِدِ بَلْ يَفْتَحُ لَهٗ اَبْوَابَ النَجَاحِ وَالْفَوْزِ۔

كُلُّ صَدِيْقٍ مِنَّا يُهَنِّئُكَ عَلٰى نَجَاحِكَ الْعَظِيْمُ لَقَد مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَنًّا خَاصًا۔

اَنَا اُوْصِیْكَ اَنْ تَسْتَقِیْمَ عَلَى الطَّرِیْقِ السَّوِیِّ وَاجْتَهِدْ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لِحُصُوْلِ نَجَاحِ الآخِرَةِ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ فِی كُلِّ عَمَلِكَ۔ حَفِظَكَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ آفَةٍ و مُصِیْبَةٍ وَاذْكُرْنَا فِی دَعْوَاتِكَ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ اَنَا اَدْعُوْلَكَ اَیْضًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

صَدِیْقُكَ الْحَمِیْمُ

سلام مسنون کے بعد! الحمد للہ میں خیریت سے ہوں اور آپ کی صحت امتحان اور نتیجے کے بعد کیسی ہے۔ مجھے میرے والد نے صبح فجر کی نماز کے بعد خبر دی کہ آپ کا گہرا دوست سالانہ امتحان میں کامیاب ہوگیا ہے۔ اور میں بہت خوش اور مسرور ہوا پس میں نے آپ کی کامیابی کی خبر سے متعلق اپنے محلے میں ہر دوست کو دی۔ پس ہر ایک آپ کی کامیابی کی خبر سن کر خوش ہوا اور وہ سب آپ کو دل کی گہرائی مبارکباد دیتے ہیں۔

میرے بھائی یہ آپ کے اساتذہ کی کوشش اور آپ کی اپنی تعلیم میں محنت کا ثمرہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ محنت کرنے والے آدمی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے کامیابی اور کامرانی کا دروازہ کھول دیتا ہے ہم میں سے ہر ایک دوست آپ کو اس عظیم کامیابی پر مبارکباد دیتا ہے۔ تحقیق اللہ نے آپ پر خاص احسان کیا۔

میں آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ آپ سیدھے راستے پر ڈٹے رہیں اور دن رات آخرت کی کامیابی کے حصول کیلئے محنت کریں اور اللہ سے اپنے ہر عمل میں مدد طلب کریں۔ اللہ آپ کی ہر آفت اور مصیبت سے حفاظت فرمائے اور آپ ہمیں ہر نماز کے بعد اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں میں بھی آپ کے لئے انشاء اللہ دعا کروں گا۔

آپ کا گہرا دوست

تَعْزِيَةُ صَدِيْقٍ مَاتَ وَالِدُهُ

اپنے دوست کو والد کے فوت ہو جانے پر تعزیت کا خط لکھیں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، مشاركته في الألم، و تسليته و تخفيف مصابه، الحث على الصبر، طلب الرحمة، للفقيد، الختام۔

اَخِيْ الْمُحِبُّ وَصَدِيْقِي الْحَمِيْمُ! تَحِيَّةً وَسَلَامًا

بَلَغَنِيْ خَبَرُ وَفَاةِ وَالِدِكَ فَكَانَ كَسَهْمٍ صَائِبٍ وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَاسْوَدَّتِ الدُّنْيَا فِي عَيْنَيَّ، هٰذِهِ الْمُصِيْبَةُ فَالرُّزْءُ فَادِحٌ وَالْخَطْبُ عَظِيْمٌ

اَخِيْ اِنِّي اُعَزِّيْكَ اَجْمَلَ الْعِزَآءِ واُشَاطِرُكَ فِي هَمِّكَ الْاَحْزَانَ وَأَرْجُوَانَ تَعْتَصِمُ بِالصَّبْرِ وَتَسْتَعِيْنَ بِالصَّلٰوةِ۔ وَهٰذَا هُوَ دَأْبُ الْمُؤْمِنِ الْحَقِ وَاِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى كَمَا قَالَهُ النَبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاشَكَ فِي اَنَّ هٰذِهِ الْفَاجِعَةَ قَدْ اَنْهَكَتْكَ وَنَقَلَتْكَ مِنْ طُوْرٍ اِلٰى طُوْرٍ۔ كُنْتَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فِي حِضَانَةِ اَبِيْكَ الْفَقِيْدِ هُوَ يَكْفُلُكَ وَيَقُوْمُ بِاَمْرِكَ۔ وَالْآنَ اٰلَ اِلَيْكَ مَسْئُوْلِيَّةُ لِفَقِيْدٍ فَاَنْتُ الْيَوْمَ تَنُوْبُ عَنْ وَالِدِكَ فِي تَكَفُّلِ اِخْوَتِكَ الصِّغَارِ وَمَوَاسَاةُ اُمِّكَ الْحَزِيْنَةِ۔ وَاَنْتَ لَهَا بَعْدَ ذَالِكَ تَعْزِيَةٌ وَسَلْوٰى۔ فَتَشَجَّعَ اَيُّهَا الْاَخُ الْفَاضِلُ وَاحْتَمِلْ كُلَّ مَا تَلَاقِيْهِ فِي هٰذَا السَّبِيْلِ بِجَلْدٍ وَاَنَاةٍ وحَزْمٍ وَعَزْمٍ أَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يُلْهِمَكَ الصَّبْرَ وَاَنْ يغْفِرَ لِلْفَقِيْدِ وَيَسبُلَ عَلَيْهِ سَحَائِبَ رَحْمَتِهِ وَرِضْوَانِهِ

اَخُوْكَ الْوَفِيُّ وَصَدِيْقُكَ الْحَزِيْنُ

مجھے آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی جو کہ ایک سیدھے تیر کی طرح دل پر لگی

پس دنیا میرے سامنے سیاہ ہوگئی اور یہ مصیبت آپ کے لئے بہت بڑی ہے پس یہ درد ناک مصیبت ہے اور بہت بڑے صدمے کی بات ہے۔

میرے دوست! میں آپ سے دل کی گہرائیوں سے تعزیت کرتا ہوں اور تیرے غم بھرے دکھ میں حصہ دار ہوں، اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ صبر کا دامن پکڑیں گے اور نماز کے ذریعے مدد مانگیں گے۔ اور یہی سچے مومن کی شان ہے۔ بے شک صبر پہلی ہی مصیبت کے وقت ہوتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس مصیبت نے تجھے کمزور کر دیا اور تجھے ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کر دیگی میں اس دن سے قبل تو اپنے مرحوم باپ کی پرورش میں تھا وہ آپ کی کفالت کرتے تھے اور تیرے معاملہ کو پورا کرتے تھے اور ان کی جدائی کی وجہ سے یہ کچھ تری طرف لوٹ آیا۔ پس تو آج کے دن سے اپنے والد کی طرف سے چھوٹے بھائیوں کی کفالت کرنے پر ثواب دیا جائے گا اور اپنی غمگین ماں کے المیہ کے بدلے اور تو ہی اس کے لئے اس کے بعد تسلی کا ذریعہ ہے بس آپ دلیر بنیں (مت گھبرائیں) اے میرے صاحب مرتبہ بھائی اور اس راستے میں جو بھی تکلیف پہنچے برداشت کرے اور بردباری اور صبر کے ساتھ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کو صبر کی توفیق دے اور آپ کے مرحوم باپ کی مغفرت کرے اور اس پر اپنی رحمت اور رضا کے بادل برسائے (بارش برسائے)۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۷۵) اَلتَّمْرِیْنُ (۷۵)

لَكَ صَدِيْقٌ تُوُفِّيَتْ وَالِدَتُهٗ فَاكْتُبْ اِلَيْهِ

(تُعَزِّيْهِ وَتُشَارِكُهٗ فِيْ حُزْنِهٖ وَتُسَلِّيْهِ)

آپ کے ایک دوست کی والدہ وفات پا گئی ہے اس کی طرف تعزیت

اور اس کے غم میں شریک ہونے اور تسلی دینے کا خط لکھیے

العناصر:

الدیباجه، الافتتاح، الغرض، (علمك بوفاة والدته، الملك عجزك عن الذهاب اليه، الحث على اصبر، طلب الرحمة، للمرحومة، الختام

اَخِي الْمُحِبُّ وَصَدِيْقِي الْمُخْلِصُ!

تَحِيَّةً وَسَلَامًا بِصَمِيْمِ الْقَلْبِ۔ بَعْدَ تَحِيَّةٍ وَسَلَامٍ قَدْ اَسَّفْتُ كَثِيْرًا عَلٰى هٰذَا اِذْ اَخْبَرَنِي خَالِي اَنَّ اُمَّ صَدِيْقِكَ نَعِيْمٍ قَدْ مَاتَتْ قَبْلَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ مَرَضٍ طَوِيْلٍ كَانَ هٰذَا الْخَبَرُ لِيْ كَالْكَهْرُبَاءِ الْحَارِقَةِ قَدِ اكْتَئَبَ قَلْبِي بِهٰذَا الْخَبَرِ وَكِدْتُ اَنْ اَبْكِيَ عَلٰى مَوْتِ اُمِّكَ الْعَزِيْزَةِ وَكُنْتُ مَحْزُوْنًا اِذَا دَخَلْتُ فِي بَيْتِي فَسَئَلَتْنِي اُمِّي عَنْ كَيْفِيَتِي الْحَاضِرَةِ۔ مَالَكَ يَاابْنِي۔ فَاَخْبَرْتُهَا عَنْ هٰذَا الْحُزْنِ۔

اَخِي الْعَزِيْزُ هٰذَا الْهَمُّ وَالْحُزْنُ لَيْسَ بِمُنْتَهِيٍ۔ وَلٰكِنْ الصَّبْرُ شَيْئٌ عَظِيْمٌ۔ اَنَا اُعَزِّيْكَ وَ اُسَلِّيْكَ عَلٰى وَفَاةِ اُمِّكَ هٰذَا الْاَلَمُ عَجِيْبٌ لَابَدَلَ لَهُ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا۔ اَنَا شَرِيْكٌ فِي حَمِّكَ وَحُزْنِكَ عَلٰى وَفَاةِ اُمِّكَ الْمَحْبُوْبَةِ الْمَرْحُوْمَةِ۔

بَرَّدَ اللّٰهُ قَبْرَهَا وَجَعَلَ جَنَّةٌ مَثْوَاهَا

اَخُوْكَ الْمُخْلِصُ

دل کی گہرائیوں سے سلام قبول ہو۔ بعد سلام کے یقیناً میں اس پر بہت افسوس ہوا کہ جب میرے خالو نے مجھے خبر دی کہ تیرے دوست نعیم کی والدہ فوت ہوگئی ہے۔ دو دن قبل طویل بیماری کے بعد۔ یہ خبر میرے لئے جلا دینے والی بجلی کی طرح تھی۔ میرا دل بھر آیا اس خبر کے ساتھ اور قریب تھا کہ میں آپ کی پیاری والدہ کی موت پر رونے لگوں

اور میں غمگین حال میں گھر میں داخل ہوا تو میری ماں نے مجھ سے میری موجودہ حالت سے متعلق پوچھا اے میرے بیٹے تجھے کیا ہوا تو میں نے انہیں اس غم کی خبر دے دی۔

میرے پیارے بھائی یہ دکھ اور غم ختم ہونے والا نہیں ہے۔ اور لیکن صبر بڑی عظیم چیز ہے۔ میں آپ سے تعزیت کرتا ہوں اور آپ کو آپ کی والدہ کی وفات پہ تسلی دیتا ہوں۔ یہ ایک عجیب صدمہ ہے جس کا اس دنیا میں کوئی بدل نہیں میں آپ کے دکھ اور غم میں والدہ مرحومہ کی موت پر برابر کا شریک ہوں۔

اللہ اس کی قبر کو ٹھنڈا کرے اور جنت کو اس کا ٹھکانا بنائے۔

آپ کا مخلص بھائی

رِسَالَةُ شُكْرٍ

(لِصَدِيْقٍ اَهْدٰى اِلَيْكَ كِتَابًا فِي الْاِنْشَاءِ)

(ایک دوست کی طرف شکریہ کا خط لکھئے جس نے آپ کی طرف انشاء سے متعلق کتاب ہدیہ بھیجی)

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (اثر الهدية في النفس و بيا مزاياها الشكر) الختام (تمنى الخير والسعادة۔

حَضْرَةُ الْاَخِ الْفَاضِلِ..........

سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرِضْوَانُهٗ عَسٰى اَنْ تَكُوْنَ فِي خَيْرٍ مَاوَدُّكَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ صِحَةِ الْجِسْمِ وسَعَادَةِ الرُّوْحِ وَعَافِيَةِ الْبَالِ وَبَعْدُ۔

يَسُرُّنِي جِدًّا اَنْ اَبْعَثَ لَكَ كَلِمَةَ الشُّكْرِ وَالْاِمْتِنَانِ عَلٰى هَدِيَتِكَ الطَّرِيْفَةِ كتاب " النحو الواضح" وَالْحَقُّ اَنَّكَ بِعَمَلِكَ هٰذا اَسْدَيْتَ اِلَى سَائِرِ طَلَبَةِ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ فِي الْهِنْدِيْدًا الَّاتِّىِ وَلَايَسَعُهُمُ الْاِسْتِغْنَاءُ عَنْهُ۔

وَلَا يَدْرُكُ خَطْرَ هٰذَا الْمَجْهُودِ اِلَّا مَنْ عَرَفَ عَرَاقِيْلَ هٰذَا الطَّرِيْقِ وَعَالَجَ بِنَفْسِهٖ فَتَحَ هٰذَ الْبَابَ وَحَاوَلَ اَنْ يُنْشِئَ فِي الْطَلَبَةِ ذَوْقَ الْاَدَبِ الصَحِيْحِ وَيُدَرِّبُهُمْ عَلَى التَرْجِمَةِ وَالْاِنْشَاءِ فَلَمْ يَجِدْ بَيْنَ يَدَيْهِ رَسْمًا يَتْبَعُهُ وَلَا مِثَالاً يَقْتَدِيْهِ وَلَا مُعَلِّمًا يَهْدِيْهِ فَجَاءَ كِتَابُ الْاَخِ الْفَاضِلِ سَدًّا لِهٰذَا الْفَرَاغِ وَقَضَاءً لِتِلْكَ الْحَاجَةِ، وَاَدَاءِ بِذٰلِكَ الْوَاجِبِ

هٰذَا وَقَدْ تَصَفَّحْتُ الْكِتَابَ وَ وَقَفْتُ عَلٰى كُلِّ فَصْلٍ مِنْهُ فَوَجَدْتُهُ وَافِيًا فِي الْمَوْضُوْعِ، وَاَحْسَنَ مَاكُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَرَاهُ ورَأَيْتُ اَنَّ هٰذا الْاَسْلُوْبَ بِرَسْمٍ لِلْتِلْمِيْذِ طُرُقَ الْاِنْشَاءِ ويُوْضِحُ لَهُمْ مَنَاهِجَهُ وَيُرْشِدُهُمْ اِلٰى صِحَةِ التَعْبِيْرِ والْتَرْجَمَةِ وَيَأْخُذُبِهِمْ اِلَى الْمُسْتَوِى الْمَطْلُوْبِ فِي اَقْرَابِ وَقْتٍ وَاَسْهَلِ طَرِيْقٍ وَيَحْفَظُهُمْ مِنَ الْاَخْطَاءِ الْفَاشِيَةِ وَيَجْعَلُهُمْ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ وَعَوْنِهٖ يَتَذَوَّقُوْنَ حَلَاوَةَ الْاَدَبِ الْعَرَبِي وَيُمَيِّزُوْنَ بَيْنَ كَلَامٍ عَامِي مُتَبَذِلٍ، وَبَيْنَ كَلَامٍ عَالٍ بَلِيْغٍ وَيَنْتَهِي بِهِمْ اِلٰى فَهْمِ الْقُرآنِ الْكَرِيْمِ وَمَعْرِفَةِ الْاِعْجَازِ فِي بَلَاغَتِهٖ وَ وَاُسْلُوْبِهٖ وَتِلْكَ هِيَ الْغَايَةُ الْمَنْشُوْدَةُ الَّتِي لِاَجَلِهَا تَدْرُسُ الْعَرَبِيَةِ فِي الْبِلَادِ النَائِيَة عَنِ النَاطِقِيْنَ بِالضَادِ۔

هٰذَا وَاَعُوْدُ اَشْكُرِ الصَدِيْقَ الْفَاضِلَ عَلَى عَمَلِهٖ وَاِهْدَاءِ هٖ نُسْخَةً مِنَ الْكِتَابِ۔ فَاِنَّ الْهَدْيَةَ تَنَمُّ عَنْ اِخْلَاصِهٖ وَصِدْقِهٖ وَوَفَائِهِ بِالْاَخْوَانِ كَمَا اَنَّ عَمَلَهُ يَدُلُّ عَلٰى سِعَةِ دَرْسِهٖ وَطُوْلِ مُمَارَسَتِهٖ بالْكِتَابَةِ وَبَذَلَ جُهْدِهِ الْجَهِيْدِ فِي الْاَدَبِ الْعَرَبِي۔ وَخِتَامًا اَسْأَلُ اللّٰهَ لَكَ كُلَّ تَوْفِيْقٍ وَسَدَادٍ۔ وَتَفَضَلْ اَخِي بِقَبُوْلِ أَصْدَقَ اٰيَاتِ التَقْدِيْرِ وَالْوِدَادِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ مُثْنٍ عَلٰى فَضْلِكَ وَ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ۔

صَدِيْقُكَ الْمُخْلِصُ

اللہ کی آپ پر سلامتی اور اس کی رضا ہو امید ہے کہ آپ ایسی خیریت سے ہوں گے کہ جس کو میں آپ کے لئے جسمانی اور روحانی اور مصیبت سے عافیت کے لحاظ پسند کرتا ہوں۔

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ کی طرف شکر اور احسان کے کلمات آپ کے عمدہ ہدیہ کتاب النحو االواضح کے عوض لکھ بھیجوں اور حق بات یہ ہے کہ بے شک آپ نے اپنے اس عمل کے ساتھ تمام مدارس عربیہ کے طلبا کی طرف جو ھندوستان میں ہیں نقد جو احسان کیا ہے تو نہیں بھولا اور ان کو اس سے استغناء ضرورت نہیں رہی اور کوئی نہیں جانتا۔ ان مشقت کی بلندی کو مگر وہ جس نے اسے راستے کی مصیبتوں کو پہچان لیا۔ اور اپنے نفس کا علاج کرلیا یہ دروازہ کھول دیا اور ارادہ کرلیا کہ طلباء میں صحیح ادب کا ذوق اور اصلاح ترجمہ اور انشاء پر کریں۔ پس کسی نے اس کے درمیان کوئی طریقہ نہ پایا کہ اس کی اتباع کرے اور نہ کوئی مثال کہ اس کی اقتداء کرے اور نہ کوئی استاذ کہ اس کی رہنمائی حاصل کرے پس عظیم المرتبہ بھائی کتاب آگئی۔ اس فراغت کو ختم (مصروف) کرنے کے لئے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے۔

اس کتاب کو یقیناً میں صفحہ صفحہ کرکے اور ہر فصل پر میں نے نظر دوڑائی پس میں نے اس کو موضوع کافی وافی پایا۔ اور آپ نے بہت اچھا کیا جو چیز مجھے پسند تھی کہ میں اس کو دیکھوں اور میں نے دیکھا کہ یہ اسلوب لکھنے کا طالبعلم کے لئے انشاء کے طریقہ کو سیکھنے اور ان کیلئے اس کے طریقوں کی وضاحت کرتا ہے اور صحیح تعبیر اور ترجمہ کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے اور ان کو درست سیدھے مطلوب کی جانب تھوڑے سے وقت میں اور آسان طریقے سے لے جاتا ہے اور ہر ڈھانک لینے والی غلطی سے محفوظ رکھتا ہے اور ان اللہ کی بے رخی اور مشیت کے مطابق ڈھال دیتا ہے جو عربی ادب کی مٹھاس کا ذوق رکھتے ہیں جو کہ عام عربی کلام بولنے والوں اور بلند مرتبہ بلیغ عربی بولنے والوں کے درمیان امتیاز کرسکتے ہیں اور ان کو قرآن کے سمجھنے اور اس کی بلاغت میں موجود اعجاز کو پہنچانے اور اس کے اسلوب کو سمجھتے ہیں اور یہی گمشدہ مقصود ہے جس کی وجہ عربی پڑھی جاتی ہے دور

کے ممالک میں ضاد کا نطق کرتے ہیں۔

میں دوسرا اس پر اپنے عظیم دوست کا اس کے اس عمل کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس کتاب کے نسخہ کو میری طرف ہدیہ کرنے پر بے شک ہدیہ بھائیوں کو اخلاص، سچائی اور وفاداری کو ظاہر کرتا ہے۔ جس طرح کہ اس کا عمل اس کے سبق کی کوشش اور لکھنے سے متعلق لمبی محنت اور عربی ادب میں بہت زیادہ محنت کرنے پر اور آخر میں میں اللہ سے ہر توفیق اور اصلاح کا سوال کرتا ہوں اور برائے مہربانی میرے بھائی۔ تقدیر کی سچی نشانیوں کو قبول کیجئے۔

آپ کا مخلص دوست

اَلتَّمْرِيْنُ (۷٦) (مشق نمبر ۷٦)

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى صَدِيْقٍ اَهْدٰى اِلَيْكَ قَلَمًا رَشِيْقًا

(تَشْكُرُهُ عَلٰى حُبِّهٖ وَعَلٰى هَدِيَّتِهٖ اِلَيْكَ)

دوست کی طرف ایک خط لکھئے جس نے آپ کی طرف ایک خوبصورت قلم ہدیہ بھیجا اس میں اس کی محبت اور آپ کی طرف سے ہدیہ بھیجنے پر شکریہ ادا کریں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (قيمة الهدية واثرها في النفس، الشكر، بيان فضل الهدى، وما جبل به على الوفاء) الختام

صَدِيْقِي الْعَزِيْزُ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا!

قَدْ وَ صَلَتْنِيْ هَدِيَّتُكَ مَا اَهْدَتَّ اِلَيَّ بِحُبِّ قَلْبِكَ۔ قَدْ كُنْتُ مَسْرُوْرًا اِذَا حَصَلْتُ هَدِيَّتَكَ مِنْ سَاعِي الْبَرِيْدِ۔ مَاكَانَ اِنْتِهَاءُ مَسَرَّتِي اِذَا فَتَحْتُ عُلْبَةَ هَدِيَّتِكَ كَانَ فِيْهَا قَلَمًا رَشِيْقًا۔ صَدِّقْ يَا صَدِيْقِي قَدْ وَضَعْتُهُ عَلٰى مَقَامِ قَلْبِيْ لِاِظْهَارِ الْحُبِّ لَكَ فِي قَلْبِي۔ لَيْسَ هٰذَ الْقَلَمُ رَخِيْصًا بَلْ

هُوَ غَالٍ وَثَمِيْنٌ قَدْ اَثَّرَتْ هَدِيَّتُكَ فِي نَفْسِي جِدًّا۔ اَنَا مَشْكُوْرٌ لَكَ جِدًّا عَلٰى اِظْهَارِ حُبِّكَ بِالْهَدِيَّةِ۔ وَفَضْلُ الْمُهْدِي هٰذَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَفِظَهٗ مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَمُصِيْبَةٍ بِدُعَاءِ مُهْدَى اِلَيْهِ اَنَا اَدْعُوْلَكَ خَيْرًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بَارَكَ اللّٰهُ فِي رِزْقِكَ، وَعِلْمِكَ وَعُمُرِكَ اَنْتَ الصَّدِيْقُ مِنَ الْمُخْلِصِيْنَ وَالْمُحِبِّيْنَ لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا۔ حَفِظَكَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَسَتَرَ كُلَّ عَيْبِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

اَخُوْكَ الْمُخْلِصُ حَمْزَةُ

آپ کا ہدیہ میرے پاس پہنچا جو آپ نے میری طرف اپنے دل کی محبت سے بھیجا۔ یقیناً میں بہت خوش ہوا جب آپ کا ہدیہ ڈاکیا سے میں نے حاصل کیا۔ تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ جب میں نے تیرے ہدیہ کے ڈبے کو کھولا تو اس میں ایک عمدہ قلم تھا۔ یقین کریں میرے دوست، میں نے اس کو اپنے دل کی جگہ پر رکھا اپنے دل میں آپ کی محبت کو ظاہر کرنے کے لئے یہ قلم کوئی سستا نہیں بلکہ یہ بہت مہنگا اور قیمتی ہے آپ کے ہدیہ نے میرے دل میں بہت اثر کیا۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں اس ہدیہ کے ذریعہ محبت کا اظہار کرنے پر اور ہدیہ کرنے والے کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ اس کو ہر بلاء اور مصیبت سے محفوظ رکھتے ہیں مہدیٰ الیہ کی دعا کی وجہ سے میں آپ کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا مانگتا ہوں اللہ آپ کے رزق اور علم اور عمر میں برکت دے آپ مخلص اور محبت کرنے والے دنیا میں سچے دوستوں میں سے ہیں اللہ آپ کی حفاظت کرے ہر شر سے اور آپ کے ہر عیب کو قیامت تک چھپائے۔

آپ کا مخلص دوست حمزہ

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۷) (مشق نمبر ۷۷)

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى عَمِّكَ تَشْكُرُهٗ فِيْهَا

(عَلٰى سَاعَةٍ اَهْدَاهَا اِلَيْكَ)

اپنے چچا کی طرف ایک خط لکھئے جس میں اس کا شکریہ ادا کریں آپ کی طرف ایک گھڑی ہدیہ بھیجنے پر

العناصر:

الدیباجه، الافتتاح۔ الغرض، (ما أثر العم، فائدة الساعة لك من نظم الاوقات و تأدية الصلوات علی اوقاتها، شكرك علیٰ ذالك الختام۔

عَمِّي الشَّفِيْقُ حَفِظَكَ اللّٰهِ فِي الدَّارَيْنِ

تَحِيَّةً وَّسَلَامًا اَنَا بِخَيْرٍ مَعَ اُسْرَتِيْ فِيْ بَيْتِي مِنْ كُلِّ اِعْتِبَارٍ هٰذِهِ الرِّسَالَةُ فِي اِظْهَارِ تَشَكُّرٍ عَلٰى هَدِيَّتِكَ۔ الَّتِي وَصَلَتْنِي فِي شَكْلِ السَّاعَةِ۔ يَاعَمِّي صَدِّقْ اَنَا مَسْرُوْرٌ جِدًّا بِهَدِيَّتِكَ اُشَاهِدُهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَلَا اِنْتِهَاءَ سُرُوْرِيْ فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ بِالسَّاعَةِ۔ لَيْسَتْ هٰذِهِ السَّاعَةُ بَلْ هِيَ اِظْهَارُ حُبِّ قَلْبِكَ لِيْ۔ هٰذِهِ هَدِيَّةٌ ثَمِيْنَةٌ وَلِيَ فِيْهَا فَوَائِدُ كَثِيْرَةٌ مَثَلاً هِيَ تُسْعِدُنِي فِي نَظْمِ الْاَوْقَاتِ وَتَأْدِيَةِ الصَّلَوٰتِ عَلَى اَوْقَاتِهَا وَعَلَى الذِّهَابِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ عَلَى الْوَقْتِ الْمُعَيَّنِ۔

مَرَّةً اُخْرٰى اَنَا اَشْكُرُكَ جِدًّا عَلٰى اِعْطَاءِ السَّاعَةِ۔ اَنَا اَدْعُو اللّٰهَ، لَكَ فِي كُلِّ صَلوٰةٍ اِنْشَاءَ اللّٰهُ۔

اِبْنُ اَخِيْكَ الْعَزِيْزُ۔ حنظله

بعد سلام مسنون میں اپنے خاندان کے ساتھ اپنے گھر میں ہر اعتبار سے خیریت سے ہوں یہ خط آپ کے اس ہدیہ کے اظہار تشکر سے متعلق ہے جو مجھے گھڑی کی صورت میں وصول ہوا۔ اے میرے چچا یقین کریں میں بہت خوش ہوں آپ کے ہدیہ کی وجہ سے میں بار بار اس کو ہر طرف سے الٹ پلٹ کر دیکھتا ہوں۔ اس گھڑی کی وجہ سے ان دنوں میری خوشی کی انتہاء نہیں ہے یہ محض ایک گھڑی نہیں ہے بلکہ میرے لئے آپ کی دل کی محبت کا اظہار ہے کہ یہ ایک قیمتی ہدیہ ہے اور میرے لئے اس میں بہت سے فوائد

ہیں۔ مثلاً وہ میرے اوقات کے نظام میں میری مدد کرے گی اور نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کا پابند بنائے گی اور مقررہ وقت پر مدرسے میں جانے کے لیے خبردار رکھے گی۔

ایک دفعہ دوبارہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گھڑی کے ہدیہ کرنے پر۔

میں آپ کے لئے ہر نماز کے بعد اللہ سے دعا کروں گا۔ انشاء اللہ

آپ کا بھتیجا حنظلہ

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى مُدِيْرِ مُجَلَّةٍ عَرَبِيَّةٍ اِسْلَامِيَّةٍ

(ایک عربی اسلامی رسالے کے مدیر (ایڈیٹر) کی طرف خط لکھیں)

تُرِيْدُ الْاِشْتِرَاكَ فِيْهَا

(جس میں آپ شرکت کرنا چاہتے ہیں)

العناصر = الديباجه، الافتتاح، الغرض (ذكر العلاقة الدينية و وجهه الافكار۔ ذكر مزية المجلة والثناء عَلٰى اُسْلُوبِهَا۔ اِرْسَال النقود لفبلل الاشتراك السنوى الختام۔

حَضْرَةُ الْفَاضِلُ الْجَلِيْلُ مُدِيْرُ مَجَلَّةٍ .... الغرّاء

اُحَيِّيْكُمْ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ وَ اَدْعُوْلَكُمْ بِكُلِّ نَجَاحٍ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَلٰى عَاتِقِكُمْ مِنْ اَعْبَاءِ الْاُمَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ مِنْ اِصْلَاحِهَا وَ اِرْشَادِهَا اِلٰى غَايَاتٍ عَالِيَةٍ وَ اَغْرَاضٍ نَبِيْلَةٍ۔

نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ اِنْ تَنَاءَتْ دِيَارُنَا وَ تَبَاعَدَتْ مَوَاطِنُنَا مُتَقَارِبُوْنَ وَ قَدْ وَصَلَتْنَا بِكُمْ صِلَةُ الْاِسْلَامِ وَ رَبَطْنَا وَ اِيَّاكُمْ اَوَامِرُ الدِّيْنِ۔ وَ فَوْقَ ذَالِكَ مَا يُوَحِّدُنَا مِنْ جِهَةِ الْاَفْكَارِ فِي اِصْلَاحِ

الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَنَّهُمْ لَا يَتَقَدَّمُوْنَ وَ لَا يَصْلَحُوْنَ اِلَّا اِذَا تَمَسَّكُوْا بِاٰدَابِ الْاِسْلَامِ وَاعْتَصَمُوْا بِحَبْلَةٍ وَ جَعَلُوْا تَعَالِيْمَ الْاِسْلَامِ نَصْبَ اَعْيُنِهِمْ وَ مَرْمِيَ اَبْصَارِهِمْ وَ قَدْ قَرَأْنَا بَعْضَ اَعْدَادَ مَجَلَّتِكُمُ الْغَرَّاءِ فَاَعْجَبَنَا صِدْقُ لِهُجَتِهَا وَ صَفَاءُ دِيْبَاجَتِهَا وَ حَلَاوَةُ لُغَتِهَا وَ مَا امْتَازَ بِهٖ قَلَمَ جِنَابُكُمْ مِنْ اُسْلُوْبٍ رَائِعٍ وَ عِلْمٍ جَمٍّ، فَاَحْبَبْنَا اَنْ نَشْتَرِكَ فِيْهَا وَ هَا نَحْنُ مُرْسِلُوْنَ اِلَيْكُمْ بَدَلَ الْاِشْتِرَاكِ لِسَنَةٍ كَامِلَةٍ بِيَدِ اَنَّنَا لَمْ نَعْلَمْ مَعَ بَذْلِ الْجُهْدِ مِقْدَارَ النُّقُوْدِ لِخَارِجِ الْبِلَادِ فَرُبَمَا يَكُوْنُ الْمِقْدَارُ اَقَلَّ مِمَّا عَيَّنْتُمُوْهُ فَاِذَا كَانَ كَذَالِكَ فَنَرْجُوْ مِنْ سَمَاحَتِكُمْ اَنْ تَعْلَمُوْنَا نُبَادِرُ اِلٰى اِرْسَالِ الْبَقِيَّةِ اِلَيْكُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

وَ تَفَضَّلُوْا فِي الْاٰخِيْرِ بِقُبُوْلٍ لَائِقِ التَّحِيَّةِ وَ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ

اَخُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

جناب ایڈیٹر رسالہ عربیہ!

میں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں ہر کامیابی کی ہر اس بوجھ پر جو کہ آپ نے امت اسلامیہ کی اصلاح اور اس کی راہنمائی کے لیے بحالی مقاصد اور اچھی اغراض کے لیے اپنے کندھوں پر اٹھایا۔

ہم مسلمان اگر چہ گھر کے اعتبار سے دور اور وطنوں کے لحاظ فاصلوں پر لیکن ایمان کی وجہ سے قریب ہیں اور یقیناً اسلام کی چمک آپ کے ذریعے پہنچی اور ہم کو اور آپ کو دین کے کاموں کے ساتھ جوڑ دیا، اس سے بڑھ کر کہ جو چیز ہم کو مسلمانوں کی اصلاح کے متعلق افکار میں ایک بنائے ہوئے ہے وہ اسلام ہے، اس لیے کہ وہ نہ ترقی کر سکتے ہیں نہ بہتر ہو سکتے ہیں مگر جب انہوں نے اسلام کے آداب کو تھام لیا اور اسلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اسلام کی تعلیم

حاصل کرنے لگے۔ ان کی آنکھیں کھل گئیں اور تحقیق ہم نے آپ کے روشن رسالے کے بعض شماروں کو پڑھا ہم کو تعجب میں ڈال دیا انکے لہجے اور دیباچے کی خوبیوں اور زبان کی مٹھاس نے، پس ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں اس میں شریک ہو جائیں اور ہم آپ کی طرف مکمل سال کا بدلے اشتراک نقد بھیج رہے ہیں بے شک ہم جانتے ہیں باوجود مشقت کے قیمت کی مقدار کو شہر سے باہر والوں کے لیے، پس اکثر مقدار اس سے کم ہوتی ہے جو آپ نے مقرر کی ہے پس اُمید رکھتے ہیں اس میں ہم آپ کی عنائت و سخاوت سے آپ ہمیں بتائیں گے تاکہ آپ کو باقی رقم جلدی بھیج دیں۔

التمرين ۷۸ (مشق نمبر ۷۸)

تُرِيْدُ الْاِشْتِرَاكَ فِي مجلَّةٍ اُرْدِيَةٍ دِيْنِيَةٍ فَاكْتُبْ اِلٰى مُدِيْرِ الْمُجَلَّةِ مُسْتَعِيْنًا بِالْمَوْضُوْعِ السَّابِقِ فِي اسْتِخرَاجِ عَنَاصِرِهِ

آپ اردو کے ایک دینی رسالے میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہیں

پس رسالے کے مدیر کی طرف خط لکھیں

حَضْرَةُ الْفَاضِلِ الْجَلِيْلِ مُدِيْرُ مَجَلَّةٍ

تَحِيَّةً وَ سَلَامًا عَلٰى اَنْ تَكُوْنَ فِي خَيْرٍ مَا اَوَدُّلَكَ مِنْ خَيْرِ صِحَةِ الْجِسْمِ وَ سَعَادَةِ الرُّوْحِ وَ عَافِيَةِ الْبَالِ وَ بَعْدُ :۔

قَدْ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْكَ "اَنَّهُ مَشْغُوْلٌ فِي هٰذِهِ الْاَيَامِ فِي خِدْمَةِ الدِّيْنِ وَالْاِصْلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْمَجَلَّةِ الْاُرْدِيَّةِ وَ بَعْدَ اِخْبَارِ اَبِي جَاءَ نِي صَدِيْقِي سَلْمَانُ كَانَتْ فِي يَدِهِ مَجَلَّةٌ اُرْدِيَةٌ وَ جَلَسَ فِي قُرْبِي وَ وَضَعَ مُجَلَّةً عَلٰى

الْمِنْضَدَةِ فَاَخَذْتُهَا وَ قَرَأْتُ فِيْهَا اِسْمَ الْمُدِيْرِ فَكَانَ الْاِسْمُ هُوَ اِسْمُكَ فَقَدْ تَحَيَّرْتُ وَ فَرِحْتُ بِهَا لِاَنَّكَ مَشْغُوْلٌ فِي اَمْرٍ عَظِيْمٍ لِاِصْلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ قَدْ قَرَأْتُ مِنْ بَعْضِ مَقَامَاتِ مَجَلَّتِكَ فَاَعْجَبَنِي لِهْجَتُهَا وَ صَفَاءُ دِيْبَاجَتِهَا وَ حَلَاوَةُ مَوَاعِظِهَا۔ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَشْتَرِكَ فِيْهَا وَ هَا اَنَا مُرْسِلٌ اِلَيْكَ بَدَلَ الْاِشْتِرَاكِ لِسَنَةٍ كَامِلَةٍ بَيْدَ اَنِّي لَمْ اَعْلَمْ مَعَ بَذْلِ الْجُهْدِ مِقْدَارَ النُّقُوْدِ لِخَارِجِ الْبِلَادِ فَرُبَّمَا يَكُوْنُ الْمِقْدَارُ اَقَلَّ مِمَّا عَيَّنْتَهُ۔ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَاَرْجُوْ مِنْ سَمَاحَتِكَ اَنْ تُعْلِمَنِي اُبَادِرُ اِلَى اِرْسَالِ الْبَقِيَّةِ اِلَيْكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

وَ تَفَضَّلْ فِي الْاٰخِرِ بِقُبُوْلِ لَائِقِ التَّحِيَّةِ وَ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ

فقط

اَخُوْكَ فِي الدِّيْنِ

بعد تحیات وتسلیمات کے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے جو میں پسند کرتا ہوں تمہاری کی صحت اور روح کی تازگی اور مصیبت سے عافیت والی خیریت۔

اس کے بعد عرض ہے کہ میرے والد نے مجھے آپ کے متعلق خبر دی کہ وہ ان دنوں دین کی خدمت اور مسلمانوں کی اصلاح کے لیے اردو کے رسالے میں مصروف ہے اس کے بعد میرے پاس میرا دوست سلمان آیا، اس کے ہاتھ میں اردو کا رسالہ تھا میرے پاس وہ بیٹھا اور اس نے میز پر رسالہ رکھا پس میں نے اس کو اٹھایا تو اس پر مدیر کا نام پڑھا تو وہ آپ ہی کا نام تھا، پس میں حیران ہوا اور بہت خوش ہوا اس لیے کہ آپ مسلمانوں کی اصلاح کے عظیم کام میں مشغول ہیں اور یقیناً میں نے آپ کے رسالے کے بعض مقامات کو پڑھا، پس مجھے اس کے لہجے اور دیباچہ کی خوبیوں اور نصیحتوں کی مٹھاس نے تعجب میں ڈال دیا، پس میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں بھی اس میں شریک ہو جاؤں اور ہاں میں

آپ کی طرف ایک مکمل سال کا بدل اشتراک بھیج رہا ہوں یقیناً میں شہر سے باہر ہونے کی وجہ سے اس مشقت کے خرچ کے باوجود قیمت کی مقدار کو نہیں جانتا اکثر کی مقدار اس سے کم ہوگی جو آپ نے مقرر کی۔ پس اگر معاملہ اسی طرح ہے میں امید رکھتا ہوں آپ کی سخاوت سے کہ آپ مجھے بتائیں گے کہ میں آپ کو بقیہ رقم جلدی بھیج دوں۔ انشاء اللہ

رِسَالَـةٌ اِلٰی عَالِمٍ جَلِيْلٍ وَ بَاحِثٍ اِسْلَامِيٍ

ایک جلیل القدر اور مفکر اسلام عالم کی طرف خط

(يَسْعٰى لِاِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَ رَفْعَ شَانِهَا بِنَضْثِ قَلَمِهٖ)

جو اعلاءِ کلمۃ اللہ کی کوشش کرتا ہے اور اس شان کی بلندی اس کے زور قلم سے ہے

(تَشْكُرُ عَلٰى مَسَاعِيْهِ وَ تَطْلُبُ مِنْهُ مُؤَلَّفَاتِهٖ)

اس کی کوششوں پر شکریہ ادا کریں اور اس سے اس کی تصانیف طلب کریں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (التَّهْنِئة عَلٰى مساعيه الجميلة و سعيه المشكور في احياء دين اللّٰه) الختام (تمنى الخير و السعادة)

حَضْرَةُ الْفَاضِلِ الْاَ تَحِيَّةً وَسَلَاماً

اَبْقَاكُمُ اللّٰهُ حِرْزًا لِلْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ سَيْفًا مَسْلُوْلًا عَلَى الْبَاطِلِ تَمْحُوْنَ بِهٖ ظَلَامَ الْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ۔ فِيْ عَيْشٍ رَغِيْدٍ وَ ظِلٍّ ظَلِيْلٍ، وَ عِزٍّ وَ شَرَفٍ وَ تَكْلَؤُكُمْ عَيْنُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ يَنْصُرُكُمْ بِتَايِيْدِهٖ۔

لَيْسَ لِيْ بِكُمْ قَدِيْمُ تَعَارُفٍ وَ لَا سَالِفِ لِقَاءٍ وَ لٰكِنْ مَنْشُوْرَاتُكُمُ الْمُمْتِعَةُ وَ مُؤَلَّفَاتُكُمُ الْجَلِيْلَةُ قَدْ طَالَعْتُ مِنْهَا الْبَعْضَ فَوَجَدْتُ فِيْهِ

تَعَالِيْمَ الْإِسْلَامِ الصَّحِيْحَةِ وَالرَّدِّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَ مَفَاسِدِ هٰذَا الزَّمَانِ مِنَ الزَّنْدَقَةِ وَالْإِلْحَادِ۔ مِمَّا اَكْبَرْتُهُ فِي زَمَانٍ عَزَّ النَّصْرُ فِيْهِ لِلْإِسْلَامِ وَ تَعَالِيْمِهٖ۔ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُهَنِّئَكُمْ بِحَمِيَّتِكُمُ الْإِسْلَامِيَّةِ مِمَّا اَقْدَمْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ السَّعْيِ فِي الْإِصْلَاحِ الدِّيْنِي وَإِعْلَاءِ كَلِمَةِ الْحَقِّ وَ رَفْعِ شَأْنِهٖ فِي بِلَادٍ نَائِيَةٍ عَنْ مَهْدِ الْعُرُوْبَةِ وَالْإِسْلَامِ، كَمَا اُهَنِّئُكُمْ بِجُهُوْدِكُمُ الْمُبَارَكَةِ فِي صِقْلِ اَفْكَارِ شَبَابِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ تَقْوِيْمِ اٰرَائِهِمُ الزَّائِغَةِ وَ اِنْقَاذِهِمْ مِنْ مَهَاوِي الْمَدِيْنَةِ الْخَلَاعَةِ الدَّاعِرَةِ فَحَيَّاكُمُ اللّٰهُ وَ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ ۔ وَ اُرِيْدُ اَنْ اَشْتَرِي جَمِيْعَ مُؤَلَّفَاتِكُمْ وَ مَا اَخْرَجَتْهُ اِدَارَتُكُمْ مِنَ الْمَنْشُوْرَاتِ الْمُمْتِعَةِ، وَ هَا اَنَا مُرْسِلٌ اِلَيْكُمْ خَمْسِيْنَ رُوْبِيَةً وَالْبَقِيَّةُ اَدْفَعُ عِنْدَ اِسْتِلَامِ الْبَرِيْدِ وَ تَقَبَّلُوْا فِي الْخِتَامِ فَائِقَ التَّحِيَّةِ وَالْإِحْتِرَامِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

اَخُوْكُمُ الصَّغِيْرُ فِي الْإِسْلَامِ

اللہ آپ کو سلامت اور مسلمانوں کے لیے تا دیر باقی رکھے اور باطل پر لٹکتی ہوئی تلوار جسکے ذریعے فسق و فجور کے اندھیرے مٹ جائیں خوشحال زندگی اور ہمیشہ باقی رہنے والا سایہ اور عزت اور شرف بخشے اور اللہ تمہاری حفاظت کرے اور اس کی تائید کے ساتھ تمہاری مدد کرے۔

میرے لیے آپ کا تعارف کوئی پرانا نہیں اور نہ کوئی گزری ہوئی ملاقات لیکن آپ کے منشورات اور عظیم تالیفات میں سے بعض کا میں نے مطالعہ کیا پس میں اسلام کی صحیح تعلیم اور منکرین پر رد اور اس زمانے کے زندقہ اور الحاد کے مفاسد کو پایا۔

پس میں نے پسند کیا کہ آپ کو اس اسلامی حمیت پر مبارکباد دوں جن میں آپ نے کوشش کی دینی اصلاح اور کلمہء حق کی بلندی اور دور دور کے ممالک میں اس کی شان کو بلند کرنے اسلام اور عربوں اور ماسلام کی گھر سے جیسا کہ آپ کی ان مبارک کوششوں کی جو کہ آپ مسلمانوں کے جوانوں افکار کو صیقل کرنے کے لئے کی اور ان کی کمزور آراء کو قوی بنانے اور شہری گھائیوں سے جن میں آوارگی دیوانگی نے گھیر لیا تھا سے نکالنے میں، پس اللہ آپ کو تا دیر زندہ رکھے اور اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اچھا بدلہ عطا کرے، اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ آپ کی تمام تالیفات جو کہ آپ کے ادارے نے کئی طرف سے نشر ہو چکی ہیں ان کو خریدلوں اور ہاں میں ایک طرف پچاس بھیج رہا ہوں اور باقی میں ڈاک وصول ہوتے وقت ادا کر دوں گا۔ آخر میں مجھ سے محبت اور احترام بھرا اسلام قبول کریں۔

☆☆☆

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى مُدِيْرِ لُجْنَةٍ (لِلتَّالِيْفِ وَالنَّشْرِ) تَعْنِي بِنَشْرِ الثَّقَافَةِ الْاِسْلَامِيَّةِ، تَهْنِئُهُ وَ تَطْلُبُ مِنْهُ بَعْضَ الْمَطْبُوْعَاتِ

ایک پارٹی (جماعت) کے مدیر کی طرف تالیف اور طباعت کی غرض سے خط لکھیں تا کہ اسلامی تہذیب کا پرچار ہو، اس کو مبارکباد دیں اور اس کے کچھ مطبوعات طلب کریں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، العرض، (التهنئة بكلمة و جيزة و تمنى الخير للقائمين بهذه اللجنة طلب بعض المؤلفات) الختام (تمن الخير والسعادة)

حَضْرَةُ الْفَاضِلِ الجليلِ مُدِيرُ "الْحَمَاسِ" تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا

حَفِظَكُمُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ عُدُوٍّ وَ قَبِلَ سَعْيَكُمْ فِي خِدْمَةِ الدِّيْنِ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔ آمين

وَ مَقَاصِدُ اَهْلِ اللُّجْنَةِ كَثِيْرُوْنَ وَ كُلُّهَا مُفِيْدَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔ وَ لٰكِنْ اَتَفَكَّرُ اَنْ نَنْشُرَ رَسَائِلَ وَالْمَجَلَاةَ وَالْجَرَائِدَ لِاَنَّ بِهٰذِهِ الْوَسَائِلِ نَحْنُ نُرْسِلُ اَحْكَامَنَا وَ دَعْوَتَنَا لَا فِي بَلَدِنَا بَلْ فِي جَمِيْعِ الْعَالَمِ۔

قَدْ اَلَّفْتُ وَ رَتَّبْتُ بَعْضَ مَقَالَاتٍ وَ اَشْمَلْتُ فِيْهَا بَعْضَ ايَاتِ الْقُرْآنِ وَالْاَحَادِيْثِ۔ اَلْآنَ اَنَا اُرْسِلُ اِلَيْكُمْ كُلَّ الْمُسْوَدَّاتِ بِالْاِخْلَاصِ۔ تَكَرَّمُوْا وَانْشُرُوْهَا فِي هٰذَا الْاُسْبُوْعِ۔ اَنَا اَدْعُوْلَكُمْ فِي حَيَاتِيْ۔ وَاَرْسِلُوْا بَعْضَ الْكُتُبِ التَّارِيْخِيَةِ مَا عِنْدَكُمْ اَنَا اَعِدُ بِكُمْ اَنْ اَرُدَّكُمْ۔

قابل قدر صد احترام مدیر حماس! السلام علیکم

اللہ آپ کی ہر دشمن سے حفاظت فرمائے اور آپ کی کوشش کو دین کی خدمت اور مسلمانوں کی خدمت قبول کرے۔ آمین

پارٹی والوں کے مقاصد بہت زیادہ ہیں اور وہ سب کے سب ہر مسلمان کے لیے فائدہ مند ہیں اور لیکن میں سوچتا ہوں کہ ہم خط رسالے اور اخبار شائع کریں اس لیے کہ ہم ان وسائل کے ذریعے اپنے احکام اور دعوت نہ صرف اپنے ملک میں پہنچا سکتے ہیں پورے عالم میں بھیج سکتے ہیں۔ تو میں نے کچھ مقالات کی تالیف اور ترتیب کا کام کیا ہے جن میں سے نے بعض قرآن کی آیات اور بعض احادیث کو شامل کیا ہے اب میں آپ کو سارے مسودات بھیج رہا ہوں۔ مہربانی فرما کر آپ ان کو اسی ہفتے میں شائع کرائیں میں آپ کو زندگی بھر دعا دوں گا اور

آپ مجھے بعض تاریخی کتب بھیجیں جو آپ کے پاس موجود ہیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو لوٹا دوں گا۔

رِسَالَةُ تِلْمِيْذٍ اِلٰى نَاظِرِ الْمَدْرَسَةِ يَرْجُوْ فِيْهَا مِنْحَةَ الْمَجَانِيَةِ

(ایک طالب علم کا ایک مدرسے کے نگران کی طرف خط جس میں مدرسے کی طرف سے امداد کی امید ظاہر کرتا ہے)

العناصر:

الدیباجه، الافتتاح، الغرض (عجزه عن اداء التفقات بمعوتِ ابیه، طلب المجانیة، الاتصاف بمکام الاخلاق، الجد و الاجتهاد، الختام۔

حَضْرَةُ الْمُرَبِّى الْكَبِيْرِ نَاظِرُ مَدْرَسَةٍ اِسْلَامِيَةٍ

اَتَقَدَّمُ اِلٰى مُقَامِكُمُ السَّامِي بِكُلِّ تَعْظِيْمٍ وَ تَبْجِيْلٍ مُلْتَمِسًا اَنْ تَشْمَلُوْا رَجَائِي بِحُسْنِ رِعَايَتِكُمْ وَ جَمِيْلِ عَنَايَتِكُمْ وَ بَعْدُ۔

فَلَقَدْ كَانَ لِوَالِدِی اٰثَارَةٌ مِنَ الثَّرْوَةِ ذَهَبَتْ۔ وَبَقِيَّةٌ مِنَ الْمَالِ نَفَرَتْ فَسَاءَتِ الْحَالُ، وَ اَظْلَمَ الْمَآلُ، وَخِفْتُ اَنْ يَكُوْنَ عِجْزِی عَنْ دَفْعِ الْمَصْرُوْفَاتِ سَبَبًا فِی اِنْقِطَاعِی عَنِ الْمَدْرَسَةِ، فَلَجَاْتُ اِلٰى رِحَابِكُمْ رَاجِيًا اَنْ تَكُوْنُوْا عَوْنًا لِیْ عَلٰى طَلَبِ الْعِلْمِ وَاِتْمَامِ الدِرَاسَةِ اِعْفَائِی مِنَ النَفَقَاتِ الَّتِی مَاوُسْعَةٌ فِی قُدْرَتِنَا عَلٰى دَفْعِهَا۔

وَ مِمَا يَجْعَلُنِیْ وَاثِقًا مِنْ اِجَابَةِ مُلْتَمِسِی مُطْمِئنًا اِلٰى تَحْقِيْقِ رَجَائِی اِنِّی كُنْتُ طِوَالُ هٰذِهِ الْمُدَّةِ الَّتِیْ قَضَيْتُهَا بِالْمَدْرَسَةِ مِنْ اَحْسَنِ التَلَامِيْذِ اَخْلَاقًا مَجْدًا فِی دُرُوْسِی، يَشْهَدُ ذَالِكَ حَضْرَاتُ الْاَسَاتِذَةِ

الْأَجلاءِ تُؤَيِّدُنِي فِيْهِ نَتَائِجُ الْاِمْتِحانِ، اِذْ كُنْتُ الْاَوَّلَ فِي كَثِيْرٍ مِنْهَا لَا زِلْتُ يَا سَيِّدِي مَنَاطَ الرَّجَاءِ وَ مَعْقَدَ الآمَالِ وَ تَفَضَّلْ بِقَبُوْلِ اِسْمِى تَحِيَاتِي وَ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ۔

فی تلمیذ الوفی

۱۷/۱۰/۱۴۳۰ھ بالسنة الدَّرَجَةُ الثَّالِثَةُ

میں آپ کی خدمت میں پوری تعظیم اور عزت کے ساتھ التماس کرتا ہوں کہ آپ میری امیدوں کو اپنی اچھی رعایتوں اور خوبصورت عنائت میں شامل کریں اس کے بعد یقیناً میرے لیے میرے والد کے مال و دولت میں سے کافی مال تھا، جو کہ چلا گیا اور باقی مال ختم ہو گیا اور حالات برے ہو گئے اور آخر کار اندھیرے گھر آئے اور میں خوف کرتا ہوں کہ اخراجات سے عاجز آ جانا میرے لیے مدرسے سے منقطع ہو جانے کا سبب نہ بن جائے پس میں آپ کی خدمت میں التجاء کرتا ہوں کہ آپ میرے اسباق کے پورا کرنے اور تعلیم کے حاصل کرنے میں مدد کریں اور مدرسے کے اخراجات میں سے جو کہ ان کا ادا کرنا میری قدرت میں نہیں معاف کر دیں گے۔

اور ان چیزوں میں سے جو میری التماس کو قبولیت سے مطمئن کر دے میری امید کے مطابق بے شک میں نے کافی عرصہ اس مدرسے گزارا ہے اور اپنے اسباق میں اخلاقی اعتبار سے اچھا طالب علم رہا ہوں۔ تمام بڑے اساتذہ اس بات پر گواہ ہیں میری تائید اس بارے میں امتحان کے نتیجے کرتے ہیں۔ اس لیے کہ میں ان میں سے اکثر میں اول رہا ہوں۔ اے میرے سردار میں ہمیشہ امیدوں کا دامن تھامے رکھوں گا۔

اَلتَّمْرِيْنُ ۸۰ (مشق نمبر ۸۰)

تَوَدُّاَنْ تَقْضِيَ عُطْلَةَ رَمْضَانَ عِنْدَ اَحَدِ اُسْتَاذِكَ لِتَقْرَاءَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ وَ تَسْتَفِيْدَ مِنْ عِلْمِهٖ فَاكْتُبْ اِلَيْهِ رِسَالَةً وَ تَطْلُبُ مِنْهُ اَنْ يَدْعُوكَ

آپ چھٹیاں اپنے کسی استاد کے ہاں گزارنا چاہتے ہیں تا کہ اس کو قرآن سنائیں اور اس کے علم سے استفادہ کریں ان کو خط لکھ کر اجازت طلب کریں تا کہ وہ آپ کو بلائیں۔

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (اظهار القود د والاخلاص له ميلك الى الاستفادة منه في علوم القرآن، رغبك في انتهاز الفرصة في عطلة رمضان، هذا الشهر المبارك خير وأن ليعلم القرآن و درسه، الختام)

حضرة المربي و محسني الاستاذ الكريم!

السلام عليكم و رحمة الله بركاته: وَ بَعْدُ! اَنَا بِخَيْرٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَادْعُوْ لِصِحَّتِكُمُ اللّٰهَ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَ زَمَانٍ۔

يَا اُسْتَاذِي الْكَرِيْمَ قَدْ طَرَبَتْ عُطْلَتُنَا السَّنَوِيَّةُ لِاَنَّ شَهَرَ رَمَضَانَ قَرِيْبٌ وَ اَنَا اَتَمَنّٰى فِي هٰذِهِ الْفُرْصَةِ اَنْ اَقْضِيْ عُطْلَةَ رَمْضَانَ عِنْدَكُمْ لِاَقْرَاءَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فِي صَلٰوةِ التَّرَاوِيْحِ وَ اَسْتَفِيْدُ مِنْكَ تَفْسِيْرَ الْقُرْآنِ۔

اَلْآنَ اَنَا اَكْتُبُ الرِسَالَةَ فِي حُضُوْرِكَ لِاِسْتِيْذَانِ مجيئتي عِنْدَكَ۔ وَ اَرْجُوْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ شَفْقَتِكَ اَنْ تُرَخِّصَنِي لِاَسْتِفَادَتِي اَنَا

اَعِدُکَ اَنْ لَا اَنْسٰی مَنَّکَ اِلٰی آخِرِ حَیَاتِیْ۔

جَزَاکُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ

فقط

تِلْمِیْذُکُمُ المطیع

ارشاد علی

میں خیریت سے ہوں اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور میں تمہاری صحت کے لیے اللہ سے ہر جگہ اور ہر وقت دعا گوں ہوں۔

میرے معزز استاذ تحقیق ہماری سالانہ تعطیلات قریب آ گئی ہیں اور اسی وجہ سے ماہ رمضان بھی قریب اور میری اس فارغ وقت میں خواہش ہے میں رمضان کی تعطیلات آپ کے پاس گزاروں تاکہ میں تراویح کی نماز میں آپ کو قرآن سناؤ اور آپ کے تفسیر قرآن کے علم سے استفادہ کروں۔ اب میں آپ کی خدمت میں خط آپ کے پاس آنے کی اجازت کے لیے لکھ رہا ہوں اور اللہ کی رحمت اور آپ کی شفقت سے امید رکھتا ہوں کہ آپ مجھے استفادہ کی اجازت دیں گے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی زندگی کے آخر تک آپ کا احسان نہ بھولوں گا۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

فِي مَوْضُوْعَاتٍ بِعَنَاصِرِهَا

(پانچواں باب ایسے موضوعات کے بارے میں جن کے اجزاء مذکور ہیں)

اَلتَّمْرِيْنُ ۸۱ (مشق نمبر ۸۱)

خَرَجْتَ مَعَ اَبِيْكَ اِلَى السُّوْقِ فَاشْتَرَيْتَ حِذَاءً صِفْ ذَالِكَ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ سَطْرًا

آپ اپنے باپ کے ساتھ بازار گئے آپ نے جوتا خریدا اس حال کو پندرہ سطروں میں بیان کریں۔

العناصر:

الخروج من البيت، ركوب السيارة اولترام أو مركب اٰخر، في السوق۔ الركاكين و منظرها، من النظافة و حسن الترتيب في الاكان۔ المساومة، الشراء و دفع الثمن۔

قضاء حاجات اُخرٰى۔ الرجوع

ذَهَبْتُ مَعَ اَبِي اِلٰى مَسْجِدِ الْجَامِعِ فِي يَوْمِ جُمْعَةِ الْوِدَاعِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ نَزَعْنَا اَحْذِيَتَنَاوَ وَضَعْنَا خَلْفَ مِصْرَاعِ بَابِ الْمَسْجِدِ۔ اِذَا فَرَغْنَا مِنْ اَدَاءِ الصَّلٰوةِ وَ رَأَيْنَا اَحْذِيَتَنَا خَلْفَ الْبَابِ كَانَتْ اَحْذِيَتُنَا غَائِبَةً۔ فَسَئَلْنَا عَنِ الْمُؤَذِّنِ فَقَالَ لَنَا هٰهُنَا السَّارِقُوْنَ كَثِيْرُوْنَ۔ فَقَدْ سُرِقَتْ اَحْذِيَتُكُمْ۔ فَرَجَعْنَا اِلَى الْبَيْتِ فَاَخَذْنَا اَحْذِيَتَنَا اُخْرٰى وَ اَرَدْنَا اِلَى السُّوْقِ لِاِشْتِرَاءِ الْحِذَاءِ وَكَانَ السُّوْقُ بَعِيْدًا مِنْ بَيْتِنَا۔ فَاكْتَرَيْنَا

السَّيَّارَةَ وَ ذَهَبْنَا بِالسَّيَّارَةِ اِلَى السُّوْقِ بَعْدَ سَاعَةٍ نِصْفٍ وَ صَلْنَا فِي السُّوْقِ وَ نَزَلْنَا عَنِ السَّيَّارَةِ وَ دَخَلْنَا فِي السُّوْقِ وَ شَاهَدْنَا الدَّكَاكِيْنَ الْمُخْتَلِفَةَ وَرَأَيْنَا مَنَاظِرًا عَجِيْبَةً وَ تَأَثَّرْنَا مِنْ نِظَافَةِ الدَّكَاكِيْنَ وَ حُسْنِ تَرْتِيْبِهَا جِدًّا فَدَخَلْنَا فِي الدُّكَانِ الْكَبِيْرِ وَ شَاهَدْنَا اَحْذِيَةً مُخْتَلِفَةً مَوْضُوْعَةً فِي الْخِزَانَاتِ الزُّجَاجِيَّةِ۔ فَاخْتَرْتُ حِذَاءً وَ سَاوَمْنَا بِصَاحِبِ الدُّكَانِ وَ اَدَّيْنَاهُ مِائَةَ رُوْبِيَاتٍ وَ رَجَعْنَا اِلَى بَيْتِنَا عِنْدَ وَقْتِ الْعَصْرِ۔

میں اپنے والد کے ساتھ رمضان کے جمعۃ الوداع کے دن جامع مسجد میں گیا اور ہم نے اپنے جوتے مسجد کے دروازے کواڑ کے پیچھے رکھ دیے۔ جب ہم نماز کی ادائیگی سے فارغ ہوئے اور ہم نے اپنے جوتے دروازے کے پیچھے دیکھے تو ہمارے جوتے غائب تھے پس ہم نے مؤذن سے پوچھا تو اس نے ہمیں بتایا کہ یہاں چور بہت ہیں۔ بس آپ کے جوتے چوری ہو گئے۔ پھر ہم گھر کی طرف لوٹے تو ہم نے دوسرے جوتے لیے اور ہم نے بازار سے جوتے خریدنے کا ارادہ کیا۔ بازار ہمارے گھر سے دور تھا پس ہم نے گاڑی کرائے پر لی اور گاڑی کے ذریعے ہم بازار کی طرف گئے۔ آدھے گھنٹے کے بعد بازار پہنچ گئے۔ اور ہم گاڑی سے اترے اور بازار میں داخل ہو گئے اور ہم نے مختلف دکانیں دیکھیں اور عجیب مناظر دیکھے اور دکانوں کی صفائی اور ان کی اچھی ترتیب سے بہت متاثر ہوئے پھر ہم بڑی دکان میں داخل ہوئے اور شیشے کی الماریوں میں رکھے ہوئے مختلف جوتے دیکھے۔ پس میں نے ایک جوتا پسند کیا اور اس کا ریٹ طے کیا دکان والے کے ساتھ پس ہم نے خرید لیا 100 روپے میں اور ہم نے اس کو سو روپیہ ادا کیا اور اپنے گھر کی طرف عصر کے نزدیک واپس آ گئے۔

اَلتَّمْرِيْنُ ۸۲ (مشق نمبر ۸۲)

وَصْفُ سَفَرٍ بِالْقِطَارِ

(ریل گاڑی کے ذریعے سفر کا حال)

العناصر:

الاستعداد للسفر والذهاب الى المحطة، شراء التذكرة وركوب القطار، تحريكه رويدا رويدا ثم إسراعه، الركاب (ملاسهم ولغاتهم عاداتهم) اعمدة المسرة والأشجار والحقول،وصف القرى التى يمر بها القطار،وصف المحطات التى يقف بها القطار (وصفاً اجماليًا) الوصول

اِجْتَمَعَ كُلُّ اَصْدِقَائِي فِي الْمَدْرَسَةِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔ فَشَاوَرْنَا اَنْ نَزُوْرَ مَدِيْنَةَ لَاهُوْرَ۔ وَ شَاوَرْنَا بِاَيِّ مَرْكَبٍ نُسَافِرُ اِلٰى لَاهُوْرَ فَاتَّفَقْنَا عَلٰى اَنْ نُسَافِرَ بِالْقِطَارِ كَانَ هٰذَا السَّفَرُ لَنَا مَرَّةً اُوْلٰى۔ وَ صَلْنَا يَوْمَ الْجُمْعَةِ قَبْلَ وَقْتِ الْقِطَارِ عَلَى الْمَحَطَّةِ۔ فَاشْتَرِيْنَا التَذَاكِرَةَ وَرَكِبْنَا عَلَى الْقِطَارِ بَعْدَ وَقْتٍ قَلِيْلٍ تَحَرَّكَ الْقِطَارُ وَكُنَّا مَسْرُوْرِيْنَ بِسَفَرِ الْقِطَارِ فَاَخَذَ الْقِطَارُ سُرْعَةً جِدًّا۔ فَتَحْنَا شَبَابِيْكَ الْقِطَارِ اَنْ نَزُوْرَ وَ نُشَاهِدَ مَنْظَرَ الْخَارِجِ۔ فَرَأَيْنَا الْحُصُوْلَ وَالْمَزَارِعَ وَالْاَشْجَارَ الطَوِيْلَةِ وَالْحَيْوَانَاتِ الْمُخْتَلِفَةَ وَ لَقِيْنَا فِي الْقِطَارِ بِالنَّاسِ كَانَ مَلَابِسُهُمْ وَ لُغَاتُهُمْ وَ عَادَاتُهُمْ مُخْتَلِفَةً۔ وَرَأَيْنَا مِنَ الْقِطَارِ الْقُرىَ الَّتِى يَمُرُّبِهَا الْقِطَارُ ظَنَنَّا هَا انَّهَا تَهْرُبُ بِالْقِطَارِ وَلٰكِنْ بَعْدَ وَقْتٍ قَلِيْلٍ فَقَدَتْ عَنَّا وَ رَأَيْنَا الْمَحَطَاتِ الْكَثِيْرَةَ الَّتِى يَقِفُ بِهَا الْقِطَارُ لِنَزُوْلِ الْمُسَافِرِيْنَ وَ لِرُكُوْبِهِمْ۔ قَدْ فَرِحْنَا وَ سُرِرْنَا بِهٰذَا السَّفَرِ

بِالْقِطَارِ بَعْدَ السَّاعَتَيْنِ الْكَامِلَتَيْنِ وَ صَلْنَا عَلٰى مَحَطَّةِ لَاهُوْرَ۔

خمیس کے دن میرے تمام دوست مدرسے میں جمع ہوئے۔ تو ہم نے مشورہ کیا کہ ہم لاہور شہر کی سیر کریں اور ہم نے یہ مشورہ کیا کہ کس سواری سے لاہور کی طرف سفر کریں پس سب اس بات پر متفق ہوئے کہ ریل کے ذریعے سفر کریں گے۔ یہ سفر ہمارے لیے پہلی مرتبہ تھا۔ اور ہم جمعہ کے دن گاڑی کے وقت سے پہلے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے پس ہم نے ٹکٹیں خریدیں اور ریل گاڑی پر سوار ہوئے، تھوڑی دیر بعد ریل گاڑی نے حرکت کی اور ہم گاڑی کے ذریعے سفر کرنے پر بہت خوش تھے۔ پھر ریل گاڑی نے بہت تیز ہونا شروع کیا۔ ہم نے ریل گاڑی کی کھڑکیاں کھول لیں تا کہ ہم باہر کے منظر کا مشاہدہ کریں پس ہم نے کھیتوں اور فصلوں اور لمبے درختوں اور مختلف جانوروں کو دیکھا، اور ہم ریل گاڑی میں لوگوں سے ملے جن کے لباس زبانیں اور طور طریقے مختلف تھے۔ اور ہم نے ریل گاڑی سے باہر بستیوں کو دیکھا جن سے گاڑی گزر رہی تھی ہم ان کو گمان کرتے تھے کہ وہ گاڑی کے ساتھ بھاگ رہے ہیں لیکن تھوڑے سے وقت کے بعد وہ ہم سے گم ہو جاتے۔ ہم نے بہت سے ریلوے اسٹیشن دیکھے جہاں پر ریل گاڑی ٹھہرتی، لوگوں کو اتارنے اور ان کو سوار کرنے کے لیے اور ہم خوش ہوئے اور مسرور ہوئے ریل گاڑی کے اس سفر سے ہم پورے دو گھنٹوں کے بعد لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔

اَلتَّمْرِيْنُ ۸۳ (مشق نمبر ۸۳)

خَرَجْتَ لِشِرَاءِ بَعْضِ الْاَشْيَاءِ فَسَقَطَ كِيْسُ نُقُوْدِكَ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلَيْكَ صَبِيٌّ (صِفْ ذَالِكَ وَاشْكُرْ لِلصَّبِيِّ اَمَانَتَهٗ)

آپ کچھ چیزیں خریدنے نکلے تو آپ کی رقم کی تھیلی گم ہوگئی پھر آپ کو کسی بچے

نے واپس کر دی بچے کا شکریہ ادا کرنے اور اس کے امین ہونے کو بیان کریں۔

العناصر:

الخروج للشراء و ما صادفتِ فی اثناء سیرك تفقدا کیس بعد الشراء و الشعور بضیاعه، اَلمك و ماجال بنفسك من الخواطر والافطكار۔ البحث عن الکیس و ما عمله الصبی الامین۔ سرورك و تقدیر صفة الامانة فی الصبّی وشکرك لهٗ، سبب امتیاز هذا الصبّی و تاثیر تربیة اَمه الصالحة۔ تقدیمك بعض النقود الی الصبی و رفضه احتسابًا۔

خَرَجْتُ مِنَ الْبَیْتِ اِلَی السُّوْقِ وَکُنْتُ عَلَی الدَّرَّاجَةِ بَعْدَ وَقْتٍ قَلِیْلٍ وَ صَلْتُ عَلٰی دَارِ السُّوْقِ فَوَضَعْتُ دَرَّاجَتِی عِنْدَ الْمُحَافِظِ وَ دَخَلْتُ فِی السُّوْقِ وَاشْتَرَیْتُ بَعْضَ الْاَشْیَاءِ اِذَا اَخَذْتَ الْاَشْیَاءَ مِنْ صَاحِبِ الدُّکَانِ فِی قَبْضِی فَاَدْخَلْتُ یَدِی فِی مِحْفَظِیْ اَنْ اُخْرِجَ مِنْهَا کِیْسَ النَّقُوْدِ وَ لٰکِنْ لَمْ اَجِدْ کِیْسَ النُّقُوْدِ قَدْ کُنْتُ مُتَحَیّرًا عَلٰی هٰذِهِ الْکَیْفِیَةِ فَتَفکَّرْتُ وَ تَدَبَّرْتُ مَاذَا اَفْعَلُ الْآنَ اِذًا جَاءَنِی الصَّبِیّ وَ کَانَ فِی یَدِهٖ کِیْسُ نَقُوْدٍ۔ وَ سَئَلَنِیْ اَ هٰذَا لَكَ قُلْتَ لَهٗ نَعَمْ۔ فَشَاهَدْتُ کِیْسَ النَّقُوْدِ۔ کَانَتِ النَّقُوْدُ مَوْجُوْدَةً فَفَرِحْتُ وَ سُرِرْتُ عَلٰی عَمَلِ هٰذَا الصَّبِیّ وَ شَکَرْتُ لَهٗ کَثِیْرًا۔ وَ اَقْدَمْتُ لَهٗ بَعْضَ النَّقُوْدِ وَ لٰکِنَّهٗ لَمْ یَاْخُذِ النَّقُوْدَ وَ سَلَّمَ عَلَیَّ وَ ذَهَبَ اِلٰی بَیْتِهٖ۔

میں گھر سے بازار کی طرف نکلا اور میں سائیکل پر تھا۔ تھوڑی سی دیر کے بعد میں بازار کے دروازے پر پہنچا۔ پس میں نے سائیکل چوکیدار کے پاس رکھی اور بازار میں داخل ہو گیا۔ اور میں نے بعض چیزیں خریدیں اور دکان والے سے چیزیں اپنے قبضے میں لے لیں اور میں نے اپنے تھیلے میں اپنا ہاتھ ڈالا تاکہ اس

میں سے پیسوں والی تھیلی نکالوں لیکن مجھے پیسوں والی تھیلی نہ ملی۔ میں اس حالت پر حیران تھا پس میں نے سوچا اور غور وفکر کیا۔ کہ اب میں کیا کروں کہ اچانک ایک بچہ میری طرف آیا اور اس کے ہاتھ میں پیسوں کی تھیلی تھی۔ اور اس نے مجھ سے پوچھا کیا یہ آپ کی ہے میں نے اس کو کہا ہاں پس میں نے پیسوں کی تھیلی دیکھی تو اس میں پیسے موجود تھے۔ پس میں خوش ہوا، مجھے اس بچے کے عمل پر مسرت ہوئی اور اس کا بہت شکریہ ادا کیا اور میں نے اس کو کچھ پیسے دیئے لیکن اس نے نہ لیے اور مجھے سلام کیا اور اپنے گھر چلا گیا۔

اَلتَّمْرِيْنُ ۸۴ (مشق نمبر ۸۴)

تِلْمِيْذٌ مُسَافِرٌ نَزَلَ فِي غَيْرِ الْمُحَطَّةِ الَّتِي يَنْتَظِرُهُ اَهْلُهُ فِيْهَا (تَحَدَّثَ بِلِسَانِهِ مُبَيِّنًا حَالَهُ)

ایک مسافر طالب علم کسی دوسرے پلیٹ فارم پر جا اترا جب کہ اسکے گھر والے انتظار کرتے رہے (اس کی زبانی اس کا حال بیان کریں۔)

العناصر:

الفراغ من الامتحان و عزمه على السفر۔ ارسال البرقية الى ابيه، ركوبه القطار، انومه فيه، قيامه مذعورًا من النوم، نزول في غير محطته۔ مرور القطار بالمحطة التي ينتظره اهله فيها۔ المهم لتاخره سفره في السيارة، وصول الى المنزل، فرح اهله به و شكرهم اللّٰه تعالىٰ۔

فَرَغَ تِلْمِيْذٌ مِنَ الْاِمْتِحَانِ وَ عَزَمَ عَلَى السَّفَرِ اِلَى الْمَنْزِلِ بِالْقِطَارِ وَ اَرْسَلَ الْبُرْقِيَةَ اِلٰى اَبِيْهِ قَبْلَ اِبْتِدَاءِ سَفَرِهٖ۔ لِاَنِّي اَنْزِلُ عَلٰى مُحَطَّةِ فُلَانٍ فَانْتَظِرْ لِي عَلَى الْمُحَطَّةِ۔ بَعْدَ اِرْسَالِ الْبُرْقِيَةِ اِلٰى اَبِيْهِ ذَهَبَ اِلَى الْمَحَطَّةِ فَاشْتَرٰى تَذْكِرَتَهُ وَانْتَظَرَ لِلْقِطَارِ فَجَاءَ الْقِطَارُ

عَلٰی مَوْعِدِہٖ فَرَکِبَ تِلْمِیْذٌ عَلَی الْقِطَارِ۔ وَ نَامَ فِی الْقِطَارِ بِتَعَبِہٖ فَمَرَّ الْقِطَارُ بِمَحَطَّةِ نُزُوْلِہٖ اِذَا الْقِطَارُ عَلَی الْمَحَطَّةِ الْاٰخِرَةِ فَنَزَلَ عَنِ الْقِطَارِ فَرَاَی الْمُحَطَةَ الْآخِرَةَ وَ کَانَ اَبُوْہُ یَنْتَظِرُ لَہٗ وَ یَتَفَکَّرُ بِتَأْخِیْرِہٖ۔ فَاکْتَرَی السَّیَّارَةَ ثُمَّ سَافَرَ اِلَی الْمَنْزِلِ اِذَا وَصَلَ فِی بَیْتِہٖ کَانَ اَبُوْہُ وَ اُمُّہٗ مُتَفَکِّرَانِ عَنْہُ بِتَاخِیْرِہٖ۔ اِذَا رَاَی اَبُوْہُ اِبْنَہٗ فَفَرِحَ وَ شَکَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی ۔

ایک طالب علم امتحان سے فارغ ہوا اور اس نے ریل کے ذریعے گھر کی طرف سفر کرنے کا ارادہ کیا اور اس نے اپنا سفر شروع کرنے سے پہلے اپنے باپ کو تار بھیج دی کہ میں فلاں اسٹیشن پر اتروں گا پس آپ میرا اسٹیشن پر انتظار کریں، باپ کی طرف تار بھیجنے کے بعد وہ ریلوے اسٹیشن گیا اور اس نے اپنا ٹکٹ خریدا اور ریل کا انتظار کیا پس ریل اپنے وقت پر آ گئی۔ پس طالب علم ریل پر سوار ہوا اور اپنی تھکاوٹ کی وجہ سے وہ ریل میں سو گیا۔ پس اس ریل کے اترنے والے اسٹیشن سے گزر گئی جب ریل آخری اسٹیشن پر ٹھہری تو وہ ریل سے نیچے اترا تو اس نے کوئی دوسرا اسٹیشن دیکھا اور اس کا باپ اس کا انتظار کر رہا تھا اور اس کے لیٹ ہونے کے بارے میں متفکر تھا۔ پس اس نے گاڑی کرائے پر لی اور پھر گھر کی طرف سفر شروع کیا جب وہ گھر پہنچا تو اس کا باپ اور ماں اس کے بارے میں لیٹ ہونے کی وجہ سے متفکر تھے جب اس کے باپ نے اپنے بیٹے کو دیکھا تو خوش ہوا اور اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

اَلتَّمْرِیْنُ ۸۵ (مشق نمبر ۸۵)

رَجُلٌ کَانَ مُبْصِرًا فَعَمِیَ (صِفْ حَالَہٗ و خواطرہ)

ایک آدمی آنکھوں سے دیکھنے والا تھا پس وہ نابینا ہو گیا (اس کے حال اور اس

کی پریشانیوں کو بیان کریں)

العناصر:

رؤية الاشياء و تمتعه بالمناظر الجميلة وضع اللّٰه و هو مبصر القراء ة الكتابة والاستفاده من مطالعة الكتب والصحف وتلاوة القران ويودى الاعمال ويكسب رزقه۔و يقوم بواجبه فى الحياة، فقد البصر و تحسره، حرمانه رؤية الاشياء، عجزه عن اداء الاعمال، حاجته الى غيره صبره و احتسابه و طلبه الاجر من اللّٰه تعالىٰ حيث قال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم ان اللّٰه عزوجل قال اذا بتليت عبدى كى بحبيبه فصبر، عوضته منها الجنة۔

كَانَ رَجُلٌ يَسْكُنُ فِي قَرْيَةٍ كَانَتْ بَصَارَتُهُ كَامِلَةً فِي شَبَابِهٖ۔ وَ كَانَ يَتَمَتَّعُ بِالْمَنَاظِرِ الْجَمِيْلَةِ وَ صُنْعِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ وَ يَبْصُرُ الْقِرَأَةَ وَالْكِتَابَةَ وَالْاِسْتِفَادَةَ مِنْ مُطَالِعَةِ الْكُتُبِ وَالصُّحُفِ وَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ۔ وَ كَانَ يُؤَدِّي الْاَعْمَالَ وَ يَكْسِبُ رِزْقَهٗ وَ يَقُوْمُ بِوَاجِبِهٖ فِي الْحَيَاةِ۔ فَاِذَا فَقَدَ الْبَصَرُ فَكَانَ يَتَحَيَّرُ وَ يَتَحَسَّرُ عَلٰى فَقْدِ بَصَرِهٖ عَلٰى حَالِهٖ وَطَلَبَ عَلَيْهِ الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَيْثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا ابتَلِيْتُ عَبْدِي بِحَبِيْبِهٖ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهَا الْجَنَّةَ۔

کسی بستی میں ایک آدمی رہتا تھا اس کی نظر اس کی جوانی میں پوری تھی اور وہ خوبصورت مناظر سے اور اللہ کی کاریگری سے فائدہ اٹھاتا تھا۔ اور دیکھ کر پڑھتا لکھتا اور رسالوں کے مطالعہ سے اور قرآن کی تلاوت سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ اور اعمال کو پورا کرتا رہا۔ اور اپنی روزی کماتا رہا اور زندگی اپنے فرض ادا کرتا رہا پس

اچانک اس کی نظر ختم ہوگئی اور وہ حیران ہوا اور اس نے اپنی نظر کے ختم ہونے پر افسوس کیا۔ پس اس نے اپنے حال پر صبر کیا اور اس پر اللہ سے اجر طلب کیا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا، جب میں اپنی کسی محبوب بندے کو آزماتا ہوں پس وہ اس صبر کرے تو میں اس کو اس صبر کی وجہ سے جنت عطا کرتا ہوں۔

اَلتَّمْرِیْن ۸۶ (مشق نمبر ۸۶)

صِفْ جَولَةً دِيْنِيَّةً فِي قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْهِنْدِ

ھندوستان کی بستیوں میں سے کسی بستی میں دینی گشت کو بیان کریں۔

العناصر:

اغراض الرحلة، زملاء الرحلة، كيف قطعنا السفر كيف استقبلنا اهل القرية، ظنونهم بالزائرين، ارتياحهم بعد الحديث۔ الطواف على البيوت و المجالس، التحدث رجال القرية فى حفلة عمومية، القاء محاضرة واستماعهم خلاصة المحاضرة۔

كُلُّ رِحْلَةٍ لَيْسَتْ بِخَالِيَةٍ عَنِ الْفَائِدَةِ۔ وَلٰكِنَّ الرِّحْلَةَ لِاَغْرَاضِ الدِّيْنِ وَ لِاِصْلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ مِنْ كُلِّ رِحْلَةٍ۔ صَلَّيْنَا صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَجَمَعْتُ كُلَّ زُمَلَائِي فِي الْمَسْجِدِ وَقُلْتُ لَهُمْ لِمَ لَا نَتَفَكَّرُ لِاِصْلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لِي بَعْضُهُمْ۔ "فِكْرُكَ عَظِيْمٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ كَيْفَ نَجِدُ لِاِخْوَانِنَا وَ كَيْفَ نَدْعُوْا جِيْرَانَنَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا الْعَمَلُ لَيْسَ بِمُشْكِلٍ لَنَا فَشَاوَرْنَا عَلٰى هٰذَا الْفِكْرِ "كَيْفَ نَدْعُوْهُمْ اِلٰى تَعْلِيْمِ الدِّيْنِ۔ فَتَوَافَقْنَا عَلٰى اَنْ نَذْهَبَ عَلٰى بَابٍ وَ بَابٍ وَ نَدْعُوْ صَاحِبَ الْمَكَانِ وَ نَقُوْلُ لَهٗ نَحْنُ

كُلُّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْعَمَلُ عَلٰى تَعْلِيْمِ الدِّيْنِ وَاجِبٌ عَلَيْنَا تَفَضَّلُوْا فِي الْمَسْجِدِ وَاسْتَمِعُوْا حَدِيْثَ الدِّيْنِ فَفَعَلْنَا كَمَا شَاوَرْنَا۔ فَبَعْدَ اَيَّامٍ قَلِيْلَةٍ شَرَعَ اَهْلُ الْقُرٰى يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يَشْتَرِكُوْنَ فِي الْحَفَلَاتِ الدِّيْنِيَّةِ وَيُرْسِلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ اِلَى الْمَسَاجِدِ لِتَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَالْمَسَائِلِ۔ كَانَ هٰذَا الْفَضْلُ بِسَعْيِنَا وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْنَا۔

کوئی سفر فائدے سے خالی نہیں ہے اور دین کی غرض سے سفر کرنا اور مسلمانوں کی اصلاح کے لیے نکلنا ہر سفر سے افضل ہے۔ ہم نے فجر کی نماز پڑھی اور میں نے اپنے تمام ساتھیوں کو مسجد میں جمع کیا اور میں نے ان کو کہا ہم مسلمانوں کی اصلاح کی فکر کیوں نہیں کرتے۔ تو ان میں سے بعض نے مجھے کہا تیری ہر مسلمان کے لیے بڑی سوچ ہے اور بعض نے کہا ہم اپنے بھائیوں کے لیے کیسے محنت کریں۔ اور اپنے پڑوسیوں کو مسجد کی طرف کس طرح بلائیں اور بعض نے کہا یہ کام ہمارے لیے مشکل نہیں ہے۔ پس ہم اس فکر پر مشورہ کیا کہ کیسے ان کو دین کی تعلیم کی طرف بلائیں پس ہم تمام اس بات پر متفق ہوئے کہ ہر ہر دروازے پر ہم جائیں اور مکان والے مالک کو بلائیں اور اس کو کہیں ہم سارے مسلمان ہیں اور دین کی تعلیم پر عمل ہم پر فرض ہے آپ مسجد میں تشریف لائیے اور دین کی بات سنیں پس ہم نے ایسے ہی کیا جس طرح نے مشورہ کیا پس کچھ دنوں بعد گاؤں والے نماز پڑھنے لگے اور دینی تقریبوں میں شریک ہونے لگے اور اپنے بچوں کو مسجد میں دین کی تعلیم اور مسائل سیکھنے کے لیے بھیجنے لگے، یہ مہربانی ہماری کوشش اور اللہ کی رحمت سے تھی۔

اَلتَّمْرِيْنُ ۸۷ (مشق نمبر ۸۷)

اَعْظَمُ سُرُوْرِى حَصَلَ لِىْ فِىْ حَيَاتِىْ

(میری زندگی میں بڑا سرور جو مجھے حاصل ہوا)

العناصر:

وصف جار فقیر، کیف رکبة الدیون الفادحة الدائنون یرفعون علیه القضیة، قدوم الشرطة، الجار یساق الی السجن قسوة الاغنیاء وتفرج الأصدقاء اهله یبکون و یصرخون، یرق قلبی و ابکی، فکرة تملکی، حدیثی لنفسی، ابیع دراجة واصمم علی ان أمشی الی المدرسة راجلا کل یوم اودی دیونه، یرجع الی البیت شکر الجار و سرور اهله سروری بهذا السنظر و حمدی علی هذا التوفیق۔

كَانَ لِيْ جَارٌ فَقِيْرًا وَ كَانَ اَوْلَادُهُ صَغِيْرِيْنَ وَ كَانَتْ زَوْجَتُهُ ضَعِيْفَةً وَ كَانَ اِيْرَادُهُ قَلِيْلًا وَ نَفَقَتُهُ كَثِيْرًا۔ فَاسْتَقْرَضَ مِنَ النَّاسِ لِاسْتِيْفَاءِ حَاجَاتِهٖ وَ بَعْدَ مُدَةٍ قَلِيْلَةٍ رَكِبَتْ عَلَيْهِ الدُّيُوْنَ الْقَادِحَةُ وَاخَذَ الدَّائِنُوْنَ يُطَالِبُوْنَ الْقَرْضَ وَلٰكِنَّهٗ لَا يَقْدِرُ عَلَى اَنْ يُؤَدِّيَ قَرْضَهُمْ۔ يَرْفَعُ الدَّائِنُوْنَ عَلَيْهِ الْقَضِيَةَ وَ جَاءُوْا اِلَيْهِ بِالشُّرْطَةِ وَ ذَهَبُوْا بِهٖ اِلَى السِّجْنِ اَسَاقُوْهُ اِلَى السِّجْنِ وَ قَسَى الْاَغْنِيَاءُ وَ تَفَرَّجَ الْاَصْدِقَاءُ فَاَخَذَ اَهَلُهُ يَبْكُوْنَ وَ يَصْرِخُوْنَ اِذَا شَاهَدْتُ حَالَ اَهْلِهٖ فَتَفَكَّرْتُ فِيْ نَفْسِيْ "كَيْفَ اَرْفَعُ مُصِيْبَةَ جَارِيْ۔ فَحَصَلَ فِيْ ذِهْنِيْ تَدْبِيْرٌ "اَنْ اَبِيْعَ دَرَّاجَتِيْ وَ اُؤَدِّيْ دُيُوْنَهٗ وَ اُخَلِّصُهٗ مِنَ السِّجْنِ۔ فَفَعَلْتُ كَمَا تَفَكَّرْتُ فَاِذَا رَجَعَ جَارِيْ اِلٰى بَيْتِهٖ فَسَرَّ اَهْلُهٗ وَ شَكَرَنِيْ عَلٰى هٰذِهِ النُّصْرَةِ۔ فَحَصَلَ لِيْ سُرُوْرٌ اَعْظَمُ فِيْ حَيَاتِيْ فَشَكَرْتُ وَ حَمِدْتُ اللّٰهَ حَمْدًا كَثِيْرًا عَلَى هٰذَا التَّوْفِيْقِ۔

میرا ایک غریب پڑوسی تھا اور اس کے بچے چھوٹے تھے۔ اور اس کی بیوی کمزور

(بوڑھی) تھی اور اس کی آمدنی کم تھی اور اس کا خرچ زیادہ تھا۔ پس اس نے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے لوگوں سے قرض لینا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے بعد اس پر بہت زیادہ قرض چڑھ گیا اور قرض خواہ قرضے کا مطالبہ کرنے لگے اور لیکن وہ ان کا قرض ادا کرنے پر قادر نہ تھا۔ قرض خواہوں نے اس پر مقدمہ کر دیا اور اس کے لیے پولیس لائے اور اس کو جیل میں لے گئے۔ اور مالدار سخت اور دوست دور ہو گئے تو اس کے گھر والوں نے رونا اور چیخنا شروع کر دیا تو جب میں اس کے گھر والوں کا حال دیکھا تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں کسی طرح اپنے پڑوسی کی مصیبت کو دور کر دوں۔ پس میں ذھن میں ایک تدبیر آگئی کہ میں اپنی سائیکل بیچ دوں اور اس کے قرضوں کو ادا کروں اور اس کو جیل سے رہا کراؤں تو پس میں نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے سوچا۔

پس جب میرا پڑوسی اپنے گھر لوٹا تو اس کے گھر والے خوش ہوئے اور میری اسی مدد پر شکریہ ادا کیا تو پس می اپنی زندگی میں بڑی خوشی حاصل ہوئی تو میں نے اللہ کی شکر ادا کیا اور اس کی تعریف کی اس توفیق کے دینے پر۔

اَلتَّمرِيْن ۸۸ (مشق نمبر ۸۸)

صِفْ حَالَ صَيَّادٍ ضَلَّ طَرِيْقَهُ فِي الصَّحْرَاءِ (بَيِّنْ شُعُوْرَهُ بَعْدَ نِجَاتِهِ)

ایک شکاری کے حال کو بیان کریں اس کی نجات کے بعد جس نے صحرا میں اپنا راستہ گم کر دیا۔

العناصر:

رغبته في الصيد، خروجه الى الصحراء، مطاردة الغزلان ضلالة الطريق و التيهان في الصحراء، ماجال بنفسه من الخواطر الاافكار

وهو تائه، دخول الليل وخوفه، نفاد زاده ما أصابه من الجوع والعطش و المشقات، صلوته لله و دعاؤه، شعو اهله عند غيبته ما عملوا للعشور عليه ابلاغهم الخير للشرطة البحث عنه، العشور عليه و انقاذه فرحه و فرح اهله تصدقهم على المساكين شكرًا الله تعالى

كَانَ فِي قَرْيَةٍ صَيَّادٌ۔ نَشَاءَتْ رَغْبَةُ الصَّيْدِ فِي قَلْبِهٖ يَوماً فَخَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ اِلَى الصَّحْرَاءِ وَ وَصَلَ اِلٰى مَسْكَنِ الْغِزْلَانِ فَرَاٰى هُنَاكَ غَزَالَةً فَفَرِحَ جِدًّا اِذًا هَرَبَتْ غَزَالَةٌ بِخَوْفِ الصَّيَّادِ۔ فَطَرِدَ الصَّيَّادُ الْغَزَالَةَ وَ كَانَتِ الْغَزَالَةُ سَرِيْعَةً فَاخْتَضَتْ نَفْسَهَا فِي الشُّجَيْرَاتِ وَالْتَمَسَ الصَّيَّادُ الْغَزَالَةَ جِدًّا وَ لٰكِنْ لَمْ يَنْجَحْ فِي سَعْيِهٖ وَ اَدَارَ اَنْ يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔ وَ لٰكِنْ ضَلَّ عَنْهُ طَرِيْقُهٗ وَ كَانَتِ الصَّحَرَآءُ كَبِيْرَةً وَ دَخَلَ اللَّيْلُ وَ خَافَ فِي قَلْبِهٖ جِدًّا وَ نَفَدَ زَادُهٗ وَ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ مِنَ الْجُوْعِ وَالْعَطْشِ وَالْمُشَقَاتِ۔ فَرَجَعَ اِلَى اللّٰهِ وَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لِحَاجَتِهٖ وَ دَعَارَبَّهٗ فِي مُصِيْبَتِهٖ۔ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَيْهِ وَ سَئَلَ عَنِ الصَّيَّادِ عَنْ اِضْطِرَابِهِ الصَّيَّادِ عَلٰى اِضْطِرَابِهٖ فَاَرْشَدَهُ الرَّجُلُ اِلَى بَيْتِهٖ فَشَكَرَهُ الصَّيَّادُ عَلٰى رُشْدِهٖ وَ وَ صَلَ اِلٰى بَيْتِهٖ بَعْدَ وَقْتٍ قَلِيْلٍ وَ فَرِحَ اَهْلُهٗ وَ شَكَرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَ تَصَدَّقُوْا عَلَى الْمَسَاكِيْنِ۔

کسی گاؤں میں ایک شکاری رہتا تھا۔ ایک دن اس کے دل میں شکار کی رغبت پیدا ہوئی تو وہ گھر سے صحراء کی طرف نکلا اور ہرنوں کے ٹھکانے پر پہنچا پس اس نے وہاں پر ایک ہرنی کو دیکھا تو بہت خوش ہوا اچانک ہرنی شکاری کے خوف سے بھاگ گئی۔ پس شکاری ہرنی کے پیچھے لگا اور ہرنی تیز تھی پس اس نے اپنے

آپ کو جھاڑیوں میں چھپا لیا اور شکاری نے ہرنی کو بہت تلاش کیا مگر اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوا۔ اور اس نے ارادہ کیا کہ گھر کی طرف لوٹ جائے، سورج کے غروب ہونے کے وقت لیکن اس سے اس کا راستہ گم ہو گیا اور صحرا بہت بڑا تھا۔ اور رات چھا گئی اور وہ اپنے دل میں بہت ڈرا اور اس کو توشہ ختم ہو گیا اور اس کو بھوک پیاس اور تھکاوٹ کی مصیبت پہنچ گئی۔ پس اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور دو رکعت صلوۃ الحاجۃ پڑھی اور اپنی مصیبت میں اللہ کو پکارا پس ایک آدمی اس کے پاس آیا اور اس نے شکاری سے اس کی بے چینی کے متعلق پوچھا تو اس نے اپنی بے چینی کی خبر دی پس اس آدمی نے اس کے گھر کی طرف راہنمائی کی اور اس کا شکاری نے شکریہ ادا کیا رہنمائی کرنے پر اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے گھر پہنچ گیا اور اس کے گھر والے خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور مسکینوں پر صدقہ کیا۔

اَلتَّمرِيْن ۸۹ (مشق نمبر ۸۹)

لِمَاذَا تَتَعَلَّمُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ
(آپ عربی زبان کس لیے سیکھتے ہیں)

العناصر:

اللغة العربية لغة الاسلام الرسميه۔ اللغة العربية مفتاح الكتاب و السنة، اللغة العربية باب المكتبة الاسلامية العظيمة و الثقافة الاسلامية الكبيرة، لا يَتَذَوّق الانسان القرآن اِلاَّ اذا كان راسخا فى اللغة العربية متوسعا فيها۔ لا يهل الرسوخ فى علوم الاسلام و فقهه اِلاَّ باللغة العربية۔ اداة تفاهم و تبادل افكار فى العالم الاسلامى لسان الدعوة و بث الافكار

فی العَالم الاسلامی۔

اَللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ لُغَةُ الْاِسْلَامِ الرَّسْمِيَّةُ۔ اَللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ لُغَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ وَالْقُرْآنُ وَالْحَدِيْثُ فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَ كَانَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْعَرَبِ۔ وَ كَمَا قِيْلَ اللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ مِفْتَاحُ الْكِتَابِ وَالسُّنَةِ وَ لِذَا قِيْلَ اللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ بَابُ الْمَكْتَبَةِ الْاِسْلَامِيَةِ الْعَظِيْمَةِ وَالثَّقَافَةِ الْاِسْلَامِيَةِ نَحْنُ لَا نَتَذَوَّقُ الْقُرْآنَ اِلَّا اِذَا كُنَّا رَاسِخِيْنَ فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ مُتَوَسِّعًا فِيْهَا۔ لِاَنَّا لَانَحْصُلُ الرُّسُوْخَ فِي عُلُوْمِ الْاِسْلَامِ وَ فِقْهِهِ اِلَّا بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ لِاَنَّ تَبْلِيغَ الدِّيْنِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ وَ نَحْنُ لَانَتَبَادَلُ الاَفْكَارَ فِي الْعَالَمِ الْاِسْلَامِي اِلَّا بِتَعَلُّمِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ۔ فَلِهٰذِهِ الوُجُوْهَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ اَتَعَلَّمُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةَ۔

عربی زبان اسلام کی رسمی زبان ہے۔ عربی زبان جنت والوں کی زبان ہے اور قرآن اور حدیث عربی زبان میں ہیں۔ اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب والوں میں سے تھے اور جیسا کہ کہا گیا ہے عربی زبان کتاب وسنت کی چابی ہے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے عربی زبان اسلامی مکتبہ اور اسلامی ثقافت کا بڑا دروازہ ہے، ہمیں قرآن کا ذوق نہیں ہوسکتا مگر یہ ہم عربی زبان میں کافی حد تک رسوخ حاصل کرلیں۔ اس لیے ہم علوم اسلامیہ اور فقہ میں رسوخ حاصل نہیں کرسکتے مگر عربی زبان کے ذریعے اس لیے کہ دین کی تبلیغ ہر مسلمان پر فرض ہے قیامت تک۔ اور ہم اسلامی افکار کا تبادلہ خیال اسلامی دنیا میں نہیں کرسکتے مگر عربی زبان سیکھنے کے ساتھ۔ پس انہی مذکورہ وجوہات کی بناء پر میں عربی زبان سیکھ رہا ہوں۔

اَلتَّمْرِيْن ۹۰ (مشق نمبر۹۰)

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى اَبِيْكَ

(اپنے باپ کی طرف نقدی طلب کرنے کے لیے خط لکھیں)

تَطْلُبُ مِنْهُ النُّقُوْدَ لِلْاِشْتِرَاكِ فِي رِحْلَةٍ مَدْرَسِيَّةٍ۔

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، طلب النقود، الاشارة الٰى فائدة الحرحالات المدرسية من النهاء تكسب التلاميذ۔ معلومات ثابتة۔ و تعودهم الصبر و قوة العزيمة و حسن المعاشرة، تنمى فيهم حُب الاستطلاع والبحث۔ الوقوف علٰى اخلاق الناس و عاداتهم و احوال معيشتهِمْ۔

الختام۔

نوٹ: طلب نقود کے متعلق خط حصہ اول میں گزر چکا ہے۔

اَلذَّيْلُ (ضمیمہ)

اَمْثِلَةٌ مِنْ رَسَائِلِ بَعْضِ كُتَّابِ مِصْرَ وَالْبِلَادِ الْعَرَبِيَّةِ

عربی ممالک اور مصر کے بعض کاتبوں کے خطوط کی مثالیں

☆☆☆

رِسَالَةٌ لِلْكَاتِبِ الْكَبِيْرِ الْمَرْحُوْمِ الدُّكْتُوْرِ اَحْمَدَ اَمِيْن

ایک بڑے کاتب ڈاکٹر احمد امین کا خط

(صاحب كتاب "فجر الاسلام" ورئيس لجنة التاليف و الترجمة والنشر بمصر)

۱۱/۱۰/۵۰ء

حَضْرَةُ الْفَاضِلُ الْاُسْتَاذُ اَبِي الْحَسَنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم ورحمة الله و بركاته يَسُرُّنِي اَنْ اُخْبِرَكُمْ بِاَنَّ كِتَابَكُمْ قَدْ تَمَّ طَبْعُهُ وَ اَرْسَلْتُ اِلٰى حَضْرَتِكُمْ مِائَتَي نُسْخَةٍ عَلَى (عنوان) لُكْنُوْ فِي صَنْدُوْقٍ۔

وَ قَدْ كَتَبْتُ مُقَدِّمَةً وَ اَلْحَقْتُ بِالْكِتَابِ الْاَغْلَاطَ الْمَطْبَعِيَّةَ الَّتِي وَرَدَتْ وَ لَعَلَّكَ تُسَرُّ مِنْهُ عِنْدَ حُضُوْرِكَ اِلٰى مِصْرَ بِسَلَامَةِ اللّٰهِ وَ تَطَّلِعُ عَلَيْهِ وَ اِنْ رَغِمَ مَا اَصَابَنِي مِنْ مَرَضٍ اِثْنَاءَ الصَّيْفِ اَتَمَّ اللّٰهُ لِيَ الشِّفَاءَ۔ وَ اَرْجُوْ دَعْوَاتِكُمْ فِي الْكَعْبَةِ كَمَا اَرْجُوْا شِرَاءَ سُبْحَةٍ مِنَ الْكَهْرُبَاءِ ذَاتَ الْحَبِّ الصَّغِيْرِ كَمَا اَمَرَ الطَّبِيْبُ وَ سَجَّادَةَ صَلوٰةٍ عَجَمِيَّةٍ اَوْ تُرْكِيَّةٍ۔ وَ سَاَدْفَعُ ثَمَنَهَا عِنْدَ حُضُوْرِكُمْ وَ اِلَى اللِّقَاءِ۔

فقط

احمد امین

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں آپ کو اس بات کی خبر دوں کہ آپ کی کتاب کی

طباعت مکمل ہوگئی ہے۔ اور میں آپ کی خدمت میں ۲۰۰ نسخے لکھنؤ کے پتہ پر صندوق میں بھیج رہا ہوں۔

اور میں نے مقدمہ لکھ کر کتاب کے ساتھ لاحق کر دیا ہے ان غلطیوں سے متعلق جو کہ واقع ہوئی ہیں اور شاید آپ اس سے خوش ہوں کہ مصر میں آپ کے پاس سلامتی کے ساتھ پہنچنے پر اور اس پر مطلع ہوں گے کہ اگر چہ مجھ کو ذلیل کر دیا اُس مرض نے کہ جو گرمیوں کے دوران مجھے مرض لاحق ہوئی۔ اللہ مجھے کامل شفا دے اور میں کعبہ میں آپ سے دعا کی امید رکھتا ہوں اور میں جیسے کہ حکیم نے حکم دیا اور عجمی یا ترکی جائے نماز اور عنقریب میں آپ کی خدمت میں بوقت قیمت ادا کر دوں گا۔

رِسَالَةٌ لِلْعَالِمُ الْجَلِيْلِ الشَّيْخ محمد بهجة البيطار

ایک جلیل القدر عالم دین محمد بہجہ البیطار کا خط

(استاذ التفسير في جامعة دمشق و عضو "المحمع العلمي" البارز)

۱۲/۱۱/۱۳۷۳ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

اِلٰی حَضْرَةِ الْاُسْتَاذِ الْعَالِمِ الْعَامِلِ الْكَبِيْرِ

السيد ابي الحسن علي الحسني الندوي ادام المولى فضله

السلام عليكم ورحمة الله و بركاته: و بعد:

فَقَدْ وَ صَلَنِي مُؤَلَّفُكُمُ الْجَدِيْدُ "مُذَاكِرَاتِ سَائِحٍ فِي الشَّرْقِ الْعَرَبِي" وَ كَتَبْتُ اِلٰی وَ كِيْلِكُمُ الْفَاضِلِ بِمِصْرَ شَاكِرًا وَ قَدْ تَصَفَّحْتُهٗ كُلَّهٗ فَرَاَيْتُ فِيْهِ مِنَ الْفَوَائِدِ وَالْفَرَائِدِ مَا لَا اُحْصِيْهِ عَدًّا، وَ مَا يَقْصِرُ

قَلَمِي عَنْ وَصْفِهِ فَسُبْحَانَ مَنْ وَهَبَكُمُ الْقُدْرَةَ عَلَى الْكِتَابَةِ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ، لَيْسَ فِيْهِ شَائِبَةُ الْعُجْمَةِ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ عَلٰى مَا خَصَّكُمْ بِهِ مِنْ نِفَاسَةِ التَّالِيْفِ وَ تَحَرِّيْ مَا هُوَ الْاَفْضَلُ وَالْاَنْفَعُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ الْعَاتِيَةِ۔ اَقَرَّ اللّٰهُ اَعْيُنَكُمْ بِمَا تَرَوْنَ مِنْ نُهْضَتِهَا وَ مِنْ قُوَّتِهَا وَ عِزَّتِهَا وَ مِنْ حِفْظِ ثَرْوَتِهَا۔ وَ رَدِّ السَّلِيْبِ وَالضَّائِعِ اِلَيْهَا۔ وَاَلْهَمَ اللّٰهُ عُلَمَاءَ الْعَرَبِ مِثْلَ مَا اَلْهَمَ اُولٰٓئِكَ الْاَفْذَاذُ مِنْ عُلَمَاءِ الْهِنْدِ الَّذِيْنَ يَصْدُقُ فِيْهِمْ قَوْلُ الْقَائِلِ۔

اِنَّ الْمُلُوْكَ لَيَحْكُمُوْنَ عَلَى الْوَرٰى وَ عَلَى الْوَرٰى لَتَحْكُمُ الْعُلَمَاءِ

وَ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ تَتَكَرَّمُوْا بِنُسْخَتَيْنِ اِحْدَاهُمَا لِمَجَلَّةِ "الْمَجْمَعِ الْعِلْمِي" لَاَكْتُبَ عَنْهَا فِيْهِ وَ نُرْسِلَ اِلَيْكُمْ مَا اَنْشُرُهُ فِيْهِ وَالثَّانِيَةُ هَدِيَّةً اِلَى الْمَكْتَبَةِ الظَّاهِرِيَّةِ بِدِمَشْقَ۔ هٰذَا وَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْكُمُ الْمَجْمَعُ مُنْذُ اَيَّامٍ كِتَابَهُ" "الْجُزْءُ الثَّانِيْ مِنْ مُحَاضَرَاتِهِ، بِاِيْعَازٍ مِنِّيْ وَ فِيْهِ عِدَّةُ مُحَاضَرَاتٍ لِهٰذَا الضَّعِيْفِ وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِ عُنْوَانَكُمْ بِالْاِنْكِلِيْزِيَّةِ كَمَا اَشَارَ عَلَيْنَا وَكِيْلُكُمْ، وَ قَدْ قَرَأْتُ مَا تَفَضَّلْتُمْ فَوَضَمْتُمُوْنِي بِهِ "الْمُذَاكَرَاتِ" وَ اِنِّي لَمُعْتَرِفٌ بِضُعْفِيْ وَ تَقْصِيْرِيْ وَ لَكُمْ مَزِيْدُ الشُّكْرِ وَاَعْطَرُ الثَّنَاءَ وَ اَخْلَصُ الدُّعَا فِي اَنْ يُدِيْمَكُمُ الْمَوْلٰى ذُخْرًا وَ فَخْرًا۔ اٰمِين

محمد بهجة البيطار

آپ کی نئی تالیف میں موصول ہوئی جس میں شرق العرب کے سیاحوں کا ذکر ہے اور میں نے آپ کے عظیم المرتبہ وکیل کی طرف مصر میں خط لکھا میں نے اس کے تمام صفحات کو الٹایا اور اس میں بے شمار فوائد اور جواہر دیکھے۔ میرے قلم نے

اسکے اوصاف کو بیان کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو وسیع واضح عربی زبان میں کتاب لکھنے پر قدرت دی اس میں عجمی زبان کا کوئی شائبہ نہیں ہے اور اسی کے لیے تعریف شکر ہے کہ جس نے آپ کو خاص کر لیا تالیف کی نفاست سے۔ اور آپ ذرا غور کریں کہ کون سی چیز اس نافرمان امت کے لئے زیادہ نفع مند ہے اللہ آپ کی آنکھوں کو قرار نصیب کرے جو آپ اس کی قابلیت اور قوت اور عزت اور اپنی میراث کی حفاظت سے دیکھتے ہیں اور اللہ چھینی ہوئی اور ضائع شدہ دولت واپس کر دے اور عطا کرے ان علمائے عرب کو۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ دو نسخے عنائت فرمائیں گے ان میں سے ایک مجلّہ مجمع علمی کے لیے میں اس سے متعلق اس میں لکھوں گا جو کچھ ہم نشر کریں گے آپ کو بھیجیں گے اور دوسرا نسخہ مکتبہ ظاہریہ دمشق کے لئے یہ آپ کی طرف مجمع والوں نے کتاب کی کتابت دوران ہی لکھی تھی دوسرا حصہ اس کے محاضرات سے ہے۔ اور اس بے شمار محاضرات ہیں اس کمزور کے لیے اور ہم نے اس پر آپ کا پتہ انگریزی میں لکھا جیسا کہ ہمیں آپ کے وکیل نے کہا اور میں نے وہ سب کچھ پڑھا جو آپ نے مہربانی سے مجھے عطا کیا۔ مذاکرات میں اور بے شک میں اپنی کمزوری اور کوتاہی کا اعتراف کرتا ہوں اور آپ کے لیے زیادہ شکر ادا کرتا ہے تعریف اور اخلاص بھری دعا کرتا ہوں کہ مولا کریم آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ذخیرہ اور قابل فخر بنائے۔ آمین

رِسَالَةٌ لِلْبَاحِثِ الْإِسْلَامِي الْكَبِيرِ الْأُسْتَاذِ سَيِّدُ قُطُبُ

ایک عظیم اسلامی مفکر استاد سید قطب کا خط

(صاحب کتاب "العدالة الاجتماعيه في الاسلام")

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۹۵۲/۱۱/۱ء

اَخِي السَّيِّدُ اَبُو الْحَسَنِ النَدَوِيُّ

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته

وَ بَعْدَ فَقَدْ تَلَقَّيْتُ مُنْذُ زَمَنٍ رِسَالَتَكُمُ الَّتِي تَحَدَّثْتُمْ فِيْهَا مَاْسَاةُ الْقَادِيَانِيَةِ وَ لَمْ اَنْشُرْهَا فِي "اَلدَّعْوَةِ" لِاَنَّهَا نُشِرَتْ فِي "اَلْمُسْلِمُوْنَ" وَلَدَيْنَا الْآنَ فِي مِصَرَ رِسَالَةٌ عَنِ الْقَادِيَانِيَةِ بِقَلَمِ السَّيِّدِ اَبُو الْاَعْلٰى الْمَوْدُوْدِي مَعَ مُرَافِعَتِهِ اِمَامُ الْمَحْكَمَةِ الْعَسْكَرِيَةِ نَرْجُوْاَنْ يُرَخِّصَ بِنَشْرِهِمَا قَرِيْبًا بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَةِ، وَالْحَقِيْقَةُ اَنَّ الْعَالَمَ الْاِسْلَامِي يَجْهَلُ حَقِيْقَةَ الْقَادِيَانِيَةِ وَ خَطَرِهَا۔ وَ لٰكِنَّ الرَّقَابَةَ الْمَفْرُوْضَةَ فِي مِصْرَ تَكَادُ تَغُلُّ اَيْدِيْنَا عَنْ بَيَانِ هٰذَا الْخَطَرِ۔ وَ عَسٰى اللّٰهُ اَنْ يَجْعَلَ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔

اَخِي اَبُوْ الْحَسَنِ لَقَدْ طَالَتْ غَيْبَتُكَ عَنَّا، فَلَعَلَّكَ تُفَكِّرُ فِي زِيَارَةٍ قَرِيْبَةٍ لِمِصْرَ وَاِلٰى اَنْ يَتَيَسَّرَ هٰذَا۔ فَاِنِّي اَبْعَثُ اِلَيْكَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ كُتُبِيْ فِي غَيْبَتِكَ السَّبْعَةِ اَجْزَاءِ الْاُوْلٰى مِنْ "ظِلَالِ الْقُرْآنِ" وَكِتَاب "دِرَاسَاتٌ اِسْلَامِيَةٌ" وَ هُوَ مَجْمُوْعَةَ فَصُوْلٍ نَشْرُ مُعْظَمِهَا فِي شَتّٰى الصُّحُفِ الْاِسْلَامِيَةِ۔ وَاللّٰهُ يَجْمَعُنَا عَلَى الْخَيْرِ، وَالسلام عليكم و

رحمۃ اللہ و برکاتہ

فقط

اخوک سید قطب

اور سلام مسنون کے بعد عرض حال یہ ہے کہ آپ کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے قادیانیوں کے المیہ کو بیان کیا اور میں نے اس کو "الدعوۃ" رسالے میں شائع نہیں کیا۔ اس لیے کہ وہ مضمون رسالہ "المسلمون" میں شائع ہو چکا ہے اور ہمارے پاس مصر میں قادیانیوں سے متعلق ایک رسالہ جو ابوالاعلیٰ مودودی کے قلم سے لکھا ہوا ہے فوجی عدالت میں بطور مقدمہ پیش کرنے کے لیے موجود ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ ان دونوں کو عربی میں شائع کرنے کی اجازت مل جائے اور حقیقت یہ ہے کہ اسلامی دنیا قادیانیوں کی حقیقت سے اور خطرے سے لاعلم ہیں اور لیکن مصر میں فرضی تعلق کی بنا پر ہو سکتا ہے کہ ہمارے ہاتھوں کو اس مضمون کو بیان کرنے سے روک دے۔ اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی پیدا فرما دے گا۔

میرے بھائی ابوالحسن یقیناً آپ کی عدم موجودگی ہم سے کافی لمبی ہو گئی اور شاید کہ آپ سوچتے ہوں گے عنقریب مصر میں ہونے والی زیارت کے بارے کہ وہ آسان ہو جائے۔ پس میں آپ کی طرف ان چیزوں کو جو میری کتابوں سے ظاہر ہوتی ہیں آپ کی عدم موجودگی میں سات حصے ہیں بھیج رہا ہوں، پہلا حصہ ظلال القرآن سے ہے اور ایک کتاب دراسات اسلامیہ ہے۔ اور وہ چند ایسی فصول کا مجموعہ ہے کہ جس کے مواعظ مختلف اسلامی رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں اور اللہ ہم کو خیر پر جمع رکھے۔ آمین

☆☆☆

رِسَالَةٌ لِلْعَالِمِ الْمُجَاهِدِ الشَّيْخُ محمد محمود الصواف

مجاهد شیخ محمد محمود الصواف کا خط

رئیس "الاخوۃ الاسلامیہ" فی العراق

۱۶ من ذی العقدہ ۱۳۷۲ھ

۲۷/۷/۱۹۵۳ء

سماحۃ الاخ الاکبر العالمہ السید

ابو الحسن علی الحسنی الندوی المحترم!

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ

تَحِیَّةً مُبَارَكَةً طَيِّبَةً اِلٰى تِلْكَ النَّفْسِ الْمُبَارَكَةِ الطَّيِّبَةِ الَّتِیْ نَرْجُوْا اللّٰهَ اَنْ يَحْفَظَهَا ذُخْراً لِلْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔ وَيُبَارِكُ فِی قُوَّتِهَا وَ حَيَوِيَّتِهَا وَ نَشَاطِهَا۔ وَ بَعْدُ:

اَخِی الْكَرِيْمُ اِسْتَلَمْتُ بِمَزِيْدِ السُّرُوْرِ رِسَالَتَكُمُ الْمُبَارَكَةِ وَ مَعَهَا ذٰلِكَ الْمَقَالِ النَّفِيْسِ الَّذِیْ دَبَّجَتْهُ يَرَاعَتُكُمْ وَالَّذِیْ سَيَكُوْنُ لَنَا شَرَفَ نَشْرُهٗ عَلٰى صَفُحَاتِ "الاخوۃ الاسلامية:

وَالَّذِیْ حَزَّ فِی نَفْسِی وَ الْمَنِی عِتَابُ الْاَخِ لِی عَلٰی عَدَمِ اِرْسَالِ "الاخوۃ" وَالْحَقُّ مَعَكُمْ وَ لٰكِنْ يَعْلَمُ الْاَخُ وَاللّٰهُ الْعَلِيْمُ بِمَا اَقُوْلُ بِاَنِّی حَاوَلْتُ عِدَّةَ مَرَاتٍ اِرْسَالَهَا وَ لٰكِنْ عَدَمُ مَعْرِفَتِی بِعُنْوَانِكُمْ هُوَالَّذِیْ حَالَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَاَرْجُو الْمَعْذِرَةَ اَيُّهَا الْاَخُ الْاَجَلُ، وَ هَا اَنِّی اُقَدِّمُ لِسَمَاحَتِكُمْ مَجْمُوعَةً كَامِلَةً رَاجِيًا قُبُوْلَهَا هَدِيَّةً صَغِيْرَةً مِنَ الْاَخِ لِاَخِيْهِ وَاُكَرِّرُ طَلَبَ الْمَعْذِرَةِ وَ مِثْلُكُمْ مَنْ يَعْذِرُ وَ يَسْمَحُ ۔

وَ اِنَّ صَفُحَاتِ "الاخوۃ" وَ شَبَابِ الْاَخَوَانِ يَنْظُرُوْنَ بِفَارِغِ الصَّبْرِ،

مَقَالَاتِكُمُ التَّوْجِيهِيَّةَ وَصَوْتَكُمُ الدَّاوِي فِي نُصْرَةِ الْإِسْلَامِ أَيَّدَكُمُ اللّٰهُ وَبَارَكَ فِيْكُمْ وَحَفِظَكُمْ ذُخْرًا لِلدَّعْوَتِهِ۔ أَخِي الْكَرِيْمَ نَحْنُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالدَّعْوَةُ تَقَدَّمُ هُنَا تَقَدُّمًا يُعِيْدُ الْأَمَلَ وَيُجَدِّدُ الرَّجَاءَ والحمد الله رب العلمين۔ وَتَقَبَّلْ تَحِيَّاتِ أَخِيْكَ الْمُحِبِّ

(محمد محمود الصواف)

پاکیزہ و بابرکت سلام ان مبارک پاکیزہ نفوس کی طرف کہ جس کے متعلق ہم اللہ سے امید کرتے ہیں کہ اُن کو اسلام اور مسلمان دونوں کے لیے ذخیرہ بنائے۔

اور ان کی طاقت زندگی اور صحت وتندرستی میں برکت دے۔ اس کے بعد میرے مہربان بھائی میں نے آپ کے خط کو بے پناہ خوشی کی وجہ سے چوم لیا اور اس کے باوجود وہ عمدہ بات جو کہ آپ کے قلم نے منقش کی اور جو عنقریب ہمارے لیے شرف بنے گی الاخوۃ اسلامیہ کے صفحات پر نشر کرنے کے لیے۔

اور وہ بات جس نے کہ میرے دل میں شگاف ڈالا اور مجھ کو بھائی کے عتاب نے ملامت کیا ''الاخوۃ'' نہ بھیجنے کی وجہ سے ہے یقیناً آپ سچے ہیں اور میرے بھائی یقین کریں اللہ جانتا ہے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ٹھیک کہہ رہا ہوں اس لیے کہ کئی دفعہ آپ کی طرف خط بھیجنے میں جو رکاوٹ بنی وہ آپ کے مکمل پتہ کا معلوم نہ ہونا ہے اور جو چیز اسکے علاوہ رکاوٹ بنی وہ اور ہے پس میں معافی کی امید رکھتا ہوں میرے بڑے بھائی اور ہاں میں آپ کی عنایت کی وجہ سے ایک مکمل مجموعہ آپ کو بھیج رہا ہوں اس کی قبولیت کی امید رکھتے ہوئے کہ وہ ایک چھوٹا سا ھدیہ ہے اپنے بھائی کے لیے اور میں دوبارہ معافی مانگتا ہوں اور تمہارے جیسا کون ہے جو معاف کرے اور صرف نظر کرے۔

اور بے شک ''الاخوۃ'' کے صفحات اور الاخوان کے نوجوان فارغ اوقات میں

آپ کے توجیہ مقالات اور آپ کی دو اثر رکھنے والی آواز اسلام کی مدد خیال کرے، اللہ آپ کو طاقت دے اور اس میں برکت دے اور اس کی دعوت کی وجہ سے آپ کی حفاظت کو ذخیرہ بنائے۔

مہربان بھائی ہم خیریت سے ہیں اور سب تعریفیں اللہ کے لیے دعوت یہاں پر بہت چل رہی ہے جو امید کو لوٹائے گی اور یقین کو پالے گی۔

☆☆☆

رِسَالَةٌ لِصَاحِبِ السَّعَادَةِ الشَّيخِ محمد سرور الصّبيان

شیخ محمد سرور الصبیان کا خط

(وَزِيرِ الْمَالِيَةِ فِي الْمَمْلَكَةِ الْعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ)

جده

۲۹/۴/۷۰ھ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الداعية الاسلامی الشيخ ابو الحسن سلمه الله تعالى

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته و بعد:۔

فَقَدْ تَلَقَّيْتُ كِتَابَكُمُ الْكَرِيمَ الْمُؤَرَّخِ فِي ۲۷/۴/۷۰ھ الْمُخْبِرُ بِوُصُوْلِكُمْ اِلَى الْقَاهِرَةِ سَالِمِيْنَ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ عَلٰى سَلَامَتِكُمْ، وَ سَرَّنِی اَنَّكُمْ بِفَضْلِ اللّٰهِ فِي صِحَّةٍ جَيِّدَةٍ وَ هَنَاءٍ مَوْفُوْرٍ۔ وَ اَسْأَلُهٗ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَنْ يُدِيْمَ ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ، وَ اَنْ يُسَيِّرَ لَكُمُ الْاُمُوْرَ وَ يُوَفِّقَكُمْ فِي اَدَاءِ رِسَالَتِكُمُ الْاِنْسَانِيَّةِ الْجَلِيْلَةِ، وَ نَشْرِ مَبَادِئِ الْاِسْلَامِ الْحَنِيْفِ وَ تَحْقِيْقِ اَهْدَافِهٖ وَ مُثُلِهِ الْعُلْيَا وَ اَنْ يُكْثِرَ اللّٰهُ

اَمْثَالِكُمْ مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِهٖ، وَ فِي سَبِيْلِ خَيْرِ الْبَشَرِيَّةِ وَ يُوَفِّقُنَا جَمِيْعًا اِلٰى مَا يُحِبُّهٗ وَ يَرْضَاهُ،

لَقَدْ تَرَكَتْ زِيَارَتُكُمْ لِهٰذِهِ الْبِلَادِ الْمُقَدَّسَةِ اَثَرًا طَيِّبًا فِي نُفُوْسِ مَنْ تَعَارَفُوا وَ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ تُكْتَبَ لَكُمْ زِيَارَاتٍ مُتَكَرِّرَةٍ لَهَا، فَنَجْتَمِعُ بِكُمْ فِي فُرَصٍ مُبَارَكَةٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

سلامي العاطر للاخ الاستاذ جلال حسين بك

والسلام عليكم و رحمة الله و بركاته

المخلص

محمد سرور الصيان

آپ کا خط مجھے مورخہ ۷۰/۱۴/۲۷ھ کو ملا جس نے آپ کی قاہرہ خیریت کے ساتھ پہنچنے کی خبر دی پس میں نے آپ کی سلامتی پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

اور مجھ کو اس بات نے خوش کر دیا کہ آپ اللہ کے فضل سے ٹھیک ٹھاک اور خوش و خرم ہیں اور اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس چیز کو آپ پر تادیر باقی رکھے۔ اور آپ کے کاموں کو آسان فرمائے اور عظیم انسانی پیغام کو مکمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور اسلام کی ابتدائی باتوں کو پھیلانے اور اس کے اہداف اور اس کے مثل بلند چیزوں کی تحقیق کی توفیق عطا کرے اور اللہ اپنے راستے میں آپ جیسے مجاہدین کو زیادہ کرے انسانیت کی بھلائی کے راستے میں اور ہم تمام کو اس بات کی توفیق جو اس کو راضی کر دے۔

یقیناً میں نے آپ کی زیارت ان مقدس شہروں کی وجہ سے چھوڑ دی ان دلوں میں اچھا تاثر لیتے ہوئے جنہوں نے پہچان لیا اور بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کو دوبارہ ان کی زیارت کرنے کا لکھا جائے گا۔ ہم انشاء اللہ مبارک

موقع میں آپ کے پاس جمع ہوں گے۔

☆☆☆

رِسَالَةٌ لِلْمُجَاهِدِ الْإِسْلَامِي الْأُسْتَاذ سعيد رمضان

ایک اسلامی مجاہد استاذ سعید رمضان کا خط

(صاحب مجله "المسلمين" الغراء الشهيره)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

سَيِّدِى الْعَزِيْزُ الْحَبِيْبُ!

السلام عليكم ورحمة الله و بركاته ـ وَ لَعَلَّكَ عَلٰى خَيْرٍ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَ يَرْضٰى، بَرِحَ بِىَ الشَّوْقُ يَعْلَم اللّٰهُ وَاَهَاجَ الْحَجَّ اَشْجَانًا كَثِيْرَةً، وَالظُّرُوْفُ الَّتِى نَجْتَازُهَا تَجْعَلُنَا۔ اَشَدّ حَاجَةٍ اِلٰى اَنْ نَلْتَقِى وَ نَلْتَقِى وَنَلْتَقِى۔

سَيِّدِى الْحَبِيْبُ! اَرْجُو تَغْفِرُ تَقْصِيْرِى وَ اَنْ تَحْمِلَهُ عَلٰى مَاشِئْتَ مِمَّا تُظَنَّه فِى مُحِبٍّ يَذْكُرُ اللّٰهُ بِذِكْرِك وَلَايَشْغَلُهُ عَنِ الْكِتَابَةِ لَكَ اِلاَّ الَّذِىْ يَجْعَلُهُ دَائِمًا مَعَكَ دُوْنَ كِتَابٍ جَمَعَ اللّٰهُ الشَّمَلَ وَ جَمَعَنَا حَيْثُ لَا فِرَاقَ فِى مَقْعَدِ صِدْقٍ:۔

نَشَرْنَا فِى الْعَدَدِ التَّاسِعِ مَقَالَ "قَنْطَرَةٌ اِلٰى سَعَادَةِ الْبَشَرِيَةِ" وَ رَجَائِى اَنْ تَبْذُلَ قِصَارِىْ الْجُهد حَتّٰى يَصِلَنَا مِنْكُمْ مَقَالُ لِلْعَدَدِ الْاَوَّلِ، وَ هٰكذا لِكُلِّ عَدَدٍ اِنْشَاءَ اللّٰهُ۔ وَ اٰمِلُ اَنْ يَصِلَنَا الْمَقَالُ الْاَوَّلُ قَبْلَ الْعَاشِرِ مِنْ صَفَرَ اَوْ قَبْلَ اَوَّلِ صَفَرَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

الْمُذْنِبُ

سعيد رمضان

اور امید ہے کہ آپ اللہ کی پسند اور مرضی سے خیریت سے ہوں گے۔ اللہ جانتا ہے میرا شوق زائل نہیں ہوا۔

اے میرے حبیب میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری کوتاہی معاف کر دیں گے اور آپ اس چیز کو برداشت کریں گے جو آپ چاہتے ہیں ان چیزوں سے جو ایک محبت کرنے والے کے متعلق گمان کرتے ہیں۔ یاد کرتا ہے اللہ تیرے یاد کرنے کی وجہ سے۔ لکھنے سے بے پرواہ ہے مگر یہ کہ بغیر کتاب کے ہمیشہ آپ کے ساتھ کر دے۔ اللہ تعالیٰ شیرازہ کو جمع کرے اور ہم اس حیثیت سے جمع ہوئے کہ سچائی کی جگہ میں کوئی جدائی نہیں ہم نے نویں شمارے میں ایک حصہ قنطرة الی سلاذة البشرية نشر کیا ہے۔

میری ناقص محنت پوری ہوگی یہاں تک کہ ہم کو آپ کی طرف پہلے شمارے کا ایک حصہ پہنچا اور اسی طرح ہر شمارے کے لیے ہوگا اور امید رکھتا ہوں کہ ہم کو پہلا حصہ پہنچ جائے گا صفر کے عشرے کے مکمل ہونے سے پہلے یا صفر کے شروع ہونے سے پہلے اللہ کے حکم سے۔

☆☆☆

رِسَالَةُ دَعْوَةٍ اِلَى الْمَأْدُبَةِ

کھانے کی دعوت سے متعلق خط

بقلم صاحب الفضيلة الشيخ محمد صبرى عابدين

(امين سِرٍّ سكرتير) سماحة المفتى الاكبر السيد امين الحسينى)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

۲۹ رجب ۱۳۷۰ھ

حضرت صاحب الفضيلة الاستاذ الجليل الشيخ ابى الحسن الندوى حفظه الله

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته۔ و بعد:۔

فَاِنَّ صَاحِبَ السَّمَاحَةِ المفتى الاكبر السيد محمد امين الحسينى يَدْعُوْ فَضِيْلَتَكُمْ وَ حَضَرَاتِ الْمَشَائِخِ الثَّلَاثَةِ اَصْحَابِكُمْ اِلَى تَنَاوُلِ طَعَامِ الْغَدَاءِ بِمَنْزِلِ سَمَاحَتِهٖ بِمُصِرِ الْجَدِيْدَةِ

رقم ۲۱۔ شارع محمد على ۔ وَ ذَالِكَ فِى السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ بَعْدَ ظُهْرِ يَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ الْقَادِمِ فِى ۲،شعبان ۱۳۷۰ھ الموافق ۹مايو ۱۹۵۱ء

فَالرَّجَاءُ التفضُّلِ بِاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ مَعَ قُبُوْلِ فَائِقِ التَّحِيَّةِ وَالْاِحْتِرَامِ

امين السِّرِّ

محمد صبرى عابدين